ترجمان القرآن

از

مولانا ابو الکلام آزاد

جلد دوم

ساہتیہ اکادمی

نئی دلی

ترجمان القرآن

جلد دوم

فہرست ترجمان القرآن ج - ۲

سورۂ بقره

یه کتاب متقی انسانوں پر فلاح وسعادت کی راه کھولنے والی ھے اور قبولیت حق کے لحاظ سے انسانوں کی پہلی قسم . صفحه ۱

تقوے کی حقیقت . ۲

دوسری قسم جو پہلی قسم کی ضد ھیں . ۶

تیسری قسم ان لوگوں کی جو اگرچه خدا پرستی کا دعوی کرتے ھیں مگر فی الحقیقت اس سے محروم ھیں . ۹

وه مفسد ھیں مگر اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ھیں . ۱۰

وه راست بازی کو بے وقوفی اور نفاق کو دانش مندی سمجھتے ھیں . ۱۱

راست بازوں کی تحقیر اور ایمان والوں کا تمسخر ان کا شیوه ھے . صفحه ۱۱

تیسری قسم کے لوگوں کی محرومی کی ایک مثال . ۱۲

حق کے ظہور اور محروموں کی محرومی کی دوسری مثال . ۱۳

توحید الہی کی تلقین اور خالقیت و ربوبیت سے استدلال جس کا یقین انسان کی فطرت میں ھے . ۱۷

رسالت اور وحی . ۱۸

سنت الہی یه ھے که وحی کا کلام انسانی بول چال کے مطابق ھوتا ھے اور بیان حقائق کے لیے مثالیں ضروری ھیں . ۲۰

آخرت کی زندگی اور پہلی پیدایش سے دوسری

Tarjuman-ul-Qurān, Vol. II—Urdu translation of the *Holy Qur'ān*, with commentary and annotations by the late Maulana Abul Kalam Azad, published by the Sahitya Akademi as part of a commemorative edition of Maulana Abul Kalam Azad's collected works in Urdu. (Sahitya Akademi, New Delhi, Price Rs. 22/-, 1966).

ترجمان القرآن جلد دوم ـ کلام پاک کا اردو ترجمہ مع تفسیر و تشریح از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ۔ یہ تیسرا اڈیشن ہے اور مولانا کی جملہ اردو تصانیف کا پہلا حصہ ہے جسے بیادگار مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ساہتیہ اکادیمی شائع کر رہی ہے ۔ (ساہتیہ اکادیمی ، نئی دلی ـ قیمت ۲۲ روپے مطبوعہ ۱۹۶۶ء)

ساہتیہ اکادیمی ، نئی دلی ،

پہلی بار سنہ ۱۹۶۶ء

قیمت ۲۲ روپے

ساہتیہ اکادیمی ، رابندرا بھون ، نئی دلی نے

مطبع دائرۃ المعارف العثمانیہ ، حیدرآباد ، آندھرا پردیش میں

طبع کرا کے شائع کیا

صحراء سیناء میں ضروریات زندگی کا فراہم ہو جانا اور بنی اسرائیل کا کفران نعمت . ۳۵

بنی اسرائیل کی یہ گم راہی کہ جب فتح و کام رانی ملی تو عبودیت و نیاز کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہو گئے . ۳۶

بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا . ۳۷

محکومی و غلامی سے قوم کا اخلاق پست ہو جاتا ہے اور بلند مقاصد کے لیے جوش وعزم باقی نہیں رہتا . ۳۹

اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات ایمان و عمل سے وابستہ ہے، نسل و خاندان یا مذہبی گروہ بندی کو اس میں دخل نہیں . ۴۰

بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ احکام الٰہی پر سچائی کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے اور طرح طرح کے شرعی حیلے گھڑ لیتے تھے . ۴۲

کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی گم راہی، یعنی احکام حق کی سیدھی سادی اطاعت کرنے کی جگہ طرح طرح کے سوالات گھڑنا، بلاضرورت باریک بینیاں کرنا اور شریعت کی سادگی اور آسانی کو سختی و پیچیدگی سے بدل دینا . ۴۳

بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ہو جانا جو شریعت الٰہی کی رو سے انسان کا سب سے بڑا

پیدایش پر استدلال . ۲۱
زمین کی مخلوقات میں نوع انسانی کی برتری اور مخلوقات ارضی کا اس لیے ہونا کہ انسان انہیں اپنے کام میں لائے . ۲۲
انسان کا زمین میں خدا کا خلیفہ ہونا، نوع انسانی کی معنوی تکمیل، آدم کا ظہور اور قوموں کی ہدایت وضلالت کی ابتداء . ۲۳
فرشتوں کا آدم کے سامنے سربسجود ہو جانا، مگر ابلیس کا انکار کرنا . آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوع . ۲٤
آدم کی لغزش، اعتراف قصور، قبولیت توبہ اور ایك نئی زندگی کا آغاز . ۲٦
وحی الٰہی کی ہدایت اور انسان کی سعادت وشقاوت کا قانون. وحی الٰہی کی ہدایت کا جاری ہونا اور اس سلسلے میں بنی اسرائیل سے خطاب . ۲۷
صبر اور نماز دو بڑی روحانی قوتیں ہیں جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جا سکتی ہے . ۲۹
بنی اسرائیل کے ایام ووقائع کا تذکرہ اور قوموں کی ہدایت وضلالت کے حقائق . ۳۰
مصر کے فرعون کی غلامی سے نجات اور کتاب وفرقان کا عطیہ . ۳۱
بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ ان کے دلوں میں وحی الٰہی پر کامل یقین نہ تھا . ۳٤

کے بنیادی احکام پر تو
کوئی توجہ نہیں کرتا ،
لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں
پر جو نمایش اور ریاکاری
کا ذریعہ ہوتی ہیں بہت
زور دیا جاتا ہے . قرآن
اس حالت کو " أفتؤمنون
ببعض الکتب و تکفرون
ببعض" سے تعبیر کرتا ہے . ۵۳
یہ حالت اس بات کا نتیجہ
ہے کہ راست بازی اور
حق پرستی کی جگہ نفسانی
خواہشوں کی پرستش
کی جاتی ہے اور یہی وجہ
ہے کہ غرض پرستوں نے
ہمیشہ داعیان حق و اصلاح
کی مخالفت کی ہے .
بنی اسرائیل کے تکذیب
رسل اور قتل انبیاء سے
استشہاد . ۵۷

حق کے ثبات اور تقلید کے
جمود میں فرق ہے . علماء
یہود جمود میں مبتلا تھے ،
مگر اعتقاد کی پختگی
سمجھ کر فخر کرتے تھے . ۵۸
قبول حق میں جو موانع
پیش آتے ہیں ان میں
سب سے بڑا مانع نسلی
یا جماعتی یا شخصی حسد
ہوتا ہے . ۶۰
اہل مذاہب کی عالمگیر
غلطی یہ ہے کہ جب انہیں
اتباع حق کی طرف بلایا
جاتا ہے تو کہتے ہیں
"ہمارے پاس ہمارا دین
موجود ہے". قرآن کہتا
ہے : دین سب کے لیے
اور سب کا ایک ہی ہے
اور میں اس لیے نہیں آیا
ہوں کہ پچھلے ادیان کی

جرم ھے . ٤٦

بنی اسرائیل کی قلبی و اخلاق حالت کا انتہائی تنزل ، حتی که اس حالت کا پیدا ھو جانا جب عبرت پذیری اور تنبه کی استعداد یك قلم معدوم ھو جاتی ھے . ٤٧

بنی اسرائیل کے ایام و وقائع کے ذکر کے بعد ان کے موجودہ اعمال و عقائد پر تبصرہ . »

سب سے پہلی اور بنیادی گم راھی یه ھے که نه تو کتاب الله کا سچا علم باقی رھا ھے ، نه سچا عمل . »

ان کے علماء حق فروش ھیں اور عوام کا سرمایۂ دین خوش اعتقادی کی آرزوؤں اور جہالت کے ولولوں کے سوا کچھ نہیں . ٤٩

علماء یہود کی یه گم راھی که کتاب الله کے احکام پر اپنی رایوں اور خواھشوں کو ترجیح دیتے تھے . ٥٠

یہودیوں کی یه گم راھی که سمجھتے تھے ان کی امت نجات یافته امت ھے اور کوئی یہودی ھمیشه کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا . ٥١

قرآن کہتا ھے : جنت و دوزخ کی تقسیم قوموں کی تقسیم کی بنا پر نہیں ھے که کسی کے لیے جنت ھو ، کسی کے لیے دوزخ . اس کا دارومدار ایمان و عمل پر ھے . »

پیروان مذاھب کی گم راھی کی وہ حالت جب شریعت

"نسخ" کی حالت پیش
آئی یا "نسیان" کی . ۷۲
سنت الٰہی یہ ھے کہ نسخ
شرائع ھو یا نسیان شرائع،
لیکن ھر پچھلی تعلیم پہلی سے
بہتر ھوتی ھے یا اس کے
مانند ھوتی ھے . ایسا نہیں
ھوتا کہ کمتر ھو، کیونکہ
اصل تکمیل و ارتقاء ھے،
نہ کہ تنزل و تسفل . ۷۳
کثرت سوال اور تعمق
فی الدین کی ممانعت . ۷۴
نماز اور زکوٰۃ یعنی قلبی
اور مالی عبادت کی
سرگرمی ایك ایسی حالت
ھے جس سے جماعت کی
معنوی استعداد نشو و نما
پاتی ھے . جس جماعت
میں یہ سرگرمی موجود
ھو نہ تو وہ راہ سے برگشتہ
ھو سکتی ھے، نہ اس کی
جماعتی قوت میں خلل
پڑ سکتا ھے . ۷۶
اھل مذاھب کی عالم گیر
گمراھی یہ ھے کہ انھوں
نے دین کی سچائی جو
ایك ھی تھی اور سب
کو دی گئی تھی، مذھبی
گروہ بندیوں کے الگ
الگ حلقے بنا کر ضائع
کر دی . اب ھر حلقہ
دوسرے کو جھٹلا رھا ھے
سوال یہ ھے کہ اس نزاع
کا فیصلہ کیونکر ھو؟
قرآن کہتا ھے: اصل کے
اعتبار سے سب سچے ھیں،
عمل کے اعتبار سے سب
جھوٹے . میں چاھتا ھوں
سب کی مشترك اور عالم گیر
اصلیت پر سب کو جمع

جگہ کوئی نیا دین پیش کروں، بلکہ اس لیے کہ ان کا سچا اعتقاد و عمل پیدا کروں . ٦١

جن کے دل میں نجات اخروی کا یقین ھے وہ موت سے خائف نہیں ھو سکتے . ٦٣

جو کوئی سلسلۂ وحی کا مخالف ھے وہ اللہ اور اس کے قوانین ھدایت کا مخالف ھے . ٦٥

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ اگر علماء یہود دعوت حق سے انکار کر رھے ھیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ھے، اس سے پہلے ایسا ھی معاملہ حضرت مسیح علیہ السلام کو پیش آچکا ھے . ٦٦

بنی اسرائیل کے ضعف عقل و ایمان پر اس واقعے سے استشہاد کہ جادوگروں کے شعبدوں پر جھک پڑے اور کتاب اللہ کی تعلیم پس پشت ڈال دی. ضمنا اس حقیقت کا اعلان کہ اس بارے میں جو خرافات مشہور ھیں ان کی کوئی اصلیت نہیں . ٦٩

دعوت قرآن کے پیروؤں سے خطاب کہ بنی اسرائیل کے ایام و وقائع سے عبرت پکڑیں. نیز بعض شکوک کا ازالہ جو علماء یہود مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاھتے تھے . ٧١

ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کا ظہور اس لیے ھوا کہ یا تو

بڑی نشانی پیغمبر کی تعلیم اور اس کی زندگی ھے . ۸٤

مذھبی گروہ بندی کا نتیجہ یہ ھے کہ حق پسندی اور حقیقت بینی کی جگہ محض گروہ پرستی کی روح کام کر رھی ھے . لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ ایک اسان کا اعتقاد اور عمل کیسا ھے؟ صرف یہ دیکھتے ھیں کہ وہ ھماری گروہ بندی میں داخل ھے یا نہیں . ۸۵

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آزمایش، منصب امامت کا عطیہ، دین الٰہی کی دعوت، معبد کعبہ کی تعمیر اور امت مسلمہ کے ظہور کی دعاء . یہ ذکر اس محل میں چار بصیرتیں رکھتا ھے . ۸۸

دین کی جو راہ حضرت ابراھیم اور ان کی اولاد نے اختیار کی تھی وہ کیا تھی؟ یقینا وہ یہودیت یا مسیحیت کی گروہ بندی نہ تھی، وہ صرف خدا کی فطری اور عالم گیر سچائی کی راہ تھی، یعنی خدا پرستی اور نیک عملی کی راہ، اسی لیے "الاسلام" کا نام اس کے لیے اختیار کیا گیا . ۹٤

خدا کا قانون یہ ھے کہ ھر فرد اور ھر جماعت کو وھی پیش آتا ھے جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ھے . نہ تو ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ھے، نہ ایک کی بد عملی کے لیے دوسرا جواب دہ

کردوں ۔ یہ مشترک اور
عالم گیر سچائی کیا ھے؟ خدا
پرستی اور نیک عملی ۔ ۷۷
یہودی اور عیسائی کہتے
تھے: کوئی نجات نہیں
پا سکتا جب تک ھماری
گروہ بندیوں میں داخل
نہ ھو۔ قرآن کہتا ھے:
جو انسان بھی خدا پرست
اور نیک عمل ھوگا، نجات
پائے گا، خواہ تمھاری
گھڑی ھوئی گروہ بندیوں
میں داخل ھو یا نہ ھو۔ ۷۸
مذھبی گروہ بندی کا
تعصب یہاں تک بڑھ گیا ھے
کہ ھر گروہ کے لیے اس کی
مخصوص عبادت گاھیں
ھیں۔ دوسرے گروہ
کا آدمی ان میں عبادت
نہیں کرسکتا اور
ھر گروہ جوش تعصب
میں دوسرے گروہ کی
عبادت گاھیں ڈھا دیتا ھے ۷۹
خدا کسی عبادت گاہ کی
چار دیواری کے اندر ھی
نہیں ھے کہ صرف وھیں
عبادت کی جا سکے۔ ۸۰
عیسائیوں کی یہ گمراھی
کہ ابنیت مسیح کے اعتقاد
باطل پر اپنی کلیسائی
گروہ بندی قائم کرلی۔ ۸۲
مشرکین عرب اور ان
کے جاھلانہ اعتراضات۔
جس طرح انسانی صداقت
کا مزاج ھمیشہ ایک ھی
طرح کا رھا ھے اسی طرح
انسانی گمراھی کا مزاج بھی
ایک ھی طرح کا رھتا ھے۔ ۸۳
سچائی کی پہچان رکھنے
والوں کے لیے سب سے

قبلہ پر اعتراض محض گروہ
پرستی کا تعصب ہے۔ ان
کے پاس کوئی بنیادی
صداقت نہیں۔ یہودی
عیسائیوں کا قبلہ نہیں مانتے،
عیسائی یہودیوں کے قبلے
سے متفق نہیں۔ ۱۰۸
کسی بات کا "حق"
ہونا ہی اس کی حقانیت
کی دلیل ہے۔ ۱۰۹
پھر جو کچھ بھی ہو، تقرر
قبلے کا معاملہ کوئی ایسی
بات نہیں جو دین کے
اصول و اساسات میں
سے ہو۔ اس طرح کے
معاملات پر اس قدر
رد وکد کرنا دین کی
حقیقت سے بے پروا ہو
جانا ہے۔ اصلی چیز جس پر
دین کا دار و مدار ہے
خیرات ہے یعنی نیک عملی،
پس اسی کو پیش نظر رکھو۔ ۱۱۰
تقرر قبلہ کا حکم عام اور
مصالح و حکم۔ ۱۱۱
پیروان دعوت سے
خطاب کہ
۱ - کتاب و حکمت کی تعلیم۔
۲ - تشخص نبوت کی
پیغمبرانہ تربیت۔
۳ - مرکز ہدایت کا قیام۔
٤ - نیک ترین امت ہونے
کا نصب العین۔
یہی وہ چار عناصر تھے جن
کی موعودہ امت مسلمہ کی
نشو و نما کے لیے ضرورت
تھی۔ اب کہ وہ ظہور میں
آ گئے ہیں، چاہیے کہ
سر گرم عمل ہو جاؤ۔ ۱۱۳
چوں کہ سر گرم عمل
ہونے کا لازمی نتیجہ

ھو سکتا ھے . ۹۶

بہر حال ھدایت کی راہ مذھبی گروہ بندیوں کی راہ نہیں ھو سکتی اور نہ وہ کسی ایك ھی قوم و جماعت کے حصے میں آئی ھے . ایك دوسرے کو جھٹلانے کی جگہ سب کی تصدیق کرو اور سب کی مشترك سچائی پر ایمان لاؤ . ۹۷

داعیان مذاھب میں سے کسی ایك کا انکار بھی سب کا انکار ھے . ۹۸

جب سب کا پروردگار ایك ھے اور ھر انسان کے لیے اس کا عمل ھے تو پھر خدا اور دین کے نام پر یہ تمام جھگڑے کیوں ھیں ؟ ۱۰۱

کتمان حق یعنی سچائی کا چھپانا سب سے بڑا گناہ ھے . ۱۰۲

پیروان دعوت قرآنی سے خطاب کہ حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل کے عمل حق نے سر زمین حجاز میں جو بیج بویا تھا وہ بار آور ھو گیا ھے . اب مرکز ھدایت کعبہ ھے اور نیك ترین امت تمھیں ھونا چاھیے . ۱۰۳

تحویل قبلے کا ذکر اور سیاق و سباق کی مناسبت . چوں کہ اب امت مسلمہ ظھور میں آگئی ھے، اس لیے ضروری ھے کہ قوموں کا رخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر جائے . ۱۰۸

یہود و نصاری کا تحویل

شیطانی وسوسے ہیں . ۱۲۵
۲ - ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ کورانہ تقلید ہے . مقلد اعمیٰ کی مثال چارپایوں کی سی ہے . «
۳ - جن چارپایوں کا گوشت عام طور پر کھایا جاتا ہے وہ سب حلال ہیں مگر چار چیزیں . ۱۲۸
٤ - حلت و حرمت کے بارے میں یہود و نصاری کی گمراہیاں . ان کے علماء حق فروش ہیں اور عوام اپنے پیشواؤں کی کورانہ تقلید میں مبتلا ہیں . ۱۲۹
کتاب اللہ علم ہے اور اختلاف جہل و ظن سے پیدا ہوتا ہے . پس جب علم نمایاں ہو جائے تو اختلاف باقی نہیں رہنا چاہیے . ۱۳۰
۵ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ نجات و سعادت کی راہ یہ نہیں ہے کہ عبادت کی کوئی خاص شکل یا ظواہر و رسوم کی کوئی خاص بات اختیار کر لی جائے ، بلکہ خدا پرستی اور نیک عملی سے نجات ہوتی ہے اور اصلی شے دل کی پاکی اور عمل کی نیکی ہے . ۱۳۳
اعتقاد اور عمل کی وہ کون کونسی باتیں ہیں جنھیں قرآن دین کی حقیقی مطلوبات قرار دیتا ہے ؟
قصاص کا حکم اور ان مفاسد کا ازالہ جو اس بارے میں پھیلے

یہ تھا کہ راہ عمل کی
آزمایشیں پیش آئیں، اس
لیے دعوت عمل کے ساتھ
ھی ان اصول و مہمات کی
طرف بھی اشارہ کردیا
گیا جن کے بغیر کام یابی
حاصل نہیں ھو سکتی : ۱۱۴
۱ - صبر اور نماز کی
قوتوں سے مدد لو . «
۲ - موت کے خوف سے
اپنے دلوں کو پاک کرلو . ۱۱۵
۳ - مرکز قبلہ سے وابستگی
اور حج کا قیام . ۱۱۷
۴ - کتاب اللہ کی تعلیم
و تذکیر سے غافل نہ ھو . ۱۱۸
۵ - خدا پرستی میں ثابت
قدم رھنے، عقل و بصیرت
سے کام لینے، کائنات
خلقت میں تدبر و تفکر
کرنے اور حقائق ھستی کی
معرفت حاصل کرنے کا حکم ۱۱۹
۶ - اللہ پر ایمان اور اللہ کی
محبت لازم و ملزوم ھیں . ۱۲۲
۷ - پیشوایان باطل کی
پیروی سے بچو جن کی
پیروی پچھلی امتوں کی
تباھی کا باعث ھوئی . ۱۲۳
ان اصولی مہمات کی تلقین
کے بعد ان فروعی احکام
کا بیان شروع ھوتا ھے
جن کے متعلق طرح طرح
کی گمراھیاں پھیلی ھوئی
تھیں : ۱۲۴
۱ - خدا نے زمین میں
جتنی اچھی چیزیں پیدا
کردی ھیں انھیں بلا تأمل
اپنی غذا کے لیے کام میں
لاؤ . کھانے پینے میں
وھم پرستانہ روک اور
من گھڑت پابندیاں

یاد آوری و تذکیر ہو۔ ۱٤۲
۳ ۔ دین میں اصل آسانی
ہے نہ کہ سختی و تنگی،
پس عبادتوں میں سختی کرنی،
خدا کی خوشنودی کا
موجب نہیں ہو سکتی۔ »
٤ ۔ یہ خیال غلط ہے کہ
جب تک فاقہ کشی اور
ریاضت کے چلے نہ
کھینچے جائیں خدا کے
حضور دعا مقبول نہیں
ہو سکتی۔ اخلاص کے ساتھ
جب کبھی پکارو گے،
وہ قبولیت و رحمت کے
ساتھ جواب دے گا۔ ۱٤۳
٥ ۔ روزے سے مقصود
یہ نہیں ہے کہ جسمانی
خواہشیں بالکل ترک
کر دی جائیں، بلکہ
مقصود ضبط واعتدال ہے۔
پس کھانے پینے اور
زناشوئی کے علاقے کی
جو کچھ ممانعت ہے صرف
دن کے لیے ہے، رات کے
وقت کوئی روک نہیں۔ ۱٤٥
٦ ۔ مرد اور عورت کا
تعلق خدا کا ٹھیرایا ہوا
فطری تعلق ہے اور دونوں
اپنے حوائج میں ایک
دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ۱٤٦
۷ ۔ مومن وہ ہے جس
کے عمل میں کوئی کھوٹ
اور راز نہ ہو۔ اگر
ایک بات بری نہیں ہے
مگر تم نے کسی وجہ سے
برا سمجھ رکھا ہے اور
اس لیے چوری چھپے
کرنے لگے ہو تو گو
اصلا برائی نہیں کی، مگر
تمہارے ضمیر کے لیے

ہوے تھے : ۱۳۵

۱ - انسانی مساوات کا اعلان اور نسل و شرف کے امتیازات سے انکار . »

۲ - خون بہا لیا جا سکتا ہے اگر مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں . ۱۳۶

۳ - قصاص میں جان کی ہلاکت ہے، مگر اس لیے ہے کہ زندگی کی حفاظت کی جائے . »

وصیت کرنے کا حکم : ۱۳۷

۱ - مرنے سے پہلے اپنے مال و متاع اور پس ماندوں کے لیے اچھی وصیت کر جانا زندگی کے فرائض میں داخل ہے . »

۲ - میت کی وصیت ایک مقدس امانت ہے اور ضروری ہے کہ بے کم و کاست تعمیل کی جائے . ۱۳۷

۳ - اگر وصیت کی تعمیل ٹھیک طور پر نہ ہوئی تو جن لوگوں پر وصیت کی تعمیل و نگرانی چھوڑی گئی تھی وہ جواب دہ ہوں گے .

رمضان میں روزے رکھنے کا حکم اور ان غلطیوں کا ازالہ جو اس بارے میں پھیلی ہوئی تھیں : ۱۳۹

۱ - یہ بات نہیں ہے کہ فاقہ کرنا اور اپنے جسم کو مشقت میں ڈالنا کوئی نیکی اور ثواب کی بات ہو، مقصد اصلی نفس کی اصلاح و تہذیب ہے .

۲ - روزے کے لیے رمضان کا مہینا اس لیے قرار پایا کہ نزول قرآن کی

٤ ـ جنگ برائی ہے، لیکن فتنہ اس سے بھی زیادہ برائی ہے. پس اس کے سوا چارہ نہیں کہ جنگ کی حالت گوارا کرلی ہے.

جنگ کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ دین واعتقاد کی آزادی حاصل ہوجائے، یعنی دین کے معاملے میں جس کا تعلق صرف خدا سے ہے انسان کے ظلم و تشدد کی مداخلت باقی نہ رہے. ۱۵۰

٥ ـ جو لوگ جہاد کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں. ۱۵۳

٦ ـ اگر لڑائی کی وجہ سے حاجیوں کو راہ میں رک جانا پڑے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ نیز حج اور عمرہ کے تمتع کی صورت (یعنی دونوں کو ملاکر کرنے کی صورت). ۱۵۵

٧ ـ حج کا احرام باندھ لینے کے بعد نہ تو زناشوئی کا تعلق ہونا چاہیے، نہ لڑائی جھگڑا، نہ برائی کی کوئی بات. اور حج کی اصلی تیاری تقویٰ ہے. ۱۵٦

٨ ـ اس اصل عظیم کا اعلان کہ خدا پرستی اور دین داری کی راہ دنیوی معیشت وفلاح کے خلاف نہیں ہے، قرآن ایک ایسی کامل زندگی پیدا کرنی چاہتا ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں موجود ہوں.

برائی ہو گئی ۔ ١٤٦
۸- روزہ اور اسی طرح
کی دوسری عبادتیں کچھ
سود مند نہیں اگر حقوق
العباد کی طرف سے تم
غافل ہو ۔ ١٤٧
حج کے احکام اور اس
سلسلے میں بعض اصولی
مہمات :
۱ - چاند کے طلوع
و غروب سے مہینوں کا
حساب لگایا جاتا ہے ۔ نجوم
اور کواکب پرستی کے
جو توہمات لوگوں میں
پھیلے ہوئے ہیں ان کی
کوئی اصلیت نہیں ۔
۲ - کعبہ کی زیارت وحج
کے لیے لوگوں نے طرح
طرح کی پابندیاں اپنے
پیچھے لگالی ہیں اور راحر
و ثواب کے لیے اپنے
آپ کو مشقتوں میں
ڈالتے ہیں ، لیکن یہ سب
گمراہی کی باتیں ہیں ۔
نیکی کی بات صرف یہ
ہے کہ تقویٰ پیدا کرو ١٤٩
۳ - اہل مکہ کے ظلم
و تعدی سے حج کا دروازہ
مسلمانوں پر بند ہو گیا
تھا اور انھوں نے مسلمانوں
کے خلاف اعلان جنگ
کر دیا تھا ، پس حکم دیا
گیا کہ اب جنگ کے
بغیر چارہ نہیں ۔
اس بارے میں اصل یہ ہے
کہ جنگ کی حالت ہو
یا امن کی ، لیکن کسی حال
میں بھی مسلمانوں کو عدل
و راستی کے خلاف کوئی
بات نہیں کرنی چاہیے ۔ ١٥٠

گھمنڈ انھیں اور زیادہ ظلم و فساد پر آمادہ کر دیتا ھے ۔ ١٦٤
١١ - پیروان دعوت سے خطاب کہ اس صورت حال سے اپنی حفاظت کریں ۔ «
کلام الٰہی سے بڑھ کر ہدایت کی کونسی چیز ہو سکتی ھے جس کا تمھیں انتظار ھے ۔ «
ایمان کی برکت حاصل کرنے کے لیے صرف اتنا ھی کافی نہیں کہ اسلام کا اقرار کرلو ۔ ١٦٥
١٢ - بنی اسرائیل کی سرگذشت سے عبرت پکڑو ! ١٦٦
١٣ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ ابتداء میں تمام انسان ایک ھی قوم و جماعت تھے ۔ پھر نسل انسانی کی کثرت و وسعت سے طرح طرح کے تفرقے پیدا ھو گئے اور تفرقہ کا نتیجہ ظلم و فساد ھوا ۔ تب وحی الٰہی کی ہدایت نمودار ھوئی اور یکے بعد دیگرے پیغمبر مبعوث ھوے ۔ ھر پیغمبر کی دعوت کا مقصود ایک ھی تھا ، یعنی خدا پرستی و نیک عملی کی تلقین اور وحدت و اخوت کا قیام ۔ ١٦٨
کتاب اللہ کے نزول کا مقصد ھمیشہ یہی رہا کہ انسانوں کے تفرقہ و اختلاف میں حکم ھو ۔
١٤ - مومن ھونے کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ ایمان کا اقرار کر لیا ۔

حج ایک عبادت ہے، لیکن اس کا عبادت ہونا اس سے مانع نہیں کہ تجارت کا فائدہ بھی حاصل کرو۔ ۱۵۷
مال و دولت اللہ کا فضل ہے۔ پس چاہیے کہ اللہ کے فضل کی جستجو میں رہو۔ »
۹ - دین اور دنیا کے معاملے میں لوگوں نے افراط و تفریط کی راہیں اختیار کرلی ہیں۔ حقیقت اعتدال و توسط میں ہے۔ ۱۵۸
۱۰ - دین الٰہی دنیا کا نہیں، لیکن دنیا پرستی کے غرور و سرشاری کا مخالف ہے۔ یہی غرور و سرشاری ہے جو انسان سے ہر طرح کا ظلم و فساد کراتی ہے۔ ۱۶۱
خدا پرست انسان کتنا ہی دنیا میں مشغول ہو، لیکن اس کا مطمح نظر نفس پرستی نہیں ہوتی، رضاء الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ ۱۶۱
بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کی ظاہری باتیں بہت اچھی دکھائی دیتی ہیں، لیکن فی الحقیقت سخت شریر و مفسد ہوتا ہے۔ معیار اس بارے میں یہ ہے کہ دیکھا جائے طاقت و اختیار پانے کے بعد اس کا سلوک انسان کے ساتھ کیسا ہے؟ ۱۶۲
حرث و نسل کی تباہی انسانی غرور و سرشاری کا سب سے بڑا فساد ہے۔
دنیوی طاقت کے متوالوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو ان کا

اٹھایا گیا اور اس نے پیٹھ
نہیں دکھائی . ۱۷۳
۵ - جنگ کے سلسلے میں
تین سوال پیدا ہو گئے
تھے ، ان کا جواب . ۱۷۶
شراب اور جوے میں
نفع سے زیادہ نقصان ہے .
اشیاء کا صرف نفع ہی نہیں
دیکھنا چاہیے ، کیوں کہ
اضافی نفع سے تو کوئی شے
خالی نہیں . یہ دیکھنا
چاہیے کہ زیادہ نفع ہے
یا نقصان . جس چیز میں
نفع زیادہ ہو وہ نافع
ہے ، جس میں نقصان
زیادہ ہے وہ مضر ہے . ۱۷۷
مصارف جنگ وغیرہ
جماعتی ضروریات کے لیے
جس قدر انفاق کر سکتے
ہو کرو ، کوئی خاص
مقدار معین نہیں . ۱۷۷
یتیم بچوں کی پرورش کا
بار جماعت کے ذمے ہے . «
۶ - دشمنوں سے جنگ
کرنے کے سلسلے میں یہ
سوال پیدا ہوا کہ ان سے
مناکحت جائز ہے یا نہیں؟
فرمایا "مشرکوں سے
مناکحت نہ کرو" . پھر
اس کی علت بھی واضح
کر دی . ۱۸۰
نکاح وطلاق اور ازدواجی
زندگی کی مہمات .
مناکحت کے سوال نے
سلسلۂ بیان اس طرف
پھیر دیا ہے : «
۱ - عورتوں سے ان کے
مہینے کے خاص ایام میں
علحدگی کا حکم . علحدگی
کی علت بیان کر کے

ضروری ھے کہ ان
آزمایشوں میں ثابت قدم
رھو جو تم سے پہلے حق
پرستوں کو پیش آچکی ھیں ۱۷۰
خیرات کا حکم اور اس
غلطی کا ازالہ کہ لوگ
سمجھتے تھے اپنوں اور
رشتہ داروں کی مدد کرنا
خیرات نہیں ھے ۔ ۱۷۱
دفاع کا حکم : ۱۷۲
۱ ـ جنگ تمہارے لیے
کوئی خوش گوار بات
نہیں ھے، لیکن اس دنیا میں
کتنی ھی خوش گواریاں
ھیں جو ناگواریوں سے
پیدا ھوتی ھیں اور کتنی ھی
خوش گوار باتیں ھیں جن
کا نتیجہ ناگوار ھوتا ھے۔
۲ ـ جنگ برائی ھے، لیکن
انسانی طاقت کا ظلم و فساد
اس سے بھی بڑھ کر برائی
ھے. جب ظلم کا ازالہ اور
کسی طرح ممکن نہ ھو تو
جنگ ناگزیر ھو جاتی ھے۔ ۱۷۳
۳ ـ دشمنوں نے تم پر
صرف اس لیے حملہ کیا
ھے کہ کیوں ان کا مذھبی
طور طریقہ چھوڑ کر ایک
نئی دعوت قبول کر رھے
ھو. پس جب تک اپنے
عقیدے سے دست بردار نہ
ھو جاؤ وہ تمہاری دشمنی
سے باز آنے والے نہیں .
ایسی حالت میں اس کے سوا
چارۂ کار کیا ھے کہ مقابلے
کے لیے آمادہ ھو جاؤ .
٤ ـ اسلام نے جنگ کا
قدم نہیں اٹھایا اور نہ ھی
داعی امن ھو کر اٹھا سکتا
تھا، لیکن اس کے خلاف

کا انتظام کر دیا گیا ۔ ۱۸۶
۲ - اگر طلاق کے بعد
شوهر رجوع کرنا چاهے
تو وهی زیاده حق دار هے،
کیوں که شرعاً مطلوب
ملاپ هے نه که تفرقه ۔ »
۳ - اس اصل عظیم کا اعلان
که جیسے حقوق مردوں
کے عورتوں پر هیں ویسے
هی حقوق عورتوں کے
مردوں پر هیں ۔ ۱۸۸
۴ - طلاق دینے کا طریقه
یه هے که وه تین مرتبه،
تین مهینوں میں، تین
مجلسوں میں، یکے بعد
دیگرے واقع هوتی هے ۔
اور وه حالت جو قطعی
طور پر رشتهٔ نکاح کاٹ
دیتی هے تیسری مجلس،
تیسرے مهینے، تیسری
طلاق کے بعد وجود میں
آتی هے ۔ پس نکاح کا
رشته کوئی ایسا رشته نهیں
که جس گهڑی چاها بات
کی بات میں توڑ کے
رکھ دیا ۔ ۱۹۶
۵ - شوهر کے لیے جائز
نهیں که جو کچھ بیوی کو
دے چکا هے طلاق کے
بعد واپس لے لے ۔ ۱۹۷
۶ - اگر شوهر علحدگی
کا خواهش مند نه هو، لیکن
بیوی علحده هونا چاهے
اور اس کے لیے آماده
هو جائے که اپنا پورا مهر
یا اس کا ایک حصه چهوڑ
دے گی بشرطیکه اسے
طلاق دے دی جائے، اور
شوهر منظور کر لے تو
ایسا کیا جا سکتا هے ۔

ان توھمات کا ازالہ کر دیا گیا ہو اس بارے میں پیدا ہو گئے تھے۔ ۱۸۱
۲ - فطرت نے مرد اور عورت کے باہم ملنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے لیے جو بات جس طرح ٹھیرادی ہے اسی طرح ہونی چاہیے، اور کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔ «
۳ - اس معاملے میں جو وہم پرستیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کا ازالہ: ۱۸۲
۱ - کسی جائز اور نیک بات کے خلاف قسم کھالینا اور پھر خدا کے نام کو اس کے لیے حیلہ بنانا خدا پرستی کے خلاف ہے۔ ۱۸۳
۲ - لغو قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو بات انسان نے سمجھ بوجھ کر دل کے قصد سے کی ہو، اسی کے لیے وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔ ۱۸٤
۳ - اگر بیوی سے خواب گاہ کا تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے (جسے اہل عرب ”ایلاء“ کہتے تھے) تو کیا کرنا چاہیے؟
طلاق کے احکام اور اس بارے میں جو مفاسد پیدا ہو گئے تھے اور عورتوں کی حق تلفی ہو رہی تھی اس کا انسداد: ۱۸٦
۱ - طلاق کی عدت کا ایک مناسب زمانہ مقرر کر کے نکاح کی اہمیت، نسب کے تحفظ اور عورت کے نکاح ثانی کی سہولتوں

خود غرضیوں اور نفس پرستیوں سے ہمیشہ عورتوں کی حق تلفی ہوئی ہے، اس لیے خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ ازدواجی زندگی میں اخلاق و پرھیزگاری کا بہترین نمونہ بنیں . جس جماعت کی ازدواجی زندگی درست نہیں ہوتی وہ کبھی فلاح یافتہ جماعت نہیں ہوسکتی . ۲۰۱

۱۰ - جب عورت کو طلاق دے دی گئی اور اس نے عدت کا زمانہ پورا کرلیا تو اسے اختیار ہے جس سے چاہے ٹھیک طریقے پر نکاح کرلے . نہ تو اس سے روکنا چاھیے، نہ اس کی پسند کے خلاف اس پر زور ڈالنا چاھیے . چوں کہ اس بارے میں مردوں کی خود پسندیوں سے مخالفت کا اندیشہ تھا، اس لیے خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا کہ "ذلك یوعظ به من كان منكم یؤمن بالله" . ۲۰۲

۱۱ - طلاق کی صورت میں ایک اہم سوال شیرخوار بچوں کی پرورش کا تھا . بڑا محل نقصان پہنچنے کا ماں تھی کہ طلاق کی وجہ سے جدا ہوگئی تھی ، مگر محبت مادری کی وجہ سے مجبور تھی کہ بچے کی پرورش کرے . پس فرمایا : دودھ پلانے تك ماں کا خرچ

اسے خلع کہتے ہیں ۔ ۱۹۷
۷ ۔ نکاح کا مقصد یہ ہے
کہ دونوں کے ملاپ سے
ایک کامل اور خوش حال
زندگی پیدا ہو جائے ۔
ایسی زندگی جبھی پیدا
ہو سکتی ہے جب کہ
"حدود اللہ" یعنی خدا کے
ٹھیرائے ہوئے واجبات
و حقوق ٹھیک ٹھیک ادا
کیے جائیں ۔ اگر کسی
وجہ سے فریقین محسوس
کرتے ہیں کہ واجبات
و حقوق ادا نہ کیے
جا سکیں گے تو نکاح کا
مقصود فوت ہو گیا اور
ضروری ہو گیا کہ دونوں
کے لیے تبدیلی حال کا
دروازہ کھول دیا جائے ۔ ۱۹۸
اگر مقصود نکاح حاصل
نہ ہونے پر بھی علٰحدگی
کا دروازہ نہ کھولا جاتا
تو یہ انسان کے آزادانہ حق
انتخاب اور ازدواجی
زندگی کی خوش حالی کے
خلاف سخت رکاوٹ ہوتی
اور معیشت کی سعادت
سے سوسائٹی محروم
ہو جاتی ۔ ۱۹۸
۸ ۔ عورت کو یا تو بیوی
کی طرح رکھنا چاہیے اور
حقوق ادا کرنے چاہییں،
یا طلاق دے کر اس کی
راہ کھول دینی چاہیے۔
یہ نہیں کرنا چاہیے کہ نہ
تو بیوی کی طرح رکھو،
نہ طلاق دے کر راہ
کھولو، بیچ میں لٹکائے
رکھو ۔ ۲۰۰
۹ ۔ چوں کہ مردوں کی

اور شوہر طلاق دے
دے تو اس صورت میں
مہر کے احکام : ۲۰۹
۱ ۔ اگر مہر کی مقدار
معین نہ ہوئی ہو تو مرد
کو چاہیے اپنی حیثیت کے
مطابق سلوک کرے۔ «
۲ ۔ اگر معین ہو تو آدھا
مہر عورت کو ملنا چاہیے۔
اگر مرد اس سے زیادہ
دے سکے تو یہ تقویٰ اور
فضیلت کی بات ہوگی۔ «
۳ ۔ نکاح کے معاملے میں
مرد کا ہاتھ عورت سے
زیادہ قوی ہے، پس عفو
و بخشش بھی اسی کی طرف
سے زیادہ ہونی چاہیے۔ ۲۱۰
آپس میں ایک دوسرے
کے ساتھ احسان اور بھلائی
کرنے کی کوشش کرو۔ «
لیکن انسان جو خواہشوں
کا بندہ اور غرض پرستیوں
کی مخلوق ہے کیوں کر
ایسی اخلاقی طاقت پیدا
کرسکتا ہے کہ ازدواجی
زندگی کی ان آزمایشوں
میں پورا اترے؟ ۲۱۰
اس کی راہ صرف یہ ہے کہ
خدا پرستی کی سچی روح
اپنے اندر پیدا کرو۔ ۲۱۱
اگر شوہر نے وصیت
کردی ہو کہ ایک برس تک
عورت اس کے گھر میں
رہے (یعنی اس کا سوگ
منائے جیسا کہ اہل عرب
میں دستور تھا) تو اب
ایسی وصیت واجب
التعمیل نہیں۔ اگر عورت
چار مہینے دس دن کے بعد
دوسرا نکاح کرنا چاہے

بچے کے باپ کے ذمے ھے . ۲۰٤
دودھ پلانے کی مدت
دو برس ھے . «
اس بارے میں اصل یہ
ھے کہ نہ تو بچے کی وجہ
سے ماں کو نقصان پہنچایا
جائے، نہ باپ کو . «
نیز تمام معاملات میں اصل
یہ ھے کہ کسی انسان پر
اس کی وسعت سے زیادہ
خرچ کا بار نہیں ڈالا
جاسکتا . ۲۰٥
بیوہ عورتوں کے متعلق
احکام اور ان مفاسد کی
اصلاح جو اس بارے میں
پیدا ھوگئے تھے : ۲۰٦
۱ - وفات کی عدت چار
مہینے دس دن مقرر کرکے
ان مفاسد کی اصلاح کر دی
جو افراط و تفریط کا
موجب ھوئے تھے . ۲۰٦
۲ - اگر عورت عدت
کے بعد دوسرا نکاح کرنا
چاھے تو اسے نہیں روکنا
چاھیے، نہ اس بات کا
خواھش مند ھونا چاھیے
کہ عدت کی مقررہ میعاد
سے زیادہ سوگ منائے . ۲۰۷
۳ - نکاح کے بارے میں
عورت سے جو کچھ بات
چیت یا نامہ و پیام ھو
علانیہ اور دستور کے
مطابق ھونا چاھیے .
٤ - جب تک عدت کی
معیاد نہ گزر لے نکاح
کا قول و قرار نہ کرو .
مہر اور عورتوں کے مالی
حقوق کا تحفظ . ۲۰۸
اگر نکاح کے بعد شوہر اور
بیوی میں کوئی تعلق نہ ھوا ھو

ھے وھی اس کا اھل
ھوتا ھے ، اگرچہ مال
و دولت اور جاہ وحشم
سے محروم ھو . ۲۱۹
۳ - صلاحیت کے لیے
اصلی چیز علم اور جسم کی
قوت ھے ، یعنی دماغی
اور جسمانی استعداد . «
٤ - جو شخص سردار مقرر
ھو جائے جماعت کو
چاھیے سچے دل سے اس
کی اطاعت کرے . اگر
ایك جماعت میں اطاعت
نہیں ھے تو وہ کبھی
زندگی کی کشاکش میں
کام یاب نہیں ھو سکتی . «
٥ - طالوت کا پانی سے
روك کر صبر و ثبات
اور اطاعت و انقیاد کا
امتحان لینا . جو لوگ ایك
گھڑی کی پیاس ضبط نہیں
کر سکتے وہ میدان
جنگ کی محنتیں کیوں کر
برداشت کر سکیں گے ؟ ۲۲۲
٦ - کتنی ھی چھوٹی جماعتیں
ھیں جو بڑی جماعتوں پر
غالب آجاتی ھیں . اور
کتنی ھی بڑی جماعتیں ھیں
جو چھوٹی جماعتوں سے
شکست کھاجاتی ھیں . فتح
و شکست کا دار و مدار
جسموں کی کثرت و قلت
پر نہیں ھے ، دلوں کی
قوت پر ھے . ۲۲۳
اللہ کی مدد انھیں کو ملتی
ھے جو صابر اور ثابت
قدم ھوتے ھیں . «
۷ - سچی دعا وہ ھے جو
استعداد عمل کے ساتھ ھو .
۸ - اگر جماعتوں اور

تو کسی ایسی وصیت کی بنا پر اسے روکا نہیں جاسکتا۔ ۲۱۳
نکاح و طلاق کا بیان ختم کرتے ہوئے مطلقہ عورتوں کے ساتھ احسان و سلوک کا مکرر حکم، تاکہ اس معاملے کی اہمیت زیادہ سے زیادہ واضح ہو جائے۔ «
سلسلۂ بیان پھر اسی طرف پھرتا ھے جہاں سے نکاح و طلاق کا بیان شروع ہوا تھا، یعنی جہاد کے احکام و مصالح کی طرف: ۲۱۵
جو جماعت موت سے ڈرتی ھے وہ کبھی زندگی کی کامرانیاں حاصل نہیں کرسکتی۔ «
بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی عبرت انگیز سرگذشت جس نے باوجود کثیر التعداد ہونے کے جہاد سے اعراض کیا تھا۔ ۲۱۵
راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اللہ کو قرض دینا ھے۔ ۲۱۶
طالوت کی سرگذشت اور قوموں کے ضعف و قوت اور فتح و ہزیمت کے بعض اہم حقائق: ۲۱۷
۱ - جس گروہ میں صبر و استقامت کی روح نہیں ہوتی اس میں بسا اوقات سعی و عمل کے ولولے پیدا ہوجاتے ہیں، لیکن جب آزمایش کا وقت آتا ھے تو بہت کم نکلتے ہیں جو ثابت قدم ہوتے ہیں۔ ۲۱۸
۲ - حکومت و قیادت کی جس میں صلاحیت ہوتی

ایمان و عمل پر ہے. وہاں نہ تو نجات کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے، نہ کسی کی دوستی آشنائی کام دے سکتی ہے، نہ کسی کی سفارش سے کام نکالا جاسکتا ہے . ۲۲۹

اس اصل عظیم کا اعلان کہ دین و اعتقاد کے معاملے میں جبر و استکراہ جائز نہیں . دین کی راہ دل کے اعتقاد و یقین کی راہ ہے اور وہ دعوت و موعظت سے پیدا ہو سکتا ہے نہ کہ جبر سے: ۲۳۲

۱ - جہاد کے ذکر کے ساتھ یہ ذکر اس لیے کیا گیا تاکہ واضح ہو جائے جنگ کی اجازت ظلم و تشدد کے انسداد کے لیے دی گئی ہے، نہ کہ دین کی اشاعت کے لیے. دین کی اشاعت کا ذریعہ ایک ہی ہے اور وہ دعوت ہے . ۲۳۲

۲ - سچائی روشنی ہے. اگر تاریکی چھائی ہوئی ہے تو صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ روشنی نمایاں ہو جائے. اگر روشنی نمایاں ہو گئی تو پھر روشنی کو روشن دکھانے کے لیے اور کسی بات کی ضرورت نہیں .

۳ - دعوت کی تاثیر و فتح مندی کی وضاحت کے لیے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ. وہ مادی ساز و سامان سے یک قلم محروم

قوموں میں باهمی کشمکش اور مدافعت نه هوتی تو دنیا ظلم و فساد سے بھر جاتی. یه الله کا فضل هے که ایك گروه کا ظلم دوسرے گروه کی مقاومت سے دفع هوتا رهتا هے. ۲۲۵

۹- خدا نے مختلف عہدوں میں یکے بعد دیگرے پیغمبر مبعوث کیے. انهوں نے لوگوں کو تفرقه و فساد کی جگه حق پرستی و یگانگت کی تعلیم دی. اگر لوگ اس تعلیم پر قائم رهتے تو کبھی باهمی جنگ و جدال میں مبتلا نه هوتے، لیکن انهوں نے گروه بندیاں کر کے الگ الگ جتھے بنالیے اور باهمی جنگ کا وه بیج بو دیا جو همیشه پھل لاتا رهتا هے. ۲۲۵

اگر خدا چاهتا تو انسان کی طبیعت ایسی بنا دیتا کہ اس میں نزاع و خلاف کی استعداد هی نه هوتی، لیکن اس کی حکمت کا فیصله یہی هوا که انسان کو مجبور و مضطر نه بنائے، هر راه میں چلنے کی قدرت دے دے. ۲۲۶

۱۰- جب جنگ نا گزیر هے تو اس سے غفلت نه کرو اور بڑی تیاری یه هے که اس کے لیے اپنا مال خرچ کرو. ۲۲۹

۱۱- ضمناً اس حقیقت کا اعلان که آخرت کی نجات کا تمام تر دار و مدار

استعداد پیدا ہو جائے،
اس لیے بیان احکام کے
بعد اب خصوصیت کے
ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کے
مواعظ پر زور دیا جاتا
ہے. یہ گویا تمام پچھلے
بیانات کے لیے ایک متمم
بیان ہے: ٢٤١

١ - نیکی کے لیے خرچ
کرنا اللہ کے لیے خرچ
کرنا ہے. اب دیکھو
کائنات خلقت میں خدا
کا قانون مکافات کیا ہے؟
تو یہ بات ہر انسان دیکھ
رہا ہے کہ اگر غلے کا
دانہ زمین کے حوالے
کردیا جائے تو وہ ایک کے
بدلے پورا درخت واپس
کر دیتی ہے. ٢٤٢

٢ - البتہ کامیابی کی شرط
یہ ہے کہ دانہ خراب نہ
ہو اور زمین میں ڈالا
جائے، پتھر کی چٹان پر نہ
پھینک دیا جائے. ٢٤٢

٣ - دکھاوے کی خیرات
بھی اکارت جاتی ہے
اور جو شخص نیکی کے
لیے نہیں، نام و نمود کے
لیے کرتا ہے وہ خدا پر
سچا ایمان نہیں رکھتا. ٢٤٥

٤ - خیرات کی حقیقت
واضح کرنے کے لیے
کاشت کاری کی دو مثالیں.

٥ - عالم مادی اور عالم
معنوی دونوں کے احکام
و قوانین یکساں ہیں. جو
بوؤ گے اور جس طرح
بوؤ گے، ویسا ہی اور
اسی طرح پھل بھی پاؤ گے. ٢٤٦

٦ - دکھاوے کی نیکیوں

تھے اور وقت کا سرکش
پادشاہ ہر طرح کی
طاقتوں سے مسلح تھا ،
لیکن تن تنہا دعوت کا
حربہ لے کر کھڑے
ہو گئے اور فتح مند
ہوے . ۲۳٤
٤ - ضمناً اس حقیقت کی
طرف اشارہ کی دعوت کی
راہ تلقین و ھدایت کی
راہ ھے، جدل وخصومت
کی راہ نہیں ھے . ۲۳۵
۵ - بنی اسرائیل کے ایام
و وقائع میں سے اس واقعے
کی طرف اشارہ ھے کہ
وقت کے تین شہنشاھوں
کے دل بنی اسرائیل کی
دعوت سے مسخر ہو گئے
اور ان کے مردہ شہر،
مردہ ھیکل اور مردہ
جماعت کی دوبارہ زندگی
کا سامان ھوگیا. ۲۳۷
٦ - دعوت حق سے مردہ
روحوں کا زندہ ھوجانا
اور متوحش و گم راہ
افراد کا تربیت یافتہ جماعت
بن جانا اور اس بارے
میں وہ بصیرت جو
حضرت ابراھیم پر واضح
کی گئی تھی . ۲۳۹
جہاد کا بیان ختم ھوگیا .
اب یہاں سے احکام کا
سلسلہ ایك دوسرے حکم
کی طرف متوجہ ھوتا ھے: ۲٤۱
گزشتہ بیانات میں جس
قدر احکام دیے گئے
ھیں ان سب کی سچی
تعمیل جبھی ھوسکتی ھے
کہ نیکی کے لیے مال
خرچ کرنے کی پوری

۱۳- دینے والوں کو چاھیے ڈھونڈھڈھونڈھ کر دیں ، حاجت مندوں کو چاھیے سوال کرکے اپنی خود داری و عفت تاراج نہ کریں . ۲۵۵

سود کی حرمت ۲۵۷

۱٤- نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کی استعداد نشو ونما نہیں پا سکتی تھی اگر خیرات کے حکم کے ساتھ سود لینے کی ممانعت بھی نہ کردی جاتی جو ٹھیک ٹھیک اس کی ضد ھے . »

دین حق کا مقصد یہ ھے کہ خیرات کا جذبہ بڑھائے ، سود کو مٹائے . اگر خیرات کا جذبہ پوری طرح ترقی کرجائے تو سوسائٹی کا کوئی فرد محتاج نہ رھے . ۲۵۷

لین دین کے احکام .
چوں کہ سود کے ذکر سے لین دین کا معاملہ چھڑ گیا تھا ، اس لیے اس کے ضروری احکام بھی بیان کردیے گئے اور ان مفاسد کی اصلاح کردی جو اس بارے میں پھیلے ھوے تھے . ۲٦٤

لین دین کی درستگی کے آٹھ بنیادی اصول . »

رھن ، یعنی گرو رکھ کر قرض لینا . ۲٦۷

سورت کا اختتام اور دین حق کے عقائد و اعمال کا خلاصہ . ۲٦۸

سورت کی ابتدا بھی اسی سے ھوئی تھی ، اختتام بھی اسی پر ھوا . »

کا رایگاں جانا اور اس کی ایک مثال . ۲۴۶

۷ - نکمی چیز خیرات کے نام سے محتاجوں کو نه دو. اگر تمهیں کوئی ایسی چیز دے تو تم لینا پسند کرو گے ؟ ۲۴۹

۸ - انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا هو جانا که اچھائی اور برائی کی راهوں کا شناسا هو جائے، ان باتوں میں سے هے جنهیں قرآن حکمت سے تعبیر کرتا هے . ۲۵۰

۹ - دکھاوے کی خیرات سے روکا گیا هے، لیکن اس کا یه مطلب نهیں که جب تک چوری چھپے خیرات نه کر سکو خیرات کرو هی نهیں . مطلب یه هے که دل میں اخلاص هونا چاهیے . ۲۵۲

۱۰ - خیرات کرنا اداء فرض هے اور خود اپنے کو فائده پهنچانا هے . ایسا نه سمجھو که دوسروں پر احسان کر رهے هو . «

۱۱ - خیرات کا ایک بڑا مصرف ان لوگوں کی اعانت هے جو دین و ملت کی خدمت کے لیے وقف هو گئے هوں . صورت ان کی بے نیازوں کی هوتی هے، مگر حالت حاجت مندوں کی . ۲۵۴

۱۲ - بھیک مانگنے والوں کو سب دیتے هیں، لیکن خود دار حاجت مندوں کو کوئی نهیں پوچھتا . ۲۵۵

کرنی چاہتے ہیں . لیکن
جو لوگ سمجھ کے سیدھے
اور علم میں پکے ہیں وہ
ان میں کاوش نہیں کرتے .
وہ کہتے ہیں : جو کچھ
کلام الٰہی میں ہے ہمارا
اس پر ایمان ہے . ۲۷۶
جن لوگوں نے الکتاب
کا معاندانہ مقابلہ کیا ہے
وہ وہی چال چل رہے
ہیں جو حضرت موسیٰ کے
مقابلے میں آل فرعون
نے اختیار کی تھی اور
قریب ہے کہ انہیں بھی
وہی پیش آئے جو آل
فرعون کو پیش آیا تھا . ۲۷۸
جنگ بدر کا نتیجہ اس
معاملے کی ابتدا تھا ، تاہم
فیصلہ کن تھا . پیروان
دعوت کو موعظت کہ اپنی
موجودہ بے سر و سامانی
سے برداشتہ خاطر نہ
ہوں . ۲۸۰
ضمناً اس حقیقت کا اظہار
کہ خدا نے انسان کی
طبیعت و حالت ایسی ہی
بنائی ہے کہ اهل و عیال
اور مال و متاع کی فراوانی
میں بڑی دل بستگی محسوس
کرتا ہے . ۲۸۱
متقی انسانوں کے خصائل . ۲۸۲
دین الٰہی کی حقیقت یہ
ہے کہ خدا کے ٹھیرائے
ہوئے قانون کی اطاعت
کی جائے . خدا کا ٹھیرایا
ہوا قانون کیا ہے؟ میزان
عدل کا قیام ہے جس پر
تمام کارخانۂ خلقت چل
رہا ہے . ۲۸۳
اس حقیقت کی معرفت

آل عمران

الله "الحی" اور "القیوم" ہے . حی و قیوم ہونے کا مقتضی یہ تھا کہ انسان کی زندگی و قیام کی تمام احتیاجات مہیا کردے . ۲۷۱

احتیاجات دو طرح کی ہیں جسمانی اور روحانی. روحانی احتیاجات کے لیے دو چیزیں دی گئیں : الکتاب اور الفرقان . ۲۷۲

سنت الہی یہ ہے کہ جو لوگ کفر و سرکشی کے ساتھ "الکتاب" کا مقابلہ کرتے ہیں اور "الفرقان" یعنی جوہر عقل و تمیز سے کام نہیں لیتے، ان کے لیے دنیا میں بھی نامرادی ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب . ۲۷۳

اس اصل عظیم کا بیان کہ "الکتاب" یعنی قرآن کے مطالب کی دو قسمیں ہیں : "محکمات" اور "متشابہات" . محکمات اصل و بنیاد ہیں، اس لیے عقل انسانی کے لیے صاف صاف اور کھلے احکام ہیں . متشابہات کا تعلق ان حقائق سے ہے جو ماوراء عقل انسانی ہیں اور انسان اپنے حواس و ادراک سے ان کی حقیقت معلوم نہیں کرسکتا . ۲۷۵

جن لوگوں کی سمجھ میں کجی ہے وہ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ان کی حقیقت معلوم

ان سے قبولیت حق کی کیا
امید ہو سکتی ہے؟ ۲۸۷
علماء یہود کی یہ گمراہی
کہ حس تورات کو شب
و روز بغل میں لیے
پھرتے تھے، جب اسی
تورات پر عمل کرنے کا
مطالبہ کیا گیا تو صاف
انکار کر گئے۔ «
مذہبی گروہ بندی کے
غرور نے ان میں یہ زعم
فاسد پیدا کر دیا ہے کہ
ہم نجات یافتہ امت ہیں،
ہمارا عمل کیسا ہی کیوں
نہ ہو، لیکن ہمیشہ کے لیے
جہنم میں نہیں ڈالے
جائیں گے۔ ۲۸۹
وقت آگیا ہے کہ حق
و باطل کا فیصلہ ہو جائے،
جسے اٹھنا ہے اٹھ کھڑا ہو،
جسے گرنا ہے گرا دیا
جائے۔ ۲۹۰
پیروان دعوت سے خطاب
کہ سرگرم عمل ہو جائیں
اور راہ کی ٹھوکروں
سے محفوظ رہیں۔ ۲۹۲
اپنے ذاتی رشتوں کو
جماعت کے رشتے پر
ترجیح نہ دیں اور محاربین
ملت کو اپنا مددگار
و رفیق نہ بنائیں۔ «
جو کوئی خدا سے محبت
کا مدعی ہے اسے چاہیے
خدا کے رسول کی
پیروی کرے۔ ۲۹٤
خدا کا قانون یہ ہے کہ
ہدایت خلق کے لیے
پیغمبروں کو مبعوث کرتا
ہے۔ جو ان کی پیروی
کرتے ہیں کام یاب

یوں حاصل ہو سکتی
ہے کہ کائنات ہستی کی
شہادت پر غور کرو۔
شہادتیں تین ہیں: اللہ کی،
ملائکہ کی، اصحاب علم کی
یہ تینوں شہادتیں اعلان
کرتی ہیں کہ خدا کے سوا
کوئی معبود نہیں اور اس
نے تمام کارخانۂ ہستی
قانون عدل پر استوار
کیا ہے۔ ۲۸۳
"الدین" یعنی انسان
کے لیے قانون اعتقاد
وعمل یہی ہے اور اسی کا
نام "الاسلام" ہے۔ "
پیروان مذاہب کا تفرقہ
و اختلاف اس لیے نہیں
ہوا کہ دین مختلف تھے،
کیوں کہ اول دن سے دین
یہی ایک ہے۔ تفرقہ
واختلاف اس لیے ہوا کہ
ضد اور تعصب میں آکر
لوگوں نے الگ الگ
گروہ بندیاں کر لیں اور
اصل دین سے پھر گئے۔ ۲۸٤
یہود و نصارٰی اور مشرکین
عرب سے اتمام حجت۔
اصل دین خدا پرستی ہے۔
ساری باتیں چھوڑ دو،
یہ بتلاؤ تمہیں خدا پرستی
سے اقرار ہے یا انکار؟
اگر اقرار ہے تو سارا
جھگڑا ختم ہو گیا کیوں کہ
اسلام کی حقیقت اس کے
سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ۲۸٦
یہودیوں کی قومی
گمراہیوں اور شقاوتوں
کی طرف اشارہ۔ جو
لوگ حق و عدالت کے
داعیوں کو قتل کرتے رہے

یہودیوں کی حضرت مسیح کے خلاف مخفی سازش، مگر خدا کا انہیں ناکام کرنا اور حضرت مسیح کو اپنی حفاظت میں لے لینا . ۳۰۷

حضرت مسیح کی نسبت خدا کا وعدہ کہ میں تیرا وقت پورا کروں گا، تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا، منکروں کی افترا پردازیوں سے تیری پاکی آشکارا کردوں گا اور تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر ہمیشہ برتر رکھوں گا . »

عیسائیوں کی گم راہی کہ الوہیت مسیح کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا . ۳۱۰

ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگرچہ مسیحی کلیسا نے صدیوں سے یہ اعتقاد قائم کر رکھا ہے، لیکن قرآن کی دعوت اس کے برخلاف کامیاب ہوگی . ۳۱۱

عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت . »

رفع نزاع اور اتمام حجت کی دوسری دعوت: آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑدیں، ان بنیادی صداقتوں پر متحد ہو جائیں جو تمہارے یہاں بھی مسلّم ہیں، یعنی خدا کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں . جو کچھ اس کے لیے ہے اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے . کوئی انسان

ہوتے ہیں، جو سرکشی
سے مقابلہ کرتے ہیں
ناکام رہتے ہیں۔ ۲۹٤
اسی قانون کے ماتحت خدا
نے آدم، نوح، آل
ابراہیم اور آل عمران
(علیہم السلام) کو برگزیدگی
عطا فرمائی۔
حضرت مسیح علیہ السلام
کی دعوت سے استشہاد
اور حضرت مریم علیہا
السلام کی پیدایش کا ذکر۔ ۲۹۵
حضرت مریم کا بچپنے
میں ہیکل کے سپرد ہونا
اور زاہدانہ توکل۔ ۲۹۷
حضرت زکریا کی دعا اور
حضرت یحییٰ (علیہما السلام)
کی پیدایش که ظہور
مسیح کا مقدمہ تھی۔ ۲۹۸
حضرت مریم کا بلوغ
اور برگزیدگی۔ ۳۰۰
حضرت مریم کے سوانح
حیات کی بعض جزئیات
جن کا علم پیغمبر اسلام
کو بغیر وحی کے نہیں
ہو سکتا تھا۔
حضرت مریم کو حضرت
مسیح کی پیدایش کی
بشارت۔ ۳۰۲
حضرت مسیح کا ظہور
اور ان کی منادی۔ ۳۰٤
تمام رسولوں کی طرح
حضرت مسیح بھی پچھلی
صداقتوں کو جھٹلانے
نہیں، بلکہ ازسرنو قائم
کرنے کے لیے آئے تھے۔ ۳۰۵
یہودیوں کے سرداروں
کا مخالفت میں سرگرم
ہونا اور صرف حواریوں
کا ایمان لانا۔ ۳۰٦

ان کے علماء اور مشائخ
هدایت کرنے کی جگه
خدائی کرنے لگے هیں.
عوام سمجھتے هیں نیک
و بد، حلال و حرام اور
دوزخ و جنت کا سارا
اختیار انهیں کے هاتھ میں
هے. کسی انسان کے لیے
جائز نهیں که خدا کے احکام
کی جگه انسان کی رائے
و قیاس کے گھڑے هوے
حکموں کی اطاعت کرے.
ایسا کرنا خدا کو چھوڑ کر
بندوں کی بندگی
کرنا هے. ٣٢٢

اس اصل عظیم کی طرف
اشاره که تمام پیغمبر ایک
هی دین کے داعی اور
ایک هی زنجیر کی مختلف
کڑیاں هیں. ان میں سے
کسی ایک کا انکار
پورے سلسلۀ هدایت کا
انکار هے. ٣٢٦

کیا تم چاهتے هو الله کا
ٹهیرایا هوا دین چھوڑ کر
کوئی اور دین ڈهونڈه
نکالو؟ لیکن اس دنیا میں
تو کوئی دوسرا دین هو
نهیں سکتا، کیوں که آسمان
و زمین میں جو کوئی بهی
هے الله کے قانون کے آگے
جهکا هوا هے. اس کے
قانون کے دائرۀ اطاعت
سے باهر نهیں جا سکتا. ٣٢٧

یهی ایک دین نوع انسانی
کی هدایت کی عالم گیر
راه هے، لیکن لوگوں نے
الگ الگ گروه بندیاں
کرلیں اور ایک دوسرے
کو جهٹلانے لگے.

دوسرے انسان کو ایسا
مقدس اور معصوم نه
بنالے گویا اسے خدا
بنالیا هے ۳۱۲
توحید و خدا پرستی کا
یهی طریقه حضرت ابراهیم
علیه السلام کا طریقه تها.
یهودیت یا نصرانیت کی
گروه بندی اور اس کی
گمراهیاں نه تهیں. اگر
یهود اور نصاریٰ اس
بارے میں حجت کرتے
هیں تو یه جهل و تعصب
کی انتها هے . ۳۱۳
اهل کتاب کی مذهبی
زندگی کی شقاوتیں:
اهل کتاب کی بنیادی
گمراهی که انهوں نے
دین و صداقت کو صرف
اپنی نسل اور گروه بندی
کا ورثه سمجھ لیا هے اور
کهتے هیں: یه ممکن نهیں
که ایك شخص هم میں سے
نه هو اور دین کی صداقت
رکهتا هو. ۳۱۷
اهل کتاب کی یه گمراهی
که سمجهتے هیں غیر مذهب
والوں کے ساتھ دیانت داری
اور معاملے کی سچائی
ضروری نهیں . ۳۲۰
اصل یه هے که ان کے علماء
اور مشایخ کی گمراهیوں
اور بدعملیوں نے تمام قوم
کو هدایت کی روح سے
محروم کردیا هے. ان میں
عالموں اور فقیهوں کا ایك
گروه هے جو کتاب الله کی
تلاوت کرتا هے، لیکن هواء
نفس سے اس کے مطالب
میں تحریف کردیتا هے .

نیکی کی سب سے بڑی
شرط ھے . ۳۳۲
علماء یہود کے دو اعتراض
اور ان کا جواب :
۱ - اگر قرآن کی دعوت
بھی وھی ھے جو پچھلے
نبیوں کی دعوت تھی تو
کیوں قرآن نے بھی
کھانے کی وہ تمام چیزیں
حرام نہیں کر دیں جو
یہودیوں کے یہاں
حرام ھیں ؟
۲ - بیت المقدس کی جگہ
خانۂ کعبہ کیوں قبلہ
قرار دیا گیا ؟ ۳۳۳
پہلے اعتراض کا جواب
کہ کھانے کی تمام اچھی
چیزیں جنھیں قرآن حلال
ٹھیراتا ھے بنی اسرائیل
کے لیے بھی حلال تھیں
اور جن چیزوں کو وہ
حرام سمجھتے ھیں وہ
تورات میں حرام نہیں
ٹھیرائی گئی ھیں ، بلکہ
نزول تورات سے پہلے
خود بنی اسرائیل نے اپنے
اوپر حرام ٹھیرالی تھیں . ۳۳٤
دوسرے اعتراض کا
جواب کہ خانۂ کعبہ پہلا
گھر ھے جو انسان کے
لیے خدا پرستی کا معبد
ٹھیرایا گیا اور یوروشلم
کے ھیکل کی تعمیر سے
بہت پہلے حج و عبادت
کا مرکز ھو چکا تھا . «
پیروان دعوت سے خطاب
موعظت اور قیام رشد
و ھدایت کے بعض اصول
و مہمات : ۳۳۸
۱ - یہود اور نصاری کی

قرآن اس لیے آیا ھے کہ
اس گمراھی سے انسان کو
نجات دلائے ۔ پس وہ
تمام رہ نمایان عالم کی
یکساں طور پر تصدیق
کرتا ھے اور کہتا ھے :
اس عالمگیر سچائی کے سوا
جو "الاسلام" ھے دین
کی کوئی راہ خدا کے
نزدیك مقبول نہیں ۔ ۳۲۷

جن لوگوں کا حال یہ ھے
کہ ھدایت کی راہ پاکر پھر
اس سے منحرف ھوگئے
اور سچائی کی کوئی
روشنی ان کی بصیرت کے
لیے سود مند نہ ھوئی اور
آج بھی دعوت حق کا
معاندانہ مقابلہ کر رھے
ھیں تو خدا کا قانون یہ
ھے کہ ایسے لوگوں پر
فلاح و سعادت کی راہ
کبھی نہیں کھل سکتی ۔ ۳۲۹

جزاء عمل عمل کا قدرتی
نتیجہ ھے ۔ پس یہ نہ سمجھو
کہ آخرت کی سزائیں بھی
دنیا کی سزاؤں کی طرح
ھیں کہ ایك مجرم چاھے
تو مال و دولت خرچ
کرکے اپنے کو بچالے
سکتا ھے ۔ ۳۳۰

خدا کی عدالت میں کوئی
فدیہ اور معاوضہ قبول
نہیں ھو سکتا ۔ صرف
توبہ وانابت ھی ایك ایسی
چیز ھے جو تمام گناھوں
کو محو کر دیتی ھے ۔ ۳۳۲

مال و دولت گناہ کے
فدیے میں مقبول نہیں ،
لیکن مال و دولت کا خدا
کی راہ میں خرچ کرنا

جہاں کہیں بھی انہیں
امن ملا ہے محکومیت کی
ذلت کا امن ہے .
یہاں سے یہ بات بھی
معلوم ہوگئی کہ قومی
محکومیت کو قرآن کس
نظر سے دیکھتا ہے . ۳٤٦
یہ بات نہیں ہے کہ تمام
یہودیوں اور نصاری کا
حال یکساں ہو . بلا شبہ
کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
جو ایمان و عمل کی راہ
میں استوار ہیں ، لیکن
ایسے لوگ بہت کم ہیں ،
غالب تعداد انہیں کی ہے
جنہوں نے سچائی
کھو دی ہے . ۳٤٨
اهل کتاب میں جو لوگ
ایمان و عمل کی سچائی
رکھتے ہیں وہ ضرور
اپنا اجر پائیں گے . ۳٤٨
۷ - قریش مکہ کی طرح
اهل کتاب بھی دعوت
قرآن کی مخالفت پر کمر بستہ
ہوگئے ہیں ، اس لیے
انہیں ہم راز و رفیق
نہ بناؤ . ۳٥١
۸ - اگر تمہارے اندر
صبر اور تقوی پیدا ہوگیا
تو پھر کوئی مخالف گروہ
تم پر فتح مند نہیں ہو سکتا . ۳٥۲
جنگ بدر اور احد کے
تجارب سے استشہاد : ۳٥٤
بدر میں دونوں باتیں
موجود تھیں ، اس لیے
فتح مند ہوے . احد کے
موقعے پر دونوں میں
کمزوری دکھائی ، اس
لیے ناکام رہے ، اس سلسلے
میں چند اصولی مہمات : »

گمراهانه باتوں کی پیروی
سے بچو. ٣٣٩
۲ - ایمان کی برکتوں کے
حصول کے لیے شرط راہ
استقامت ہے. «
۳ - جماعت کے تفرقے
سے بچو. ٣٤٠
٤ - تم میں ہمیشہ ایک
گروہ ایسا ہونا چاہیے
جو داعی الی الخیر ہو اور
امر بالمعروف و نہی عن
المنکر میں سرگرم رہے. «
٥ - جماعت کے تفرقے کی
طرح دین کا اختلاف بھی
مہلک ہے، پس اہل کتاب
کی طرح فرقہ بندیوں
میں مبتلا نہ ہو جانا. «
٦ - تم تمام امتوں میں
"بہتر امت" ہو اور اس
لیے ظہور میں آئے ہو کہ
انسانوں کو نیک بناؤ. ٣٤٥
قرآن نے مسلمانوں کا
جماعتی نصب العین یہ نہیں
قرار دیا کہ سب سے برتر
اور طاقت ور ہوں، بلکہ
کہا "سب سے بہتر" ہوں.
انسان کے کسی گروہ کے لیے
اس سے اعلیٰ نصب العین
نہیں ہو سکتا. «
اس حقیقت کی طرف
اشارہ کہ یہود اور نصاری
کے جو گروہ نزول قرآن
کے وقت اس کی معاندانہ
مخالفت میں سرگرم تھے
وہ کبھی اپنے مقصد میں
کام یاب نہیں ہوں گے. «
یہودیوں کی قومی محرومی
کی طرف اشارہ کہ
حکومت و کام رانی سے
محروم ہو چکے ہیں اور

شخصیت قبول کی جاتی ہے . یہ بات نہیں کہ شخصیت کی وجہ سے سچائی سچائی ہو گئی ہو . ۳۶۹

۸ - مومن وہ ہے جس میں وھن ، ضعف اور استکانة للخصم نہ ہو . ۳۷۲

۹ - اعداء حق تمہیں دشمنوں کی کثرت و طاقت کے افسانے سنا کر مرعوب کرنا چاہتے ہیں . ۳۷٤

۱۰ - اگر ایک جماعت مومن باللہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کی ہیبت غیر مومن دلوں پر چھا جائے . ۳۷۵

۱۱ - منافق تمہیں احد کا حادثہ یاد دلا کر ڈرا رہے ہیں ، حالانکہ بدر کی طرح احد میں بھی خدا نے اپنا وعدۂ نصرت پورا کر دیا تھا . ۳۷۷

۱۲ - احد میں مسلمانوں کی پریشانی اور ابتری، پھر اچانک تائید الٰہی سے دل جمعی و عزم کا پیدا ہو جانا اور ایسا محسوس ہونا گویا سوتے سے جاگ اٹھے . ۳۷۹

۱۳ - جس طرح بدر کی فتح مندی سے مسلمانوں کی تربیت مد نظر تھی اسی طرح احد کی عارضی ناکامیابی میں بھی تربیت کا پہلو پوشیدہ تھا . ۳۸۲

بدر کی فتح نے مسلمانوں کو سعی و تدبیر کی طرف سے بے پروا کر دیا تھا . احد کے تجربے نے بتلادیا کہ خدا کے تمام کاموں کی طرح اس کی تائید و نصرت کے بھی قوانین ہیں .

۱ – احد میں ابتدا ھی سے صبر اور تقوی کی روح کم زور پڑ گئی تھی . ۳۵٤

۲ – ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ ھادی و مصلح کو لوگوں کی ھدایت سے کبھی مایوس نہیں ھونا چاھیے . ۳۵۷

۳ – مال و دولت کی حرص و پرستش کے ساتھ جان فروشی کی روح نہیں پیدا ھو سکتی . اسی لیے خصوصیت کے ساتھ سود کی حرمت اور انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا . ۳۵۹

اصحاب تقوی کے چار خصائل . ۳٦۱

٤ – دنیا میں نکلو اور زمین کی سیر کرو . تم دیکھو کے کہ گزشتہ اقوام کے ساتھ بھی قانون الہی کی ایسی ھی سنت رہ چکی ھے . ۳٦٤

٥ – اگر ایک حادثہ پیش آجائے تو آیندہ کے لیے عبرت پکڑنی چاھیے، لیکن عبرت پذیری کا نتیجہ یہ نہیں ھونا چاھیے کہ اس کے رنج و ندامت میں بالکل کھوئے جاؤ اور ھمت ھار بیٹھو . »

احد کے حادثے میں چند در چند مصلحتیں پوشیدہ تھیں . »

٦ – شرط کام یابی عمل و ثبات ھے ، نہ کہ محض زبانی اقرار . ۳٦۸

۷ – بناء کار اصول و عقائد ھیں ، نہ کہ شخصیت اور افراد. سچائی کی وجہ سے

نہیں کھانا چاہیے، دیکھنا
یہ چاہیے کہ آخر کی
کام یابی کس کے حصے
میں آتی ہے . ٤٠٠
۱۹ - وقت آ گیا ہے کہ
مومنوں اور منافقوں
میں امتیاز ہو جائے . ٤٠٣
۲۰ - منافقوں پر راہ حق
میں مال خرچ کرنا شاق
گزرتا تھا . فرمایا: جو
لوگ بخل کرتے ہیں
ان کی دولت ان کے لیے
وسیلۂ عذاب ہوگی . ٤٠٤
اب پھر وہی بیان شروع
ہو جاتا ہے جو اس سے
پہلے تھا ، یعنی اہل کتاب
سے خطاب اور دعوت
حق کی فتح مندی کا اعلان . ٤٠٥
علماء یہود کا یہ قول کہ
ہمیں اسی نبی کے ماننے کا
حکم دیا گیا ہے جو سوختنی
قربانی کے حکم کے ساتھ
آئے اور اس کا جواب . ٤٠٧
پیروان دعوت سے خطاب
کہ اس راہ میں جان و مال
کی آزمایشوں سے گزرنا
ناگزیر ہے ، نیز ضروری
ہے کہ دشمنوں کے ہاتھوں
اذیت برداشت کرو . لیکن
اگر سر رشتۂ صبر و تقوی
ہاتھ سے نہ چھوٹا تو بالآخر
کام یابی تمہارے ہی
لیے ہے . ٤١٠
حق کی معرفت و استقامت
کا سر چشمہ ذکر اور
فکر ہے . ذکر سے غفلت
دور ہوگی ، فکر سے
معرفت حقیقت کے
دروازے کھل جائیں گے . ٤١٣
اللہ کا قانون ہے کہ وہ

جو جماعت کمزوری
و غفلت میں پڑ جائے گی
صبر و ثبات میں پوری
نہیں اترے گی ، اطاعت
و نظام میں کچی ہوگی ،
وہ کبھی کامیاب نہیں
ہوسکتی . ۳۸۲

۱٤ - سچا مومن موت سے
نہیں ڈرتا ، لیکن جن میں
ایمان نہیں وہ کہتے ہیں :
اگر فلاں آدمی جنگ
میں شریک نہ ہوتا تو
کاہے کو مرتا . ۳۸٤

۱۵ - پیغمبر اسلام سے
خطاب اور منصب امامت
کی بعض اصولی مہمات :
امام کے لیے ضروری
ہے کہ جماعت سے مشورہ
کرے ، لیکن ساتھ ہی
ضروری ہے کہ صاحب
عزم ہو . ۳۸۷

۱٦ - مسلمانوں سے
خطاب کہ پیغمبر اداء فرض
امامت میں کبھی خیانت
نہیں کرسکتا . ۳۹۰
سچے انسان کی زندگی
جھوٹے سے اس درجہ
مختلف ہوتی ہے کہ ممکن
نہیں اس میں دھوکا ہوسکے

۱۷ - جنگ احد کی
آزمایش نے منافقوں کے
چہروں سے نقاب الٹ دی .
بعض واقعات کی طرف
اشارہ جن سے منافقوں کی
نفسیاتی حالت پر روشنی
پڑتی ہے . ۳۹۲

۱۸ - قانون الٰہی یہ ہے کہ
دنیا میں نیکی اور بدی
دونوں کو مہلت ملتی ہے ؛
پس اس بات سے دھوکا

وقت چار بیویاں تک رکھ سکتے ہو، شرطیکہ عدل کر سکو۔ ٤٢٦
جب تک یتیم بچے عاقل و بالغ نہ ہو جائیں مال ان کے حوالے نہ کرو۔ ٤٢٧
اس ڈر سے کہ اولاد بڑی ہو کر قابض ہو جانے کی یا یتیم بالغ ہو کر مطالبہ کریں گے، مال و دولت کو فضول خرچی میں اڑا دینا بڑی معصیت ہے۔ ٤٢٩
سرپرست اگر محتاج ہو تو بقدر احتیاج یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے۔ ٤٢٩
حق دار کو اس کی امانت دو تو اس پر گواہ کر لو۔ »
حق دار ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ ٤٣٠
تقسیم ورثہ کے وقت خاندان کے یتیموں، مسکینوں اور دور کے رشتہ داروں کے ساتھ بھی کچھ سلوک کر دینا چاہیے۔ ٤٣١
ترکہ کی تقسیم:
لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملنا چاہیے۔ ٤٣٤
میت کی وصیت کی تعمیل اور قرض کی ادائگی کے بعد جو کچھ بچے اسے وارثوں میں تقسیم کیا جائے۔ »
وصیت اس لیے نہیں کرنی چاہیے کہ حق داروں کو نقصان پہنچایا جائے۔ »
کلالہ کی میراث کا حکم۔ ٤٣٦
بد چلن عورتوں اور مردوں کی تعزیر۔ ٤٣٩
سچی توبہ اسی کی توبہ ہے

کسی انسان کا عمل حق ضائع نہیں کرتا . پس جو لوگ راہ حق میں مصائب برداشت کر رہے ہیں ، وہ یقین رکھیں کہ ان کے اعمال کے ثمرات عن قریب حاصل ہوں گے . ٤١٧
سورت کی ابتداء جس بیان سے ہوئی تھی اسی پر اختتام اور تین بصیرتیں جو گویا سورت کے بیانات کا خلاصہ ہیں . ٤٢٠

النساء

خدا نے افراد انسانی کے باہمی اجتماع و اتحاد کے لیے صلہ رحمی یعنی نسلی قرابت کا رشتہ پیدا کر دیا ہے اور سوسائٹی کا نظام اسی پر قائم ہے . اگر اس رشتے کے موثرات نہ ہوتے تو انسان کی زندگی میں انفرادیت کی جگہ اجتماعیت پیدا نہ ہوتی . پس صلہ رحمی کے حقوق خدا کے ٹھیرائے ہوئے حقوق ہیں . ٤٢٣
اس سلسلے میں سب سے پہلے یتیموں کے حقوق پر زور دیا گیا . ٤٢٤
یتیم کا سر پرست یتیم کا مال الگ رکھے .
یتیم لڑکی کے سر پرست کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ محض اس کی دولت پر قابض ہو جانے کے لیے اس سے نکاح کرلے . ٤٢٥
ضمناً نکاح کا حکم کہ یک

ازدواجی و معاشرتی زندگی
کے ان تمام احکام سے
مقصود یہ ہے کہ افراط
و تفریط سے بچو اور فلاح
و سعادت کی راہوں پر
گام زن ہو۔ ٤٥٢
معاشرتی زندگی کی درستگی
کے لیے ضروری ہے کہ
آپس میں ایک دوسرے
کا مال نہ کھاؤ، الا یہ کہ
مشترک تجارت ہو۔ ٤٥٣
اگر بڑے بڑے گناہوں
سے بچو تو چھوٹی چھوٹی
لغزشیں تمہاری سعادت
و فلاح میں مخل نہیں
ہوں گی۔ ٤٥٤
خدا نے انسان کو مرد
و عورت کی دو جنسوں
میں تقسیم کر دیا ہے
اور دونوں یکساں
طور پر اپنی اپنی ہستی
رکھتی ہیں۔ کارخانۂ
معیشت کے لیے جس طرح
مرد کی ضرورت تھی
اسی طرح عورت کی بھی
تھی۔ البتہ مردوں کو یہ
مزیت حاصل ہے کہ
عورتوں کے لیے
کار فرما ہیں۔ ٤٥٥
عورتیں اس خیال سے
دل گیر نہ ہوں کہ مرد
نہ ہوئیں۔
عورتوں کے لیے بھی عمل
و فضیلت کی تمام راہیں
کھلی ہوئی ہیں۔ ٤٥٨
نیک عورتوں کے خصائل۔ ٤٥٩
اگر بیوی کی طرف سے
سرکشی ہو تو فوراً دل
برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔
یکے بعد دیگرے فہمایش

جو گناہ پر مصر نہ ہو ۔ ٤٤٠

عورتوں کے حقوق کا تحفظ اور ان نا انصافیوں کا انسداد جو ظہور اسلام سے پہلے پھیلی ہوئی تھیں ۔ ٤٤٢

عرب جاہلیت کی یہ رسم کہ میت کے مال کی طرح اس کی بیویاں بھی وارثوں کے قبضے میں چلی جاتی تھیں اور قرآن کا انکار ۔ »

بیوی کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے اس پر بے جا دباؤ نہ ڈالو ۔ »

عورتوں کے ساتھ تمہاری معاشرت نیکی اور انصاف پر مبنی ہونی چاہیے ۔ »

اگر کسی وجہ سے بیوی پسند نہ آئے تو ایسا نہ کرو کہ فوراً اسے چھوڑ کر دوسری کرلو ۔ »

اگر تم نے بیوی کو چاندی سونے کا ایک ڈھیر بھی دے دیا ہے ، جب بھی طلاق دیتے ہوئے واپس نہیں لے سکتے ۔ ٤٤٢

جن رشتوں میں نکاح جائز نہیں ان کا بیان ۔ ٤٤٦

غلامی کی رسم تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی، قرآن نے صرف اسیران جنگ میں محدود کردی اور اس کا بھی عملاً کم سے کم امکان باقی رکھا ۔ ساتھ ہی غلاموں کے حقوق پر اس قدر زور دیا کہ سوسائٹی کا ایک معزز عنصر بن گئے ٤٤٩

اسی سلسلے میں فرمایا : لونڈیوں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو ۔ بحیثیت انسان کے تمام انسان ہم رتبہ ہیں ٤٥

اہل کتاب بھی ہو سے تھے، لیکن ہدایت سے منحرف ہو گئے ۔ پس ضروری ہے کہ ان کی گمراہیوں سے اپنی حفاظت کرو ۔ ٤٦٧

یہود مدینہ کی یہ شقاوت کہ ذو معنی اور مشتبہ الفاظ کہہ کر دل کا بخار نکالتے ۔ ٤٧

اہل کتاب کی یہ گمراہی کہ اپنے پیشواؤں اور فقیہوں کو ایسا مقدس اور با اختیار سمجھ رکھا ہے گویا خدا کی خدائی میں شریک ہیں ۔ ٤٧١

سارے گناہ بغیر توبہ کے بھی بخش دیے جاسکتے ہیں ، لیکن شرک نہیں بخشا جائے گا ۔ ٤٧٢

یہودیوں کا غرور باطل کہ اپنی مذہبی گروہ بندی کی بڑائیوں اور پاکیوں کی ڈینگیں مارتے ہیں ۔ گروہ پرستی کے بعد حق و باطل کا امتیاز باقی نہیں رہتا ۔ ٤٧٣

یہود مدینہ مسلمانوں کی ضد میں آ کر مشرکین عرب کو ان پر ترجیح دیتے ۔ ٤٧٤

مسلمانوں سے خطاب اور قیام عدل ، اداء امانت اور رفع نزاع کے اصول و مہمات : ٤٧٩

١ - اصل یہ ہے کہ جو شخص جس بات کا حقدار ہو اس کا اعتراف کرو اور جو چیز جسے ملنی چاہیے وہ اسی کے حوالے کرو ۔ «

کرنی چاھیے . ٤٥٩
اگر تفرقے کا اندیشہ ھو
تو چاھیے کہ خاندان کی
پنچایت بٹھائی جائے . ایک
پنچ شوھر کی طرف سے ،
ایک بیوی کی طرف سے ،
دونوں اصلاح کی کوشش
کریں . »
عموم شفقت و احسان
اور اداء حقوق و واجبات
کا حکم . ٤٦٢
بخل نہ کرو ، نیکی کے لیے
خرچ کرو ، خدا اترانے
والوں اور بخیلوں کو
دوست نہیں رکھتا . »
خدا کی پسندیدگی انہیں
کبھی نہیں مل سکتی جو
دکھاوے کے لیے خرچ
کرتے ھیں . ٤٦٣
نماز، طہارت اور تیمم
کے احکام . ٤٦٦
مقصود یہ ھے کہ ازدواجی
زندگی کی اخلاقی ذمہ
داریوں سے عہدہ برا نہیں
ھو سکتے اگر عبادت
الہی کی روح سے محروم ھو
نشہ کی حالت میں نماز کا
قصد نہ کرو . (شراب کی
حرمت کا حکم بتدریج
ھوا ھے . پہلا حکم
سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۹
میں ھے . دوسرا یہ ھے .
آخری حکم جس نے قطعی
حرمت کا اعلان کیا
مائدہ کی آیت ۹۱ ھے) .
سلسلۂ بیان اہل کتاب کی
طرف پھرتا ھے . مسلمانوں
کو متنبہ کیا جاتا ھے کہ
جس طرح احکام الہی سے
تم مخاطب ھوئے ھو ،

ہوتا ہے . ۴۹۱
عرب کے لوگ باہمی خون
ریزی میں مبتلا تھے .
اسلام نے اس سے روکا.
اب جب مظلوموں کی
حمایت اور ظالموں کے دفاع
میں جنگ کا حکم دیا گیا
تو منافق جی چرانے لگے . ۴۹۴
مسلمانوں کو جب کبھی
منافقوں کی وجہ سے کوئی
حادثہ پیش آجاتا تو
منافق اس کی ذمہ داری
پیغمبر اسلام پر ڈالتے .
فرمایا : جو کچھ پیش آتا
ہے خدا کے ٹھہرائے ہوئے
قوانین عمل کا لازمی نتیجہ
ہے . پیغمبر کا کام پیغام
حق پہنچا دینا ہے . اگر
تم عمل نہ کرو تو نتائج کے
خود ذمہ دار ہو . ۴۹۵
امام و قائد کو چاہیے
لوگوں کی کج اندیشیوں
سے دل گرفتہ نہ ہو اور
اللہ پر بھروسا رکھے . ۴۹۷
اللہ کا رسول اس لیے
نہیں آتا کہ لوگوں سے
بجبر اطاعت کرائے اور
ان کے اعمال کا پاسبان ہو . ۴۹۸
منافق زبان سے اقرار
اطاعت کرتے، مگر راتوں
کو مجلسیں جما کر مخالفانہ
سازشیں کرتے . ۴۹۹
ضمناً اس حقیقت کا
استنباط کہ قرآن ہر انسان
سے مطالبہ کرتا ہے اس
کے مطالب میں غور و فکر
کرے . پس جو شخص
قرآن کو سمجھ بوجھ کے
نہیں پڑھتا وہ قرآن کا
مطالبہ پورا نہیں کرتا .

۲ - جب دو فریقوں میں
فیصلہ کرو تو حق و انصاف
کے ساتھ کرو. ۴۷۹
۳ - اصل دین یہ ہے کہ
اللہ کی اطاعت کرو،
رسول کی اطاعت کرو
اور تم میں سے جو صاحب
حکم و اختیار ہو اس کی
اطاعت کرو. »
اگر نزاع و اختلاف ہو
تو قرآن و سنت کی طرف
رجوع کرنا چاہیے. ۴۸۰
منافق ایسے جھگڑے
چکانے کے لیے مخالفین
اسلام کے آگے پیش
کرتے تھے. فرمایا:
جو شخص اللہ کے رسول
کے حکم اور فیصلے پر
مطمئن نہیں وہ مومن نہیں. ۴۸۲
جس کسی نے اللہ اور
رسول کی اطاعت کی تو
وہ انعام یافتہ جماعتوں کا
ساتھی ہوا. انعام یافتہ
جماعتیں چار ہیں: انبیاء،
صدیقین، شہداء، صالحین. ۴۸۷
منافقوں کی یہ روش کہ
جنگ سے الگ رہتے،
پھر اگر کوئی حادثہ پیش
آجاتا تو خوش ہوتے
کہ ہم بچے رہے. اگر
کام یابی ہوتی تو حسد سے
جل مرتے کہ کاش ہم
نے بھی ساتھ دیا ہوتا. ۴۸۹
قرآن نے جنگ کا حکم
اس لیے نہیں دیا کہ
دوسروں پر چڑھ دوڑو،
بلکہ اس لیے کہ ظلم کا
مقابلہ کرو. اسی لیے وہ
کہتا ہے: مومن کا
لڑنا اللہ کی راہ میں

صلح ہے۔ ثانیا، جو لوگ
ناطرفدار ہو جائیں۔ ٥٠٨
اصل اس بارے میں یہ
ہے کہ تم صرف انہیں
لوگوں کے خلاف ہتھیار
اٹھا سکتے ہو جنہوں نے
تمہارے خلاف ہتھیار اٹھایا
ہو۔ اگر ایک گروہ جنگ
پر مصر نہیں تو تمہارے لیے
کسی حال میں بھی جائز
نہیں کہ اس پر ہتھیار اٹھاؤ۔ ٥٠٩
مسلمانوں کے لیے جائز
نہیں کہ بغیر حالت جنگ
کے کسی انسان کو دیدہ
و دانستہ قتل کریں۔ اگر
کسی کے ہاتھ سے نادانستہ
یا شبہ میں قتل ہو جائے
تو مقتول کی تین حالتیں
ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ
تینوں حالتوں کے احکام
بتلائے گئے۔ ٥١٠
مسلمان جان بوجھ کر کسی
مسلمان کو قتل کر دے
تو اس کے لیے آخرت کا
دائمی عذاب اور خدا کی
لعنت ہے۔ ٥١٣
خدا کے حضور تمام نیکیوں
کے لیے اجر ہے، مگر
تمام نیکیاں یکساں نہیں۔
جان و مال سے جہاد
کرنے والوں کے درجے
کو وہ لوگ نہیں پہنچ
سکتے جو مجاهد نہیں ہیں۔ ٥١٦
پیغمبر اسلام کی ہجرت کے
بعد عرب کی دو قسمیں
ہو گئی تھیں: دار الهجرت
یعنی مدینہ، اور دار الحرب
یعنی مکہ۔ فرمایا:
باوجود استطاعت کے جو
مسلمان دار الحرب

جو شخص قرآن میں تدبر
کرے گا وہ معلوم
کرلے گا کہ یہ کلام الٰہی
ھے . ٥٠٠
جب کبھی امن و خوف
کی کوئی بات سننے میں
آئے تو عوام میں نہ
پھیلاؤ ، اولوالامر کے آگے
پیش کرو . ٥٠١
جب کبھی کوئی سلام
و دعا بھیجے تو چاھیے
اس سے زیادہ اچھی بات
جواب میں کہو یا کم از کم
ویسی بات اس پر لوٹاؤ .
جنگ کی حالت ھو یا امن
کی، موافق ھو یا مخالف ،
لیکن حسن اخلاق و انسانیت
کا مقتضٰی یہ ھے کہ جو
کوئی تم پر سلامتی بھیجے ،
تم بھی اس کا ویسا ھی
جواب دو . ٥٠٣
جب جنگ چھڑی تو
مسلمانوں میں منافقین مکہ
کی نسبت اختلاف رائے
ھوا . فرمایا : اگر وہ مکہ
سے ھجرت کر جائیں اور
دشمنوں کے ساتھ نہ رھیں
تو انھیں مخالف نہ سمجھو ،
ورنہ جو کوئی دشمنوں کے
ساتھ رھے گا دشمن ھی
سمجھا جائے گا . ٥٠٦
ایسے لوگوں سے رفاقت
و مددگاری کا رشتہ نہ
رکھو کہ فی الحقیقت
دشمنوں کے ساتھی ھیں .
البتہ دو طرح کے آدمی
اس ممانعت میں داخل نہیں :
اولاً ، جو لوگ کسی ایسے
گروہ کے پاس چلے
جائیں جس کے ساتھ تمھاری

جتھا بندی کرنا اور زیادہ
معصیت ہے . ٥٢٧
جس شخص پر راہ ہدایت
واضح ہو جائے اور پھر
اس سے پھر جائے تو اس
نے شقاوت کی راہ اختیار
کر لی اور خدا کا قانون
ہے کہ جو شخص جیسی راہ
پسند کرتا ہے ویسے ہی
نتیجے تک پہنچا دیا جاتا ہے . ٥٣٢
مشرکین عرب کے بعض
عقائد و اعمال . ٥٣٥
شیطان کی بڑی وسوسہ
اندازی یہ ہے کہ حقیقت
و عمل سے ہٹا کر باطل
آرزووں اور جھوٹی
امیدوں میں آدمی کو
مگن کر دیتا ہے . «
یہودیوں اور عیسائیوں
کا سرمایۂ دین یہی
جھوٹی امیدیں ہیں . یہودی
کہتے ہیں "ہم نجات
یافتہ امت ہیں"، عیسائی
کہتے ہیں "کفارۂ مسیح
پر ایمان لانے کے بعد
نجات ہی نجات ہے". ٥٣٨
مسلمانو! نہ تو تمہاری
آرزووں سے کچھ بننے والا
ہے، نہ یہودیوں اور
عیسائیوں کی . خدا کا
قانون تو یہ ہے کہ جیسا
جس کا عمل ہوگا ویسا
ہی نتیجہ پاوے گا . «
قانون عمل کے ذکر نے
سلسلۂ بیان پھر قرابت داروں
کے حقوق کی طرف
پھیر دیا ہے :
١ - عرب میں دستور تھا
کہ اگر یتیم لڑکی خوب
صورت اور مال دار

سے ہجرت نہ کریں اور دشمنان اسلام کا جور و ظلم ذلت کے ساتھ سہتے رہیں، وہ بڑی ہی معصیت کے مرتکب ہوں گے۔ ٥١٨

خدا کی زمین وسیع ہے۔ اگر اپنا وطن چھوڑ کر نکلو گے تو نئی نئی اقامت گاہیں اور معیشت کے نئے نئے سامان ملیں گے۔ ٥١٩

سفر کی حالت میں نماز قصر کرنے کا اور بحالت جنگ ایک خاص طریقے پر نماز کی جماعت کا حکم جسے صلوٰۃ خوف کہتے ہیں۔ ٥٢٢

مقاصد کی راہ میں مشقتیں مومن کو بھی پیش آتی ہیں اور کافر کو بھی، لیکن مومن کے لیے ان کا جھیلنا سہل ہوتا ہے۔ ٥٢٤

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ قرآن اس لیے نازل ہوا ہے کہ حق وعدل کا قیام ہو۔ پس ان لوگوں کی پروا نہ کرو جو چاہتے ہیں انصاف و حقیقت کے خلاف فیصلہ حاصل کریں۔ ٥٢٥

اس سلسلے میں قضاء و عدالت کی بعض بنیادی مہمات:

قاضی کے لیے جائز نہیں کہ غیر مسلم کے مقابلے میں مسلم کی بےجا رعایت کرے۔ ٥٢٦

مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ ہم مذہب ہونے کی وجہ سے مسلمان مجرم کی بمقابلۂ غیر مسلم حمایت کریں، اس کی حمایت میں،

انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے۔ اگر سچائی خود ان کی ذات کے یا ان کے ماں باپ کے خلاف ہو، جب بھی اس کے اظہار میں تأمل نہ کریں۔ ٥٤٨

گواہی دینے میں نہ تو کسی کی دولت کی پروا کرو، نہ کسی کی محتاجی پر ترس کھاؤ۔ جو بات کہو صاف صاف اور بے لاگ کہو۔ »

یہ خصائل جبھی پیدا ہو سکتے ہیں کہ سچا ایمان دل میں راسخ ہو جائے۔ ٥٤٩

ایمان باللہ کی تفصیل۔

ایسا ایمان ایمان نہیں جس میں استقامت نہ ہو۔ ٥٥٠

منافقوں کے خصائل و اعمال: ٥٥٥

١ - مومنوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو رفیق و مددگار بناتے ہیں تاکہ عزت حاصل کریں۔ »

٢ - منکرین حق کی مجلسوں میں شریک ہو کر خدا کی آیتیں جھٹلاتے ہیں۔ »

٣ - الگ تھلگ رہ کر واقعات کی رفتار دیکھتے ہیں۔ جو فریق کام یاب ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں: ہم دل سے تمہارے ساتھ تھے۔ »

٤ - نماز پڑھیں گے تو کاہلی کے ساتھ۔ ٥٥٦

٥ - ان کا ایک قدم کفر میں ہے، ایک ایمان میں۔ »

هوتی تو سرپرست بطمع
زر خود نکاح کر کے
اسے نقصان پہنچاتا ،
یا دوسرے سے نکاح
کرادیتا ، مگر اس شرط
پر کہ مال کا ایك حصہ
اسے مل جائے ، یا پھر یتیم
لڑکیوں کا نکاح هونے
هی نہیں دیتے کہ شوهر
مال کا مطالبہ کرے گا .
قرآن نے اس ظلم سے روکا . ٥٤٣
۲ - اگر بیوی شوهر کو
اپنے سے پھرا هوا پائے
اور اسے خوش کرنے
کے لیے اپنے حق میں سے
کچھ چھوڑ دے اور
ملاپ هو جائے تو اس
میں کوئی حرج نہیں . یہ
بیوی کے مال پر جبراً
قبضہ کرنا نہیں هے . ٥٤٤
مال و دولت کی خواهش
هر انسان میں هے ، پس
ایسا نہ کرو کہ مال کی
وجہ سے باهم نا اتفاقی هو . ٥٤٤
۳ - ایك سے زیادہ بیویاں
کرنے کی صورت میں
عدل کی شرط جو لگائی
گئی هے تو اس کا مطلب
یہ هے کہ جتنی باتیں
تمہارے اختیار میں هیں
ان میں هر ایك کے ساتھ
یکساں سلوك کرو اور
کسی ایك هی کی طرف
بالکل جھك نہ پڑو .
بیان احکام کے بعد پھر
تذکیر و موعظت کہ اصلی
شے عمل و استقامت هے . ٥٤٥
مسلمانوں کو چاهیے
" قوامون بالقسط " اور ،
" شهداء لله " هوں یعنی

اتباع حق کی روح باقی نہیں رہتی تو وہ جائز و مباح باتوں کا بھی اس طرح استعمال کرتا ہے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں ۔ یہودیوں پر اسی لیے بعض جائز باتیں سداً للذریعہ روک دی گئیں ۔ ۵۷۰

وحدت دین کی اصل عظیم اور اس حقیقت کا اعلان کہ دنیا کی کوئی قوم نہیں جس پر ہدایت الٰہی نے اتمام حجت نہ کر دی ہو اور پیغمبروں کا ظہور نہ ہوا ہو۔ قرآن میں بعض کا ذکر کیا گیا، بعض کا نہیں کیا گیا ۔ ۵۷۳

اہل کتاب کی ایک بڑی گمراہی دین میں غلو ہے ۔ ۵۷۸

دین حق برہان ہے، یعنی سر تا سر دلیل و بصیرت ۔ ۵۸۰

سورت کا اختتام بھی قرابت داروں کے حقوق کے ذکر پر ہوا ۔ کلالہ کی میراث کی دو بقیہ صورتیں ۔ ۵۸۲

المائدة

"مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو" یعنی احکام الٰہی کی تعمیل و اطاعت کا عہد پورا کرو ۔ ۵۸٤

۱ - مویشی کا گوشت حلال ہے، بجز ان کے جو مستثنٰی کر دیے گئے ۔ ۵۸٤

۲ - احرام کی حالت میں شکار جائز نہیں ۔ ۵۸٦

۳ - خدا کے شعائر کی

اس حقیقت کی طرف
اشارہ کہ دنیا میں اچھوں
کی طرح بروں کو بھی
مہلت عمل ملتی ہے ۔
شریر آدمی اس مہلت سے
نڈر ہو جاتا ہے اور سمجھتا
ہے "میرے لیے کچھ
ہونے والا نہیں" ۔
حالانکہ سب کچھ ہونے
والا ہے، مگر اپنے مقررہ
وقت پر ۔ ٥٥٦
عذاب و ثواب اعمال انسانی
کا قدرتی نتیجہ ہے ۔ ٥٥٨
اگر کسی انسان میں کوئی
برائی ہو تو اسے مشہور
کرتا اور پکارتے پھرنا
جائز نہیں ۔ ہاں ! اگر کوئی
مظلوم ہو تو ظالم کے خلاف
آواز بلند کر سکتا ہے ۔ ٥٥٩
جو لوگ خدا کے بعض
رسولوں کو مانتے ہیں،
بعض کو نہیں مانتے، وہ
ایمان و کفر کے درمیان
تیسری راہ نکالنی چاہتے
ہیں ۔ ٥٦١
علماء یہود کا یہ مطالبہ کہ
"اگر پیغمبر اسلام سچے ہیں
تو کیوں آسمان سے ایک
لکھی لکھائی کتاب ہم
پر نازل نہیں ہو جاتی" اور
قرآن کا جواب ۔ ٥٦٣
یہودیوں کی تاریخی
شقاوتوں کی طرف اشارہ ۔ ٥٦٤
یہودیوں کی یہ شقاوت کہ
حضرت مریم علیہا السلام
پر بہتان لگایا اور کہتے
ہیں : ہم نے مسیح کو
سولی پر چڑھا کر ہلاک
کر دیا ۔ ٥٦٧
جب کسی گروہ میں

کا اتمام چاھتا ھے کہ تم اپنی سیرت (کیرکٹر) میں سر تا سر عدل و صداقت کا پیکر بن جاؤ ۔ ٥٩٧

جس طرح ایمان و عمل کا عہد تم سے لیا ھے اسی طرح اھل کتاب سے بھی لیا تھا ۔ ان کی حالت سے عبرت پکڑو ۔ ٦٠٠

علماء یہود کی یہ شقاوت کہ کلام الٰہی میں تحریف کر دیتے تھے ۔ ٦٠١

عیسائیوں نے بھی عہد ھدایت فراموش کر دیا ۔ وہ بہت سے فرقوں میں الگ الگ گروہ بند ھو گئے اور ھر فرقہ دوسرے فرقے کا دشمن ھو گیا ۔ ٦٠٣

قرآن اپنے پیرووں کو جہل و گمراھی کی تاریکیوں سے نکالتا اور علم و بصیرت کی روشنی میں لاتا ھے ۔ ٦٠٤

عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ الوھیت مسیح کا عقیدہ پیدا کر لیا ۔ ٦٠٦

یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ کہتے ھیں "ھم خدا کی محبوب امت ھیں، ھمارے لیے نجات ھی نجات ھے"، حالانکہ خدا نے کسی خاص امت کو نجات و سعادت کا پٹا لکھ کر نہیں دے دیا ھے ۔ ٦٠٧

جب ایک قوم عرصے تک محکومی کی حالت میں مبتلا رھتی ھے تو اس میں بلند مقاصد کے لیے جد و جہد کی استعداد

بے حرمتی نہ کرو۔ ۵۸۶
۴ ـ از انجملہ حرمت کے
مہینے میں ۔ "
۵ ـ ایسا نہ ہو کہ قربانی کے
جانوروں اور حاجیوں اور
تاجروں کو نقصان
پہنچایا جائے ۔ "
۶ ـ مشرکوں نے تمہیں
حج سے روکا تھا، اب تم
اس کے بدلے ان کے
حاجیوں کو نہ روکو۔ تمہارا
دستور العمل یہ ہونا
چاہیے کہ " نیک کام میں
مدد کرنا، برائی میں
نہ کرنا " ۔ ۵۸۷
دین کی تکمیل کا اعلان ۔ ۵۸۹
چوں کہ دین کامل ہو چکا
اس لیے کھانے پینے اور
اس طرح کے معاملات
میں بے جا قیدیں اور
وہم پرستارانہ تنگیاں باقی
نہیں رہیں۔ تمام اچھی
چیزیں حلال ہیں ۔ ۵۹۰
اگر سدھائے ہوئے
شکاری کتے یا پرند کے
ذریعے شکار کیا جائے
تو وہ بھی جائز ہے ۔ ۵۹۱
اہل کتاب کے ذبح کیے
ہوئے جانور کا گوشت
بھی حلال ہے۔ نیز ان کی
عورتوں کے ساتھ نکاح بھی
جائز ہے ۔ ۵۹۳
وضو اور تیمم کا حکم
اور اس حقیقت کی توضیح
کہ مقصود صفائی اور
پاکیزگی ہے، یہ بات نہیں
ہے کہ خواہ مخواہ کی
پابندیاں لگادی جائیں ۔ ۵۹۵
مسلمانوں سے خطاب کہ
دین کی تکمیل اور نعمت

کی تعمیل سے بچ جائیں .
قرآن کا اس پر انکار . ۶۲۸
قرآن پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان پر نگہبان ہے . ۶۳۳
اگر مختلف مذاهب ایک هی صداقت کی دعوت هیں تو پهر شرائع واحکام میں اختلاف کیوں هوا؟ قرآن کہتا هے: یه شرع اور منہاج کا اختلاف هے جو فرع هیں، دین کا اختلاف نہیں هے جو اصل هے . ۶۳۴
یهود و نصاری سے رفاقت و مددگاری کا رشته رکهنے کی ممانعت جو مشرکین مکه کی طرح مسلمانوں کی دشمنی میں سرگرم رهتے تهے اور جنگ کی حالت پیدا هو گئی تهی . ۶۳۶
منافق دشمنان قوم کی طرف دوڑے جارهے هیں، لیکن عن قریب اپنی اس روش پر نادم هوں گے . »
مسلمانوں سے خطاب که عن قریب الله مومنوں کا ایک ایسا گروه پیدا کردے گا جو خدا کو دوست رکهے گا اور خدا انهیں دوست رکهے گا . ۶۴۰
حزب الله، یعنی الله کا گروه کبهی مغلوب نہیں هو سکتا . »
ان لوگوں سے رفاقت و مددگاری کے رشتے نه رکهو جنهوں نے تمهارے دین کو هنسی کهیل بنا رکها هے . ۶۴۱

باقی نہیں رہتی .
حضرت موسیٰ کا بنی اسرائیل
کو حکم دینا کہ "مردانہ
وار سر زمین موعود
میں داخل ہو جاؤ" اور
ان کی بزدلی و بے ہمتی . ٦١٢
اسی لیے حکم ہوا کہ
چالیس سال تك اس
سر زمین سے محروم رہو گے
تاکہ اس عرصے میں ایك
نئی نسل جو غلامانہ خصائل
سے محفوظ ہو ظہور
میں آجائے . ٦١٣
بنی اسرائیل کی یہ شقاوت
کہ قتل و خون ریزی میں
بے باك ہو گئے تھے . ٦١٥
ھابیل و قابیل کی سرگذشت . »
باغیوں اور رہزنوں کی
سزا جو قتل و بدامنی کا
موجب ہوتے ہیں . ٦٢٠
چوروں کی سزا . ٦٢٢
کسی بات کی ٹوہ میں
رہنا اور ادھر کی بات
ادھر لگانا ایمان و راستی
کے خلاف ھے . مدینہ کے
علماء یہود منافقوں کو
ٹوہ کے لیے بھیجا کرتے
تھے . ٦٢٥
معاملات و قضایا میں
علماء یہود کی دین فروشی
اور کتاب اللہ کے احکام
میں تحریف . ٦٢٧
وہ جب کسی مجرم کو
شریعت کی سزا سے بچانا
چاھتے تو شرعی حیلے
نکالتے اور کبھی ایسا
کرتے کہ معاملہ پیغمبر
اسلام کے سامنے پیش
کرا دیتے . مقصود یہ ہوتا
کہ کسی طرح حکم شریعت

مشرکین عرب کو
مسلمانوں کی مخالفت میں
سب سے زیادہ سخت
پاؤ گے اور عیسائی سب
سے زیادہ قریب ثابت
ہوں گے . ٦٥٨
سلسلۂ بیان اب پھر
اوامر و نواہی کی طرف
پھرتا ہے : ٦٦٢
١ - اہل مذاہب کی یہ
غلطی کہ انہوں نے ترک
دنیا کو تقرب الٰہی کا
ذریعہ سمجھ لیا ہے اور
اس طرح کی قسمیں
کھالیتے ہیں کہ فلاں
لذت اور راحت ہم پر
حرام ہو گئی . فرمایا :
ایسا کرنا دین میں حد سے
گزر جانا ہے . "
٢ - لغو قسموں کا اعتبار
نہیں . سمجھ بوجھ کر کھائی
ہو اور توڑنی پڑے تو
کفارہ دینا چاہیے . ٦٦٤
٣ - شراب ، جوا ،
معبودان باطل کے نشان
حرام ہیں . ٦٦٥
٤ - جن لوگوں نے احکام
حرمت کے نزول سے پہلے
ممنوعہ اشیاء استعمال کی
ہوں ان سے مواخذہ نہیں . ٦٦٦
٥ - احرام کی حالت میں
اگر عمداً شکار کا مرتکب
ہو تو اس کا بدلا یا کفارہ
دینا چاہیے . ٦٦٩
٦ - حالت احرام میں
دریائی شکار کی ممانعت
نہیں، کیوں کہ بحری سفر
میں غذا کا بڑا ذریعہ
یہی ہے . ٦٧٠
٧ - خدا نے کعبہ کو

اهل کتاب سے خطاب که جب پیروان قرآن کا طریقه عالم گیر سچائی کی تصدیق کا ھے تو پھر تمھیں ان کے خلاف کیوں کد هو گئی ھے ؟ ٦٤٢
خدا کے نزدیك باعتبار جزاء کے وهی گروه بدتر هوگا جس نے احکام الٰہی سے همیشه سرکشی کی ھے۔ ٦٤٣
یهودی کهتے تھے: تورات کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی اور خدا کے هاتھ بندھ گئے هیں ۔ ٦٤٦
عیسائیوں کی طرح یهودیوں میں بھی فرقه بندی نے هر فرقے کو دوسرے کا دشمن بنادیا ۔ »
یهود و نصاریٰ سے خطاب که جب تك تم تورات وانجیل پر قائم نہیں هوتے تمھارے پاس دین میں سے کچھ بھی نہیں ھے ۔ ٦٤٩
نجات و سعادت کا دارو مدار خدا پرستی اور نیك عملی پر ھے ، نه که گروه بندیوں پر ۔ ٦٥٠
عیسائیوں کو بھی اسی اصل کی تعلیم دی گئی تھی ، لیکن انھوں نے تثلیث کا باطل عقیده پیدا کرلیا ۔ ٦٥٣
جب کسی گروه کی حالت ایسی هو جائے که برائی میں پڑ کر پھر اس سے باز رهنے کا ولوله پیدا نه هو تو یه شقاوت کی انتها ھے ۔ ٦٥٦
پیغمبر اسلام سے خطاب که تم یهودیوں اور

اس پر قسم ہے ۔ ٦٨١
قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ تمھاری امتوں نے تمھاری دعوت کا کیا جواب دیا؟ ٦٨٢
اللہ کا عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب اور ان کی معروضات ۔ ٦٨٢
نزول مائدہ ۔ ٦٨٥
حضرت عیسیٰ کا عرض کرنا کہ عیسائیوں کی گمراہی سے میں بری ہوں ۔ ٦٨٨

الانعام

خدا نے کائنات خلقت پیدا کی اور روشنی اور تاریکی نمودار کردی ۔
روشنی روشنی ہے، تاریکی تاریکی، لیکن منکرین حق ان میں امتیاز نہیں کرتے ۔ ٦٩٢
انسان کے لیے دو اجلیں ٹھیرادی گئی ہیں : ایک عمل کے لیے ، ایک نتائج عمل کے لیے ۔ ٦٩٣
گزشتہ قوموں کی سرگزشتوں میں تمھارے لیے درس عبرت ہے ۔ ٦٩٥
راست باز انسان کے لیے سچائی کی ہر بات دلیل ہے، مگر منکر کے لیے کوئی نشانی سود مند نہیں ۔ ٦٩٦
منکرین حق کہتے ہیں " ایک لکھی لکھائی کتاب کیوں نہیں اتر پڑتی اور کیوں فرشتہ اترتا ہمیں دکھائی نہیں دیتا؟ " حالانکہ ایسا ہونا سنت الہی کے خلاف ہے ۔ ٦٩٧
برہان فضل و رحمت سے استدلال :

امن و اجتماع کا مرکز ٹھیرایا ھے، پس اس کی حرمت کے شعائر قائم رکھو۔ ۶۷۱

۸ - گندی اور مضر چیزیں کتنی ھی زیادہ ملیں لیکن راغب نہ ھو۔ دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نہیں دیکھتا، ان کے نفع و نقصان پر نظر رکھتا ھے۔ ۶۷۲

۹ - دین حق یہ نہیں چاھتا کہ تمہارے ھر عمل کو کسی نہ کسی پابندی سے ضرور ھی باندھ دے۔ جو کچھ ضروری تھا بتلادیا گیا، جو چھوڑ دیا ھے وہ معاف ھے۔ ۶۷٤

۱۰ - مشرکین عرب بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے اور انھیں مقدس سمجھتے۔ فرمایا: بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کی کوئی اصلیت نہیں۔ ۶۷۵

۱۱ - دوسروں کی گمراھی و بد عملی تمہارے لیے حجت نہیں ھوسکتی۔ ھر انسان اپنے نفس کے لیے جواب دہ ھے۔ ۶۷۷

۱۲ - وصیت اور اس کی گواھی: ۶۸۱

۱ - دو گواھوں کا ھونا ضروری ھے، اگر مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم ھوں۔ ″

۲ - گواھوں کو بحلف گواھی دینی چاھیے۔ ″

۳ - بصورت نزاع، فریقین اپنے اپنے گواہ پیش کریں۔ ″

٤ - جو انکار کرے،

جو زندہ ہیں ۔ جو مردہ
ہو چکے ہیں انہیں پکارنا
بے سود ہے ۔ ۷۱۳
اگر تم سیڑھی لگا کر
آسمان پر چڑھ جاؤ جب
بھی یہ منکر ماننے والے
نہیں ۔ ۷۱۵
جو لوگ نشانیاں مانگتے
ہیں اگر فی الحقیقت طالب
حق ہیں تو کارخانۂ خلقت
کی نشانیوں سے بڑھ کر
اور کونسی نشانی ہوسکتی
ہے؟ قرآن معجزات
خلقت پر توجہ دلاتا ہے
اور کہتا ہے: دنیا کی ہر
مخلوق بجائے خود ایک
معجزہ ہے ۔ ۷۱۷
جن لوگوں نے عقل
و بصیرت تاراج کر دی
ان کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک بہرا اور گونگا
ہو اور تاریکی میں
گم ہو گیا ہو ۔ ۷۱۸
ایک قوم ظلم و بد عملی میں
مبتلا ہوتی ہے اس پر
بھی خوش حالیاں اسے
ملتی رہتی ہیں ، کیوں کہ
قانون امہال یہاں کام
کر رہا ہے ۔ ۷۲۱
پیغمبر اسلام کے منصب
و حیثیت کی نسبت قرآن کا
اعلان اور ان گم راہیوں
کا سد باب جو پیروان
مذاہب نے اس بارے
میں پیدا کر دی تھیں ۔ ۷۲۵
دعوت و اصلاح امت کے
دو اہم اصول :
رؤساء مکہ کہتے تھے :
"اہم ادنیٰ درجے کے آدمیوں
کے ساتھ تمہاری مجلس میں

تمام کائنات خلقت اس
بات کا ثبوت دے رہی
ہے کہ ایک رحمت فرما
ہستی موجود ہے۔ اگر
کوئی ایسی ہستی موجود
نہ ہوتی تو یہاں نہ تو بناؤ
ہوتا نہ فیضان، حالانکہ
کوئی گوشہ نہیں جو اس
سے خالی ہو۔ ٦٩٩
خدا کی ہستی اور اس کی
صفات پر قرآن کا استدلال:
وہ فطرت انسانی کے
وجدانی احساسات کو
بیدار کرتا ہے۔ ٧٠١
حق و باطل کے لیے سب
سے بڑی شہادت خدا کی
شہادت ہے۔ وہ داعی
حق کو کامیاب کرکے
اپنی شہادت کا اعلان
کردیتا ہے۔ ٧٠٤
منکرین حق کو جب سچائی
کی باتیں سنائی جاتی ہیں
تو کہتے ہیں: یہ تو وہی
پرانی کہانی ہے جو ہمیشہ
سے سنتے آئے ہیں۔ ٧٠٧
انسان کی دماغی و قلبی
شقاوت کی وہ انتہائی
حالت جب ضد اور تعصب
میں پڑ کر بالکل اندھا بہرا
ہو جاتا ہے اور سچائی کی
فہم و قبول کی استعداد
یک قلم معدوم ہو جاتی ہے ٧٠٨
منکرین معاد کا آخرت
کی زندگی سے انکار اور
قرآن کا وجدانی استدلال ٧١٢
پیغمبر اسلام سے خطاب کہ
معاندوں کی حق فراموشیوں
پر دل گرفتہ نہ ہوں۔
تمہاری پکار کا جواب
وہی دے سکتے ہیں

توحید الٰہی کی حجت جو ابراہیم علیہ السلام پر القاء کی گئی۔ ۷۴۷

حضرت ابراہیم اور ان کی نسل کے تمام داعیان حق اسی راہ پر گام زن ہوئے۔ ۷۵۵

وحی و تنزیل کے منکروں کا رد۔ ۷۵۷

علماء یہود کو الزامی جواب۔ ۷۵۸

قرآن کے کتاب الٰہی ہونے کا بڑا ثبوت اس کی تعلیم کے نتائج ہیں۔ "

منکرین تنزیل کا حقیقی جواب اور نظام ربوبیت سے استدلال۔ ۷۶۴

نظام ربوبیت سے توحید پر استدلال۔ ۷۶۷

مشرکین عرب کا جنوں اور فرشتوں کی نسبت مشرکانہ عقیدہ اور اس کا رد۔ ۷۶۸

دنیا میں اختلاف فکر و عمل ناگزیر ہے، پس اس کی کد نہ کرو کہ ہر شخص تمہاری بات ضرور ہی مان لے۔ ۷۷۰

بت پرستوں کے بتوں کو برا نہ کہو، ورنہ وہ بھی تمہارے طریقے کو برا بھلا کہیں گے۔ اس راہ میں رواداری ضروری ہے۔ ۷۷۲

حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت معیار نہیں ہو سکتی۔ ۷۷۷

جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں جو اوہام و خرافات پیدا کردیے گئے ہیں ان کی کچھ پروا نہ کرو اور حلال

نهیں بیٹھ سکتے". قرآن کا
اعلان که جو لوگ خدا
پرست و نیك عمل هیں
انهیں کا درجه اعلی هے
اور انهیں پر اپنی توجه
و شفقت مبذول رکھو. ۷۲۸
اس اصل عظیم کا اعلان که
وحی و نبوت کی راه
علم و یقین کی راه هے اور
جو منکر هیں ان کے پاس
ظن و شك کے سوا کچھ
نهیں. پس چاهیے که
علم و یقین کی پیروی کی
جائے، نه که ظنون
و شکوك کی. ۷۳۱
استعجال بالعذاب کی
تشریح. ۷۳۲
فطرت انسانی کے احوال
و واردات سے استشهاد. ۷۳۶
قرآن کے نزدیك یه بھی
ایك عذاب هے که کوئی
جماعت ایك راه پر متحد
رهنے کی جگه الگ الگ
گروهوں میں بٹ جائے
اور هر گروه دوسرے
گروه کو اپنی شدت کا
مزه چکھائے. ۷۳۷
جو لوگ سچائی کے منکر
هوں اور مطالب حق کو
جدل و نزاع کا مشغله
بنالیں ان کی صحبتوں میں
شریك نه هو. ۷۳۹
جو لوگ حقیقت کی
روشنی سے محروم هیں
ان کی مثال ایسی هے
جیسے بیابان میں کوئی
راه کھودے. ۷۴۲
تخلیق بالحق سے استدلال. ۷۴۴
قرآن کی اصطلاح میں
عالم شهادت اور عالم غیب.

حلال ہے . ۸۰۱
مشرکین عرب کہتے تھے:
اگر ہمارا طریقہ گمراہی
کا طریقہ ہے تو کیوں
خدا نے ہمیں گمراہ
ہونے دیا ؟ ۸۰۳
اس اصل عظیم کا اعلان کہ
خدا پرستی کی راہ یہ نہیں
ہے کہ کھانے پینے میں
روک ٹوک کرو اور بہت
سی چیزیں حرام ٹھیرالو .
خدا پرستی کی راہ یہ ہے
کہ ان حرام عملوں اور
برائیوں سے اجتناب کرو
جو فی الحقیقت نیکی
وعدالت کے خلاف ہیں . ۸۰۵
سچائی کی راہ ایک سے زیادہ
نہیں ہو سکتی ، پس بہت
سی راہوں میں متفرق
ہو کر بھٹک نہ جاؤ . ۸۰۸
اہل کتاب کی سب سے
بڑی گمراہی یہ ہے کہ خدا
کے ایک ہی دین میں
تفرقہ ڈال کر الگ الگ
گروہ بندیاں کرلیں ، پس
ان کی گمراہیوں سے راہ
حق کو کوئی واسطہ نہیں . ۸۱۵
سورت کا خاتمہ اور اس
حقیقت کی طرف اشارہ
کہ جس طرح قوموں
کے بے شمار انقلابات
ہوچکے ہیں ایسا ہی ایک
انقلاب اب بھی درپیش
ہے اور قریب ہے کہ
پیروان قرآن پچھلی
قوموں کے جانشیں ہوں . ۸۱۶
حواشی ۸۱۷
اشاریہ ۸۷۶

چیزیں بلا تأمل کھاؤ . ۷۸۱
حلت و حرمت کے بارے
میں جو لوگ جدل و نزاع
کرتے ھیں ان کی راہ علم
و بصیرت کی راہ نہیں ھے . ۷۸۲
ایمان زندگی ھے اور کفر
موت ھے . زندہ اور مردہ
وجود برابر نہیں ھو سکتا . «
جب کبھی کسی آبادی میں
دعوت حق نمودار ھوتی
ھے تو وھاں کے سردار
اور رؤساء اس کی مخالفت
پر آمادہ ھو جاتے ھیں . ۷۸۳
ضلالت فکر کے رسوخ
و کمال کی ایک مثال . ۷۸۵
دنیا کی کوئی آبادی نہیں
جہاں خدا کے پیغمبروں
کا ظہور نہ ھوا ھو . ۷۸۹
ھر فرد اور گروہ کے
باعتبار اعمال مختلف
درجے ھیں . ۷۸۹
مشرکین عرب سے اتمام
حجت کہ اگر دعوت حق
کے مقابلے سے باز نہ آئے
تو قریب ھے کہ خدا کا
فیصلہ صادر ھو جائے . ۷۹۰
چنانچہ بالآخر فیصلہ ھوا
اور دنیا نے دیکھ لیا کہ
کامیابی کس کے لیے تھی . ۷۹۱
مشرکین عرب کے مشرکانہ
اور مجرمانہ اعمال ، مثلاً
قتل اولاد . ۷۹۶
جانوروں کی حلت
و حرمت کے بارے میں
اعلان کہ صرف وھی
چیزیں حرام ھیں جن کی
تصریح کر دی گئی ھے .
ان کے علاوہ تمام جانوروں
کا گوشت جو عام طور
پر کھائے جاتے ھیں •

البقرة - ۲

مدنية، مائتان و ست و ثمانون اٰية

مدنی، ۲۸٦ آیتیں

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ ۚ ۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ   الف، لام، میم ۱. یہ الکتاب

لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ ۲   ہے (۱)، اس میں کوئی شبہ نہیں،

متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی ۲.

---

۱ - قرآن کی انتیس سورتیں ایسی ہیں جن کی ابتدا میں حروف مقطعات آئے ہیں، من جملہ ان کے سورۂ بقرہ ہے. ان حروف کو ان سورتوں کا نام یا عنوان سمجھنا چاہیے جن میں ان کے مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے.

۲ - یہ کتاب متقی انسانوں پر فلاح و سعادت کی راہ کھولنے والی ہے اور قبولیت حق کے لحاظ سے انسانوں کی پہلی قسم. زندگی کی تمام باتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ دو طرح کے انسان پائے جاتے ہیں، بعض طبیعتیں محتاط ہوتی ہیں، =

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۳

(متقی انسان وہ ھیں) جو غیب (کی حقیقتوں) پر ایمان رکھتے ھیں[اور نماز قائم کرتے ھیں(۲)] اور ھم نے جو کچھ روزی انھیں دے رکھی ھے اسے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ھیں۳ .

= تقوے کی حقیقت کیا ھے؟ انھوں نے کہا : أما سلكت طريقا ذا شوك ؟ تم کبھی ایسے راستے میں نہیں چلے جس میں کانٹے ھوں؟ فرمایا : ھاں . کہا : فما عملت ؟ اس حالت میں تم نے کیا کیا؟ فرمایا : شمرت و اجتهدت ، میں نے کوشش کی کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں . کہا : فذلك التقوى ، یہی تقوے کی حقیقت ھے .

۳ ـ انسان کے علم و ادراک کا ذریعہ حواس خمسہ ھیں یعنی دیکھنے ، سننے ، سونگھنے ، چکھنے اور چھونے کی قوتیں . جو کچھ ان کے ذریعے معلوم کرسکتا ھے اس کے لیے محسوس ھے ، جو معلوم نہیں کرسکتا غیر محسوس ھے . قرآن نے اس مطلب کے لیے ’’غیب‘‘ اور ’’شہادۃ‘‘ کے الفاظ استعمال کیے ھیں . عالم غیب یعنی غیر محسوسات ، عالم شہادت یعنی محسوسات . فرمایا : خدا پرستی کی بنیاد یہ ھے کہ ان =

= بعض بے پروا ہوتی ہیں۔ جن کی طبیعت محتاط ہوتی ہے وہ ہر بات میں سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ اچھے برے، نفع نقصان، نشیب و فراز کا خیال رکھتے ہیں۔ جس بات میں برائی پاتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس میں اچھائی دیکھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جو لوگ بے پروا ہوتے ہیں ان کی طبیعتیں بے لگام اور چھوٹ ہوتی ہیں۔ جو راہ دکھائی دے گی چل پڑیں گے۔ جس کام کا خیال آ جائے گا کر بیٹھیں گے۔ جو غذا سامنے آ جائے گی کھا لیں گے۔ جس بات پر اڑنا چاہیں گے اڑ بیٹھیں گے۔ اچھائی برائی، نفع نقصان، دلیل اور توجیہ کسی بات کی بھی انہیں پروا نہیں ہوتی۔

جس حالت کو ہم نے یہاں احتیاط سے تعبیر کیا ہے اسی کو قرآن ''تقویٰ'' سے تعبیر کرتا ہے، ''متقی'' یعنی ایسا آدمی جو اپنے فکر و عمل میں بے پروا نہیں ہوتا، ہر بات کو درستگی کے ساتھ سمجھنے اور کرنے کی کھٹک رکھتا ہے، برائی اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے اور اچھائی اور فائدے کی جستجو رکھتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: ایسے ہی لوگ تعلیم حق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کام یاب ہو سکتے ہیں۔

حضرت عمر نے أبیّ بن کعب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ =

وَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ٤ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ٤

نیز وہ لوگ جو اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل ہوئی ہے اور ان تمام (سچائیوں) پر جو تم سے پہلے (یعنی پیغمبر اسلام سے پہلے) نازل ہو چکی ہیں اور (ساتھ ہی) آخرت (کی زندگی) کے لیے بھی ان کے اندر یقین ہے ٤ .

= نہیں ملتی . اگر اس بارے میں یقین کی کوئی صدا ہے تو وہ صرف الہامی ہدایت کی صدا ہے . اگر ہم اس سے انکار کردیں تو پھر ہمارے پاس جہل و تاریکی کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا . ہم نے اس وقت تک علم و ادراک کے ذریعے اس بارے میں جو کچھ معلوم کیا ہے اس میں کوئی یقینی بصیرت ایسی نہیں ہے جو ان حقائق کے خلاف ہو . ہم نے یہاں ''یقینی بصیرت'' کا لفظ اس لیے کہا کہ عالم غیب کے ان حقائق کے خلاف اس وقت تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ یا تو عدم علم کا اعتراف ہے ، جیسا کہ تمام حکماء قدیم و جدید نے کیا یا پھر انکار ہے تو اس کی بنا تمام ترظنون و تخمینات ہیں ، کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے . قرآن کہتا ہے : تم گمان =

= حقائق پر یقین رکھے جو اگرچہ اس کے لیے غیر محسوس و معلوم هیں ، لیکن وجدان ان کی شہادت دیتا هے اور وحی نے ان کی خبردی هے۔ مثلاً خدا کی ذات وصفات ، ملائکہ کا وجود ، وحی و نبوت ، مرنے کے بعد کی زندگی ، عذاب و ثواب ، دنیا کی ابتدائی پیدایش ، عالم آخرت کے احوال و واردات .

سورۂ آل عمران میں مطالب قرآنی کی دو قسمیں بیان کی گئی هیں : ”محکمات“ اور ”متشابهات“ ، متشابهات سے مقصود وهی بیانات هیں جن کا تعلق عالم غیب سے هے . قرآن کہتا هے : جو لوگ علم کے پکے اور سمجھ کے سیدھے هیں وه ان امور پر ایمان رکھتے هیں اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کاوش میں نہیں پڑتے ، کیونکہ وه جانتے هیں که یه امور عقل انسانی کی دست رس سے باهر هیں . لیکن جو لوگ علم و بصیرت سے محروم هیں وه ان میں کاوش کر کے فتنه پیدا کردیتے هیں .

هم ان امور پر کیوں یقین رکھیں ؟ کیوں انهیں بے چون وچرا تسلیم کرلیں ؟ اس لیے که بغیر اس کے زندگی کا مسئله حل نہیں هوسکتا . هم وجدانی طور پر محسوس کرتے هیں که هماری محسوسات کی سرحد سے آگے بھی کچھ هونا چاهیے ، لیکن همیں علم و ادراك کے ذریعے کوئی یقینی بصیرت =

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ۷ كام یابی کی جگه) ان کے لیے ۱ ع ۱

عذاب جان کاہ ھے ۷ .

= کے لحاظ سے پہلی قسم کے ضد ھیں .

۷ - قرآن کا جب ظہور ھوا تو قبولیت حق کی استعداد کے لحاظ سے تین طرح کے انسانی گروہ موجود تھے :

الف - خدا پرست اور طالب حق گروہ . اس میں کچھ لوگ عرب کے موحدین میں سے تھے ، کچھ یہودیوں اور عیسائیوں میں سے راست باز انسان تھے . اس گروہ نے جونہیں صدائے حق سنی پہچان لیا اور قبول کر لیا .

ب - عام مشرکین عرب جن کے پاس ایمان و خدا پرستی کی کوئی تعلیم موجود نہ تھی ، محض رسوم و اوھام کے پجاری اور تقلید آباء و اجداد کی مخلوق تھے. ان میں سے اکثروں کی طبیعتیں گم راھی و فساد کی پختگی سے اس درجه مسخ ھو گئی تھیں که کتنی ھی اچھی بات کہی جائے ماننے والے نه تھے. چنانچه وہ خود کہتے تھے : تمھاری دعوت کے لیے نه تو ھمارے دلوں میں جگه ھے نه کانوں میں سماعت. ھمارے اور تمھارے درمیان مخالفت کی ایک دیوار کھڑی ھو گئی ھے ، ھم تمھاری بات سننے والے نہیں . (۴۱ : ۵)

ج - اھل کتاب یعنی الھامی تعلیمات کے پیرو . ان میں =

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق	تو یقینا یہی لوگ ہیں جو اپنے
وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	پروردگار کے (ٹھیرائے) راستے
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ	پر ہیں اور یہی ہیں (دنیا اور
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	آخرت میں) کامیابی پانے والے ۝
لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ ٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی	(لیکن) وہ لوگ جنھوں نے
قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰی سَمْعِهِمْ ط وَ عَلٰٓی	(ایمان کی جگہ) انکار کی راہ
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز	اختیار کی (اور سچائی کے سننے

اور قبول کرنے کی استعداد کھو دی) تو (ان کے لیے ہدایت کی تمام صدائیں بے کار ہیں) تم انھیں (انکار حق کے نتائج سے) خبر دار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں ٦ (۳) . ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑگیا (٤) ، سو (جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنا لیا ہے وہ کبھی ہدایت نہیں پاسکتے،

= وشك کا حربہ لے کر یقین اور بصیرت کا مقابلہ نہیں کرسکتے. اس بارے میں کتنی ہی کاوش کی جائے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاسکتا جو قرآن نے کہہ دیا ہے .

٦ - دوسری قسم منکرین حق کی جو قبولیت کی استعداد =

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ ۝٨ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا
يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۭ ۝٩ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠

(ان دو قسموں کے آدمیوں کے
علاوہ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور
آخرت کے دن پر ایمان رکھتے
ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ
مؤمن نہیں۸. وہ (ایمان کا دعویٰ
کرکے) اللہ کو اور ایمان
والوں کو دھوکا دیتے ہیں،
حالانکہ وہ خود ہی دھوکے میں
پڑے ہیں، اگرچہ (جہل و سرکشی سے) اس کا شعور نہیں رکھتے۹.
ان کے دلوں میں (انکار کا) روگ ہے. پس اللہ نے (دعوت حق
کامیاب کرکے) انھیں اور زیادہ روگی کردیا اور ان کے لیے
عذاب جاں کاہ ہوگا، اس لیے کہ اپنی نمائش میں سچے نہیں ۱۰.

= مسلمان ہوگئے تھے، دل میں منکر تھے، وہ دوسرا گروہ
ہے اور اس کا ذکر آل عمران اور نساء وغیرہا میں آئے گا.
۸ - تیسری قسم ان لوگوں کی جو اگرچہ خدا پرستی کا =

= سربرآوردہ گروہ یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا. یہ دونوں جماعتیں ایمان و خدا پرستی کی مدعی تھیں، اتباع شریعت کا دم بھرتی تھیں، تورات اور انجیل کو کتاب الٰہی مانتی تھیں اور اپنے سوا سب کو دین کی صداقت سے محروم سمجھتی تھیں، مگر دونوں نے ایمان و خدا پرستی کی حقیقت کھو دی تھی اور اعتقاد و عمل کی تمام سچائیوں سے محروم ہو گئے تھے. قرآن کہتا ھے: پہلا گروہ میری تعلیم سے فیض یاب ہوگا، دوسرا ماننے والا نہیں، تیسرا اگرچہ ایمان کا مدعی ھے مگر فی الحقیقت ایمان نہیں رکھتا.

پھر جابجا اھل کتاب کو مخاطب کیا ھے اور ان کی اعتقادی اور عملی گمراھیاں واضح کی ھیں جن کی بنا پر باوجود ادعاء ایمان ان کے ایمان کی نفی کی گئی.

مسلمانوں کو غور کرنا چاھیے کہ جو حالت یہود و نصاری کی قرآن نے بیان کی ھے کیا ویسی ھی حالت خود ان کی بھی نہیں ہو گئی ھے! کیا قرآن کا یہ زھرہ گداز اعلان کہ "وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ" خود ان پر بھی صادق نہیں آرھا؟

یاد رھے کہ تیسرے گروہ کی یہ حالت نفاق سے تعبیر کی گئی ھے. لیکن اس نفاق سے مقصود وہ نفاق نہیں ھے جو مکے اور مدینے کے بعض منافقوں کا تھا کہ بظاھر =

فی الحقیقت یہی لوگ بے وقوف ہیں، اگرچہ (جہل و غرور کی سرشاری میں اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے۱۳ .

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَہْزِءُوْنَ ۞ ۱۴
اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَ یَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ ۞ ۱۵

اور جب یہ لوگ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو (دعوت حق پر) ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے، لیکن جب اپنے شیطانوں کے ساتھ اکیلے میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارا اظہار ایمان اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہم تمسخر کرتے تھے۱۴ . (یہ لوگ ایمان کے معاملے میں تمسخر کرتے ہیں، حالانکہ) حقیقت یہ ہے کہ خود انہیں کے ساتھ تمسخر ہو رہا ہے کہ اللہ (کے قانون) نے رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے اور سرکشی (کے طوفان) میں بھکے چلے جا رہے ہیں ۱۵ .

۱۳ – وہ راست بازی کو بے وقوفی اور نفاق کو دانشمندی سمجھتے ہیں .

۱۴ – راست بازوں کی تحقیر اور ایمان والوں کا تمسخر ان لوگوں کا شیوہ ہے .

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا
فِى الۡاَرۡضِ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ
مُصۡلِحُوۡنَ ۝۱۱ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ
الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ
لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۲ وَاِذَا قِيۡلَ
لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ
السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ
السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۳

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا
ہے کہ ملک میں خرابی نہ پھیلاؤ
(اور بد عملیوں سے باز آجاؤ)
تو کہتے ہیں: (ہمارے کام
خرابی کا باعث کیسے ہو سکتے
ہیں) ہم تو سنوارنے والے
ہیں ۱۱. یاد رکھو! یہی لوگ ہیں
جو خرابی پھیلانے والے ہیں،
اگرچہ (جہل و سرکشی سے اپنی
حالت کا) شعور نہیں رکھتے ۱۲. اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے(۵):
ایمان کی راہ اختیار کرو جس طرح اور لوگوں نے اختیار کی ہے
تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح (یہ)
بے وقوف آدمی ایمان لے آئے ہیں (یعنی جس طرح ان لوگوں نے(۶)
بے سر و سامانی و مظلومی کی حالت میں دعوت حق کا ساتھ دیا، اسی
طرح ہم بھی بے وقوف بن کر ساتھ دے دیں؟) یاد رکھو!

= دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت اس سے محروم ہیں.

۱۱ و ۱۲ — وہ مفسد ہیں مگر اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں.

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ	یا پھر ان لوگوں کی مثال ایسی
ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ	سمجھو جیسے آسمان سے پانی کا
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ	برسنا (٨) کہ اس کے ساتھ کالی
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ	گھٹائیں، بادلوں کی گرج
وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۞ ١٩	اور بجلی کی چمك ھوتی ھے .

(فرض کرو! دنیا پانی کے لیے بے قرار تھی، الله نے اپنی رحمت سے بارش کا سماں باندھ دیا تو اب ان لوگوں کا حال یہ ھے کہ بارش کی برکتوں کی جگہ صرف اس کی ھول ناکیاں ھی ان کے حصے میں آئی ھیں) بادل جب زور سے گرجتے ھیں تو موت کا ڈر انھیں دھلا دیتا ھے (اس کی گرج تو روك سکتے نہیں) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے ھیں، حالانکہ (اگر بجلی گرنے والی ھی ھو تو ان کے کان بند کر لینے سے رك نہیں جائے گی) الله کی قدرت تو (ھر حال میں) منکروں کو گھیرے ھوئے ھے ١٩ .

١٩ – حق کے ظہور اور محروموں کی محرومی کی دوسری مثال . کائنات خلقت کی ھول ناکیاں بھی خیر و برکت کے لیے ھیں، لیکن محروموں کے حصے میں خوف و سراسیمگی کے سوا کچھ نہیں آتا .

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ ١٦

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۝ ١٧

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ ١٨

(یقین کرو!) یہی لوگ ھیں جنھوں نے ھدایت کے بدلے گمراھی مول لی ، لیکن نہ تو ان کی تجارت فائدہ مند نکلی نہ ھدایت ھی پر قائم رھے ١٦ .

ان لوگوں کی مثال ایسی ھے جیسے ایك آدمی (رات کی تاریکی میں بھٹك رھا تھا ، اس) نے (روشنی کے لیے) آگ سلگائی ، لیکن جب (آگ سلگ گئی اور اس کے شعلوں سے) آس پاس روشن ھوگیا تو قدرت الٰہی سے ایسا ھوا کہ (اچانك شعلے بجھ گئے اور) روشنی جاتی رھی ، نتیجہ یہ نکلا کہ روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا اور آنکھیں اندھی ھو کر رہ گئیں کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا ١٧ (٧) . بہرے ، گونگے ، اندھے ھو کر رہ گئے (جن لوگوں کی محرومی و شقاوت کا یہ حال ھے) وہ کبھی اپنی گم گشتگی سے لوٹ نہیں سکتے ١٨ .

---

١٧ – تیسری قسم کے لوگوں کی محرومی کی ایك مثال .

= طبیعتیں یه حالت دیکھ کر گھبراتی نہیں اور سمجھ جاتی هیں که یه باران رحمت کی برکتوں کا پیش خیمه هیں ۔ وه کوشش کرتی هیں که وقت کی برکت سے جس قدر فائده اٹھایاجاسکتا ھے اٹھا لیں ۔ لیکن جو لوگ دل کے کچے اور استعداد سے محروم هوتے هیں وه بارش کی برکتوں کو تو بھول جاتے هیں ، ان کے ظهور کے هنگاموں سے سهمنے لگتے هیں ۔

فرمایا : یہی حال ان محروموں کا ھے ۔ یه مدعیان ایمان و شریعت (یعنی اهل کتاب) دعوت حق کے منتظر تھے ، لیکن جب ظاهر هوئی اور قدرتی طور پر اس کے ساتھ ابتداء ظهور کے مصائب و محن بھی نمودار هوے تو ان کی نظر اس کی برکتوں کی طرف نہیں گئی ، مصائب و محن کی آزمایشوں سے سهم کر ره گئے ، ٹھیك اس طرح جیسے ایك بد بخت بارش کے موسم میں کاشت کاری کرنے کی جگه بادل کی گرج سے ڈرا سهما کسی کونے میں دبکا پڑا هو ۔

ب ـ فرض کرو ! ایك شخص اسی عالم میں جارها ھے ، جب بجلی کی چمك سے راسته دکھائی دیتا ھے تو ایك قدم چل لیتا ھے ، جب غائب هو جاتی ھے تو ٹھٹك کر ره جاتا ھے ۔ اس کے پاس نه تو اس کی کوئی روشنی ھے جو راه دکھائے =

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ (جب) بجلی (زور سے چمکتی
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙۗ ہے تو ان کی خیرگی کا یہ حال
وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ ہوتا ہے گویا) قریب ہے کہ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ بینائی اچك لے ۔ اس کی چمك
وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ سے جب فضا روشن ہو جاتی
٢ ع ٢ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ ہے تو دو چار قدم چل لیتے
ہیں، جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو (ٹھٹك کر) رك جاتے ہیں (۹) ۔
اگر اللہ چاہے تو یہ بالکل بہرے اندھے ہو کر رہ جائیں (۱۰)
(اور) یقینا اللہ ہر بات پر قادر ہے ۲۰ ۔

۲۰ ـ یہ دونوں تمثیلیں تیسرے گروہ کی نفسیاتی حالت واضح کرتی ہیں ۔ پہلی تمثیل ظاہر ہے، دوسری کا مطلب سمجھ لینا چاہیے ۔ اس میں مرکب تشبیہ ہے، یعنی حالات کے ایك ملے جلے مجموعے کو ایك دوسرے مجموعۂ حالات سے تشبیہ دی ہے ۔

الف ـ بارش میں زمین اور زمین کی تمام مخلوقات کے لیے زندگی ہے، لیکن جب برستی ہے تو بادل گرجتے ہیں، بجلی چمکتی ہے، گھٹاؤں سے تاریکی چھا جاتی ہے ۔ مستعد =

وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّـكُمۡ‌ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۲ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ص

اور (پھر تم دیکھ رہے ہو کہ وہی ہے) جو آسمان سے پانی برساتا ہے جس سے زمین شاداب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لیے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس (جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور ربوبیت اسی کی ربوبیت تو) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریك اور ہم پایہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے) ۲۲۔ اور (دیکھو!) اگر تمہیں اس (کلام) کی سچائی میں شك ہے جو ہم نے اپنے بندے پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل کیا ہے تو (اس کا فیصلہ بہت آسان ہے۔ اگر یہ محض ایك انسانی دماغ کی بناوٹ ہے تو تم بھی انسان ہو، زیادہ نہیں) اس کی سی ایك سورت ہی بنا لاؤ،

۲۱ و ۲۲ ـ توحید الٰہی کی تلقین اور خالقیت اور ربوبیت سے استدلال جس کا یقین انسان کی فطرت میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ ۲۱
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

اے افراد نسل انسانی ! اپنے
پروردگار کی عبادت کرو (اس
پروردگار کی) جس نے تمھیں پیدا
کیا، اور ان سب کو بھی پیدا کیا
جو تم سے پہلے گزر چکے ھیں
(اور اس لیے پیدا کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو ۲۱.
وہ پروردگار عالم جس نے تمھارے لیے زمین فرش کی طرح
بچھادی اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کردیا.

= نہ عزم و همت هے جو بڑھائے لے چلے.

فرمایا: یہی حال ان لوگوں کا هے جو دین حق کی روشنی کھو چکے ھیں اور جن کے دلوں میں خدا پرستی کی روح باقی نہ رھی. یہ بات نہیں هے کہ دوسرے گروہ کی طرح (یعنی مشرکین عرب کی طرح) چلتے نہ هوں. چلتے ھیں، مگر اس طرح کہ جب کبھی بجلی کوند گئی دو چار قدم اٹھا دیے، پھر وهی تاریکی هے اور وهی سراسیمگی.

قرآن نے جابجا ایمان کو روشنی سے تشبیہ دی هے. مؤمن وہ هے کہ همیشہ اس کی روشنی اس کے آگے رہ نمائی کے لیے موجود هو " يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ "
(۵۷ : ۱۲)

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ	جب کبھی ان باغوں کا کوئی
رِّزْقًا ۙ قَالُوا هٰذَا الَّذِيْ	پھل ان کے حصے میں آئے گا
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوا بِهٖ	(یعنی بہشتی زندگی کی کوئی
مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ	نعمت ان کے حصے میں آئے
مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ٢٥	گی) تو بول اٹھیں گے: یہ تو وہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ	نعمت ہے جو پہلے ہمیں دی
مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ	جا چکی ہے (یعنی نیک عملی کا وہ

اجر ہے جس کے ملنے کی ہمیں دنیا میں خبر دی جا چکی ہے) اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) باہم دگر ملتی جلتی ہوئی چیزیں ان کے سامنے آئیں گی (یعنی جیسا کچھ ان کا عمل تھا ٹھیک ویسی ہی بہشتی زندگی کی نعمت بھی ہوگی). علاوہ بریں ان کے لیے نیک اور پارسا بیویاں ہوں گی اور ان کی راحت ہمیشگی کی راحت ہوگی (کہ اسے کبھی زوال نہیں) ٢٥. اللہ (کا کلام جو انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرنا چاہتا ہے) اس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی (حقیقت کے سمجھانے کے لیے کسی حقیر سے حقیر چیز کی) مثال سے کام لے، مثلاً مچھر کی یا اس سے بھی زیادہ کسی حقیر چیز کی.

وَادْعُوْا شُهَدَاۤءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور اللہ کے سوا جن (طاقتوں) کو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۳ فَاِنْ لَّمْ	تم نے اپنا حمایتی سمجھ رکھا ھے
تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا	ان سب کو بھی اپنی مدد کے لیے
النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ	بلالو [اگر تم سچے ھو (۱۱)] ۲۳
وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ	پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو
لِلْكٰفِرِیْنَ ۝۲۴ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ	اور (حقیقت یہ ھے کہ) کبھی
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	نہ کر سکو گے تو اس آگ کے
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ	عذاب سے ڈرو (جو لکڑی کی
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ	جگہ) انسان اور پتھر کے ایندھن

سے سلگتی ھے (اور) منکرین حق کے لیے تیار ھے ۲٤ . (لیکن ھاں) جن لوگوں نے (انکار و سرکشی کی جگہ) ایمان کی راہ اختیار کی اور ان کے کام بھی اچھے ھوے تو ان کے لیے (آگ کی جگہ ابدی راحت کے) باغوں کی بشارت ھے (سرسبز و شاداب باغ) جن کے نیچے نہریں بہ رھی ھیں (اور اس لیے وہ کبھی خشک ھونے والے نہیں) .

---

۲۳ و ۲٤ - رسالت اور وحی .

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞ ٢٧
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ ٢٨

عہد کر کے پھر اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کے کاٹنے میں بے باك ہیں اور (اپنی بد عملیوں اور سر کشیوں سے) ملك میں فساد پھیلاتے ہیں . (سو جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ حال ہے وہ ہمیشہ گم راہی کی چال ہی چلیں گے اور فی الحقیقت) یہی لوگ ہیں جن کے لیے سرا سر نامرادی اور نقصان ہے ٢٧. (اے افراد نسل انسانی!) تم کس طرح الله سے (اور اس کی عبادت سے) انکار کر سکتے ہو جب کہ حالت یہ ہے کہ تمھارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی، پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے ٢٨ .

---

٢٨ – آخرت کی زندگی اور پہلی پیدایش سے دوسری پیدایش پر استدلال .

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	پس جو لوگ ایمان رکھتے ھیں
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ	وہ (مثالیں سن کر ان کی دانائی
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں غور کرتے ھیں اور) جان
فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ	لیتے ھیں کہ یہ جو کچھ ھے ان
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ	کے پروردگار کی طرف سے
وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا	ھے. لیکن جن لوگوں نے انکار
يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ٢٦	حق کی راہ اختیار کی ھے تو وہ
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	(جہل اور کج فہمی سے حقیقت
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ	نہیں پاسکتے. وہ) کہتے ھیں:

بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ھو سکتا ھے؟ (۱۲)
پس کتنے ھی انسان ھیں جن کے حصے میں اس سے گمراھی آئے گی
اور کتنے ھی ھیں جن پر (اس کی سمجھ بوجھ سے) راہ (سعادت)
کھل جائے گی اور (خدا کا قانون یہ ھے کہ) وہ گمراہ نہیں کرتا مگر
انھیں لوگوں کو جو (ھدایت کی تمام حدیں توڑ کر) فاسق ھوگئے
ھیں ۲۶. (فاسق کون ھیں؟ فاسق وہ ھیں) جو احکام الٰہی کی اطاعت کا

۲۶- سنت الٰہی یہ ھے کہ وحی کا کلام انسانی بول چال کے
مطابق ھوتا ھے اور بیان حقائق کے لیے مثالیں ضروری ھیں.

وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ	حالانکه هم تیری حمد و ثنا کرتے
وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ	هوے تیری پاکی و قدوسی کا
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ٣٠ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ	اقرار کرتے هیں (تیری مشیت
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ	برائی سے پاك اور تیرا کام نقصان
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ	سے منزه هے) ٠ الله نے کہا:
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ	میری نظر جس حقیقت پر هے
صٰدِقِيْنَ ۞ ٣١ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ	تمهیں اس کی خبر نهیں ٣٠ .
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ	(پهر جب ایسا هوا که مشیت
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۞ ٣٢	الٰهی نے جو کچھ چاها ظهور

میں آ گیا) اور آدم نے (یہاں تك معنوی ترقی کی که) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لیے تو الله نے فرشتوں کے سامنے وه (تمام حقائق) پیش کر دیے اور فرمایا: اگر تم (اپنے شبه میں درستی پر هو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا هیں؟ ٣١ فرشتوں نے عرض کیا: خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے هی لیے هیں . هم تو اتنا جانتے هیں جتنا تو نے همیں سکهلا دیا هے، علم تیرا علم هے اور حکمت تیری حکمت ٣٢ .

٣٠ـ انسان کا زمین میں خدا کا خلیفه هونا، نوع انسانی کی معنوی تکمیل، آدم کا ظهور اور قوموں کی هدایت و ضلالت کی ابتدا.

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ق ثُمَّ
اسْتَوَىٰٓ إِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ۲۹ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ ١
لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ
خَلِيفَةً قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن
يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ج

(اور دیکھو!) یہ اسی (پروردگار) کی کار فرمائی ھے کہ اس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لیے پیدا کیں (تاکہ جس طرح چاھو ان سے کام لو) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ھوا اور سات آسمان درست کر دیے (جن سے طرح طرح کے فوائد تمہیں حاصل ھوتے ھیں) اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے ۲۹ .

اور (اے پیغمبر! اس حقیقت پر غور کرو) جب ایسا ھوا تھا کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ھوں . فرشتوں نے عرض کیا: کیا ایسی ھستی کو خلیفہ بنایا جا رھا ھے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی؟

---

۲۹ — زمین کی مخلوقات میں نوع انسانی کی برتری اور مخلوقات ارضی کا اس لیے ھونا تاکہ انسان انہیں اپنے کام میں لائے .

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ	پھر (ایسا ھوا کہ) ھم نے آدم سے
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا	کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی
مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ص	دونوں جنت میں رھو، جس
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	طرح چاھو کھاؤ پیو، امن چین کی
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۳۵	زندگی بسر کرو، مگر (دیکھو!)
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا	وہ جو ایك درخت ہے تو کبھی
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ج	اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا.
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	اگر تم اس کے قریب گئے تو
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ	(نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۳۶	تجاوز کر بیٹھو گے اور ان

لوگوں میں سے ھو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ھیں ۳۵.
پھر (ایسا ھوا کہ) شیطان کی وسوسہ اندازی نے ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جیسی کچھ (راحت وسکون کی) زندگی بسر کر رھے تھے، اس سے نکلنا پڑا.

= کا انکار کرنا، آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوع.

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ | (جب فرشتوں نے اس طرح
فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ | اپنے عجز کا اعتراف کرلیا تو)
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ | حکم الٰہی ہوا: اے آدم! تم
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ | (اب) فرشتوں کو ان (حقائق)
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا | کے نام بتادو. جب آدم نے
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ٣٣ | بتادیے تو اللہ نے فرمایا: کیا
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا | میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ | آسمان اور زمین کے تمام غیب
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ | مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ٣٤ | ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے

علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں ۳۳. اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا: آدم کے آگے سر بسجود ہو جاؤ. وہ جھک گئے، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ منکروں میں سے تھا ۳٤.

۳٤ـ فرشتوں کا آدم کے سامنے سر بسجود ہوجانا مگر ابلیس =

ہوں گی) جو کوئی ہدایت کی پیروی کرے گا (۱٤) اس کے لیے
کسی طرح کی غمگینی نہیں ۳۸ ۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ ۳۹
يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا
نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوا بِعَهْدِىٓ اُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ
وَاِيَّاىَ فَارْهَبُونِ ۝ ٤٠

جو کوئی انکار کرے گا اور
ہماری نشانیاں جھٹلائے گا وہ
٤ ع ٤ دوزخی گروہ میں سے ہوگا ،
ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ۳۹.
اے بنی اسرائیل ! میری نعمت
یاد کرو ، وہ نعمت جس سے میں
نے تمھیں سرفراز کیا تھا . اور
(دیکھو!) اپنا عہد پورا کرو (جو ہدایت قبول کرنے اور اس پر کاربند
ہونے کا عہد ہے) میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا (جو ہدایت پر کاربند
ہونے والوں کے لیے کامرانی و سعادت کا عہد ہے) اور (دیکھو!)
میرے سوا کوئی نہیں ، پس دوسروں سے نہیں ، صرف مجھی سے ڈرو . ٤٠ .

۳۸ و ۳۹ – وحی الٰہی کی ہدایت اور انسان کی سعادت
و شقاوت کا قانون .

٤٠ – وحی الٰہی کی ہدایت کا جاری ہونا اور اس سلسلے
میں بنی اسرائیل سے خطاب کہ کتاب اللہ کے سب سے
بڑے حامل وہی سمجھے جاتے تھے .

خدا کا حکم ہوا: یہاں سے نکل جاؤ . تم میں سے ہر وجود دوسرے کا دشمن ہے . اب تمہیں (جنت کی جگہ) زمین میں رہنا ہے اور ایک خاص وقت تک کے لیے (جو علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے) اس سے فائدہ اٹھانا ہے ۳۶ .

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ	پھر (ایسا ہوا کہ) آدم نے اپنے
فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ	پروردگار کی تعلیم سے چند کلمات
الرَّحِيْمُ ۞ ۳۷ قُلْنَا اهْبِطُوْا	معلوم کر لیے (جن کے لیے اس
مِنْهَا جَمِيْعًا ج فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	کے حضور قبولیت تھی) پس
مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ	اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	اور بلا شبہ وہی ہے جو رحمت
يَحْزَنُوْنَ ۞ ۳۸	سے درگذر کرنے والا ہے

(اور اس کی درگذر کی کوئی انتہا نہیں) ۳۷ . (آدم کی توبہ قبول ہوگئی (۱۳) اور) ہمارا حکم ہوا: اب تم سب یہاں سے نکل چلو (اور جس نئی زندگی کا دروازہ تم پر کھولا جارہا ہے اسے اختیار کرو) لیکن (یاد رکھو!) جب کبھی ایسا ہوگا کہ ہماری جانب سے تم پر راہ (حق) کھولی جائے گی تو (تمہارے لیے دو ہی راہیں

۳۶ و ۳۷ — آدم کی لغزش، اعتراف قصور، قبولیت توبہ اور ایک نئی زندگی کا آغاز .

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۞ ٤٤
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ
وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى
الْخٰشِعِينَ ۞ ٤٥ الَّذِينَ يَظُنُّونَ
أَنَّهُمْ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ
إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۞ ٤٦

تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے
ہو مگر خود اپنی خبر نہیں لیتے
کہ تمہارے کاموں کا کیا حال
ہے، حالانکہ خدا کی کتاب
تمہارے پاس ہے اور ہمیشہ
تلاوت کرتے رہتے ہو (١٦).
(افسوس تمہاری عقلوں پر!) کیا
اتنی موٹی سی بات بھی تمہاری ٥ ع ٥ الربع
سمجھ میں نہیں آتی ٤٤.

اور (دیکھو!) صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد لو (١٧) لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت ہی کٹھن گزرتا ہے، البتہ جن لوگوں کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ٤٥. (اور) جو سمجھتے ہیں انہیں اپنے پروردگار سے ملنا اور (بالآخر) اس کے حضور لوٹنا ہے تو ان پر یہ عمل کٹھن نہیں ہو سکتا (١٨) ٤٦.

٤٥ – ”صبر“ اور ”نماز“ دو بڑی روحانی قوتیں ہیں =

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝٤١
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝٤٢ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣

اور اس کلام پر ایمان لاؤ
جو میں نے نازل کیا ھے
اور جو اس کلام کی تصدیق
کرتا ھوا نمایاں ھوا ھے جو
تمھارے پاس (پہلے سے) موجود
ھے. اور ایسا نہ کرو کہ اس کے
انکار میں (شقاوت کا) پہلا
قدم جو اٹھے وہ تمھارا ھو [اور
میری آیتوں کو حقیر رقم کے بدلے
نہ بیچو (۱۵)] اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں. پس میری
نافرمانی سے بچو ۴۱ . اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ
ملا کر مشتبہ بنادو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ھو
(حقیقت حال کیا ھے) ۴۲ .

نماز قائم کرو (جس کی حقیقت تم نے کھو دی ھے) زکوٰۃ
ادا کرو (جس کا تم میں اخلاص باقی نہیں رھا) اور جب اللہ کے
حضور جھکنے والے جھکیں تو ان کے ساتھ تم بھی سر نیاز
جھکا دو ۴۳ .

يُذَبِّحُونَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ	وہ تمہارے لڑکوں کو بے دریغ
نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ	ذبح کر ڈالتے (تاکہ تمہاری نسل
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٤٩	نابود ہو جائے) اور تمہاری
وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ	عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے
فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ	(تاکہ حکمران قوم کی لونڈیاں
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٠	بن کر زندگی بسر کریں) اور

فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے بڑی ھی آزمایش تھی ٤٩. اور (پھر وہ وقت یاد کرو) جب (تم مصر سے نکلے تھے اور فرعون تمہارا تعاقب کر رھا تھا) ھم نے سمندر کا پانی اس طرح الگ الگ کر دیا کہ تم بچ نکلے، مگر فرعون کا گروہ غرق ھوگیا اور تم (کنارے پر کھڑے) دیکھ رہے تھے ٥٠.

= کی ھدایت و ضلالت کے حقائق.

٤٩- مصر کے فرعونیوں کی غلامی سے نجات اور کتاب و فرقان کا عطیہ، لیکن بنی اسرائیل کا مصری بت پرستی کی طرف مائل ھوجانا اور گوسالہ پرستی شروع کر دینی.

يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٧ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٨ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اے بنی اسرائیل! میری نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمھیں سر فراز کیا تھا اور (خصوصاً) یہ (نعمت) کہ دنیا کی قوموں پر تمھیں فضیلت دی تھی٤٧. اس دن کی پکڑ سے ڈرو جب کہ (انسان کی کوئی کوشش بھی اسے برے کاموں کے نتیجوں سے نہیں بچا سکے گی. (اس دن) نہ تو کوئی انسان دوسرے انسان کے کام آئے گا، نہ کسی کی سفارش سنی جائے گی، نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا اور نہ کہیں سے کسی طرح کی مدد ملے گی ٤٨. اور (اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمھیں خاندان فرعون (کی غلامی) سے جنھوں نے تمھیں نہایت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، نجات دی تھی.

= جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جاسکتی ہے.

٤٧ - بنی اسرائیل کے ایام و وقائع کا تذکرہ اور قوموں =

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ ٥٤

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۞ ٥٥

تم نے بچھڑے کی پوجا کرکے خود اپنے ھاتھوں اپنے کو تباہ کردیا ھے. پس چاھیے کہ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور (گوسالہ پرستی کے بدلے) اپنی جانوں کو قتل کرو. اسی میں خدا کے نزدیک تمھارے لیے بہتری ھے. چنانچہ تمھاری توبہ قبول کرلی گئی اور اللہ بڑا ھی رحمت والا اور رحمت سے درگذر کرنے والا ھے ٥٤.

اور (پھر وہ واقعہ یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسٰی! ھم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں جب تک کہ کھلے طور پر اللہ کو (تم سے بات کرتا ھوا) نہ دیکھ لیں. پھر (تمھیں یاد ھے کہ اس گم راھانہ جسارت کا نتیجہ کیا نکلا تھا، یہ نکلا تھا کہ) بجلی کے کڑاکے نے (اچانک) آ گھیرا اور تم نظر اٹھائے تک رھے تھے ٥٥.

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ٥١
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٥٢

اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے موسی سے چالیس راتوں والا وعدہ کیا تھا . پھر (جب ایسا ہوا کہ وہ چالیس دن کے لیے تمھیں چھوڑ کر پہاڑ پر چلا گیا تو اس کے جاتے ہی) تم نے ایك بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی اور تم راہ حق سے ہٹ گئے تھے ٥١ . (یہ تمہاری بڑی ہی گم راہی تھی) لیکن ہم نے (اپنی رحمت سے) در گذر کی (١٩) تاکہ اللہ کی بخشایشوں کی قدر کرو .

وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ٥٣
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے (چالیس راتوں والا وعدہ پورا کیا تھا اور) موسیٰ کو الکتٰب (یعنی تورات) اور الفرقانؔ (یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) عطا فرمائی تھی ، تاکہ تم پر (سعادت و فلاح کی) راہ کھل جائے ٥٣ . اور (پھر وہ وقت) جب موسیٰ (کتاب الٰہی کا عطیہ لے کر پہاڑ سے اترا تھا اور تمھیں ایك بچھڑے کی پوجا میں سرگرم دیکھ کر) پکار اٹھا تھا : اے میری قوم ! (افسوس تمہاری حق فراموشی پر)

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ خود اپنا هی نقصان كرتے رهے ٥٧ .
يَظْلِمُوْنَ ۝ ٥٧ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا اور (پهر كيا اس وقت كى ياد
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا بهى تمهارے اندر عبرت پيدا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا نهيں كر سكتى) جب (ايك شهر
الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا كى آبادى تمهارے سامنے تهى
حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ اور) هم نے حكم ديا تها كه اس
وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ٥٨ آبادى ميں (فتح مندانه) داخل
هو جاؤ اور پهر كهاؤ پيو، آرام چين كى زندگى بسر كرو .
ليكن (٢٢) جب شهر كے دروازے ميں قدم ركهو تو تمهارے سر الله
كے حضور جهكے هوے هوں اور تمهارى زبانوں پر توبه و استغفار
كا كلمه جارى هو كه "حطة، حطة" (خدايا! هميں گناهوں كى
آلودگى سے پاك كر دے . اگر تم نے ايسا كيا تو) الله تمهارى
خطائيں معاف كر دے گا اور (اس كا قانون يهى هے كه) نيك
كردار انسانوں كے اعمال ميں بركت ديتا هے اور ان كے اجر ميں
فراوانى هوتى رهتى هے ٥٨ .

---

٥٧ - صحراء سينا كى بے آب وگياه سر زمين ميں زندگى كى =

ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ پھر ہم نے تمہیں اس ہلاکت

مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۵۶ کے بعد (دوبارہ) اُٹھا کھڑا کیا

وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ (۲۰) تاکہ اپنے آپ کو نعمت

وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ الٰہی کا قدرشناس ثابت کرو ۵۶ ۔

وَالسَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ اور (پھر جب ایسا ہوا تھا کہ

مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا صحراء سینا کی بے آب و گیاہ

سرزمین میں دھوپ کی شدت اور غذا کے نہ ملنے سے تم ہلاک ہو جانے والے تھے تو) ہم نے تمہارے سروں پر ابر کا سایہ پھیلا دیا اور من اور سلویٰ (۲۱) کی غذا فراہم کر دی (تم سے کہا گیا) خدا نے تمہاری غذا کے لیے جو اچھی چیزیں مہیا کر دی ہیں انہیں بفراغت کھاؤ اور کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرو (لیکن اس پر بھی تم اپنی بدعملیوں سے باز نہ آئے ۔ غور کرو!) تم نے (اپنی ناشکریوں سے) ہمارا کیا بگاڑا ،

---

۵۵ - بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ ان کے دلوں میں وحی الٰہی پر کامل یقین نہ تھا ۔

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ	موجود ہے . موسیٰ نے اس
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ	حکم کی تعمیل کی) چنانچه باره
مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا	چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا	نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگه
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۞ ٦٠	معلوم کرلی. (اس وقت تم سے
وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰی لَنْ	کہا گیا تھا(۲۳)) کھاؤ پیو، خدا
نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ	کی بخشایش سے فائدہ اٹھاؤ(۲٤)
لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا	اور اس سر زمین میں جھگڑا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا	فساد نه کرو٦٠ .

اور (پھر دیکھو! تمھاری تاریخ حیات کا وه واقعه بھی کس درجه عبرت انگیز ہے) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا ہم سے یه نہیں ہو سکتا که ایك ہی طرح کے کھانے پر قناعت کرلیں (۲۵) پس اپنے پروردگار سے دعا کرو ہمارے لیے وه تمام چیزیں پیدا کردی جائیں جو زمین کی پیداوار ہیں : سبزی ،

٦٠ ـ صحراء سینا میں پانی کے چشموں کا نمایاں ہو جانا ، لیکن بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا اور فتنه و فساد پھیلانا .

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا	لیکن (پھر ایسا ہوا کہ) تم میں
غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ	سے ان لوگوں نے جن کی راہ
فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا	ظلم و شرارت کی راہ تھی،
رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا	خدا کی بتلائی ہوئی بات ایک
يَفْسُقُونَ ٥٩ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ ٦ ع ٦	دوسری بات سے بدل ڈالی
مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ	(اور عجز و عبودیت کی جگہ
بِعَصَاكَ الْحَجَرَ	غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے)

نتیجہ یہ نکلا کہ ظلم و شرارت کرنے والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا اور یہ ان کی نافرمانیوں کی سزا تھی ٥٩۔ اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا اور ہم نے حکم دیا تھا: اپنی لاٹھی سے پہاڑ کی چٹان پر ضرب لگاؤ (تم دیکھو گے کہ پانی تمہارے لیے

= تمام ضروریات کا مہیا ہو جانا لیکن بنی اسرائیل کا کفران نعمت کرنا۔

٥٨ - بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ جب انہیں فتح و کامرانی عطا کی گئی تو عبودیت و نیاز کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے۔

اس لیے ہوا کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کے نا حق قتل میں بے باك تھے. اور (گم راهی و شقاوت کی یہ روح ان میں) اس لیے (پیدا ہو گئی) کہ (اطاعت کی جگہ) سرکشی سما گئی تھی اور تمام حدیں توڑ کر بے لگام ہو گئے تھے[61] .

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ	(۲۷) جو لوگ (پیغمبر اسلام پر)
هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِئِيْنَ	ایمان لا چکے ہیں وہ ہوں یا وہ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	لوگ ہوں جو یہودی ہیں یا
وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ	نصاری اور صابی ہوں (کوئی ہو
عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	اور کسی گروہ بندی میں سے ہو)

٦١ - محکومی و غلامی سے قوم کا اخلاق پست ہو جاتا ہے اور بلند مقاصد کے لیے جوش و عزم باقی نہیں رہتا بنی اسرائیل فراعنۂ مصر کی غلامی سے آزاد ہو گئے تھے اور قومی عظمت کا مستقبل ان کے سامنے تھا ، لیکن وہ ان حقیر راحتوں کے لیے ترستے تھے جو مصر کی غلامانہ زندگی میں میسر تھیں، اور وہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں شاق گزرتی تھیں جو آزادی و عظمت کی راہ میں پیش آتی تھیں .

وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ۭ
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ
مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ
بِغَیْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
ع ٧ ٧ وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝٦١

ترکاری، گیہوں، دال، پیاز، لہسن
(وغیرہ جو مصر میں ہم کھایا
کرتے تھے) موسیٰ نے یہ سن
کر کہا (افسوس تمہاری غفلت
اور بے حسی پر!) کیا تم چاہتے
ہو ایک ادنیٰ سی بات کے لیے
(یعنی غذا کی لذت کے لیے)
اس (مقصد عظیم) سے دست
بردار ہو جاؤ جس میں (بڑی ہی)
خیر و برکت ہے (یعنی قومی
آزادی و سعادت سے؟ اچھا،
اگر تمہاری غفلت و بدبختی کا یہی حال ہے تو) یہاں سے نکلو شہر کی راہ لو. وہاں یہ تمام چیزیں مل جائیں گی جن کے لیے ترس رہے ہو (٢٦) بہر حال بنی اسرائیل پر خواری و نامرادی کی مار پڑی اور خدا کے غضب کے سزاوار ہوئے. اور یہ

وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٣

کی چوٹیاں تم پر بلند کردی گئی تھیں: دیکھو! جو کتاب تمھیں دی گئی ھے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ھے اسے ھمیشه یاد رکھو (اور یه اس لیے ھے) تا که تم (نافرمانی سے) بچو ٦٣ ۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝٦٥ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦

لیکن پھر تم اپنے عہد سے پھر گئے (٢٨) اور اگر الله کا فضل اور اس کی رحمت تمھارا ساتھ نه دیتی تو (تمھاری گمراھی کی چال تو ایسی تھی که) فورا ھی تباھی کے حوالے ھوجاتے ٦٤. اور یقینا تم ان لوگوں کے حال سے بے خبر نہیں ھو جو تمھیں میں سے تھے اور جنھوں نے ”سبت“ (یعنی تعطیل اور عبادت کے مقدس دن) کے معاملے میں راست بازی

---

٦٣ – بنی اسرائیل کی یه گمراھی که شریعت کے احکام پر=

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲ لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوئے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا. اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ۶۲ .

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور (پھر اپنی تاریخ حیات

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ کا وہ وقت بھی یاد کرو)

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ جب ہم نے تم سے تمہارا عہد لیا تھا (اور یہ وہ وقت تھا کہ تم نیچے کھڑے تھے) اور کوہ طور

---

۶۲ – اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات ایمان و عمل سے وابستہ ہے، نسل و خاندان یا مذہبی گروہ بندی کو اس میں کوئی دخل نہیں. یہودی جب ایمان و عمل سے محروم ہوگئے تو نہ تو ان کی نسل ان کے کام آئی، نہ یہودیت کی گروہ بندی سود مند ہو سکی. خدا کے قانون نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کون ہیں اور کس گروہ بندی سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ صرف یہ دیکھا کہ عمل کا کیا حال ہے اور پھر جب آزمایش عمل میں پورے نہ اترے تو مغضوب و نامراد ہوگئے.

معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تمسخر کر رہے ہو۔ موسیٰ نے کہا: نعوذ باللہ! اگر میں (احکام الٰہی کی تبلیغ میں تمسخر کروں اور) جاہلوں کا سا شیوہ اختیار کروں ٦٧۔ یہ سن کر وہ بولے (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ کھول کر بیان کردے کہ کس طرح کا جانور ذبح کرنا چاہیے (یعنی ہمیں تفصیلات معلوم ہونی چاہییں)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۞٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۞٦٩

موسیٰ نے کہا: خدا کا حکم یہ ہے کہ ایسی گائے ہو جو نہ تو بالکل بوڑھی ہو نہ بالکل بچھیا، درمیانی عمر کی ہو اور اب (کہ تمہیں تفصیل کے ساتھ حکم مل گیا ہے) چاہیے کہ اس کی تعمیل کرو ٦٨۔ (لیکن انہوں نے

٦٧ – کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی گم راہی، یعنی احکام حق کی سیدھی سادی اطاعت کرنے کی جگہ ردّ و کد کرنا، طرح طرح کے سوالات گھڑنا، بلا ضرورت باریک بینیاں کرنی اور دقیقہ سنجیاں کرنی اور شریعت =

کی حدیں توڑ ڈالی تھیں (یعنی حکم شریعت سے بچنے کے لیے حیلوں اور مکاریوں سے کام لیا تھا) (۲۹) ہم نے کہا: ذلیل و خوار بندروں کی طرح ہو جاؤ (انسانوں کے پاس سے ہمیشہ دھتکارے نکالے جاؤ گے)۶۵ ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم نے اس معاملے کو ان سب کے لیے جن کے سامنے ہوا اور ان کے لیے بھی جو بعد کو پیدا ہوئے تازیانۂ عبرت بنادیا اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں اس میں نصیحت و دانائی رکھ دی ۶۶ ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۶۷ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ

اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کا حکم ہے ایک گائے ذبح کردو (بجائے اس کے کہ راست بازی کے ساتھ اس پر عمل کرتے، لگے طرح طرح کی کٹ حجتیاں کرنے) (۳۰) کہنے لگے :

= سچائی کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے اور ان سے بچنے کے لیے طرح طرح کے شرعی حیلے گھڑ لیتے تھے، یعنی محض نمایشی طور پر تو ان کی تعمیل کرلیتے لیکن جو کچھ حقیقی مقصد تھا وہ پورا نہ کرتے۔

اس پر موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ھے: ایسی گاے ھو جو نہ تو کبھی
ھل میں جوتی گئی ھو نہ کبھی آب پاشی کے لیے کام میں لائی
گئی ھو، پوری طرح صحیح سالم، داغ دھبے سے پاك و صاف.
(جب معاملہ اس حد تك پہنچ گیا تو پھر عاجز ھو کر) بولے (ھاں!)
اب تم نے ٹھیك ٹھیك بات بتادی. چنانچہ جانور ذبح کیا گیا اگرچہ
ایسا کرنے پر وہ (دل سے) آمادہ نہ تھے ۷۱.

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءتُمْ
فِيهَا ۭ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُونَ ۝ ۷۲ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ
بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيكُمْ اٰيٰتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ۷۳ ثُمَّ
قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ
قَسْوَةً ۭ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ
لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ

اور (پھر غور کرو وہ واقعہ)
جب تم نے (یعنی تمھاری قوم نے)
ایك جان ھلاك کردی تھی اور
اس کی نسبت آپس میں
جھگڑتے اور ایك دوسرے پر
الزام لگاتے تھے اور جو بات
تم چھپانی چاھتے تھے خدا اسے
آشکارا کردینے والا تھا ۷۲.
چنانچہ ایسا ھوا کہ ھم نے حکم دیا:
اس (شخص) پر (جو فی الحقیقت

پہلے سوال کا جواب پا کر ایک دوسرا سوال کھڑا کر دیا) کہنے لگے:
اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ یہ بھی بتادے کہ جانور کا
رنگ کیسا ہونا چاہیے. موسیٰ نے کہا: حکم الٰہی یہ ھے کہ اس کا
رنگ پیلا ہو، خوب گہرا پیلا، ایسا کہ دیکھنے والوں کا جی
دیکھ کر خوش ہو جائے ٦٩.

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا هِيَ لا إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيْنَا ط وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ
لَمُهْتَدُونَ ۝٧٠ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ
الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط قَالُوا
الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوهَا
۸ ع ۸ وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ع ۝٧١

(جب رنگ کی خصوصیت بھی
معین ہو چکی تو انہوں نے ایک
اور الجھاؤ پیدا کر دیا) کہنے لگے
(ان ساری باتوں کے بعد بھی)
ہمارے لیے جانور کی پہچان مشکل
ھے. اپنے پروردگار سے کہو کہ
(اور زیادہ کھول کے) بتادے کہ
جانور کیسا ہونا چاہیے ان شاء اللہ
ہم ضرور پتا لگالیں گے ۷۰.

= کی سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دینا.
(حکم ذبح کے لیے گنتی، باب ۱۹:۲ اور استثنا، باب ۲۱:۳ دیکھو)

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهٗ مِنْۢ بَعْدِ (۳۲) (پس افسوس ان دلوں پر
مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ۷۵ جن کے آگے پتھر کی سختی اور
چٹانوں کا جماؤ بھی ماند پڑ جائے) اور (یاد رکھو !) خدا (کا قانون)
تمہارے کرتوتوں کی طرف سے غافل نہیں ھے (۳۳) ۷۴.

(۳٤) (مسلمانو !) کیا تم توقع رکھتے ھو کہ یہ لوگ (کلام حق پر غور کریں گے اور اس کی سچائی پرکھ کر) تمہاری بات مان لیں گے، حالانکہ ان میں ایك گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام سنتا تھا اور اس کا مطلب سمجھتا تھا ، لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا تھا (یعنی اس کا مطاب بدل دیتا تھا) (۳۵) ۷۵.

---

۷٤ – بنی اسرائیل کی قلبی و اخلاقی حالت کا انتہائی تنزل حتی کہ اس حالت کا پیدا ھو جانا جب عبرت پذیری اور تنبہ کی استعداد یك قلم معدوم ھو جاتی ھے اور فکر انسان اپنی تباہ شدہ حالت پر قانع و مطمئن ھو جاتا ھے .

۷۵ – بنی اسرائیل کے گزشتہ ایام و وقائع کے ذکر کے بعد ان کے موجودہ اعمال و اقوال پر تبصرہ ، ان کی اعتقادی اور عملی گمراھیوں کی تشریح اور دین الٰہی کے حجج و براھین . سب سے پہلی اور بنیادی گمراھی یہ ھے کہ نہ تو کتاب اللہ کا سچا علم باقی رھا ھے نہ سچا عمل .

قاتل تھا) مقتول کے بعض (اجزاء جسم) سے ضرب لگاؤ. (جب ایسا کیا گیا تو حقیقت کھل گئی اور قاتل کی شخصیت معلوم ہو گئی) اللہ اسی طرح مردوں کو زندگی بخشتا اور تمھیں اپنی (قدرت و حکمت کی) نشانیاں دکھلاتا ھے تاکہ سمجھ بوجھ سے کام لو ۷۳.

اور پھر (۳۱) تمھارے دل سخت پڑ گئے، ایسے سخت گویا پتھر کی چٹانیں ھیں. (نہیں) بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت، کیوں کہ پتھروں میں تو بعض پتھر ایسے بھی ھیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ھیں.

وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ	اور انھیں پتھروں میں ایسی
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ	چٹانیں بھی ھیں جو شق ھو کر
مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ	دو ٹکڑے ھو جاتی ھیں اور ان
خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	میں سے پانی اپنی راہ نکال لیتا ھے.
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ ۷۴ اَفَتَطْمَعُوْنَ	اور پھر انھیں میں وہ چٹانیں
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ	بھی ھیں جو خوف الٰہی سے
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ	(لرز کر) گر پڑتی ھیں.

۷۲ و ۷۳ – بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ھو جانا جو شریعت الٰہی کے رو سے انسان کا بڑے سے بڑا جرم ھے.

(معامله انسان سے نہیں بلکه الله سے هے اور) الله کے علم سے کوئی
بات چهپی نہیں ؟ وه جو کچھ چهپا رکهتے هیں اسے بهی وه جانتا هے
اور جو کچھ ظاهر کرتے هیں وه بهی اس کے سامنے هے۷۷ .

اور پهر (۳۷) انهیں میں وه لوگ بهی هیں جو ان پڑھ هیں اور
جہاں تك کتاب الٰہی کا تعلق هے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں
اور ولولوں کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور محض وهموں
گمانوں میں مگن هیں ۷۸ ۰

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

پس افسوس ان پر جن کا شیوه یه هے که خود اپنے هاتھ سے کتاب لکھتے هیں (یعنی اپنی رایوں اور خواهشوں کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے هیں) پهر لوگوں سے کہتے هیں یه الله کی طرف سے هے (یعنی اس میں جو کچھ لکھا هے وه کتاب الٰہی کے احکام هیں) اور یه سب کچھ اس لیے کرتے هیں تا که اس کے بدلے میں ایك حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کر لیں .

۷۸- ان کے علماء حق فروش هیں اور عوام کا سرمایۂ دین =

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا
قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا
بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا
أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ
عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ٧٦
أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ ٧٧
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ
الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ ٧٨

النصف

اور (دیکھو! ان کا حال تو
یہ ہے کہ) جب یہ ایمان والوں
سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو
مؤمن ظاہر کرتے ہیں، لیکن
جب اکیلے میں ایک دوسرے
سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے
ہیں: جو کچھ تمہیں خدا نے
(تورات کا) علم دیا ہے وہ
ان لوگوں پر کیوں ظاہر کرتے
ہو؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارے
خلاف تمہارے پروردگار کے
حضور اس سے دلیل پکڑیں (یعنی تورات سے تمہارے خلاف
دلیل لائیں) کیا (اتنی موٹی سی بات بھی) تم نہیں سمجھتے؟ (۳۶) (افسوس
ان کے دعوئے ایمان و حق پرستی پر!) کیا یہ نہیں جانتے کہ =

کے لیے (تاکہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف ھو کر پھر جنت میں جا داخل ھوں. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو : یہ بات جو تم کہتے ھو تو (دو حالتوں سے خالی نہیں : یا تو) تم نے خدا سے (غیر مشروط) نجات کا کوئی پٹا لکھوا لیا ھے کہ اب وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا اور یا پھر تم خدا کے نام پر ایك ایسی بات کہہ رھے ھو جس کے لیے تمھارے پاس کوئی علم نہیں ۸۰ .

بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً نہیں ، (آخرت کی نجات کسی

وَّاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْـَٔتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ایك گروہ ھی کی میراث نہیں ھے

۸۰ - یہودیوں کی یہ گمراھی کہ سمجھتے تھے ان کی امت نجات یافتہ امت ھے ، اس لیے ممکن نہیں کہ کوئی یہودی ھمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے.

قرآن ان کے اس زعم باطل کا رد کرتا ھے اور کہتا ھے : جنت و دوزخ کی تقسیم قوموں کی تقسیم کی بنا پر نہیں ھے کہ کسی خاص قوم کے لیے جنت ھو اور باقی کے لیے دوزخ ، بلکہ اس کا تمام تر دار و مدار ایمان و عمل پر ھے. جس انسان نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے برائی کمائی اس کے لیے برائی یعنی عذاب ھے اور جس کسی نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے اچھائی کمائی اس کے لیے اچھائی یعنی نجات ھے ، خواہ وہ کوئی ھو اور کسی گروہ بندی کا ھو.

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ | پس افسوس اس پر جو کچھ ان
اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ | کے ھاتھ لکھتے ھیں اور افسوس
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۷۹ | اس پر جو کچھ وہ اس ذریعے
وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ | سے کماتے ھیں ۷۹. یہ لوگ (یعنے
اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ | یہودی) کہتے ھیں: جہنم کی
اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ | آگ ھمیں کبھی چھونے والی
يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ | نہیں (کیوں کہ ھماری امت خدا
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۰ | کے نزدیک نجات پائی ھوئی امت

ھے) اگر ھم آگ میں ڈالے بھی جائیں گے تو (اس لیے نہیں کہ ھمیشہ عذاب میں رھیں بلکہ) صرف چند گنے ھوے دنوں

= خوش اعتقادی کی آرزوون اور جہالت کے ولولوں کے سوا کچھ نہیں ھے۔

۷۹ - یہودیوں کے علماء کی یہ گم راھی کہ کتاب اللہ کے احکام پر اپنی رایوں اور خواھشوں کو ترجیح دیتے اور پھر اپنے گھڑے ھوے حکموں اور مسئلوں کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل بتاتے۔

یاد کرو) جب ھم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا (وہ عہد کیا تھا؟ کیا اسرائیلیت کے گھمنڈ اور یہودی گروہ بندی کی نجات یافتگی کا عہد تھا؟ نہیں، ایمان و عمل کا عہد تھا) اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، عزیزوں قریبوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کرنا، تمام انسانوں سے اچھا برتاؤ کرنا، نماز قائم کرنی، زکوٰۃ ادا کرنی. (ایمان و عمل کی یہی بنیادی سچائیاں ھیں جن کا تم سے عہد لیا گیا تھا) لیکن تم اس عہد پر قائم نہیں رھے اور ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب الٹی چال چلے اور حقیقت یہ ھے کہ (ھدایت کی طرف سے) تمہارے رخ ھی پھرے ھوئے ھیں ۸۳ •

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ	اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو)
لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ	جب ایسا ھوا تھا کہ ھم نے تم
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ	سے عہد لیا تھا: آپس میں ایك
مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ	دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے
وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۞۸۴	اور نہ اپنے آپ کو (یعنی اپنی

جماعت کے افراد کو) جلاوطن کروگے. تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم (اب بھی) یہ بات مانتے ھو ۸۴ •

---

۸۴ ـ پیروان مذہب کی گمراھی کی وہ حالت جب کہ =

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا	که هر حال میں اسی کے لیے هو
خٰلِدُوْنَ ۝۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	خدا کا قانون تو یه هے که
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ	کوئی انسان هو اور کسی گروه
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا	کا هو لیکن) جس کسی نے
۹ ع ۹ خٰلِدُوْنَ ۝۸۲ وَاِذْ اَخَذْنَا	بهی اپنے کاموں سے برائی
مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	کمائی اور اس کے گناهوں نے
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف	اسے گهیرے میں لے لیا تو وه
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي	دوزخی گروه میں سے هے،
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	همیشه دوزخ میں رهنے والا ۸۱.
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور جو کوئی بهی ایمان لایا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	اور اس کے کام بهی اچهے
الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا	هوے تو وه بهشتی گروه میں
قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ	سے هے، همیشه بهشت میں
مُّعْرِضُوْنَ ۝۸۳	رهنے والا ۸۲. اور (پهر وه وقت

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى	ليکن پھر جب ايسا ھوتا ھے که
تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ	تمهارے جلا وطن کيے ھوے
اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ	آدمی (دشمنوں کے ھاتھ پڑ جاتے
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ	ھیں اور) قیدی ھو کر تمهارے
بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ	سامنے آتے ھیں تو تم فديه
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى	دے کر چھڑا لیتے ھو (اور
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	کہتے ھو: شریعت کی رو سے
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ	ایسا کرنا ضروری ھے) حالانکه
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	(اگر شریعت کے حکموں کا
تَعْمَلُوْنَ ۞ ۸۵	تمهیں اتنا ھی پاس ھے تو

شریعت کی رو سے تو) یہی بات حرام تھی که انھیں ان کے گھروں اور بستیوں سے جلا وطن کر دو (۳۸). (پھر یه کم راھی کی کیسی انتہا ھے که قیدیوں کے چھڑانے اور ان کے فدیے کے لیے مال جمع کرنے میں تو شریعت یاد آجاتی ھے، لیکن اس ظلم و معصیت کے وقت یاد نہیں آتی جس کی وجه سے وہ دشمنوں کے ھاتھ پڑے

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ	لیکن پھر (دیکھو!) تم ہی وہ
اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا	اقرار کرنے والی جماعت ہو
مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ	جس کے افراد ایک دوسرے
عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ؕ	کو بے دریغ قتل کرتے ہیں

اور ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرکے اسے اس کے وطن سے نکال باہر کرتا ہے (اور تم میں سے کسی کو بھی یہ بات یاد نہیں آتی کہ اس بارے میں خدا کی شریعت کے احکام کیا ہیں؟)

= اتباع دین کی روح یک قلم مفقود ہوجاتی ہے اور دین داری کی نمایش صرف اس لیے کی جاتی ہے تاکہ نفسانی خواہشوں اور کام جوئیوں کے لیے اسے آلۂ کار بنایا جائے. اس صورت حال کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت کے بنیادی اور اصولی احکام پر تو کوئی توجہ نہیں کرتا، لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو نمایش اور ریاکاری کا ذریعہ ہو سکتی ہیں اور جن کے کرنے میں کچھ چھوڑنا اور کھونا نہیں پڑتا بہت زور دیا جاتا ہے، حالانکہ اگر ان اصولی باتوں پر ٹھیک ٹھیک عمل کیا جاتا تو یہ فروعی خلاف ورزیاں ظہور ہی میں نہ آتیں. علماء یہود اسی گمراہی میں مبتلا تھے.

بالآخر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو سچائی کی روشن نشانیاں دیں اور روح القدس کی تائید سے ممتاز کیا (لیکن ان میں سے ہر دعوت کی تم نے مخالفت کی).

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ	پھر کیا تمہارا شیوہ ھی یہ ھے
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ	کہ جب کبھی اللہ کا کوئی
اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا	رسول ایسی دعوت لے کر آئے
كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝٨٧	جو تمہاری نفسانی خواھشوں

کے خلاف ھو تو تم اس کے مقابلے میں سرکشی کر بیٹھو اور کسی کو جھٹلاؤ، کسی کو قتل کر دو؟ ۸۷

---

۸۷ - یہ حالت اس بات کا نتیجہ ھے کہ راست بازی اور حق پرستی کی جگہ نفسانی خواھشوں کی پرستش کی جاتی ھے اور یہی وجہ ھے کہ غرض پرستوں نے ھمیشہ داعیان حق و اصلاح کی مخالفت کی ھے. بنی اسرائیل کے تکذیب رسل اور قتل انبیاء سے استشہاد کہ جس طرح ھمیشہ سچائی کے منکر و معاند رھے اسی طرح اب بھی انکار و عناد میں سرگرم ھیں.

اور قید ہوئے) کیا یہ اس لیے ہے کہ کتاب الٰہی کا کچھ حصہ
تو تم مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو؟ (٣٩) ۔ پھر (بتلاؤ!)
تم میں سے جن لوگوں کے کاموں کا یہ حال ہے انہیں پاداش عمل
میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی ہو
اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب! (یاد رکھو!) اللہ (کا
قانون جزاء) تمہارے کاموں کی طرف سے غافل نہیں ہے ٨٥.

أُولَـٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝٨٦ وَلَقَدْ ع ١٠ ١٠
اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا
مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط

یقینا یہی لوگ ہیں جنھوں نے
آخرت (کی زندگی) تاراج
کر کے دنیا کی زندگی مول لی
ہے (پس ایسے لوگوں کے لیے
فلاح کی کوئی امید نہیں) نہ تو
ان کے عذاب میں کمی ہو گی
نہ کہیں سے مدد پاسکیں گے ٨٦.
اور (پھر دیکھو!) ہم نے

(تمہاری رہ نمائی کے لیے پہلے) موسی کو کتاب دی، پھر موسی
کے بعد ہدایت کا سلسلہ پے در پے رسولوں کو بھیج کر جاری رکھا،

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ	تو باوجودیکہ وہ (تورات
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا	کی پیش گوئیوں کی بنا پر اس کے
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ	ظہور کے منتظر تھے اور)
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۸۹	کافروں کے مقابلے میں اس
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ	کا نام لے کر فتح و نصرت کی
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	دعائیں مانگتے تھے ، لیکن جب
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ	وهی جانی بوجھی ہوئی بات
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	سامنے آگئی تو صاف انکار
مِنْ عِبَادِهٖ ۚ	کر گئے . پس ان لوگوں

کے لیے جو (جان بوجھ کر) کفر کی راہ اختیار کریں اللہ کی لعنت ہے (یعنی ایسوں پر فلاح و سعادت کی راہ کبھی نہیں کھلتی) ۸۹ .

(افسوس ان کی شقاوت پر !) کیا ہی بری قیمت ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا ! انہوں نے اللہ کی بھیجی ہوئی سچائی سے انکار کیا اور صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ جس کسی پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کر دیتا ہے (اس میں خود

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۸۸ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ

اور (یہ لوگ اپنے جمود اور بے حسی کی حالت پر فخر کرتے ہیں اور) کہتے ہیں: ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوے ہیں (یعنی اب کسی نئی بات کا اثر ان تک پہنچ ہی نہیں سکتا، حالانکہ یہ اعتقاد کی پختگی اور حق کا ثبات نہیں ہے) بلکہ انکار حق کے تعصب کی پھٹکار ہے (کہ کلام حق سننے اور اثر پذیر ہونے کی استعداد ہی کھودی) اور اسی لیے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ دعوت حق سنیں اور قبول کریں ۸۸ . چنانچہ جب ایسا ہوا کہ اللہ کی طرف سے ان کی ہدایت کے لیے ایک کتاب نازل ہوئی اور وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے سے ان کے پاس موجود ہے

۸۸ – حق کے ثبات اور تقلید کے جمود میں فرق ہے . خیالات کی ایسی پختگی میں کوئی خوبی نہیں کہ ہم دوسروں کی بات سننے ہی سے انکار کردیں . علماء یہود ایسے ہی جمود میں مبتلا تھے اور اسے اعتقاد کی پختگی سمجھ کر فخر کرتے تھے .

اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝٩١ وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝٩٢

کہو: اچھا! اگر واقعی تم (اپنی کتاب پر) ایمان رکھنے والے ہو (اور قرآن کی دعوت سے صرف اس لیے انکار کرتے ہو کہ تورات پر ایمان رکھنے کے بعد اس کی ضرورت نہیں)

تو پھر تم نے پچھلے وقتوں میں خدا کے نبیوں کو کیوں قتل کیا (جو تمہیں تورات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے اور کیوں ایمان کی جگہ انکار و سرکشی کی راہ اختیار کی؟)٩١ . اور (پھر دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ موسیٰ سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آیا، لیکن جب (چالیس دن کے لیے) تم سے الگ ہو گیا تو تم بچھڑے کے پیچھے پڑ گئے اور ایسا کرتے ہوئے یقیناً تم حق سے گزر گئے تھے ٩٢ .

٩١ _ اهل مذاهب کی عالم گیر گمراهی یه هے که جب انهیں اتباع حق کی دعوت دی جاتی هے تو کہتے هیں: همارے پاس همارا دین موجود هے، همیں کسی نئی تعلیم کی ضرورت نہیں حالانکه وه بهول جاتے هیں که جس =

ان کی نسل و جماعت کی کوئی خصوصیت نہیں ھے . یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے پہلے ھی ذلیل و خوار ھو چکے تھے لیکن اس نئے انکار سے اور زیادہ ذلت و خواری کے سزاوار ھوے)

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ۝۹۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ
قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

پس اللہ کا غضب بھی ایک کے بعد ایک ان کے حصے میں آیا اور اس کا قانون یہی ھے کہ انکار حق کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) رسوا کرنے والا عذاب ھوتا ھے۹۰. اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ھے جو کچھ خدا نے اتارا ھے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ھیں: ھم تو صرف وھی بات کہیں گے جو ھم پر اتری ھے (یعنی اس کے سوا جو کچھ ھے اس سے انہیں انکار ھے)حالانکہ وہ خدا کا سچا کلام ھے جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ھوا نمودار ھوا ھے . (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے)

۹۰ ـ قبول حق کی راہ میں جو موانع پیش آتے ھیں ان میں سب سے بڑا مانع نسلی ، جماعتی یا شخصی حسد ھے .

وجہ سے تمہارے دلوں میں بچھڑے کی پوجا رچ گئی ۔ (اے پیغمبر! ان سے) کہو: (دعوت حق سے بے نیازی ظاہر کرتے ہوے) تم اپنے جس ایمان کا دعوی کرتے ہو اگر وہ یہی ایمان ہے تو افسوس اس ایمان پر! کیا ہی بری راہ ہے جس پر تمہارا ایمان تمہیں لے جارہا ہے! ۹۳ ۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۹۴

(یہ لوگ کہتے ہیں: آخرت کی نجات صرف انہیں کے حصے میں آئی ہے) تم ان سے کہو کہ اگر آخرت کا گھر خدا کے نزدیک صرف تمہارے ہی لیے ہے اور تم اپنے اس اعتقاد میں سچے ہو تو (تمہیں دنیا کی جگہ آخرت کا طلب گار ہونا چاہیے: پس بے خوف ہو کر) موت کی آرزو کرو (اور حیات فانی کے پجاری نہ بنو) ۹۴ ۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۹۵

(اے پیغمبر! تم دیکھ لوگے کہ یہ لوگ اپنی بد عملیوں کی وجہ سے جن کا ذخیرہ جمع

۹۴ و ۹۵ – جن کے دل میں نجات اخروی کا سچا یقین =

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ	اور پھر جب ایسا ھوا تھا کہ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ	ھم نے (دین الہٰی پر قائم
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ	رھنے کا) تم سے عہد لیا تھا
وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا	اور کوہ طور کی چوٹیاں تم
وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِىْ	پر بلند کر دی تھیں (تو تم نے
قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ	اس کے بعد کیا کیا؟ تمہیں حکم
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ	دیا گیا تھا کہ) جو کتاب
اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	تمھیں دی گئی ھے اس پر
مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ۹۳	مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور

اس کے حکموں پر کاربند ھو. تم نے (زبان سے) کہا: سنا، اور (دل سے کہا:) نہیں مانتے. اور پھر ایسا ھوا کہ تمھارے کفر کی

= دین کو اپنا دین کہتے ھیں اس پر ان کا عمل کب ھے قرآن کہتا ھے: دین سب کے لیے اور سب کا ایک ھی ھے اور میں اس لیے نہیں آیا ھوں کہ پچھلی سچائیوں کی جگہ کوئی نیا دین پیش کروں، بلکہ اس لیے آیا ھوں کہ ان کا سچا اعتقاد اور عمل پیدا کردوں.

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ	(اے پیغمبر !) یہ اللہ کا
فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ	کلام ہے جو جبریل نے اس
بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ	کے حکم سے تمہارے دل میں
يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ	اتارا ہے اور یہ اس کلام کی
لِلْمُؤْمِنِينَ ۝٩٧ مَن كَانَ	تصدیق کرتا ہوا آیا ہے جو
عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ	اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے .
وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ	اس میں انسان کے لیے
عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝٩٨	ہدایت ہے اور ان لوگوں کے

لیے جو ایمان رکھتے ہیں (فلاح و کامیابی کی بشارت) ۹۷ .
(پھر اگر یہ لوگ اللہ کی وحی و نبوت کے سلسلے کے مخالف
ہیں اور جہل و تعصب سے کہتے ہیں : ہم جبریل کا اتارا ہوا
کلام نہیں مانیں گے ، اس سے ہماری دشمنی ہے تو) تم کہہ دو :
جو کوئی اللہ کا ، اس کے فرشتوں کا ، اس کے رسولوں کا ،
اور جبریل اور میکال کا دشمن ہے تو یقیناً اللہ بھی منکرین حق کا
دوست نہیں ہے ۹۸ .

---

۹۷ و ۹۸ – جو کوئی سلسلہ وحی کا مخالف ہے تو =

کر چکے ہیں کبھی ایسا کرنے والے نہیں اور اللہ ظلم کرنے
والوں کو اچھی طرح جانتا ہے ۹۵ ۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ	اور (پھر اتنا ہی نہیں، بلکہ)
عَلٰی حَیٰوةٍ ج وَمِنَ الَّذِیْنَ	تم دیکھو گے زندگی کی سب
اَشْرَکُوْا ج یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ	سے زیادہ حرص رکھنے والے
یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ج وَمَا هُوَ	یہی لوگ ہیں، مشرکوں سے
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ	بھی زیادہ۔ (ان مدعیان توحید
یُّعَمَّرَ ط وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ م بِمَا	کے دلوں میں حیات فانی کا
١١ ع ١١ یَعْمَلُوْنَ ۹۶	عشق ہے) ان میں سے ایک ایک

آدمی کا دل یہ حسرت رکھتا ہے کہ کاش ایک ہزار برس تک
تو جیے! حالانکہ عمر کی درازی انہیں عذاب آخرت سے نجات
نہیں دلاوے گی اور جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کی نظر سے چھپا
نہیں ہے ۹۶ ۔

= ہے وہ موت سے خائف اور حیات دنیوی کے پجاری نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل کی دنیا پرستی اور حیات دنیوی کی حرص سے ان کے ایمان و یقین سے محرومی پر استشہاد۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ	چنانچہ (دیکھو!) جب ایسا
عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا	ہوا کہ الله کا ایك رسول اس
مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ	کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا
أُوتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللهِ	جو پہلے سے ان کے پاس
وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ	موجود تھی (یعنی حضرت مسیح
لَا يَعْلَمُونَ ۞ ١٠١	کا ظہور ہوا) تو ان لوگوں

میں سے ایك گروہ نے کہ کتاب الٰہی رکھتے تھے، کتاب الٰہی
اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دی گویا اسے جانتے ھی نہیں ۱۰۱ ۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا	اور (پھر دیکھو!) ان لوگوں
الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ	نے (کتاب الٰہی کی تعلیم
سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ	فراموش کرکے جادوگری کے)
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِينَ	ان (مشرکانہ) عملوں کی پیروی
كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ	کی جنہیں شیطان سلیمان کے
السِّحْرَ ۚ وَمَآ أُنْزِلَ	عہد سلطنت کی طرف منسوب

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ | (اے پیغمبر یقین کرو!) ہم
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍۚ وَمَا يَكْفُرُ | نے تم پر سچائی کی روشن
بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝٩٩ | دلیلیں نازل کی ہیں اور ان سے
اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا | کوئی انکار نہیں کرسکتا مگر
نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ | صرف وہی جو راست بازی
اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٠ | کے دائرے سے باہر ہو گیا

ہے ۹۹ . (٤٠) جب کبھی ان لوگوں نے اتباع حق کا کوئی عہد کیا تو کسی نہ کسی گروہ نے ضرور ہی اسے پس پشت ڈال دیا اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں بڑی تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جن کے دل ایمان سے خالی ہیں ۱۰۰ .

= وہ اللہ اور اس کے قوانین ہدایت کا مخالف ہے .

۹۹ – پیغمبر اسلام سے خطاب کہ دعوت حق کا ظہور سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ ہوا ہے جن سے کوئی راست باز انسان انکار نہیں کرسکتا اور اگر علماء یہود باوجود کتاب اللہ کے حامل ہونے کے انکار کر رہے ہیں تو یہ کفر وجحود کا کوئی نیا مظاہرہ نہیں ہے جس پر تعجب ہو، اس سے پہلے بھی ان کی روش ایسی ہی رہ چکی ہے .

مِنْ خَلَاقٍ ۫ۖ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲

كه ديكهو! همارا وجود تو ايك فتنه هے ، پهر تم كيوں كفر ميں مبتلا هوتے هو؟

(يعنى جادوگرى كى باتوں كا برا هونا ايك ايسى مانى هوئى بات هے كه جو لوگ اس كے سكهانے والے تهے وه بهى تسليم كرتے تهے كه يه بات خدا پرستى كے خلاف هے) ليكن اس پر بهى لوگ ان سے ايسے ايسے عمل سيكهتے جن كے ذريعے شوهر اور بيوى ميں جدائى ڈالنا چاهتے حالانكه وه كسى انسان كو نقصان نهيں پهنچاسكتے تهے . هاں! يه هو سكتا تها كه خدا كے حكم سے كسى كو نقصان پهنچنے والا هو اور نقصان پهنچ جائے . (بهر حال) يه لوگ (كتاب الٰهى كى تعليم فراموش كر كے) ايسى باتيں سيكهتے هيں جو انهيں سراسر نقصان پهنچانے والى هيں اور كوئى فائده نهيں ركهتيں . اور (پهر كچه يه بات بهى نهيں كه انهيں احكام الٰهى كى خبر نه هو) انهيں اچهى طرح معلوم هے كه جو كوئى (اپنا دين و ايمان بيچ كر) جادوگرى كا خريدار هوتا هے اس كے ليے آخرت كى بركتوں ميں كوئى حصه نهيں هوتا . (پس افسوس ان كى اس خريد و فروخت پر!) كيا هى برى جنس هے جس كے بدلے انهوں نے اپنى جانوں كى نجات بيچ ڈالى . كاش وه اس حقيقت كى خبر ركهتے! (٤١) ١٠٢ .

---

١٠٢ - بنى اسرائيل كے ضعف عقل و ايمان پر اس واقعے=

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ	کر کے پڑھا پڑھایا کرتے تھے،
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا	حالانکہ سلیمان کبھی کفر کا
يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى	مرتکب نہیں ہوا۔ در اصل یہ
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ	انھیں شیطانوں کا کفر تھا کہ
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ	لوگوں کو جادوگری سکھلاتے
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا	تھے۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ	کہ بابل میں دو فرشتوں ہاروت
الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ	اور ماروت پر اس طرح کی
بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ	کوئی بات نازل ہوئی تھی
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ	(جیسا کہ ان لوگوں میں مشہور
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ	ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ) وہ جو
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ	کچھ بھی کسی کو سکھلاتے تھے تو
اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ	یہ کہے بغیر نہیں سکھلاتے تھے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ
١٢ ع ١٢ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٣

اگر یہ لوگ (خدا کے حکموں پر سچائی کے ساتھ) ایمان لاتے اور نیک عملی کی چال اختیار کرتے تو ان کے لیے اللہ کے حضور بہتر اجر تھا (٤٢) کاش وہ سمجھ بوجھ سے کام لیں ! ١٠٣ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤

مسلمانو! (پیغمبر اسلام کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو ان منکرین حق کی طرح) یہ نہ کہو کہ "راعنا" (جو مشتبہ اور دو معنی رکھنے والا لفظ ہے، بلکہ) کہو "انظرنا: ہماری طرف التفات کیجیے" اور وہ جو کچھ بھی کہیں اسے جی لگا کر سنو (اور اس کی اطاعت کرو) .

= سے استشہاد کہ جادوگروں کے شعبدوں پر جھک پڑے تھے اور کتاب الٰہی کی تعلیم پس پشت ڈال دی تھی .
ضمناً اس حقیقت کا اعلان کہ اس بارے میں جو خرافات مشہور ہیں ان کی کوئی اصلیت نہیں .

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اور پھر) کیا تم نہیں جانتے
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ	کہ اللہ ھی کے لیے آسمان کی
وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	سلطانی ھے اور اس کے سوا
مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۞ ١٠٧	کوئی نہیں جو تمہارا دوست
اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا	اور مددگار ھو ١٠٧ . پھر کیا تم
رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ	چاھتے ھو اپنے رسول سے
مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ	بھی (دین کے بارے میں)

= بدل گئے تھے یا اس کے پیرووں کی عملی روح معدوم ھو گئی تھی ، اس لیے ضروری ھوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے . بعض حالتوں میں ایسا ھوا کہ امتداد وقت سے پچھلی تعلیم بالکل فراموش ھو گئی اور اصلیت میں سے کچھ باقی نہ رھا ، پس لا محالہ تجدید ھدایت ناگزیر ھوئی .

سنت الٰہی یہ ھے کہ نسخ شرائع ھو یا نسیان شرائع لیکن ھر نئی تعلیم پچھلی تعلیم سے بہتر ھوگی یا اس کے مانند ھوگی ، ایسا نہیں ھوتا کہ کمتر ھو . کیوں کہ اصل تکمیل و ارتقاء ھے نہ کہ تنزل و تسفل .

اپنی رحمت کے لیے چن لیتا ہے اور وہ بہت بڑا فضل رکھنے والا ہے ۱۰۵ ۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ۱۰۶

(۴۳) ہم اپنے احکام میں سے جو کچھ بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا حکم نازل کر دیتے ہیں ۔ (پس اگر اب ایک نئی شریعت ظہور میں آئی ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو (۴۴)) ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ؟ (اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری ہدایت کے لیے حسب ضرورت احکام بھیج سکتا ہے تو یقینا اس کے بعد بھی بار بار ایسا کر سکتا ہے) ۱۰۶ ۔

---

۱۰۶ - ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کا ظہور اس لیے ہوا کہ یا تو "نسخ" کی حالت طاری ہوئی یا "نسیان" کی ۔ "نسخ" یہ ہے کہ ایک بات پہلے سے موجود تھی لیکن موقوف ہو گئی اور اس کی جگہ دوسری بات آ گئی ۔ "نسیان" کے معنی بھول جانے کے ہیں ۔ پس بعض حالتوں میں ایسا ہوا کہ پچھلی شریعت کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی لیکن احوال و ظروف =

فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ | ظاہر ہو چکی ہے ، لیکن پھر بھی
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ | اس حسد کی وجہ سے جس کی
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ١٠٩ | جلن ان کے اندر ہے ، پسند نہیں الثلث

کرتے کہ تم راہ حق میں ثابت قدم رہو ۔ پس چاہیے کہ (ان سے لڑنے جھگڑنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو اور) عفو و درگذر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو جائے (اور وہ حق کو فتح مند کر کے بتلا دے کہ کون حق پر تھا اور کس کی جگہ باطل پرستی کی جگہ تھی) بلاشبہ وہ ہر بات پر قادر ہے ۱۰۹ ۔

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا | اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ
الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا | ادا کرو (٤٥) (یاد رکھو!) جو
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ | کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا | پونجی پہلے سے اکٹھی
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ ١١٠ | کر لو گے اللہ کے پاس اس کے

نتیجے موجود پاؤ گے (یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات

= اور کاوشیں کرنی اور ایک سیدھے سادے معاملے کو پیچیدہ بنا دینا ۔

ویسے ہی سوالات کرو جیسے اب سے پہلے موسیٰ سے کیے جا چکے ہیں؟

وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

(یعنی جس طرح بنی اسرائیل نے راست بازی کی جگہ کٹ حجتیاں کرنے اور بلا ضرورت باریکیاں نکالنے کی چال اختیار کی تہی، ویسی ہی تم بہی اختیار کرو سو یاد رکہو!) جو کوئی بہی ایمان کی نعمت پا کر پہر اسے کفر سے بدل دے گا تو یقینا وہ سیدھے راستے سے بھٹك گیا اور فلاح و کام یابی کی منزل اس پر گم ہو گئی ۱۰۸۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ

(یاد رکہو!) اہل کتاب میں ایك بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو چاہتے ہیں تمہیں ایمان کے بعد پہر کفر کی طرف لوٹا دیں اور اگرچہ ان پر سچائی

۱۰۸ - کثرت سوال اور تعمّق فی الدین کی ممانعت۔
"تعمق" یعنی ضرورت سے زیادہ باریکیاں نکالنی =

اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو تو ثابت کرو. تمھارے دعوے کی دلیل کیا ھے ۱۱۱.

۱۱۱ – اهل مذاهب کی عالم گیر گمراهی یه ھے که انھوں نے دین کی سچائی جو ایك هی تھی اور یکساں طور پر سب کو دی گئی تھی، مذھبی گروه بندیوں کے الگ الگ حلقے بنا کر ضائع کردی. اب هر گروه دوسرے گروه کو جھٹلاتا ھے اور صرف اپنے هی کو سچائی کا وارث سمجھتا ھے. سوال یه ھے که اس نزاع کا فیصله کیوں کر هو؟ اگر کوئی ایك گروه هی سچا ھے تو کیوں وهی سچا هو، دوسرے سچے نه هوں؟ اگر سب سچے هیں تو پھر کوئی بھی سچا نهیں، کیوں که هر گروه دوسرے کو جھٹلا رها ھے. اگر سب جھوٹے هیں تو پھر خدا کی سچائی گئی کهاں؟

قرآن کهتا ھے: خدا کی سچائی سب کے لیے ھے اور سب کو ملی تھی، لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا. سب اصل کے اعتبار سے سچے هیں اور سب عمل کے اعتبار سے جھوٹے. میں چاهتا هوں اسی مشترك اور عالم گیر سچائی پر سب کو جمع کردوں اور مذهبی نزاع کا خاتمه هو جائے. یه مشترك اور عالم گیر سچائی کیا ھے؟ خدا پرستی اور نیك عملی کا قانون ھے. یهی قانون خدا کا ٹھیرایا هوا=

ظاهر ہوں گے) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ۱۱۰ .

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ ۱۱۱

اور یہودی کہتے ہیں : جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو . اسی طرح عیسائی کہتے ہیں : جنت میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ عیسائی نہ ہو (یعنی ان میں سے ہر گروہ سمجھتا ہے آخرت کی نجات صرف اسی کے حصے میں آئی ہے اور جب تک ایك انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا . اے پیغمبر !) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) امنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقت حال . تم ان سے کہو :

---

۱۱۰ - نماز و زکٰوۃ یعنی قلبی اور مالی عبادت کی سرگرمی ایك ایسی حالت ہے جس سے جماعت کی معنوی استعداد نشوونما پاتی ہے اور قوی ہوتی ہے . جس جماعت میں یہ سرگرمی موجود ہو وہ نہ تو دین سے برگشتہ ہوسکتی ہے نہ اس کی اجتماعی قوت میں کمزوری آسکتی ہے .

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ	(٤٦) يهودی کہتے ہیں: عیسائیوں
النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ص وَّ قَالَتِ	کا دین کچھ نہیں ہے . عیسائی
النَّصٰرٰی لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰی	کہتے ہیں : یہودیوں کے پاس
شَیْءٍ لا وَّ هُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط	کیا دھرا ہے ؟ حالانکہ الله کی
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ	کتاب دونوں پڑھتے ہیں
لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج	(اور اصل دین دونوں کے لیے
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ	ایك ہی ہے) ٹھیك ایسی ہی بات
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ	ان لوگوں نے بھی کہی جو
يَخْتَلِفُوْنَ ۞ ۱۱۳	(مقدس نوشتوں کا) علم

نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب نے کہ وہ بھی صرف اپنے طریقے ہی کو سچائی کا طریقہ سمجھتے ہیں) اچھا ! (٤٧) قیامت کے دن الله ان کے درمیان حاکم ہوگا اور جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دے گا ۱۱۳ .

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۱۱۲ ۱۳ ع ۱۳

ھاں ! (بلا شك نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے ، مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی ، وہ تو ایمان و عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیك عمل بھی ہوا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا ، نہ تو اس کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی ۱۱۲ ۔

= دین ہے ، اسی کو میں " الاسلام " کے نام سے پکارتا ہوں ۔

یہودی کہتے تھے : جب تك ایك انسان یہودی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پا سکتا ۔ عیسائی کہتے تھے : جب تك عیسائی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں مل سکتی ۔ قرآن کہتا ہے : نجات کا دار و مدار خدا پرستی اور نیك عملی پر ہے ، نہ کسی خاص گروہ بندی پر ۔ جو انسان بھی خدا پرست اور نیك عمل ہوگا نجات پائے گا خواہ تمہاری گھڑی ہوئی گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۱۵

اور (دیکھو!) پورب ہو یا پچھم ساری دنیا اللہ ہی کے لیے ھے۔ (اس کی عبادت کسی ایک رخ اور مقام ھی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم اللہ کی طرف رخ کر لو، اللہ تمہارے سامنے ھے۔ بلا شبہ اس کی قدرت کی سمائی بڑی ھی سمائی ھے اور وہ سب کچھ جاننے والا ھے ۱۱۵۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا لا سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۱۱۶

اور (عیسائیوں کو دیکھو!) انھوں نے کہا: خدا نے (نوع انسانی کا گناہ معاف کرنے کے لیے مسیح کو) اپنا بیٹا بنایا

= چاھتا ھے دوسرے گروہ کی عبادت گاھیں ڈھا دے اور ویران کر دے، حالانکہ سب خدا پرستی کے مدعی ھیں اور سب کا خدا ایک ھی خدا ھے۔

خدا کسی خاص عبادت گاہ کی چار دیواری کے اندر محدود نہیں ھے کہ صرف وھیں اس کی عبادت کی جا سکے۔ جہاں کہیں بھی اسے اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے وہ قبول کرے گا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ ۱۱۴

اور (غور کرو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا انسان کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی عبادت گاھوں میں اس کے نام کی یاد کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ہو؟ جن لوگوں کے ظلم کا یہ حال ہے یقینا وہ اس لائق نہیں کہ خدا کی عبادت گاھوں میں قدم رکھیں، بجز اس حالت کے کہ (دوسروں کو اپنی طاقت سے ڈرانے کی جگہ خود دوسروں کی طاقت سے) ڈرے سہمے ہوے ہوں (۴۸). (یاد رکھو!) ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی سخت عذاب ہے ۱۱۴ .

۱۱۴ - مذھبی گروہ بندی کا تعصب یہاں تك بڑھ گیا ہے کہ ھر گروہ کے لیے اس کی مخصوص عبادت گاھیں ھیں. اگر دوسرے گروہ کا کوئی آدمی ان میں خدا کی عبادت کرنا چاھے تو اسے روك دیا جاتا ہے اور ھر گروہ =

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۱۱۸

تو (دیکھو! گم راھی کی) جیسی بات یہ کہہ رھے ھیں، ٹھیك ٹھیك ایسی ھی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ھیں . اس بارے میں پہلوں اور پچھلوں سب کے دل ایك ھی طرح کے ھوے . (بہر حال اگر یہ لوگ نشانیوں ھی کے طلب گار ھیں تو چاھیے نشانیوں کی پہچان بھی کریں) ھم نے ان لوگوں کے لیے جو ماننے والے ھیں کتنی ھی نشانیاں نمایاں کر دی ھیں (۴۹) ۱۱۸ .

۱۱۸ — مشرکین عرب اور ان کے جاھلانہ و معاندانہ اعتراضات .

جس طرح انسانی سچائی کا مزاج ھمیشہ ایك ھی طرح کا رھا ھے، اسی طرح انسانی گم راھی کا مزاج بھی ایك ھی طرح کا رھتا ھے . یہی وجہ ھے کہ ھم دیکھتے ھیں ھر زمانے میں منکرین حق نے ایك ھی طریقے پر سچائی کو جھٹلایا ھے اور ایك ھی طرح کی صدائیں بلند کی ھیں .

حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک ھے (وہ کیوں اس بات کا محتاج ھو کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے ؟) زمین اور آسمان میں جو کچھ ھے سب اسی کا ھے اور سب اس کے فرمان کے آگے جھکے ھوے ھیں ۱۱۶ ۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وہ آسمان و زمین کا صناع ھے ۔

وَ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۱۱۷ ھے تو (نہ تو اسے کسی مددگار کی ضرورت ھوتی ھے (نہ ذریعوں کی) . بس وہ حکم دیتا ھے کہ ھوجا اور جیسا کچھ اس نے حکم دیا تھا ویسا ھی ظہور میں آجاتا ھے ۱۱۷ ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا اور جو لوگ (مقدس نوشتوں

يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ کہتے ھیں : (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ھے تو) کیوں ایسا نہیں ھوتا کہ خدا ھم سے براہ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب) نشانی ھی بھیج دے ۔

۱۱۶ – عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ کتاب الٰہی کی تعلیم سے منحرف ھوگئے اور ابنیت مسیح کے اعتقاد باطل پر اپنی کلیسائی گروہ بندی قائم کر لی ۔

وہ تو صرف اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں کہ تم ان کی (بنائی ہوئی) جماعتوں کے پیرو ہو جاؤ (کیوں کہ جس بات کو انھوں نے دین سمجھ رکھا ہے وہ گروہ پرستی کے تعصب کے سوا کچھ نہیں ہے).

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ
وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝ ۱۲۰

پس تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت کی راہ تو وہی ہے جو ہدایت کی اصلی راہ ہے (نہ کہ تمھاری خود ساختہ گروہ بندیاں). اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی، باوجودیکہ تمھارے پاس علم و یقین کی روشنی آچکی ہے تو (یہ ہدایت الٰہی سے منہ موڑنا ہوگا اور پھر) اللہ کی دوستی اور مددگاری سے تم یک سر محروم ہو جاؤ گے ۱۲۰.

---

۱۲۰ – یہ جتنی ملتیں الگ الگ بنا لی گئی ہیں یعنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لی گئی ہیں مثلاً یہودیت اور مسیحیت تو یہ سب انسانی گم راہی کی بناوٹیں ہیں. ہدایت کی راہ تو بس ہدایت کی راہ ہے. جو کوئی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا خواہ ان بنائی ہوئی ملتوں میں داخل ہو یا نہ ہو.

مذہبی گروہ بندی کا نتیجہ یہ ہے کہ حق پسندی =

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا (اے پیغمبر!) یہ ایک حقیقت ہے

وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ کہ ہم نے تمہیں (خلق اللہ کی

اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝۱۱۹ ہدایت کے لیے) بھیجا ہے

اور اس لیے بھیجا ہے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت دو اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کر دو (یعنی تمہاری دعوت تمام تر خدا پرستی اور نیک عملی کی دعوت ہے. پھر جو لوگ نشانیاں مانگ رہے ہیں، اگر فی الحقیقت ان میں سچائی کی طلب ہے تو غور کریں تمہاری دعوت سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو سکتی) ہے (۵۰). جو لوگ (اپنی محرومی و شقاوت سے) دوزخی گروہ ہو چکے تم ان کے لیے خدا کے حضور جواب دہ نہیں ہو گے (تمہارا کام صرف پیام حق پہنچا دینا ہے) ۱۱۹ •

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا اور (حقیقت یہ ہے کہ تم اپنی

النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ سچائی کی کتنی ہی نشانیاں پیش

کرو، لیکن) یہود اور نصاری تم سے خوش ہونے والے نہیں.

۱۱۹ - سچائی کی پہچان رکھنے والوں کے لیے سب سے بڑی نشانی پیغمبر کی تعلیم اور اس کی زندگی ہے. اور یہ بات سنت الٰہی کے خلاف ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیالات کے مطابق فرمایشی معجزے دکھلائے جائیں.

(قبولیت حق کی استعداد رکھتے ھیں اور اس لیے وھی ھیں جو) اس پر ایمان لائیں گے ۔ اور جو کوئی (ان میں سے) انکار کرتا ھے تو (اس کی ھدایت کی کوئی امید نہیں) یہ وہ لوگ ھیں جن کے لیے تباھی و نا مرادی ھے ۱۲۱ ۰

یٰبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۱۲۲	اے بنی اسرائیل ! میری وہ نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمھیں سرفراز کیا تھا ۔ میں نے تمھیں دنیا کی قوموں میں برگزیدگی عطافرمائی تھی ۱۲۲ ۰
وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۱۲۳	اور (دیکھو !) اس دن سے ڈرو جو یقینا آنے والا ھے (اور جس دن ھر انسان کو

اپنے اعمال کے نتیجوں سے دوچار ھونا ھے) ۔ اس دن نہ تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی (کہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لو) نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا (کہ اپنی بد عملیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لو)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ۱۲۱	اهل کتاب میں جو لوگ ایسے هیں جو کتاب الٰہی کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرتے هیں (یعنی راست بازی و اخلاص کے ساتھ پڑھتے هیں) تو وهی هیں جو

۱٤ ع ۱٤

= اور حقیقت بینی کی جگہ محض گروہ پرستی کی روح کام کر رهی هے. لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ ایك انسان کا اعتقاد اور عمل کیسا هے، صرف یہ دیکھتے هیں کہ وہ هماری گروہ بندی میں داخل هے یا نہیں. جب لوگوں کی ذهنیت ایسی هو جائے تو ظاهر هے کہ دلائل و حقائق کچھ کام نہیں دے سکتے. کتنی هی سچی اور معقول بات کیوں نہ کہی جائے ان لوگوں کے لیے بے کار هو گی.

جب تك تم یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندی میں داخل نہ هو جاؤ یہودی اور عیسائی تم سے خوش هونے والے نہیں، اگرچہ تمهارا اعتقاد اور عمل کتنا هی اچھا اور معقول هو اور خود ان کی مسلمہ تعلیمات کے ٹھیك ٹھیك مطابق هی کیوں نہ هو.

= اس محل میں چار بصیرتیں رکھتا ھے :

١ – یہود و نصاری اور مشرکین عرب تینوں گروھوں کے لیے حضرت ابراھیم کی شخصیت ایك مسلمه شخصیت تھی ، اس لیے ان کی دعوت سے استشہاد تینوں کے لیے ناقابل انکار استشہاد تھا .

٢ – مذھبی گروہ بندی کے خلاف تینوں گروھوں کے لیے ایك حجت قاطع ھے . یه ظاھر ھے که تینوں گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم حضرت ابراھیم کے بہت بعد پیدا ھوے . سوال یه ھے که حضرت ابراھیم کا طریقه کیا تھا ؟ یقینا وہ ان گروہ بندیوں کا طریقه نه تھا . پس جو طریقه ان کا تھا اسی کی دعوت قرآن دیتا ھے .

٣ – یہودیوں کی جماعتی سرگرانی زیادہ تر نسلی غرور کا نتیجه تھی ، وہ کہتے تھے : ھم حضرت ابراھیم کی نسل سے ھیں اور تورات میں ھے که خدا نے ان کی نسل کو برکت دی . اس بیان نے واضح کر دیا که اول تو نسل کے شرف میں بنی اسحاق کی طرح بنی اسماعیل بھی شریك ھیں . پھر جو کچھ بھی ھو خدا کا عہد برکت نیك کرداروں کے لیے تھا نه که بدکرداروں کے لیے . جن لوگوں نے ایمان و عمل کی سعادت کھودی ان کے لیے نسل کا امتیاز کچھ سود مند نہیں ھوسکتا .

٤ – پچھلی امتوں کی محرومیوں کے ذکر کے بعد =

نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال لو) اور نہ ہی ایسا ہوگا کہ مجرموں کو کہیں سے مدد ملے ۱۲۳ ۔

وَ اِذِ ابۡتَـلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ۞ ۱۲٤

اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب ابراهیم کو اس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا تھا اور وہ ان میں پورا اترا تھا. جب ایسا ہوا تو خدا نے فرمایا: اے ابراهیم! میں تجھے انسانوں کے لیے امام بنانے والا ہوں (یعنی دنیا کی آنے والی قومیں تیری دعوت قبول کریں گی اور تیرے نقش قدم پر چلیں گی). ابراهیم نے عرض کیا: جو لوگ میری نسل میں سے ہوں گے ان کی نسبت کیا حکم ہے؟ ارشاد ہوا: جو ظلم و معصیت کی راہ اختیار کریں تو ان کا میرے اس عہد میں کوئی حصہ نہیں ۱۲٤ ۔

۱۲٤ - حضرت ابراهیم علیہ السلام کی آزمایش، منصب امامت کا عطیہ، دین الٰہی کی دعوت، معبد کعبہ کی تعمیر اور امت مسلمہ کے ظہور کی دعا. یہ ذکر =

طواف کرنے والوں، عبادت کے لیے ٹھیرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) پاک رکھنا (اور ظلم و معصیت کی گندگیوں سے آلودہ نہ کرنا) ١٢٥ .

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ
هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ
مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اور (پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے خدا کے حضور دعا مانگی تھی: اے پروردگار! اس جگہ کو (جو دنیا کی آباد سرزمینوں سے دور اور سرسبزی و شادابی سے یک قلم محروم ہے) امن و امان کا ایک آباد شہر بنادے اور اپنے فضل و کرم سے ایسا کر کہ یہاں کے بسنے والوں میں جو لوگ تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں ان کے رزق کے لیے ہر طرح کی پیداوار مہیا ہو جائے.

قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ
النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ١٢٦

اس پر ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ (تمہاری دعا قبول کی گئی. یہاں کے باشندوں میں سے) جو کوئی کفر کا شیوہ اختیار کرے گا سو اسے بھی ہم (سر و سامان رزق سے) فائدہ اٹھانے دیں گے، البتہ یہ فائدہ اٹھانا بہت تھوڑا ہوگا،

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۱۲۵

اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے (مکہ کے) اس گھر کو (یعنی خانہ کعبہ کو) انسانوں کی گرد آوری کا مرکز اور امن و حرمت کا مقام ٹھیرا دیا اور حکم دیا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (ہمیشہ کے لیے) نماز کی جگہ بنا لی جائے۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو حکم دیا تھا کہ ہمارے نام پر جو گھر بنایا گیا ہے اسے

= یہ حقیقت واضح کرنی تھی کہ اب توفیق الٰہی نے پیروان دعوت قرآن کو خدمت حق کے لیے چن لیا ہے اور اقوام عالم کی ہدایت کا سر رشتہ ان کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے دعوت قرآن کے ظہور کی معنوی تاریخ بیان کر دی جائے۔ چنانچہ معبد کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم کی دعا کا ذکر اسی غرض سے کیا گیا ہے کہ آنے والے بیان کے لیے ایک قدرتی تمہید کا کام دے۔

فرماں بردار ھو. خدایا! ھمیں ھماری عبادت کے (سچے) طور طریقے بتادے اور ھمارے قصوروں سے درگذر کر. بلا شبہ تیری ھی ذات ھے جو رحمت سے درگذر کرنے والی ھے اور جس کی رحیمانہ درگذر کی کوئی انتہا نہیں ۱۲۸ ۰

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۲۹

۱۵ ع ۱۵

اور خدایا! (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیجیو کہ اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایک رسول پیدا ھو جو انھیں میں سے ھو. وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے. اے پروردگار! بلا شبہ تیری ھی ذات ھے جو حکمت والی اور سب پر غالب ھے ۱۲۹ ۰

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ج وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۳۰

(یہ ھے ابراھیم کا طریقہ) اور ان لوگوں کے سوا جنھوں نے اپنے آپ کو نادانی و جہالت کے حوالے کر دیا ھے کون ھے

کیوں که بالآخر اسے (پاداش عمل میں) چار و ناچار دوزخ میں جانا ھے (۵۱) اور کیا ھی برا اس کا ٹھکانا ھوا ۱۲۶ ۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ ۖ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۱۲۷

اور (پھر دیکھو ! وہ کیسا عظیم الشان اور انقلاب انگیز وقت تھا) جب ابراھیم خانه کعبه کی نیو ڈال رھا تھا اور اسماعیل بھی اس کے ساتھ شریك تھا (ان کے ھاتھ پتھر چن رھے تھے اور دل و زبان پر یه دعا طاری تھی) : اے پروردگار! ھمارا یه عمل تیرے حضور قبول ھو. بلا شبه تو ھی ھے جو دعاؤں کا سننے والا اور (مصالح عالم کا) جاننے والا ھے ۱۲۷ ۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ۖ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۱۲۸

اے پروردگار ! (اپنے فضل وکرم سے) ھمیں ایسی توفیق دے که ھم سچے مسلم (یعنی تیرے حکموں کے فرمان بردار) ھو جائیں اور ھماری نسل میں سے بھی ایك ایسی امت پیدا کردے جو تیرے حکموں کی

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ	اور پھر اسی طریقے کی ابراهیم نے
وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ	اپنے بیٹوں کو اور (اس کے
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا	پوتے) یعقوب نے اپنی اولاد
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ	کو وصیت کی تھی. انھوں نے
مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۱۳۲	کہا: اے میرے بیٹو! خدا نے

تمھارے لیے اس دین (حقیقی) کی راہ پسند فرمالی ھے تو دیکھو! دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ھو (یعنی فرماں بردار ھو) ۱۳۲ .

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ	(۵۲) پھر کیا تم اس وقت موجود
يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ	تھے جب یعقوب کے سرھانے
لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ	موت آ کھڑی ھوئی تھی اور
بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ	اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت
وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ	کرتے ھوے پوچھا تھا: میرے
وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا	بعد کس کی عبادت کرو گے؟

جو ابراھیم کے طریقے سے منہ پھیر سکتا ھے؟ اور واقعہ یہ ھے کہ ھم نے دنیا میں بھی اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا اور آخرت میں بھی اس کی جگہ نیک انسانوں کے زمرے میں ھوگی ۱۳۰ ۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۳۱ جب ابراھیم کے پروردگار نے اسے حکم دیا تھا کہ فرماں بردار ھوجا تو وہ پکار اٹھا تھا: میں اس کے حکموں کا فرماں بردار ھوگیا جو تمام دنیا کا پروردگار ھے ۱۳۱ ۔

---

۱۳۰ - دین کی جو راہ ابراھیم نے اختیار کی تھی وہ کیا تھی؟ ان کے بعد ان کی اولاد جس طریقے پر چلتی رھی وہ کون سا طریقہ تھا؟ خود "اسرائیل" یعنی حضرت یعقوب نے اپنے بستر مرگ پر جس دین کی وصیت کی وہ کون سا دین تھا؟ یقیناً وہ یہودیت اور مسیحیت کی گروہ بندی نہ تھی، وہ صرف خدا پر ایمان لانے اور اس کے قانون سعادت کی فرماں برداری کرنے کی فطری اور عالم گیر سچائی تھی اور اسی کی دعوت قرآن دیتا ھے ۔

دین الٰہی کو اسی لیے "الاسلام" کے نام سے تعبیر کیا گیا جس کے معنی اطاعت کرنے کے ھیں یعنی ھر طرح کی نسبتوں اور گروہ بندیوں سے الگ ھوکر صرف اطاعت حق کی طرف انسان کو دعوت دی جائے ۔

وَ قَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ١٣٥	(٥٥) یهودیوں نے کہا: یهودی هوجاؤ، هدایت پاؤ گے. نصاری نے کہا: نصرانی هوجاؤ، هدایت پاؤ گے. لیکن تم کهو:

نهیں (خدا کی عالمگیر سچائی ان گروه بندیوں میں محدود نهیں هوجاسکتی) اس کی راه تو وهی "حنیفی" راه هے جو ابراهیم کی راه تهی (یعنی تمام انسانی طریقوں سے منه موڑنا اور صرف خدا کے سیدهے سادے فطری طریقے کا هو رهنا) اور یقیناً وه شرك کرنے والوں میں سے نه تها (٥٦) ١٣٥ .

= ماضی کے افسانوں میں گم رهے گا اور هر پرانے طور طریقے کو تقدیس کی نظر سے دیکهے گا. هندو هزاروں برس سے مهابهارت اور پرانوں کے افسانوں میں پهنسے هوئے هیں. مسلمانوں کے دو فرقے آج تك اس نزاع سے فارغ نهیں هوئے که تیره سو برس پهلے سقیفه میں خلافت کا جو انتخاب هوا تها وه صحیح تها یا غلط؟ لیکن قرآن کهتا هے " تلك امة قد خلت لها ما کسبت و لکم ما کسبتم " یه ایك گروه تها جو گزر چکا، اب اس کے پیچهے پڑے رهنے سے تمهیں کوئی فائده نهیں هوسکتا. تم اپنی خبر لو، ان کے اعمال ان کے لیے تهے، تمهارے تمهارے لیے هیں.

١٣٥ - بهر حال هدایت کی راه ان گروه بندیوں کی =

وَّاحِدًا ۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ١٣٣ انھوں نے جواب دیا: اسی خدائے واحد کی جس کی تو نے عبادت کی ھے اور تیرے بزرگوں ابراھیم، اسماعیل اور اسحاق نے کی ھے اور ھم اس کے حکموں کے فرماں بردار ھوئے ١٣٣ ۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٣٤ (بھر حال) یہ ایك امت تھی جو گزر چکی (٥٣)، اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا، تمھارے لیے وہ ھوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ھوگی کہ ان لوگوں کے اعمال کیسے تھے ١٣٤ ۔

١٣٤ - قانون الٰہی یہ ھے کہ ھر فرد اور جماعت کو وھی پیش آتا ھے جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ھے۔ نہ تو ایك کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ھے نہ ایك کی بد عملی کے لیے دوسرا جواب دہ ھو سکتا ھے۔

(٥٤) انسان کے لیے قدامت پرستی کا پھندا بڑا ھی سخت پھندا ھے۔ اس کے پیچ سے وہ نکل نہیں سکتا۔ وہ ھمیشہ=

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
(مسلمانو!) تم کهو: همارا طریقه

اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى
تو یه هے که هم الله پر ایمان

اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
لائے هیں ، قرآن پر ایمان لائے

وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
هیں جو هم پر نازل هوا هے ،

اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ
ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے

اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
هیں جو ابراهیم کو ، اسماعیل کو ،

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ ز
اسحاق کو ، یعقوب کو اور

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ١٣٦
اولاد یعقوب کو دی گئیں ، نیز

ان کتابوں پر جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی تھیں . اور (صرف اتنا هی نهیں ، بلکه) ان تمام تعلیموں پر بهی ایمان رکھتے هیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی هیں ، هم ان میں سے کسی ایك کو بهی دوسروں سے جدا نهیں کرتے (که اسے نه مانیں ،

= میری دعوت سرتاسر ملت ابراهیمی هی کی دعوت هے . اگر تم کسی دوسرے رسول اور بانی مذهب کے پیرو هو تو میں تمهیں اس کا منکر بنانا نهیں چاهتا ، اس کی تصدیق میں اور زیاده پخته کردینا چاهتا هوں .

= راہ نہیں ہوسکتی اور نہ وہ کسی ایك قوم اور گروہ هی کے حصے میں آئی هے . هدایت کی راہ تو وهی هے جو حضرت ابراهیم کی راہ تھی اور وہ خدا کا عالم گیر قانون نجات هے .

پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ دوسرے کو جھٹلانے کی جگہ سب کی تصدیق کرو (۵۷) . دنیا میں جس قدر بھی رہ نمایان مذاهب آئے هیں خواہ وہ کسی عہد اور کسی ملك و قوم سے تعلق رکھتے ہوں سب ایك هی سچائی کے پیغام بر تھے اور اس لیے سب کی یك ساں طور پر تصدیق کرنی چاهیے .

داعیان مذاهب میں سے کسی ایك کا انکار بھی سب کا انکار هے . جو کوئی "تفریق بین الرسل" کرتا هے یعنی کسی کو مانتا هے کسی کو نہیں مانتا وہ فی الحقیقت خدا کے پورے سلسلۂ هدایت کا منکر هے .

قرآن کہتا هے : میری راہ عالم گیر تصدیق کی راہ هے . اگر تم یہودی هو اور تورات پر ایمان رکھتے هو تو میں اس کا مصدق هوں اور اسی لیے آیا هوں (۵۸) تاکہ دین حقیقی تازہ کروں . اگر تم مسیحی هو تو میں انجیل کا منکر کب هوں؟ میں تو اسی لیے آیا هوں کہ تم انجیل کے سچے عامل بن جاؤ . اگر تم حضرت ابراهیم کے نام لیوا هو تو =

عیسائیوں کا شیوہ ھے) یہ اللہ کا رنگ دینا ھے اور (بتلاؤ !)
اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ھوسکتا ھے اور ھم اسی کی
بندگی کرنے والے ھیں ۱۳۸ ۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ ج وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ج وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ لا ۱۳۹

(اے پیغمبر ! تم ان لوگوں سے) کہو : (ھماری راہ تو خدا پرستی کی راہ ھے ، پھر) کیا تم خدا کے بارے میں ھم سے جھگڑتے ھو ؟ (یعنی
خدا پرستی کے شیوے ھی سے تمھیں اختلاف ھے) حالانکہ ھمارا
اور تمھارا دونوں کا پروردگار وھی ھے . ھمارے لیے ھمارے
اعمال ھیں ، تمھارے لیے تمھارے اعمال . اور ھمارا طریقہ اس کے
سوا کچھ نہیں ھے کہ صرف اس کی بندگی کرنے والے ھیں ۱۳۹ ۔

۱۳۸ - جب سب کا پروردگار ایك ھے اور ھر انسان
کے لیے اس کا عمل ھے تو پھر خدا اور دین کے نام پر یہ
تمام جھگڑے کیوں ھیں ؟ کیوں ایك مذھب کا پیرو
دوسرے مذھب کے پیرووں کا دشمن ھو ؟ کیوں ایك
انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے ؟

باقی سب کو مانیں ، یا اسے مانیں مگر دوسروں سے منکر ہوجائیں . خدا کی سچائی کہیں بھی اور کسی پر بھی آئی ہو) ہم خدا کے فرمان بردار ہیں ۱۳۶ .

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُم بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ۱۳۷ ط

پھر اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ اختیار کرلیں اسی طرح جس طرح تم نے اختیار کی ہے تو (سارے جھگڑے ختم ہو گئے اور) انہوں نے ہدایت پالی . لیکن اگر اس سے روگردانی کریں تو پھر سمجھ لو کہ (ان کے ماننے کی کوئی امید نہیں) ان کی راہ (طلب حق کی جگہ) ہٹ دھرمی کی راہ ہے . پس (ان سے قطع نظر کرلو اور اپنے کام میں سرگرم رہو) وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد تمہیں ان کی مخالفتوں سے بے پروا کردے گی ، وہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۱۳۷ .

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ ۱۳۸

(ہدایت اور نجات کی راہ کسی رسمی اصطباغ یعنی رنگ دینے کی محتاج نہیں جیسا کہ

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۧ ١٤١

١٦ ع ١٦

(اور پھر جو کچھ بھی ہو) یہ ایک امت تھی جو گزر چکی . اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ، تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے ، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ ان کے اعمال کیسے تھے ١٤١ .

سيقول – ٢

سَيَقُوْلُ

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ١٤٢

جو لوگ عقل و بصیرت سے محروم ہیں (٦٠) وہ کہیں گے : مسلمان جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کیا بات ہوئی کہ ان کا رخ اس سے پھر گیا ؟ (اے پیغمبر !) تم کہو : پورب ہو یا پچھم سب اللہ ہی کے لیے ہے (وہ کسی خاص مقام یا جہت میں محدود نہیں) (٦١) وہ جس کسی کو چاہتا ہے (کامیابی و سعادت کی) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے ١٤٢ .

---

١٤٢ – دعوت ابراهیمی سے وحدت دین کے =

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى ط قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ط وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۞ ١٤٠

یا پھر تمہارا (یعنی یہود و نصاری کا) دعوی یہ ھے کہ ابراھیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے (٥٩) (اے پیغمبر! ان سے) کہو: تم زیادہ جاننے والے ھو یا الله ھے؟ (اگر الله ھے تو اس کی گواھی تو تمہارے خلاف خود تمہاری کتاب میں موجود ھے جسے تم دیدہ و دانستہ چھپا رھے ھو. پھر بتاؤ!) اس سے بڑھ کر کون ظالم ھوسکتا ھے جس کے پاس الله کی ایك گواھی موجود ھو اور وہ اسے چھپائے (اور محض اپنی بات کی پچ کے لیے سچائی کا اعلان نہ کرے. یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم کر رھے ھو الله اس سے غافل نہیں ھے ١٤٠.

١٤٠ – کتمان حق یعنی سچائی کو دیدہ و دانستہ ظاھر نہ کرنا الله کے نزدیك سب سے بڑا گناہ ھے.

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ
مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ
يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا
عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝ ١٤٣

اور (مسلمانو! جس طرح یه
بات هوئی که بیت المقدس
کی جگه خانه کعبه " قبله "
قرار پایا) اسی طرح یه بات بهی
هوئی که هم نے تمهیں "نیك ترین
امت" هونے کا درجه عطافرمایا
تاکه تمام انسانوں کے لیے
(سچائی کی) گواهی دینے والے هو
اور تمهارے لیے الله کا رسول
گواهی دینے والا هو (٦٤).
اور (٦٥) اگر هم نے اتنے
دنوں تك تمهیں اسی قبله پر
رهنے دیا جس کی طرف تم
رخ کر کے نماز پڑها کرتے تهے تو یه اس لیے تها تاکه (وقت پر)

= استشهاد کا بیان ختم ہو گیا ، اب یہاں سے اس کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو پچھلے بیان کا قدرتی نتیجہ ہے . حضرت ابراہیم کو اقوام عالم کی امامت ملی تھی ، انہوں نے مکہ میں عبادت گاہ کعبہ تعمیر کی اور امت مسلمہ کے ظہور کی الہامی دعا مانگی. مشیت الٰہی میں اس کے ظہور کے لیے ایک خاص وقت مقرر تھا . جب وہ وقت آ گیا تو پیغمبر اسلام کا ظہور ہوا اور ان کی تعلیم و تزکیہ سے موعودہ امت پیدا ہو گئی . اس امت کو " نیک ترین امت " ہونے کا نصب العین عطا کیا گیا اور اقوام عالم کی تعلیم اس کے سپرد کی گئی. ضروری تھا کہ اس کی روحانی ہدایت کا ایک مرکز بھی ہوتا . یہ مرکز قدرتی طور پر عبادت گاہ کعبہ ہی ہو سکتا تھا . چنانچہ تحویل قبلہ نے اس کی مرکزیت کا اعلان کر دیا . یہی حقیقت " قبلہ " کے تقرر میں پوشیدہ تھی (٦٢) چنانچہ " سیقول السفہاء " سے یہی بیان شروع ہوتا ہے . پیروان دعوت قرآنی مخاطب ہیں اور انہیں بتلایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم کے عمل حق نے جو بیج بویا تھا وہ بارآور ہو گیا ہے (٦٣) اور " نیک ترین امت " تم ہو .

تو چاھیے که تم اپنا رخ مسجد حرام (یعنی خانۂ کعبه) کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی تم اور تمہارے ساتھی ھوں ضروری ھے که (نماز میں) رخ اسی طرف کو پھر جایا کرے .

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤٤

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ھے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ھیں که یه معامله ان کے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ھے (کیوں که ان کے مقدس نوشتوں میں اس کی پیشین گوئی موجود ھے) (٦٦) اور جیسے کچھ ان کے اعمال ھیں الله ان سے غافل نہیں ھے ١٤٤ .

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ
قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

اور اگر تم اھل کتاب کے سامنے دنیا جہان کی ساری دلیلیں بھی پیش کردو جب بھی وہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنے والے نہیں ، نه یه ھو سکتا ھے که

معلوم ھو جائے کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی میں سچے ھیں اور کون لوگ (دل کے کچے ھیں جو آزمایش میں پڑ کر) الٹے پانو پھر جانے والے ھیں۔ اور اس میں شك نہیں كه ھدایت یافته لوگوں کے سوا اور سب کے لیے اس معاملے میں بڑی ھی سخت آزمایش تھی۔ بھر حال (جو لوگ آزمایش میں پورے اترے ھیں وہ یقین کریں ان کی استقامت کے ثمرات بہت جلد انھیں حاصل ھوں گے) ایسا نہیں ھوسکتا که خدا تمھارا ایمان رایگاں جانے دے، وہ تو انسانوں کے لیے سر تا سر شفقت و رحمت رکھنے والا ھے ۱۴۳۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ط

(اے پیغمبر!) ھم دیکھ رھے ھیں که (حکم الٰہی کے شوق و طلب میں) تمھارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھ اٹھ جاتا ھے تو یقین کرو! ھم عن قریب تمھارا رخ ایک ایسے ھی قبلے کی طرف پھرا دینے والے ھیں جس سے تم خوشنود ھو جاؤ گے (اور اب که اس معاملے کے ظھور کا وقت آ گیا ھے)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ (اور حقیقت یہ ھے کہ) جن
يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ لوگوں کو ھم نے کتاب دی ھے
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا (یعنی اھل کتاب کے علماء)
مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ ان پر حقیقت حال پوشیدہ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ١٤٦ نہیں ھے. وہ پیغمبر اسلام کو
ویسے ھی جان پہچان گئے ھیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ھیں، لیکن اس پر بھی ان میں ایک گروہ ایسا ھے جو جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا ھے (٦٩) ١٤٦ .

وقف منزل

١٧
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ (یقین کرو!) یہ (تحویل قبلہ کا)
ع
١
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ع ١٤٧ معاملہ تمھارے پروردگار کی
طرف سے ایک امر حق ھے (اور جو بات حق ھو (٧٠) تو وہ اپنے قیام و ثبات سے اپنی حقانیت کا اعلان کر دے گی). پس (دیکھو!) ایسا نہ ھو کہ تم شک کرنے والوں میں سے ھو جاؤ ١٤٧ .

---

١٤٧ - کسی بات کا حق ھونا ھی اس کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ھے، کیوں کہ حق کے معنی ھی قائم و ثابت رھنے کے ھیں اور جو بات قائم و ثابت رھنے والی ھے =

(علم و بصیرت سے بے بہرہ ہو کر) تم ان کے قبلے کی پیروی کرنے لگو اور (نہ ہی خود وہی کسی ایک قبلے پر متفق ہیں) ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا قبلہ ماننے والا نہیں (٦٧) .

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ١٤٥

اور (یاد رکھو !) اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی باوجودیکہ تمہیں اس بارے میں علم حاصل ہوچکا ہے (٦٨) تو تم یقینا نا فرمانی کرنے والوں میں سے ہو جاؤگے ١٤٥ .

وقف لازم

١٤٥ - یہود اور نصاری کا تحویل قبلہ پر اعتراض کرنا محض گروہ پرستی کے تعصب کا نتیجہ ہے . اگر ان میں حق پرستی ہوتی تو وہ آپس میں کیوں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے اور کیوں ایسا ہوتا کہ یہودی عیسائیوں کا قبلہ نہیں مانتے اور عیسائیوں کو یہودیوں کے قبلے سے انکار ہوتا ؟ پس جب صورت حال ایسی ہے تو متبع حق کو چاہیے ایسے لوگوں کے اتفاق و یک جہتی سے قطع نظر کرلے ، کیوں کہ جن لوگوں نے اتباع حق سے یک قلم کنارہ کشی کرلی ہے ان کے ساتھ متبع حق کا کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا .

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (اے پیغمبر !) تم کہیں
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	سے بھی نکلو (یعنی کسی سمت
وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ	اور کسی مقام میں بھی ھو)
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	لیکن (نماز میں) رخ اسی
تَعْمَلُوْنَ ۝١٤٩	طرف کو پھیر او جس طرف

مسجد حرام واقع ھے . اور یقین کرو! یہ معاملہ تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ھے (٧١) اور (جانتے رھو کہ) اللہ تمھارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ھے (٧٢) ١٤٩ .

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (دیکھو !) تم کہیں سے
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	بھی سے نکلو (اور کسی مقام

= ایک جہت ھی میں محدود نہیں . اصلی چیز جو سمجھنے اور کرنے کی ھے وہ " خیرات " ھے یعنی نیک عملی . پس چاھیے کہ اس میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرو اور اسی کو دین داری و خدا پرستی کا اصلی کام سمجھو .

١٤٩ – تقرر قبلے کا حکم عام اور اس کے مصالح وحکم .

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ١٤٨

وقف النبی

اور (دیکھو!) ہر گروہ کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ (عبادت کے وقت) رخ پھیر لیتا ہے (پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے . اصلی چیز جو مقصود ہے وہ تو نیک عملی ہے) پس نیکیوں کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو . تم جہاں کہیں بھی ہو (یعنی جس جگہ اور جس سمت میں بھی خدا کی عبادت کرو) خدا تم سب کو پا لے گا . یقیناً اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ١٤٨ ۰

= اس کے لیے اس کے قیام و ثبات سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے ؟

١٤٨ - اور پھر جو کچھ بھی ہو تقرر قبلے کا معاملہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دین کے اصول و مہمات میں سے ہو اور اسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے . ہر گروہ کے لیے کوئی نہ کوئی جہت ہے اور وہ اسی کی طرف رخ کر کے عبادت کرتا ہے . عبادت جس طرف بھی منہ کر کے کی جائے خدا کی عبادت ہے . وہ کسی =

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ١٥١

یہ اسی طرح کی بات ہوئی جیسے یہ ہوئی کہ ہم نے تم میں سے ایک شخص کو اپنی رسالت کے لیے چن لیا ، وہ ہماری آیتیں تمہیں سناتا ہے ، مع ٣
(اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) تمہارے دلوں کو صاف کرتا ہے ، کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ وہ باتیں سکھلاتا ہے جن سے تم یک سر نا آشنا تھے (٧٣) ١٥١ .

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ١٥٢

پس (اب) (٧٤) میری یاد میں لگے رہو، میں بھی تمہاری ١٨ ع ٢
طرف سے غافل نہ ہوں گا (یعنی قانون الٰہی یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے غافل نہ ہوگے تو اللہ کی مدد و نصرت بھی تمہاری طرف سے غافل نہ ہوگی) . اور (دیکھو!) میری نعمتوں کی قدر کرو ، ایسا نہ کرو کہ کفران نعمت میں مبتلا ہو جاؤ ١٥٢ .

---

١٥٢ تا ١٥٧ – کتاب و حکمت کی تعلیم ، شخص نبوت کی پیغمبرانہ تربیت، مرکز ھدایت کا قیام اور "نیک ترین امت" ==

میں بھی ہو) لیکن چاھیے کہ (نماز میں) اپنا رخ مسجد حرام ھی
کی طرف پھیر لو .

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا	اور (اے پیروان دعوت قرآنی!)
وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۙ لِئَلَّا	تم بھی اپنا رخ اسی طرف کو
يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ق	کرلیا کرو خواہ کسی جگہ
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ق	اور کسی سمت میں ہو اور یہ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ق	(جو تقرر قبلے پر اس قدر زور
وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ	دیا گیا ھے تو یہ) اس لیے ھے
وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۙ ١٥٠	تا کہ تمھارے خلاف لوگوں

کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رھے (اور یہ حقیقت واضح ھو جائے
کہ معبد ابراھیمی ھی تمھارا قبلہ ھے). البتہ جو لوگ حق سے
گزر چکے ھیں (ان کی مخالفت ھر حال میں جاری رھے گی)
تو ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو . اور علاوہ بریں یہ (حکم)
اس لیے بھی (دیا گیا) ھے کہ میں اپنی نعمت تم پر
پوری کردوں ، نیز اس لیے کہ (سعی و عمل کی) سیدھی راہ پر
تم لگ جاؤ ۱۵۰ .

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۱۵٤

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۱۵۵

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوجاتے ہیں تو یہ مت کہو کہ مردہ ہیں۔ نہیں، وہ تو زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے ۱۵٤۔

اور یاد رکھو! (۷٦) یہ ضرور ہونا ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں: خطرات کا خوف، بھوک کی تکلیف، مال و جان کا نقصان، پیداوار کی تباہی، وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی۔

= کی حقیقت یہ ہے کہ مشکلات و مصائب کے جھیلنے اور نفسانی خواہشوں سے مغلوب نہ ہونے کی قوت پیدا ہوجائے۔ نماز کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ذکر و فکر سے روح کو تقویت ملتی رہے۔ جس جماعت میں یہ دو قوتیں پیدا ہوجائیں گی وہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔

(ب) راہ حق میں موت موت نہیں ہے، سرتاسر زندگی و ابدیت ہے۔ پس موت کے خوف سے اپنے دلوں کو پاک کرلو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ١٥٣	مسلمانو! صبر اور نماز (کی معنوی قوتوں) سے سہارا پکڑو (۷۵). یقین کرو! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۱۵۳.

= ہونے کا نصب العین، یہی وہ بنیادی عناصر تھے جن کی موعودہ امت کی نشو و نما کے لیے ضرورت تھی. جب یہ تمام مراتب ظہور میں آگئے تو اب ضروری ہوا کہ پیروان دعوت قرآنی کو مخاطب کیا جائے اور سرگرم عمل ہوجانے کی دعوت دی جائے، چنانچہ " فاذکرونی اذکرکم " سے یہی مخاطبہ شروع ہوتا ہے.

اور پھر چوں کہ سرگرم عمل ہونے کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ راہ عمل کی مشکلیں اور آزمایشیں پیش آتیں اس لیے دعوت عمل کے ساتھ ہی صبر و استقامت اور جان فروشی و قربانی کی بھی دعوت دے دی گئی اور واضح کردیا کہ اس راہ میں آزمایشوں سے گزرنا ناگزیر ہے. ساتھ ہی ان اصول و مہمات کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا جن میں ثابت قدم ہوجانے کے بعد گم راہی و ناکامی سے قدم محفوظ ہوجاسکتے ہیں:

– (الف) صبر اور نماز کی قوتوں سے مدد لو. صبر =

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۞ ۱۵۸

و رحمت کی) نشانیوں میں سے ہیں . پس جو شخص حج یا عمرے کی نیت سے اس گھر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) قصد کرے تو اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کے پھیرے کرلے . اور جو کوئی خوش دلی کے ساتھ نیکی کا کوئی کام کرتا ھے تو (۷۷) اللہ ھر عمل کی اس کی منزلت کے مطابق قدر کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے ۱۵۸ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۞ ۙ ۱۵۹

جن لوگوں کا شیوہ یہ ھے کہ (دنیا کے خوف یا طمع سے) ان باتوں کو چھپاتے ھیں جو سچائی کی روشنیوں اور رہ نمائیوں میں سے ھم نے

۱۵۸ – (ج) مرکز قبلہ سے وابستگی اور حج کا قیام .

پھر جو لوگ صبر کرنے والے ھیں انھیں (فتح و کام رانی کی)
بشارت دے دو ۱۵۵ ۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ يه وه لوگ هيں که جب کبھی
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ کوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ھے
رٰجِعُوْنَ ۱۵۶ؕ تو (بے قرار ھونے کی جگه

ذکر الٰہی سے اپنی روح کو تقویت پہنچاتے ھیں اور) ان کی
(زبان حال کی) صدا یہ ھوتی ھے که " انا لله و انا الیه راجعون "
ھماری زندگی اور موت . رنج و غم ، سود و زیاں جو کچھ
بھی ھے سب کچھ الله کے لیے ھے اور ھم سب کو بالآخر مرنا
اور اسی کی طرف لوٹنا ھے ۱۵۶ ۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ سو یقینا ایسے ھی لوگ ھیں
رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ قف وَ اُولٰٓئِكَ جن پر ان کے پروردگار کے
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۱۵۷ الطاف و کرم ھیں ، جن پر

اس کی رحمت اترتی ھے اور یہی ھیں جو (اپنے مقصد میں)
کام یاب ھیں ۱۵۷ ۔

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ بلا شبه صفا و مروه (نامی دو
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ پہاڑیاں) الله کی (حکمت

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۱۶۱

(لیکن) جن لوگوں نے راہ حق سے انکار کیا اور پھر مرتے دم تک اسی پر قائم رہے تو (ظاہر ہے کہ ان کے لیے اصلاح حال کا کوئی موقع باقی نہ رہا) یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی، انسانوں کی سب کی لعنت ہوئی ۱۶۱ ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۱۶۲ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۱۶۳

ہمیشہ اسی حالت میں رہنے والے نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ملے گی ۱۶۲ ۔

۱۹ ع ۳

اور (دیکھو!) (۷۸) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ایک ذات رحمت والی اور اپنی رحمت کی بخشش سے تمام کائنات ہستی کو فیض یاب کرنے والی ۱۶۳ ۔

۱۶۳ و ۱۶۴ ۔ (۷۸) خدا پرستی میں ثابت قدم رہنے کے

نازل کی ہیں باوجود یکہ ہم نے انہیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے (یعنی اس کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں) اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتیں بھی ان کے حصے میں آتی ہیں ۱۵۹۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۱۶۰

مگر (ہاں! توبہ کا دروازہ ہر گناہ کے بعد کھلا ہوا ہے۔ پس) جن لوگوں نے اس گناہ سے توبہ کرلی اور اپنی (بگڑی) حالت از سر نو سنوارلی اور ساتھ ہی (احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ہم قبول کر لیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگذر کرنے والے اور رحمت سے بخش دینے والے ہیں ۱۶۰۔

۱۵۹ آیت (د) کتاب اللہ کی تعلیم و تذکیر ایک مقدس جماعتی فرض ہے۔ جو لوگ دنیا کے خوف یا طمع سے احکام حق چھپاتے ہیں وہ اللہ کی لعنت کے سزاوار ہوتے ہیں۔

جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوے ہیں اور ہواؤں کے
(مختلف رخ) پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے
درمیان (اپنی مقررہ جگہ کے اندر) بندھے ہوے ہیں ان
لوگوں کے لیے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی
اور اس کے قوانین رحمت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں ١٦٤ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ
جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعَذَابِ ۞ ١٦٥

اور (دیکھو !) انسانوں میں سے
کچھ انسان ایسے بھی ہیں
جو (٧٩) خدا کے سوا دوسری
ہستیوں کو اس کا ہم پلہ
بنالیتے ہیں ، وہ انہیں اس طرح
چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت
اللہ کے لیے ہونی چاہیے حالانکہ
جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
ان کے دلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے .
جو بات ان ظالموں کو اُس وقت سوجھے گی جب عذاب ان کے
سامنے آجائے گا ، کاش اِس وقت سوجھتی (٨٠) . اُس دن یہ

إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	بلا شبہ آسمان و زمین کے
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ	پیدا کرنے میں اور رات دن
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ	کے ایک کے بعد ایک آتے
تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا	رهنے میں اور جهاز میں جو
يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	انسان کی کاربراریوں کےلیے
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا	سمندر میں چلتا ھے اور برسات
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	میں جسے اللہ آسمان سے
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص	برساتا ھے اور اس (کی
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ	آب پاشی) سے زمین مرنے
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	کے بعد پهر جی اٹھتی ھے اور
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۞ ١٦٤	اس بات میں که هر قسم کے

= عقل و بصیرت سے کام لینے ، کائنات خلقت میں تدبر
و تفکر کرنے ۔ حقائق هستی کی معرفت حاصل کرنے کا
حکم اور برهان فضل و رحمت سے استدلال .

نه تو کوئی ساتھ دے گا اور نه کسی کو کسی کی فکر ھو گی) ١٦٦ .

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ   تب وہ لوگ جنھوں نے ان کی

لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ   بے روی کی تھی پکار اٹھیں گے:

كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ   کاش ھمیں ایك دفعه پھر

یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ   دنیا میں لوٹنے کی مہلت

عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ   مل جائے تو ھم ان (جھوٹے ۰

٢٠

ع ٤ مِنَ النَّارِ ۧ ١٦٧   پیشواؤں) سے اسی طرح

بیزاری ظاھر کردیں جس طرح یه ھم سے بیزاری ظاھر کر رھے ھیں!
(سو دیکھو!) اس طرح الله ان لوگوں کو ان کے اعمال کی حقیقت
دکھلا دے گا که سر تا سر حسرت و پشیمانی کا منظر ھو گا اور وہ
آتش عذاب سے چھٹکارا پانے والے نہیں ١٦٧ .

---

١٦٧ – پیشوایان باطل کی بے روی کرنے کا حسرت انگیز
نتیجه جو ان کے بدقسمت بے رووں کے حصے میں آئے گا .
پچھلی امتوں کی تباھی کا ایك بنیادی سبب پیشوایان باطل
کا اتباع ھے ، ایسا نه ھو که تم بھی اس میں مبتلا ھوجاؤ .

دیکھیں گے کہ قوت اور ہر طرح کی قوت صرف اللہ ہی کو ہے
اور (اگر اس کے قوانین حق سے سرتابی کی جائے تو) اس کا
عذاب بڑا ہی سخت عذاب ہے ۱۶۵ ۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۱۶۶

اور (دیکھو!) جب ایسا ہوگا
کہ وہ (جھوٹے پیشوا) جن کی
پے روی کی گئی (بجائے اس کے
کہ اپنے پے رووں کے کام آئیں) اپنے پے رووں سے بیزاری
ظاہر کرنے لگیں گے (یعنی کہیں گے: ہمیں ان لوگوں سے کوئی
واسطہ نہیں) کیوں کہ عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور
ان کے باہمی رشتوں وسیلوں کا تمام سلسلہ ٹوٹ جائے گا (کہ

۱۶۵ - اللہ پر ایمان اور اللہ کی محبت دونوں لازم ملزوم
ہیں ۔ پس اگر اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کو بھی
ویسی ہی چاہت سے ماننے لگے جیسی چاہت سے ماننا
صرف اللہ ہی کے لیے ہے تو پھر یہ اللہ کے ساتھ
دوسرے کو ہم پلہ بنادینا ہوا اور توحید الٰہی کا اعتقاد
درہم برہم ہوگیا ۔ مومن وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ
کی محبت رکھنے والا ہو ۔

= سب سے زیادہ توہم پرست ہو . ظاہر ہے کہ جس جماعت کی ذہنیت ایسی توہم پرستانہ پابندیوں میں جکڑی ہوئی ہو وہ کبھی آزادی کے ساتھ ترقی و وسعت کا قدم نہیں اٹھا سکتی . پس سب سے پہلے اس معاملے کی حقیقت واضح کی گئی اور ان تمام غلطیوں کا ازالہ کردیا گیا جو اس بارے میں پھیلی ہوئی تھیں :

(الف) خدا نے انسان کی غذا کے لیے جس قدر اچھی چیزیں زمین میں مہیا کردی ہیں شوق سے کھانی چاہیں . بے اصل روک ٹوک اور من گھڑت پابندیاں شیطانی وسوسے ہیں .

(ب) ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ کورانہ تقلید اور بے بصیرتی ہے . اندھی تقلید کرنا ، جو کچھ دیکھتے اور سنتے آئے ہیں بے سمجھے بوجھے اسی پر جمے رہنا اور دلیل و برہان کی جگہ اپنے بزرگوں پیشواؤں کا قول وعمل حجت سمجھنا ہدایت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے .

اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم و بصیرت کی بات پیش کرنا ایسا ہے جیسے چارپایوں کو مخاطب کرنا .

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۫ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ ۱۶۸

اے افراد نسل انسانی ! زمین میں جس قدر حلال اور پاکیزہ چیزیں (تمہاری غذا کے لیے) مہیا کر دی گئی ہیں شوق سے کھاؤ اور (یہ جو لوگوں نے اپنے وہموں خیالوں سے طرح طرح کی رکاوٹیں اختیار کر رکھی ہیں تو یہ شیطانی وسوسے ہیں، تم) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ۱۶۸ .

۱۶۸ تا ۱۷۰ - ان اصولی مہمات کی تلقین کے بعد اب یہاں سے ان فروعی احکام کا بیان شروع ہوتا ہے جن کے متعلق طرح طرح کی گم راہیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں اور دین حق کی بنیادی صداقتوں پر ان کا اثر پڑتا تھا . یہ بیان اگرچہ فروعی احکام کا بیان ہے لیکن اپنی تشریحات و موعظت میں سرتا سر اصولی معارف ہیں . من جملہ عالم گیر گم راہیوں کے ایک بنیادی گم راہی یہ تھی کہ کھانے پینے کے بارے میں طرح طرح کی بے اصل پابندیاں لگالی گئی تھیں اور دین داری کی سب سے بڑی بات یہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان کھانے پینے میں =

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۷۱

اور (حقیقت یہ ہے کہ) جن لوگوں نے (۸۳) کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کی مثال ایسی ہے (یعنی انہیں کورانہ تقلید کی جگہ عقل و ہدایت کی دعوت دینا ایسا ہے) جیسے ایک چرواہا چار پایوں کے آگے چیختا چلاتا ہے کہ چار پایے کچھ بھی نہیں سنتے مگر صرف بلانے اور پکارنے کی صدائیں (۸۴)۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہو کر رہ گئے (۸۵) پس کبھی سوچنے سمجھنے والے نہیں ۱۷۱ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ۱۷۲

مسلمانو! اگر تم صرف اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو (اور سمجھتے ہو کہ حلال و حرام میں حکم اسی کا حکم ہے تو) (۸۶) وہ تمام پاکیزہ چیزیں بے کھٹکے کھاؤ جو اللہ نے تمہاری غذا کے لیے مہیا کر دی ہیں اور اس کی نعمتیں کام میں لا کر اس کی بخشایشوں کے شکر گزار ہو ۱۷۲ ۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ	وہ تو تمھیں بری اور قبیح باتوں
وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا	ھی کے لیے حکم دے گا ، نیز
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ۱۶۹	اس (گم راھی) کے لیے

اکسائے گا کہ اللہ کے نام سے جھوٹی باتیں کہو جن کے لیے
تمھارے پاس کوئی علم نہیں (۸۱) ۱۶۹ .

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا	اور جب ان لوگوں سے کہا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ	جاتا ھے : اللہ نے جو ھدایت
مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	نازل کی ھے اس کی پے روی
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ	کرو (۸۲) تو کہتے ھیں : نہیں ،
لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	ھم تو اسی طریقے پر چلیں گے
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۞ ۱۷۰	جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو

چلتے دیکھ رھے ھیں . کوئی ان لوگوں سے پوچھے : اگر تمھارے
بڑے بوڑھے عقل سے کورے اور ھدایت سے محروم رھے ھوں
تو تم بھی عقل و ھدایت سے انکار کردو گے ؟ ۱۷۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ	جو لوگ ان حکموں کو جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ	الله نے اپنی کتاب میں نازل
وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا	کیے ہیں چھپاتے ہیں اور
قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ	اس (کتمان حق) کے بدلے
فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا	دنیا کے حقیر فائدے خریدتے
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ہیں (۸۹) تو یقین کرو! یہ وہ لوگ
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ صلے وَ لَهُمْ	ہیں جو (۹۰) آگ کے شعلوں
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ١٧٤	سے اپنا پیٹ بھر رہے ہیں

(کیوں کہ یہ کمائی ان کے لیے آتش عذاب کے شعلے بننے والی ہے). قیامت کے دن یہ الله کے خطاب سے محروم رہیں گے، وہ انہیں (بخش کر) گناہوں سے پاک نہیں کرے گا، ان کے لیے عذاب درد ناک میں مبتلا ہونا ہے ١٧٤ .

١٧٤ – (د) اور یہ جو اہل کتاب نے حلال و حرام کے بارے میں طرح طرح کی پابندیاں اپنے پیچھے لگالی ہیں تو یہ اس لیے ہے کہ کتاب الله کا علم وعمل =

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ	الله نے جو چیزیں تم پر حرام
وَ الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	کردی هیں وہ تو صرف یہ هیں
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج	کہ مردار جانور، حیوانات کا
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ	خون، سور کا گوشت اور وہ
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ	(جانور) جو الله کے سوا کسی
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ۱۷۳	دوسری هستی کے نام پر پکارے

جائیں (۸۷) . البته اگر ایسی حالت پیش آجائے کہ ایك آدمی (حلال غذا نہ مل سکنے کی وجہ سے) بحالت مجبوری کھالے اور (۸۸) یہ بات نہ ہو کہ حکم شریعت کی پابندی سے نکل جانا چاھتا ھو یا اتنی مقدار سے زیادہ کھانا چاھتا ھو جتنی کی (زندگی بچانے کے لیے) ضرورت ھے تو اس صورت میں مجبور آدمی کے لیے کوئی گناہ نہ ھوگا . بلا شبہ الله (خطاؤں لغزشوں کو) بخش دینے والا اور (ھر حال میں) تمھارے لیے رحمت رکھنے والا ھے ۱۷۳ .

۱۷۳ – (ج) جن چار پایوں کا گوشت عام طور پر کھایا جاتا ھے وہ سب حلال ھیں مگر چار چیزیں .

میں ان کا حوصلہ کیا ھی عجیب حوصلہ ھے اور) جہنم کی آگ
کے لیے ان کی برداشت کیسی سخت برداشت ھے ١٧٥ .

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ یہ اس لیے ھوا (٩١) کہ اللہ نے
بِالْحَقِّ ۗ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا کتاب (تورات) سچائی کے ساتھ
٢١ ع ٥ فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝١٧٦ نازل کردی تھی (اور جب
ربع وحی الٰہی کی روشنی آجائے تو پھر انسانی گمانوں وھموں
کے لیے کوئی گنجایش باقی نہیں رھتی، پھر بھی یہ لوگ اختلاف
میں پڑ گئے) . اور جن لوگوں نے کتاب اللہ (کے احکام) میں
الگ الگ راھیں اختیار کی ھیں (٩٢) تو وہ تفرقہ و مخالفت کی
دور دراز راھوں میں کھوئے گئے ١٧٦ .

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا نیکی اور بھلائی (کی راہ) یہ
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ نہیں ھے کہ تم نے (عبادت کے
وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ وقت) اپنا منہ پورب کی طرف
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ پھیر لیا یا پچھم کی طرف کر لیا
وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ (یا اسی طرح کی کوئی دوسری
وَ النَّبِيّٖنَ ۚ بات رسم ریت کی کرلی).

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا	یہی لوگ ھیں جنھوں نے
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ	ھدایت بیچ کر گمراھی مول لی
بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ	اور مغفرت کے بدلے عذاب کا
عَلَى النَّارِ ۝١٧٥	سودا کیا تو (برائی کی راہ

= متروک ھو گیا ھے. ان کے علماء حق فروش ھیں کہ دنیا کی طمع سے احکام الٰہی میں تحریف کرتے ھیں یا انھیں ظاھر نہیں کرتے اور عوام اپنے مذھبی پیشواؤں کی اندھی تقلید میں مبتلا ھیں .

کتاب اللہ علم و حقیقت ھے اور اختلاف جہل و ظن سے پیدا ھوتا ھے ، پس جب علم و حقیقت آ جائے تو اختلاف باقی نہیں رھنا چاھیے . پھر جو لوگ کتاب اللہ کے نزول کے بعد بھی اختلاف میں مبتلا ھو جاتے ھیں اور الگ الگ مذھبی فرقے بنا کر دین کی وحدت کھو دیتے ھیں تو وہ ’’شقاق بعید‘‘ میں پڑ جاتے ھیں ، یعنی ایسے گہرے اور دور دراز تفرقوں میں جن سے کبھی نہیں نکل سکتے اور جس قدر ھاتھ پانو مارتے ھیں اور زیادہ حقیقت سے دور ھوتے جاتے ھیں .

ہر حال میں صبر کرنے والے (اور اپنی راہ میں ثابت قدم) ہوتے ہیں تو بلا شبہہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ہیں۱۷۷ .

---

۱۷۷ - (ہ) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات کی راہ یہ نہیں ہے کہ عبادت کی کوئی خاص شکل یا کھانے پینے کی کوئی خاص پابندی یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات اختیار کرلی جائے، بلکہ وہ سچی خداپرستی اور نیک عملی کی زندگی سے حاصل ہوتی ہے. اور اصلی شے دل کی پاکی اور عمل کی نیکی ہے۔ شریعت کے ظاہری احکام و رسوم بھی اسی لیے ہیں تا کہ یہ مقصود حاصل ہو .

نزول قرآن کے وقت دنیا کی عالم گیر مذہبی گمراہی یہ تھی کہ لوگ سمجھتے تھے دین سے مقصود محض شریعت کے ظواہر و رسوم ہیں اور انھیں کے کرنے نہ کرنے پر انسان کی نجات و سعادت موقوف ہے ۔ لیکن قرآن کہتا ہے: اصل دین خدا پرستی اور نیک عملی ہے۔ اور شریعت کے ظاہری رسوم و اعمال بھی اسی لیے ہیں کہ یہ مقصود حاصل ہو. پس جہاں تک دین کا تعلق ہے ساری طلب مقاصد کی ہونی چاہیے نہ کہ وسائل کی .

نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی راہ ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں.

وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی	خدا کی محبت کی راہ میں
الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ	اپنا مال رشتےداروں، یتیموں
وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآئِلِیْنَ	مسکینوں، مسافروں اور سائلوں
وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ	کو دیتے ہیں اور غلاموں کو
وَ اٰتَی الزَّکٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ	آزاد کرانے کے لیے خرچ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ	کرتے ہیں. نماز قائم کرتے ہیں،
فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ	زکوۃ ادا کرتے ہیں. اپنی
الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ	بات کے پکے ہوتے ہیں،
صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ	جب قول و قرار کر لیتے ہیں تو
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۱۷۷	اسے پورا کر کے رہتے ہیں.

تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت

اس کا بھائی ہے معاف مل جائے (اور قتل کی جگہ خون بہا لینے پر راضی ہو جائے) تو (خون بہا لے کر چھوڑ دیا جا سکتا ہے اور اس صورت میں) مقتول کے وارث کے لیے دستور کے مطابق (خون بہا کا) مطالبہ ہے اور قاتل کے لیے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کر دینا. (اور دیکھو! یہ جو قصاص کے معاملے کو تمام زیادتیوں سے پاک کر کے عدل و مساوات کی اصل پر قائم کر دیا گیا ہے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے سختیوں کا کم کر دینا اور رحمت کا فیضان ہوا. اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے گا تو (یقین کرو!) وہ (اللہ کے حضور) عذاب دردناک کا سزاوار ہو گا ۱۷۸ .

---

۱۷۸ و ۱۷۹ - قصاص کا حکم اور اس سلسلے میں ان مفاسد کا ازالہ جو اس بارے میں پھیلے ہوئے تھے:

(الف) انسانی مساوات کا اعلان اور نسل و شرف کے تمام امتیازات سے انکار جو لوگوں نے بنا رکھے ہیں اور جن کی وجہ سے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں. آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، وضیع ہو یا شریف، انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں، اس لیے قصاص میں کوئی امتیاز تسلیم نہیں کیا جا سکتا. =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱۷۸

مسلمانو! جو لوگ قتل کر دیے جائیں ان کے لیے تمهیں قصاص (یعنی بدلا لینے کا) حکم دیا جاتا هے (لیکن بدلا لینے میں هر انسان دوسرے کے برابر هے) . اگر آزاد آدمی نے آزاد آدمی کو قتل کیا هے تو اس کے بدلے وهی قتل کیا جائے گا . (یه نهیں هو سکتا که مقتول کی بڑائی یا نسل کے شرف کی وجه سے دو آدمی قتل کیے جائیں جیسا که عرب جاهلیت میں دستور تها) . اگر غلام قاتل هے تو غلام هی قتل کیا جائے گا . (یه نهیں هو سکتا که مقتول کے آزاد هونے کی وجه سے دو غلام قتل کیے جائیں) . عورت نے قتل کیا هے تو عورت هی قتل کی جائے گی . اور پهر اگر ایسا هو که کسی قاتل کو مقتول کے وارث سے که (رشتهٔ انسانی میں)

اچھی وصیت کر جائے . جو متقی انسان ھیں ان کے لیے ایسا کرنا ضروری ھے ۔۱۸۰ .

= مقصود اصلی حفظ نفس ھوا نہ کہ قتل نفس تو ظاہر ھے کہ اسے قتل نفس کا ذریعہ بنانا کیوں کر جائز ھو سکتا ھے .

۱۸۰ تا ۱۸۲ – مرنے سے پہلے پس ماندوں کے لیے اچھی وصیت کرنے کا حکم اور اس اصولی حقیقت کی تلقین کہ :

(الف) انسان موت کے بعد جو کچھ چھوڑ جاتا ھے وہ اگرچہ دوسروں کے قبضے میں جاتا ھے لیکن مرنے سے پہلے اس کے ٹھیک ٹھیک خرچ ھونے اور عزیزوں اور قریبوں کو فائدہ پہنچانے کی فکر مرنے والے کی زندگی کے فرائض میں سے ھے اور اس ذمے داری سے وہ بری الذمہ نہیں ھو سکتا .

(ب) مرنے والے کی وصیت ایک مقدس امانت ھے . جو لوگ اس کے امین ھوں ان کا فرض ھے کہ بے کم و کاست اس کی تعمیل کریں .

(ج) اگر وہ لوگ جن پر وصیت کی تعمیل چھوڑی گئی ھے خیانت کریں تو اس کے لیے وہ خود جواب دہ ھوں گے ، وصیت کرنے والا اور وصیت سے فائدہ اٹھانے والے جواب دہ نہیں ھو سکتے .

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ
يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝١٧٩ كُتِبَ عَلَيْكُمْ
اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝١٨٠

اور اے ارباب دانش! قصاص
کے حکم میں (اگرچہ بظاہر
ایک جان کی ہلاکت کے بعد
دوسری جان کی ہلاکت
گوارا کر لی گئی ہے لیکن
فی الحقیقت یہ ہلاکت نہیں ہے)
تمہارے لیے زندگی ہے اور یہ
سب کچھ اس لیے ہے تاکہ تم
برائیوں سے بچو ۱۷۹۔ (مسلمانو!) یہ بات بھی تم پر فرض کردی گئی ہے
کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی
گھڑی آ گئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے
والا ہو تو چاہیے کہ اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے لیے

= (ب) اگر مقتول کے ورثاء خون بہا لینے پر راضی ہو جائیں تو قاتل کی جان بخشی ہو سکتی ہے۔

(ج) قصاص میں اگرچہ جان کی ہلاکت ہے مگر اس لیے ہے تاکہ زندگی کی حفاظت کی جائے۔ پس جب =

ھو گا ۔ اور) بلا شبہ اللہ (انسانی کم زوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ھے ١٨٢ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ ١٨٣

مسلمانو ! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ھیں روزہ فرض کردیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کردیا گیا ھے (٩٤) تا کہ تم میں پرھیزگاری پیدا ھو ١٨٣ ۔

١٨٣ و ١٨٤ — رمضان میں روزے رکھنے کا حکم اور اس سلسلے میں دین حق کے بعض اصولی حقائق کی تعلیم ۔ نیز ان غلطیوں کا ازالہ جو اس بارے میں عام طور پر پھیلی ھوئی تھیں :

(الف) روزے کے حکم سے یہ مقصود نہیں ھے کہ انسان کا فاقہ کرنا اور اپنے جسم کو تکلیف و مشقت میں ڈالنا کوئی ایسی بات ھے جس میں پاکی و نیکی ھے ، بلکہ تمام تر مقصود نفس انسانی کی اصلاح و تہذیب ھے ۔ روزہ رکھنے سے تم میں پرھیزگاری کی قوت پیدا ھوگی اور نفسانی خواھشوں کو قابو میں رکھنے کا سبق سیکھ لو گے ۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ — پھر جو کوئی ایسا کرے کہ

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ — کسی آدمی کی وصیت سننے

يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ — (اور اس کے گواہ اور امین

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ ۱۸۱ — ہونے) کے بعد اس میں

رد و بدل کردے تو اس گناہ کی ذمے داری اسی کے سر ہوگی جس نے رد و بدل کیا ھے (وصیت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس کی تعمیل ھر حال میں ضروری ہوگی). یقین کرو! اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے (۹۳) ۱۸۱ .

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا — اور اگر کسی شخص کو وصیت

اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ — کرنے والے سے بے جا رعایت

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ — کرنے یا کسی معصیت کا

۲۲ ع ٦ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؑ ۱۸۲ — اندیشہ ہو اور وہ (بر وقت

مداخلت کر کے یا وارثوں کو سمجھا بجھا کر) ان میں مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں (کیوں کہ یہ وصیت میں رد و بدل کرنا نہیں ہوگا بلکہ ایک برائی کی اصلاح کردینا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ
فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ
وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْیَصُمْهُ ۭ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا
اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ
اُخَرَ ۭ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ
وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز
وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ
وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۱۸۵

یہ رمضان کا مہینا ھے جس میں
قرآن کا نزول (شروع) ھوا .
وہ انسانوں کے لیے رہ نما ھے،
ھدایت کی روشن صداقتیں
رکھتا ھے اور حق کو باطل
سے الگ کر دینے والا ھے .
پس جو کوئی تم میں سے یہ
مہینا پائے تو چاھیے کہ اس
میں روزے رکھے . ھاں، جو
کوئی بیمار ھو یا سفر کی حالت
میں ھو تو اس کے لیے یہ
حکم ھے کہ دوسرے دنوں میں چھوٹے ھوے روزوں کی
گنتی پوری کر لے (۹۶) . اللہ تمھارے لیے آسانی چاھتا ھے، سختی
و تنگی نہیں چاھتا . اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لیے
روزے قضا کرنے کا حکم دیا گیا ھے تو یہ) اس لیے ھے کہ
(حکمت الٰہی نے روزے کے فوائد کے لیے دنوں کی ایک خاص

أَيَّامًا مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن كَانَ
مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ ۚ وَأَن تَصُومُوا۟
خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ۝ ١٨٤

(یہ روزے کے) چند گنے ہوئے
دن (ہیں، کوئی بڑی (٩٥)
مدت نہیں). پھر جو کوئی تم
میں بیمار ہو یا سفر میں ہو
تو اس کے لیے اجازت ہے
کہ دوسرے دنوں میں
روزے رکھ کر روزے کے
دنوں کی گنتی پوری کر لے.

اور جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے لیے روزہ رکھنا نا قابل برداشت ہو (جیسے نہایت بوڑھا آدمی کہ نہ تو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ یہ توقع رکھتا ہے کہ آگے چل کر قضا کر سکے گا) تو اس کے لیے روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دینا ہے. پھر اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ کرے (یعنی زیادہ مسکینوں کو کھلائے) تو یہ اس کے لیے مزید اجر کا موجب ہوگا، لیکن اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے (ہر حال میں) بہتر ہے ١٨٤ .

پاس ھوں. وہ جب پکارتا ھے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ھوں. پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے ھیں تو) چاھیے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ حصول مقصد میں کامیاب ھوں ۱۸۶.

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

تمھارے لیے یہ بات جائز کردی گئی ھے کہ روزے کے دنوں میں رات کے وقت اپنی بیویوں سے خلوت کرو. تم میں اور ان میں چولی دامن کا ساتھ ھے (یعنی ان کی زندگی تم سے وابستہ ھے، تمھاری ان سے) (۹۸).

---

۱۸۶ – (د) اس طرح کی عبادتوں سے مقصود خود تمھارے نفس کی اصلاح و تربیت ھے. یہ بات نہیں ھے کہ جب تك فاقہ کشی کے چلے نہ کھینچے جائیں خدا کو پکارا نہیں جاسکتا جیسا کہ اھل مذاھب کا خیال تھا. خدا تو ھرحال میں انسان کی پکار سننے والا اور اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ھے. ایمان و اخلاص کے ساتھ جب کبھی اسے پکاروگے اس کا دروازۂ رحمت تم پر کھل جائے گا.

گنتی ٹھیرا دی ھے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رھو) . اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ھے تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو ، نیز اس لیے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکر گزاری میں سر گرم رھو ۱۸۵ .

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۞ ۱۸۶

اور (اے پیغمبر !) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے (کہ کیوں کر مجھ تک پہنچ سکتا ھے تو تم اسے بتا دو کہ میں) (۹۷) تو اس کے

---

۱۸۵ - (ب) روزے کے لیے رمضان کا مہینا اس لیے قرار پایا کہ اسی مہینے میں قرآن کا نزول شروع ھوا ھے اور اس کا روزے کے لیے مخصوص ھوجانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ھے .

(ج) دین حق میں اصل آسانی ھے نہ کہ سختی . پس یہ سمجھنا کہ اس طرح کی عبادتوں میں سختی و تنگی اختیار کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ھوگا صحیح نہیں ھو سکتا .

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ	اللہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ	نہیں رهی که تم اپنے اندر ایک
عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ج	بات کا خیال رکھ کر پھر
فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا	اس کی بجا آوری میں خیانت
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَ كُلُوْا	کر رهے هو. (یعنی اپنے ضمیر
وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ	کی خیانت کر رهے هو، کیوں که
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ	اگرچه اس بات میں برائی نه تھی
الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ	مگر تم نے خیال کر لیا تھا که
اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج	برائی هے). پس اس نے (اپنے
وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ	فضل و کرم سے تمهیں اس غلطی
عٰكِفُوْنَ لا فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ	کے ایسے جواب دہ نہیں ٹھیرایا)
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط	تمهاری ندامت قبول کر لی
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ	اور تمهاری خطا بخش دی.
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۞ ١٨٧	اور اب (که یه معامله صاف

وَ لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ اور (دیکھو!) ایسا نه کرو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ که آپس میں ایك دوسرے کا
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مال نا جائز طریقے سے کھاؤ .
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ اور نه ایسا کرو که مال و دولت
۲۳ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع ۱۸۸ کو حاکموں (کے داوں) تك
ع ۷ پہنچنے کا (یعنی انھیں اپنی طرف مائل کرنے کا) ذریعه بناؤ
تا که دوسروں کے مال کا کوئی حصه ناحق حاصل کرلو (۹۹)
اور تم جانتے هو که حقیقت حال کیا هے ۱۸۸ .
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ (اے پیغمبر!) لوگ تم سے
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ (مهینوں کی) چاند رات کی
وَ الْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ بابت دریافت کرتے هیں . ان

۱۸۸ - (ج) اس حقیقت کی طرف اشاره که مشقت نفس کی عبادتیں کچھ سود مند نہیں هو سکتیں اگر ایك شخص بندوں کے حقوق سے بے پروا هے اور مال حرام سے اپنے آپ کو نہیں روك سکتا . نیکی صرف اسی میں نہیں هے که چند دنوں کے لیے تم نے جائز غذا ترك کر دی ، نیکی کی راه یه هے که همیشه کے لیے ناجائز غذا ترك کر دو .

= اس لیے بعض لوگ نبھا نہ سکے اور اپنے فعل کو کمزوری سمجھ کر چھپانے لگے۔ "علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم" میں اسی معاملے کی طرف اشارہ ھے۔

روزے سے مقصود یہ نہیں ھے کہ جسمانی خواھشیں بالکل ترک کر دی جائیں، بلکہ مقصود ضبط و اعتدال ھے۔ پس کھانے پینے اور زناشوئی کے معاملے کی جو کچھ ممانعت ھے صرف دن کے وقت ھے، رات کے وقت کوئی روک نہیں۔

(و) زناشوئی کا تعلق کوئی برائی اور ناپاکی کی بات نہیں ھے جس کا عبادت کے مہینے میں کرنا جائز نہ ھو۔ وہ مرد اور عورت کا ایک فطری تعلق ھے اور دونوں ایک دوسرے سے اپنے حوائج میں وابستہ ھیں۔ پس ایک فطری علاقہ عبادت الٰہی کے منافی کیوں ھو؟

(ز) مومن وہ ھے جس کے عمل میں کوئی کھوٹ اور راز نہ ھو۔ اگر ایک بات بری نہیں ھے مگر تم نے اسے برا سمجھ لیا ھے اور اس لیے چوری چھپے کرنے لگے ھو تو گو تم نے اصلاً برائی نہیں کی مگر تمہارے ضمیر کے لیے برائی ھو گئی اور تمہارے دل کی پاکی پر دھبا لگ گیا ھے۔

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۱۹۰

اور (دیکھو!) جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے لڑو (پیٹھ نہ دکھلاؤ) البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے. اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں. ۱۹۰

= (الف) چاند کے طلوع و غروب سے مہینوں کا حساب لگا لیا جاتا ہے اور حج کے موسم کا تعین اسی حساب سے کیا جاتا ہے. اس کے علاوہ جو وہم پرستانہ خیالات لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں خواہ ان کا تعلق کواکب پرستی سے ہو یا نجوم کے عقائد سے ان کی کوئی اصلیت نہیں.

(ب) مقدس زیارت گاہوں اور تیرتھوں پر جانے کے لیے لوگوں نے طرح طرح کی پابندیاں لگا لی ہیں اور اجر و ثواب کے لیے اپنے آپ کو تکلیفوں مشقتوں میں ڈالتے ہیں، لیکن یہ سب گمراہی کی باتیں ہیں، نیکی کی اصلی راہ یہ ہے کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو.

۱۹۰ – (ج) اہل مکہ کے ظلم و تعدی سے حج کا دروازہ مسلمانوں پر بند ہو گیا تھا (۱۰۰) پس حکم دیا گیا کہ جنگ کے بغیر چارہ نہیں، ضروری ہے کہ اس مقام کو ظالموں کے قبضہ و تصرف سے نجات دلائی جائے. =

تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَاص وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۱۸۹

لوگوں سے کہہ دو: یہ انسان کے لیے وقت کا حساب ہے اور اس سے حج کے مہینے کا تعین ہو جاتا ہے (باقی جس قدر توہمات لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی رسمیں اختیار کر رکھی ہیں تو ان کی کوئی اصلیت نہیں) ۔ اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں (دروازہ چھوڑ کر) پچھواڑے سے داخل ہو (جیسا کہ عرب کی رسم تھی کہ حج کے مہینے کا چاند دیکھ لیتے اور احرام باندھ لینے کے بعد اگر گھروں میں داخل ہونا چاہتے تو دروازے سے داخل نہ ہوتے، پچھواڑے سے راہ نکال کر جاتے) ۔ نیکی تو اس کے لیے ہے جس نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کیا ۔ پس (ان وہم پرستیوں میں مبتلا نہ ہو) گھروں میں آؤ تو دروازے ہی کی راہ آؤ (پچھواڑے سے راہ نکالنے کی مصیبت میں کیوں پڑو؟) البتہ اللہ کی نافرمانی سے بچو تاکہ (طلب سعادت میں) کامیاب ہو ۱۸۹ ۔

۱۸۹ - حج کے احکام اور اس سلسلے میں دین حق کی بعض اصولی ہدایتیں اور اہل عرب اور دیگر اقوام کی گمراہیوں کا ازالہ ؏ =

نکالا ہے تم بھی انہیں لڑ کر نکال باہر کرو(۱۰۱). فتنے کا قائم رہنا قتل و خون ریزی سے بھی بڑھ کر ہے. (باقی رہا حرم کی حدوں کا معاملہ کہ ان کے اندر لڑائی کی جائے یا نہ کی جائے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب تک وہ خود مسجد حرام کے حدود میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی اس جگہ ان سے لڑائی نہ کرو.

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ۱۹۱ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ۱۹۲

پھر اگر ایسا ہوا کہ انہوں نے لڑائی کی تو تمہارے لیے بھی یہی ہوگا کہ لڑو. منکرین حق (کی ظالمانہ پیش قدمیوں) کا یہی بدلا ہے ۱۹۱ . لیکن اگر ایسا ہوا کہ وہ لڑائی سے باز آ گئے تو (پھر اللہ کا دروازۂ بخشش بھی بند نہیں ہے) بلا شبہ وہ رحمت سے بخش دینے والا ہے ۱۹۲ .

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۞ ۱۹۳

اور (دیکھو!) ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی ظلم و فساد) باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے(۱۰۲).

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ

(اهل مکه نے تمهارے خلاف اعلان جنگ کر دیا هے تو تمهاری طرف سے بهی اب اعلان جنگ هے) جهاں کهیں پاؤ انهیں قتل کرو اور جس جگه سے انهوں نے تمهیں

= اس بارے میں اصل یه هے که امن کی حالت هو یا جنگ کی لیکن مسلمانوں کے کسی کام میں بهی عدل و راستی کے خلاف کوئی بات نهیں هونی چاهیے ۔

(د) جنگ برائی هے لیکن فتنے کا قائم رهنا اس سے بهی زیاده سخت برائی هے۔ پس نا گزیر هوا که فتنے کے ازالے کے لیے جنگ کی حالت گوارا کر لی جائے ۔

قریش مکه کا فتنه کیا تها؟ یه تها که وه جبر و قهر سے لوگوں کو مجبور کرتے تهے که جس بات کو حق سمجهتے هیں اسے حق نه سمجهیں یعنی دین و اعتقاد کی آزادی مفقود هو گئی تهی ۔ قرآن کهتا هے: یه برائی جنگ کی برائی سے بهی زیاده سخت هے، اس لیے ضروری هے که اس کے انسداد کے لیے جنگ کی برائی گوارا کر لی جائے ۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور الله کی راہ میں مال
وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ	خرچ کرو . ایسا نہ کرو کہ
اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ	(جہاد کی اعانت سے غافل ہو کر) مع
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۱۹۵	اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو
وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ	ہلاکت میں ڈال دو (۱۰۵) .
لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ	نیکی کرو، یقینا الله کی محبت
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ	انہیں لوگوں کے لیے ہے جو
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ	نیکی کرنے والے ہیں ۱۹۵ .
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ	اور (دیکھو!) حج اور عمرے
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ	کی جب نیت کر لی جائے تو

۱۹۵ - (و) جو لوگ جہاد کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں ، کیوں کہ جہاد سے اعراض کا نتیجہ قومی زندگی کی ہلاکت ہے .

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ	پھر اگر ایسا ہوا کہ یہ لوگ
الۡحَرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ	لڑائی سے باز آ جائیں تو (تمھیں
فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا	بھی ہاتھ روک لینا چاھیے،
عَلَیۡہِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی	کیوں کہ) لڑائی نہیں لڑنی ھے
عَلَیۡکُمۡ ص وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا	مگر انھیں لوگوں کے مقابلے میں
اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ۞ ١٩٤	جو ظلم کرنے والے ھیں ١٩٣ .

(١٠٣) اگر حرمت کے مہینوں کی رعایت کی جائے تو تمہاری طرف سے بھی رعایت ھونی چاھیے . اگر نہ کی جائے تو تمہاری طرف سے بھی نہیں ھے . (مہینوں کی) حرمت کے معاملے میں (جب کہ لڑائی ھو) ادلے کا بدلا ھے (یعنی جیسی روش ایک فریق جنگ کی ھو گی ویسی ھی دوسرے فریق کو بھی اختیار کرنی پڑے گی . یہ نہیں ھو سکتا کہ ایک فریق تو مہینوں کی حرمت سے بے پروا ھو کر حملہ کر دے اور دوسرا فریق حرمت کے خیال سے ھاتھ پر ھاتھ دھرے بیٹھا رھے) . پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو چاھیے کہ جس طرح کا معاملہ اس نے تمہارے ساتھ کیا ھے ویسا ھی معاملہ تم بھی اس کے ساتھ کرو (١٠٤) . البتہ (ھر حال میں) اللہ سے ڈرتے رھو اور یہ بات نہ بھولو کہ اللہ انھیں کا ساتھی ھے جو (اپنے تمام کاموں میں) پرھیز گار ھیں ١٩٤ .

فدیه دے دے. اور وہ یہ ھے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا جانور کی قربانی کرے. اور پھر جب ایسا ہو کہ تم امن کی حالت میں ہو (۱۰٦) اور کوئی شخص چاھے کہ (عمرہ حج سے ملا کر) تمتع کرے (یعنی ایك ھی سفر میں دونوں عملوں کے ثواب سے فائدہ اٹھائے) تو اس کے لیے بھی جانور کی قربانی ھے جیسی کچھ میسر آجائے. اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو اسے چاھیے تین روزے حج کے دنوں میں رکھے، سات روزے واپسی پر، یہ دس کی پوری گنتی ہو گئی. البتہ یاد رھے کہ یہ حکم (یعنی عمرے کے تمتع کا حکم) اس کے لیے ھے جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو (باھر سے حج کے لیے آیا ہو). اور (دیکھو!) ھر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یقین کرو! وہ (نافرمانوں کو) سزا دینے میں بہت ھی سخت ھے ۱۹٦.

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج — حج (کی تیاری) کے مہینے عام

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ — طور پر معلوم ھیں. پس

---

۱۹٦ – (ز) اگر لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے راہ میں رك جانا پڑے تو اس صورت میں کیا کرنا چاھیے؟ نیز حج اور عمرے کے تمتع کی صورت یعنی دونوں کو ملا کر کرنے کی صورت.

أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ج
فَإِذَآ أَمِنْتُمْ وقفه فَمَنْ
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ
أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا
رَجَعْتُمْ ط تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ
حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ع ١٩٦ ٢٤ ع ٨

اسے اللہ کے لیے پورا کرنا چاھیے
اور اگر ایسی صورت پیش
آجائے کہ تم (اس نیت سے
نکلے مگر) راہ میں گھر گئے
(لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری
وجہ سے) تو پھر ایك جانور
کی قربانی کرنی چاھیے جیسا
کچھ بھی میسر آئے۔ اور اس وقت
تك سر کے بال نہ منڈاؤ (جو
اعمال حج سے فارغ ھو کر
احرام اتارتے وقت کیا جاتا ھے)
جب تك کہ قربانی اپنے ٹھکانے
نہ پہنچ جائے۔ ھاں، اگر کوئی **شخص** بیمار ھو یا اسے سر کی کسی
تکلیف کی وجہ سے مجبوری ھو تو چاھیے کہ (بال اتارنے کا)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ	(اور دیکھو!) اس میں
تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ	تمہارے لیے کوئی گناہ کی
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	بات نہیں اگر (اعمال حج
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	کے ساتھ) تم اپنے پروردگار
الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا	کے فضل کی بھی تلاش میں رھو
هَدٰىكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ	(یعنی کاروبار تجارت کا بھی
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ ۱۹۸	مشغلہ رکھو(۱۰۷) ۔ پس جب

عرفات (نامی مقام) سے انبوہ در انبوہ لوٹو تو "المشعر الحرام" (یعنی مزدلفہ) میں (ٹھیر کر) اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کا طریقہ تمہیں بتا دیا گیا ھے اگرچہ اس سے پہلے تم بھی انھیں لوگوں میں سے تھے جو راہ حق سے بھٹک گئے ھیں (۱۰۸) ۱۹۸ .

---

۱۹۸ - (ط) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ خدا پرستی اور دین داری کی راہ دنیوی معیشت اور دنیوی فلاح و ترقی کے خلاف نہیں ھے ، بلکہ وہ ایک ایسی کامل زندگی پیدا کرنی چاھتا ھے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں موجود ھوں ۔ حج ایک عبادت ھے لیکن اس کا عبادت ھونا اس سے مانع نہیں کہ کاروبار دنیوی =

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ۱۹۷

وقف النبی

جس کسی نے ان مهینوں میں حج کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا تو (وہ حج کی حالت میں هوگیا اور) حج کی حالت میں نہ تو عورتوں کی طرف رغبت کرنا هے، نہ گناہ کی کوئی بات کرنی هے اور نہ لڑائی جھگڑا۔ اور (یاد رکھو!) تم نیک عملی کی باتوں میں سے جو کچھ بھی کرتے هو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں رهتا. پس (حج کرو تو اس کے) سرو سامان کی تیاری بھی کرو اور سب سے بهتر سرو سامان (دل کا سرو سامان هے اور وہ) تقویٰ هے. اور اے ارباب دانش! (هر حال میں) اللہ سے ڈرتے رهو (کہ خوف الٰہی سے پرهیزگاری پیدا هوتی هے) ۱۹۷ .

---

۱۹۷ - (ح) حج کے دنوں میں اور وہ اس وقت سے شروع هوجاتے هیں جب تم نے احرام باندھ لیا، نہ تو عورت کے ساتھ خلوت کرنی چاهیے، نہ گناہ کی کوئی بات اور نہ کسی طرح کی لڑائی جھگڑا . اعمال حق کے لیے سب سے بڑی تیاری یہ هے کہ تم میں تقویٰ پیدا هو .

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ ٢٠٠
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ٢٠١

النصف

پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کرچکو تو چاهیے که جس طرح پہلے اپنے آباء و اجداد کی بڑائیوں کا ذکر کیا کرتے تھے اب اسی طرح الله کا ذکر کیا کرو ، بلکه اس سے بھی زیاده (که تمام اعمال حج سے اصل مقصود یہی هے) . اور (پھر دیکھو!) کچھ لوگ تو ایسے هیں (جو صرف دنیا هی کے پجاری هوتے هیں اور) جن کی صدا یه هوتی هے که "خدایا! همیں جو کچھ دینا هے دنیا هی میں دے دے" پس آخرت کی زندگی میں ان کے لیے کوئی حصه نہیں هوتا ٢٠٠ . اور کچھ لوگ ایسے هیں جو (دنیا و آخرت دونوں کی فلاح چاهتے هیں . وه) کہتے هیں "خدایا! همیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور همیں عذاب دوزخ سے بچالے" ٢٠١ .

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۹۹

پھر (یہ بات بھی ضروری ہے کہ) جس جگہ (تک جا کر) لوگ انبوہ در انبوہ لوٹتے ہیں تم (اہل مکہ) بھی وہیں سے لوٹو (۱۰۹) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو (۱۱۰) . بلا شبہ اللہ (خطائیں) بخشنے والا (اور ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ۱۹۹ .

= کا بھی فائدہ اٹھاؤ . مال و دولت اللہ کا فضل ہے ، پس چاہیے کہ اللہ کے فضل کی تلاش میں رہو .

(ی) دین اور دنیا کے معاملے میں دنیا کی عالم گیر گمراہی یہ ہے کہ یا تو افراط میں پڑ گئے ہیں یا تفریط میں اور راہ اعتدال گم ہو گئی ہے یعنی یا تو دنیا کا انہماک اس درجہ بڑھ جاتا ہے کہ آخرت سے یک قلم بے پروا ہو جاتے ہیں یا آخرت کے استغراق میں اتنے دور نکل جاتے ہیں کہ ترک دنیا اور رہبانیت کا دم بھرنے لگتے ہیں . لیکن دین حق کی راہ ہر گوشۂ عمل کی طرح یہاں بھی اعتدال کی راہ ہے اور صحیح زندگی اس کی زندگی ہے جو کہتا ہے ” خدایا ! میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں چاہتا ہوں “ .

تقوی نہیں تو اس کا کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہو سکتا) پس ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ تم سب کو (ایك دن مرنا اور پھر) اس کے حضور جمع ہونا ہے ۲۰۳ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ ۲۰۴

اور (دیکھو !) بعض آدمی ایسے ہیں کہ دنیوی زندگی کے بارے میں ان کی باتیں تمہیں بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی ضمیر کی پاکی پر اللہ کو گواہ ٹھیراتے ہیں ، حالانکہ فی الحقیقت وہ دشمنی اور خصومت میں بڑے ہی سخت ہیں ۲۰۴ .

---

۲۰۴ تا ۲۰۶ – (ك) دین حق دنیا کا نہیں لیکن دنیا پرستی کے غرور و سرشاری کا مخالف ہے .

یہی دنیا پرستی کا غرور ہے جو انسان کو خدا پرستی اور راست بازی سے بے پروا کر دیتا ہے اور جب اسے طاقت اور حکومت مل جاتی ہے تو غرض و نفس کی پرستش میں وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جو دنیا میں انسان کا ظلم و فساد کر سکتا ہے .

لیکن جو لوگ سچے خدا پرست ہیں وہ دنیا میں کتنے ہی مشغول ہوں مگر ان کے پیش نظر نفس پرستی نہیں ہوتی ، ==

أُولَـٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٢٠٢ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٢٠٣

تو (یقین کرو!) ایسے هی لوگ هیں جنهیں ان کے عمل کے مطابق (دنیا و آخرت کی) فلاح میں حصه ملنا هے اور الله (کا قانون) اعمال کی جانچ میں سست رفتار نهیں (وه هر انسان کو اس کے عمل کے مطابق فوراً نتیجه دے دینے والا هے) ۲۰۲.

اور (دیکهو!) حج کے گنے هوے دنوں میں (جو معلوم هیں اور دسویں ذی الحج سے لے کر تیرهویں تك هیں) الله کی یاد میں مشغول رهو. پهر جو کوئی (واپسی میں) جلدی کرے اور دو هی دن میں روانه هوجائے تو اس میں کوئی گناه کی بات نهیں. اور جو کوئی تاخیر کرے تو وه تاخیر بهی کرسکتا هے. لیکن یه (جلدی اور تاخیر کی رخصت) اسی کے لیے هے جس میں تقویٰ هو (کیوں که تمام اعمال سے اصل مقصود تقویٰ هے. اگر ایك شخص کے ارادے اور عمل میں

زراعت اور محنت کے نتیجوں کو اور اس کی نسل کو
ھلاك کردیں ، حالانکہ اللہ یہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ (زندگی
و آبادی کی جگہ) ویرانی و خرابی پھیلائی جائے ۲۰۵ .

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ	اور جب ان لوگوں سے
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ	کہا جائے : خدا سے ڈرو
جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۲۰۶	(اور ظلم و فساد سے باز آؤ)
وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ	تو ان کا گھمنڈ انہیں
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ	(اور زیادہ) گناہ پر اکساتا ھے .
رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۲۰۷	پس (جن لوگوں کا حال ایسا ھو

تو وہ کبھی ظلم و فساد سے باز آنے والے نہیں) انہیں تو جہنم ھی
کفایت کرے گا (اور جس کسی نے جہنم کا ٹھکانا ڈھونڈھا
تو اس کا ٹھکانا) کیا ھی برا ٹھکانا ھوا ۲۰۶ . (بر خلاف ان کے)
کچھ آدمی ایسے بھی ھیں جو (نفس پرستی کی جگہ خدا پرستی کی
روح سے معمور ھوتے ھیں اور) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں
اپنی جانیں تك بیچ ڈالتے ھیں (یعنی رضائے الٰہی کی راہ میں اپنا
سب کچھ قربان کر دیتے ھیں) اور (جو کوئی ایسا کرتا ھے
تو یاد رکھے !) اللہ بھی اپنے بندوں کے لیے سر تا سر شفقت
و مہربانی رکھنے والا ھے ۲۰۷ .

وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ	جب انھیں حکومت مل جاتی ھے
لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ	تو ان کی تمام سرگرمیاں ملك
الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ	میں اس لیے ھوتی ھیں تا که
لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝۲۰۵	خرابی پھیلائیں اور انسان کی

= بلکه رضاے الٰہی کا حصول ھوتا ھے . ایك دنیا پرست اپنے نفس کے لیے دوسروں کو قربان کر دے گا ، لیکن یه لوگ رضاے الٰہی کی راہ میں خود اپنے نفس کو قربان کر دیں گے .

ایك شخص کی دنیوی زندگی بظاھر کتنی ھی خوش نما ھو اور وہ اپنی نیك دلی کا کتنا ھی دعویٰ کرے لیکن ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا . اصلی کسوٹی یه ھے که دیکھا جائے طاقت و اختیار پا کر اپنے ابناے جنس کے ساتھ کیسا سلوك کرتا ھے .

حرث و نسل کی تباھی انسانی غرور و طاقت کا بہت بڑا فساد ھے . دنیوی طاقت کے متوالوں سے جب کہا جاتا ھے " الله سے ڈرو " تو ان کا گھمنڈ انھیں اور زیادہ ظلم و معصیت پر آمادہ کر دیتا ھے .

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ م بَعْدِ
مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۞ ٢٠٩ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ
ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَقُضِيَ الْاَمْرُ ط وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ۞ ٢١٠

پھر اگر ایسا ہوا کہ تم
ڈگمگا گئے باوجودیکہ
ہدایت کی روشن دلیلیں تمہارے
سامنے آچکی ہیں تو یاد رکھو!
اللہ (کے قانون جزا کی پکڑ سے
تم بچ نہیں سکتے۔ وہ) سب پر
غالب (اور اپنے کاموں میں)
٢٥ ع ٩ حکمت والا ہے ۲۰۹۔ (۱۱۲) پھر
یہ لوگ کس بات کے انتظار میں ہیں؟ کیا اس بات کے منتظر ہیں

= کہ "میں تمہارا خدا ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ" لیکن نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اسلام کے دائرے میں آجاؤ، بلکہ چاہیے کہ پوری طرح آجاؤ یعنی اعتقاد و عمل کے ہر گوشے میں ایمان کی روح تمہارے اندر پیدا ہو جائے اور از سر تا پا پیکر ایمان ہو جاؤ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱدْخُلُوا فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۞ ۲۰۸

مسلمانو !(۱۱۱) پوری طرح اور (اعتقاد وعمل کی) ساری باتوں میں مسلم ہو جاؤ اور (دیکھو!) شیطانی وسوسوں کی پے روی نہ کرو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ۲۰۸ .

۲۰۸ تا ۲۱۰ - (ل) دنیا پرستی کی یہ سرشاری قوموں کی گم راہی کا بہت بڑا سبب رہی ہے خصوصا فتح و اقبال کے حصول کے بعد. اس لیے بےروان دعوت حق کو خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس صورت حال سے اپنی حفاظت کریں.

اللہ کی ہدایت ظاہر ہوچکی ہے اور وہ سب کچھ تمہیں بتایا جاچکا ہے جس کی استقامت حق کے لیے ضرورت تھی. اس پر بھی اگر تم نے ٹھوکر کھائی اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہے تو یہ نعمت الٰہی کو محرومی سے بدل دینا ہوگا.

اگر ایک گروہ کے ایمان و یقین کے لیے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد یہی رہ گیا ہے کہ خدا اس کے سامنے آکر اپنی زبان سے کہہ دے =

وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ٢١٢

منکرین حق کی نگاھوں میں تو صرف دنیا کی زندگی ھی سمائی ھوئی ھے۔ وہ ایمان والوں کی (موجودہ بے سرو سامانی دیکھ کر) ھنسی اڑاتے ھیں، حالانکہ (۱۱۵) جو لوگ متقی ھیں قیامت کے دن وھی ان منکروں کے مقابلے میں بلند مرتبہ ھوں گے (۱۱۶) اور (پھر یہ منکرین حق نہیں جانتے کہ جو لوگ آج مال وجاہ دنیوی سے تہی دست ھیں، کل کو اللہ کے فضل سے مالا مال ھو جاسکتے ھیں۔ اور) اللہ جسے چاھتا ھے اپنے رزق بے حساب سے مالا مال کر دیتا ھے ۲۱۲۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ص وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

(ابتداء میں ایسا تھا کہ) لوگ (الگ الگ گروھوں میں بٹے ھوئے نہیں تھے) ایک ھی قوم و جماعت تھے (پھر ایسا ھوا کہ باھم دگر مختلف ھوگئے اور الگ الگ ٹولیاں بن گئیں)۔

= لیکن انھوں نے محرومی و شقاوت کی راہ اختیار کی۔

که خدا ان کے سامنے نمودار ہوجائے (اور اس طرح نمودار ہوجائے که) بادل اس پر سایہ کیے ہوں اور فرشتے (صف باندھے کھڑے) ہوں اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے؟ (اگر اسی بات کے منتظر ہیں تو یاد رکھیں! یہ بات دنیا میں تو ہونے والی نہیں) اور تمام کاموں کا سر رشتہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے ۲۱۰۔

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۞ ۲۱۱ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

(۱۱۳) بنی اسرائیل سے پوچھو! ہم نے انہیں (علم و بصیرت کی) کتنی ہی روشن نشانیاں دی تھیں! (۱۱۴) اور جو کوئی خدا کی نعمت پاکر پھر اسے (محرومی و شقاوت سے) بدل ڈالے تو (یاد رکھو!) خدا (کا قانون مکافات) بھی سزا دینے میں بہت سخت ہے ۲۱۱

وقف لازم

۲۱۱ – (م) بنی اسرائیل کی سرگذشت سے عبرت پکڑو۔

اللہ نے انہیں ہدایت و سعادت کی راہ دکھلائی =

= تمام انسان ایك هی قوم و جماعت تھے اور فطری زندگی کی سادگی پر قانع تھے . پھر ایسا ہوا کہ نسل انسانی کی کثرت و وسعت سے طرح طرح کے تفرقے پیدا ہوگئے اور تفرقے کا نتیجہ ظلم و فساد کی صورت میں ظاہر ہوا .
تب وحی الٰہی نمودار ہوئی اور یکے بعد دیگرے خدا کے رسول مبعوث ہوتے رہے . ہر رسول کی دعوت کا مقصد ایك هی تھا یعنی خدا پرستی و نیك عملی کی تلقین اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا قیام .

کتاب اللہ همیشه اس لیے نازل هوئی تا که دین کے تفرقه و اختلاف میں فیصلہ کرنے والی ہو اور لوگوں کو وحدت دین کی اصل پر متحد کردے .

تفرقہ و اختلاف کی علت باهمی " بغی و عصیان " هے یعنی آپس کی ضد اور اتباع حق کی جگہ خود پرستی اور سرکشی .

اس محل میں اس ذکر کی مناسبت یہ ھے کہ پیروان اسلام کو دعوت استقامت دیتے ہوئے پہلے بنی اسرائیل کے حالات سے استشهاد کیا تھا ، اب واضح کیا جاتا ھے کہ صرف بنی اسرائیل هی پر موقوف نہیں ، تمام پچھلی جماعتوں کا یہی حال رہا ھے (۱۱۹) . پس قیام حق کے لیے تعلیم حق کی نہیں کیوں کہ وہ تو اول روز سے ایك هی رهی هے =

اِلَّا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنٰتُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِاِذۡنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۱۳﴾

پس اللہ نے (ایک کے بعد ایک) نبیوں کو مبعوث کیا ۔ وہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت دیتے اور (انکار و بد عملی کے نتائج سے) متنبہ کرتے تھے۔ نیز ان کے ساتھ کتاب الٰہی نازل کی گئی تا کہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے ان میں وہ فیصلہ کردینے والی ہو (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر متحد کردے). اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوے تو اس لیے نہیں ہوے کہ ہدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے ۔ نہیں ، وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے (۱۱۷) مگر پھر بھی محض آپس کی ضد اور مخالفت سے اختلاف کرنے لگتے تھے(۱۱۸) بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (دین کی) وہ حقیقت دکھا دی جس میں لوگ مختلف ہو گئے تھے (اور ایک دوسرے کو جھٹلا رہے تھے) . اور اللہ جسے چاہتا ہے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ہے ۲۱۳ .

۲۱۳ – (ن)دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ ابتداء میں=

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۲۱۵

(اے پیغمبر !) تم سے لوگ دریافت کرتے ھیں کہ خیرات کے لیے خرچ کریں تو کیا خرچ کریں ۔ ان سے کہہ دو : جو کچھ بھی تم اپنے مال میں سے نکال سکتے ھو نکالو تو اس کے مستحق تمھارے ماں باپ ھیں ، عزیز و اقربا ھیں ، یتیم بچے ھیں ۔ مسکین ھیں ، (مصیبت زدہ) مسافر ھیں ۔ اور (یاد رکھو !) جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ھو تو (وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اکارت جائے) (۱۲۱) وہ سب کچھ جاننے والا ھے ۲۱۵ ۔

= نہیں کہ تم نے ایمان کا اقرار کرلیا اور جنتی ھوگئے ، بلکہ ضروری ھے کہ ان تمام آزمایشوں میں ثابت قدم رھو جو تم سے پہلے حق پرستوں کو پیش آچکی ھیں اور تمھیں بھی پیش آئیں گی ۔

۲۱۵ - خیرات کرنے کا حکم اور اس غلطی کا ازالہ کہ لوگ سمجھتے تھے خیرات صرف غیروں ھی کو =

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا	پھر کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ھے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ	کہ (محض ایمان کا زبانی
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ	دعوٰی کر کے) تم جنت میں
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ	داخل ھو جاؤ گے (۱۲۰)
وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ	حالانکہ ابھی تو تمھیں وہ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى	آزمایشیں پیش ھی نہیں آئی ھیں
نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ	جو تم سے پہلے لوگوں کو
قَرِيْبٌ ۲۱۴	پیش آچکی ھیں. ھر طرح کی

سختیاں اور محنتیں انھیں پیش آئیں، شدتوں اور ھولناکیوں سے ان کے دل دھل گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے "اے نصرت الٰہی! تیرا وقت کب آئے گا؟" (تب اچانک پردۂ غیب چاك ھوا اور خدا کی نصرت یہ کہتی ھوئی نمودار ھو گئی) "ھاں، گھبراؤ نہیں! خدا کی نصرت تم سے دور نہیں ھے" ۲۱۴.

= اور ھمیشہ موجود رھی ھے، بلکہ حق پر ثابت قدم رھنے کی ضرورت ھے.

۲۱۴ – (س) مومن ھونے کے لیے صرف یہی کافی =

= اور کتنی ھی خوش گوار باتیں ھیں جن کا نتیجه نا گوار ھوتا ھے .

(ب) جنگ برائی ھے ، لیکن انسانی طاقت کا ظلم و فساد اس سے بھی بڑھ کر برائی ھے . پس جب ایسی حالت پیش آجائے که ظلم کا ازاله اور کسی طرح ممکن نه ھو تو جنگ کے سوا چاره نہیں .

(ج) دشمنوں کی مخالفت کسی خاص فرد یا جماعت سے نه تھی ، بلکه اس بنا پر تھی که لوگ اپنے پچھلے عقائد چھوڑ کر کیوں ایك نیا اعتقاد اختیار کر رھے ھیں یعنی محض اختلاف عقائد کی بنا پر وہ ایك جماعت کو نیست و نابود کردینا چاھتے تھے . پس جب تك مسلمان اپنے اعتقاد سے دست بردار نه ھوجاتے دشمنوں کی طرف سے قتل و غارت گری کا سلسله برابر جاری رھتا . اور جب مسلمان اس کے لیے تیار نه تھے تو پھر اس کے سوا کیا چاره کار تھا که مردانه وار لڑیں اور حق و باطل کا فیصله ھوجائے .

(د) قرآن نے جنگ کا قدم نہیں اٹھایا اور نه وہ داعی امن ھوکر اٹھا سکتا تھا ، لیکن اس کے خلاف اٹھایا گیا اور اس نے پیٹھ نہیں دکھلائی .

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	لڑائی کا تمھیں حکم دیا گیا ھے
وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ	اور وہ تمھیں نا گوار ھے ، لیکن
أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ	بہت ممکن ھے ایك بات کو تم
لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا	نا گوار سمجھتے ھو اور وہ
شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ	تمھارے حق میں بہتر ھو .
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ	اور ایك بات تمھیں اچھی لگتی ھو
لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۲۱۶	اور اسی میں تمھارے لیے

۲۶ ع ۱۰

برائی ھو (۱۲۲) . الله جانتا ھے (۱۲۳) مگر تم نہیں جانتے ۲۱۶ .

= دی جاسکتی ھے ، اپنوں اور عزیزوں کی مدد کرنا خیرات نہیں ھے . خیرات کے مصارف بتلاتے ھوے واضح کردیا گیا کہ اس کا اولین مصرف تمھارے عزیز و اقربا ھیں اگر وہ محتاج ھوں .

۲۱۶ - دفاع کا حکم (۱۲٤) یعنی دین کے اعتقاد و عمل کی آزادی کے لیے لڑنے کا حکم :

(الف) جنگ کی حالت کوئی ایسی حالت نہیں ھے جو تمھارے لیے خوش گوار ھو ، لیکن اس دنیا میں کتنی ھی خوش گواریاں ھیں جو نا گواریوں سے پیدا ھوتی ھیں =

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ٢١٧

سے بھی زیادہ برائی ہے اور فتنہ (یعنی ظلم و فساد) قتل سے بھی
بڑھ کر ہے (١٢٥). اور (یاد رکھو!) یہ لوگ تم سے برابر
لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر بن پڑے تو تمھیں تمھارے دین
سے برگشتہ کردیں (١٢٦). اور (دیکھو!) تم میں سے جو شخص
اپنے دین سے برگشتہ ہوجائے گا اور اسی حالت برگشتگی میں دنیا
سے جائے گا تو (یاد رکھو!) اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا
جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ایسے ہی
لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے، ہمیشہ عذاب میں
رہنے والا ٢١٧.

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓـئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ ٢١٨

(برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے (اور راہ ایمان میں ثابت قدم رہے) اور جن لوگوں نے وطن سے بے وطن ہونے کی سختیاں برداشت کیں اور اللہ
کی راہ میں جہاد کیا تو بلاشبہہ ایسے ہی لوگ ہیں جو اللہ کی
رحمت کی (سچی) امیدواری کرنے والے ہیں. اور جو کوئی اللہ
کی رحمت کا سچے طریقے پر امیدوار ہو (تو) اللہ (بھی) رحمت
سے بخش دینے والا ہے ٢١٨.

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ
اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ يَّرْتَدِدْ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ
وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
پوچھتے ھیں: جو مہینا حرمت
کا مہینا سمجھا جاتا ھے اس میں
لڑائی لڑنا کیسا ھے؟ ان سے
کہہ دو: اس میں لڑائی لڑنا بڑی
برائی کی بات ھے، مگر (ساتھ ھی
یہ بھی یاد رکھو کہ) انسان
کو اللہ کی راہ سے روکنا (یعنی
ایمان اور خدا پرستی کی راہ
اس پر بند کردینی) اور اس کا
انکار کرنا اور مسجد حرام میں
نہ جانے دینا، نیز مکے سے
وہاں کے بسنے والوں کو
نکال دینا اللہ کے نزدیک اس

= که شراب سے اڑائی لڑنے میں مدد ملتی ہے اور جوا حصول مال کا ذریعہ ہے . اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا اور یہ اصولی حقیقت بتا دی گئی که صرف اشیاء کا نفع ہی نہیں دیکھنا چاہیے ، کیوں که اضافی نفع سے تو کوئی چیز بھی خالی نہیں بلکہ نفع اور نقصان دونوں کو تولنا چاہیے . جس چیز میں نقصان زیادہ ہو اسے ترك کر دینا چاہیے اگرچہ تھوڑا بہت نفع بھی ہو . اور جس چیز میں نفع زیادہ ہو اسے اختیار کرنا چاہیے اگرچہ نقصان کا بھی احتمال ہو .

دوسرا سوال یہ تھا که مصارف جنگ کے لیے اور اسی طرح کی دوسری قومی ضرورتوں کے لیے کس قدر انفاق کیا جائے ؟ فرمایا : کوئی خاص قید نہیں ، ضروریات معیشت سے جو کچھ فاضل ہو کر بچ رہے اسے راہ مقصد میں لگا دو .

تیسرا سوال یتیم بچوں کی نسبت تھا . حکم دیا گیا که جس طریقے میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ہے اور وہی اختیار کرنا چاہیے . اور اگر تم انہیں اپنے گھرانے میں شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں کچھ غیر نہیں .

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ ۲۱۹

(اے پیغمبر !) تم سے لوگ شراب اور جوے کی بابت دریافت کرتے ھیں . ان سے کہہ دو: ان دونوں چیزوں میں نقصان بہت ھے اور انسان کے لیے فائدے بھی ھیں ، لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ھے . اور تم سے پوچھتے ھیں : (راہ حق میں خرچ کریں تو) کیا خرچ کریں ؟ ان سے کہہ دو: جس قدر (تمہاری ضروریات معیشت سے) فاضل ھو (۱۲۷) . (دیکھو!) اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ھے تاکہ دنیا اور آخرت (دونوں) کی مصلحتوں میں غور و فکر کرو ۲۱۹ .

---

۲۱۹ و ۲۲۰ - (ھ) جنگ کے سلسلے میں تین سوالات پیدا ھو گئے تھے ، ان کے جوابات دیے گئے :

عام طور پر سمجھا جاتا تھا اور اب تک سمجھا جاتا ھے =

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى
يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ
وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ
مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ
اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ
وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ٢٢١ ٢٧ ع ١١

اور (دیکھو!) مشرك عورتوں
سے جب تك ایمان نہ لے آئیں
نکاح نہ کرو. ایك مشرك عورت
تمھیں (بظاھر) کتنی ھی
پسند آئے لیکن مومن عورت
اس سے کھیں بھتر ھے. اور
اسی طرح مشرك مرد جب تك
ایمان نہ لے آئیں مومن عورتیں
ان کے نکاح میں نہ دی جائیں.
یقینا خدا کا مومن بندہ ایك
مشرك مرد سے بھتر ھے اگرچہ
بظاھر مشرك مرد تمھیں کتنا ھی پسند کیوں نہ آئے. یہ لوگ
(یعنی مشرکین عرب) تمھیں (دین حق سے برگشتہ کرنا چاھتے ھیں
اور اس لیے) دوزخ کی طرف بلاتے ھیں. اور اللہ اپنے حکم سے
(دین حق کی راہ کھول کر) تمھیں جنت اور مغفرت کی طرف

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۞ ۲۲۰

اور لوگ تم سے یتیم بچوں کی نسبت پوچھتے ھیں، ان سے کہہ دو: جس بات میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ھے. اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رھو (یعنی انھیں اپنے گھرانے میں شامل کرلو) تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ھیں (کچھ غیر نہیں). اور اللہ جانتا ھے کون اصلاح کرنے والا ھے. کون خرابی کرنے والا ھے (پس اگر تمہاری نیت بخیر ھے تو تمہیں یتیموں کے مال کی ذمے داری لینے سے گھبرانا نہیں چاھیے). اگر اللہ چاھتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا (یعنی اس بارے میں سخت پابندیاں عائد کر دیتا، کیوں کہ یتیموں کے حقوق کا معاملہ بہت ھی اھم ھے) بلا شبہ وہ غلبہ و طاقت کے ساتھ حکمت رکھنے والا ھے ۲۲۰ .

فارغ ہوکر) پاك و صاف نہ ہولیں ان سے نزدیکی نہ کرو .
اور (یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جب وہ پاك وصاف ہولیں اور تم ان کی طرف ملتفت ہو تو اللہ نے (فطری طور پر) جو بات جس طرح ٹھیرا دی ہے اسی کے مطابق ہونی چاہیے (اس کے علاوہ کسی دوسری خلاف فطرت بات کا خیال نہ کرو) .

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ اللہ ان لوگوں کو دوست
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ۲۲۲ رکھتا ہے جو (برائی سے) پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاکی و صفائی رکھنے والے ہیں ۲۲۲ .

---

۲۲۲ و ۲۲۳ – مشرکین سے مناکحت کے بیان نے نکاح و طلاق اور ازدواجی زندگی کی مہمات کی طرف سلسلۂ بیان پھیر دیا ہے :

(الف) عورتوں سے ان کے مہینے کے خاص ایام میں علٰحدگی کا حکم اور اس حقیقت کا اعلان کہ علٰحدگی کا سبب یہ نہیں ہے کہ عورتیں ناپاك ہوجاتی ہیں اور ملنے جلنے اور چھونے کے قابل نہیں رہتیں جیسا کہ یہودیوں کا خیال تھا ، بلکہ صرف یہ بات ہے کہ ان ایام میں زنا شوئی کا تعلق مضر ہے اور صفائی اور طہارت کے خلاف ہے .

(ب) فطرت نے مرد اور عورت کے باہم ملنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے لیے جو بات جس طرح =

بلا رہا ہے (پس ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہاری سازگاری کیوں کر ہو سکتی ہے؟) اللہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں ۲۲۱ .

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ

اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے ماہ واری ایام کے بارے میں دریافت کرتے ہیں. ان سے کہہ دو: وہ مضرت (کا وقت) ہے، پس چاہیے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علحدہ رہو. اور جب تک وہ (ایام سے

۲۲۱ - (و) دشمنان اسلام سے جنگ کے سلسلے میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان سے مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ مشرک مرد اور عورت سے مومن مرد اور عورت کا نکاح جائز نہیں. علت بھی واضح کر دی کہ جو لوگ تمہارے دین کی وجہ سے تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اور تمہیں راہ حق سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ تمہارا ازدواجی رشتہ کبھی فلاح و سعادت کا موجب نہیں ہو سکتا.

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ
لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا	کسی کے ساتھ بھلائی کرنے
وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ	یا پرہیزگاری کی راہ اختیار
النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٢٤	کرنے یا لوگوں کے درمیان

صلح صفائی کرادینے کے خلاف قسمیں کھا کر اللہ کے نام کو نیکی سے بچ نکلنے کا بہانہ بنا لو (یعنی پہلے تو کسی اچھے کام کے خلاف قسم کھالو پھر کہو: خدا کی قسم کھا کر ہم کیوں کر یہ کام کرسکتے ہیں؟) اور (یادرکھو!) اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۲۲٤.

= لگا رکھی ہیں مثلاً کسی خاص طریقے کو جائز سمجھتے ہیں کسی کو ناجائز، کسی خاص طریقے میں برکت سمجھتے ہیں کسی میں نحوست تو ان کی کوئی اصلیت نہیں. جس طرح بھی چاہو فطری طریقے سے یہ معاملہ کرسکتے ہو.

۲۲٤ تا ۲۲۷ – اس گمراہی کا ازالہ کہ ازدواجی زندگی کی اہمیت سے لوگ بے پروا تھے اور زبانیں چھوٹ ہوگئی تھیں، طرح طرح کی بے معنی قسمیں کھالیتے اور پھر سمجھتے کہ رشتۂ نکاح ٹوٹ گیا:

(الف) کسی جائز اور نیکی کی بات کے خلاف قسم کھا لینی اور خدا کے نام کو اس کے نہ کرنے کے لیے حیلہ بنانا خدا پرستی کے خلاف ہے. =

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۞ ۲۲۳

(جہاں تك وظیفۂ زوجیت كا تعلق ھے) تمھاری عورتیں تمھارے لیے ایسی ھیں جیسے كاشت كی زمین ۔ پس جس طرح بھی چاھو اپنی زمین میں (فطری طریقے سے) كاشت كرو اور اپنے لیے مستقبل كا سروسامان كرو (یعنی اولاد كی پیدایش كا سر و سامان كرو)۔ اور (اصلی بات یه ھے كه ھر حال میں) الله سے ڈرتے رھو اور یه بات نه بھولو كه (ایك دن تمھیں مرنا اور) اس كے حضور میں حاضر ھونا ھے ۔ اور ان كے لیے جو ایمان ركھتے ھیں (دین حق كی سہولتوں اور بےجا قید و بند سے پاك ھونے كی) بشارت ھے ۲۲۳ .

= ٹھیرا دی ھے اسی طرح ھونی چاھیے ، اس كے سوا اور كوئی بات نہیں ھونی چاھیے . الله كی پسندیدگی ان كے لیے ھے جو ناپاكی كی تمام باتوں سے اپنی نگه داشت كرتے ھیں .

(ج) اس معاملے كی نسبت جو وھم پرستیاں لوگوں میں پھیلی ھوئی ھیں اور طرح طرح كی قیدیں اپنے پیچھے =

پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو ان کے لیے چار مہینے کی
مہلت ھے . پھر اگر اس مدت کے اندر وہ رجوع کر لیں (یعنی
بیوی سے ملاپ کر لیں) تو اللہ رحمت سے بخشنے والا ھے ٢٢٦ ٠
لیکن اگر (ایسا نہ ہو سکے اور) طلاق ھی کی ٹھان لیں تو (پھر
بیوی کے لیے طلاق ھے . البتہ ملاپ کی جگہ جدائی کا فیصلہ
کرتے ھوے یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ سب کچھ سننے والا (اور)
جاننے والا ھے (١٢٨) ٢٢٧ ٠

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ع ٢٢٨

اور جن عورتوں کو (ان کے
شوہروں نے) طلاق دے دی ہو
تو انہیں چاہیے ماہ واری ایام
کے تین مہینوں تک اپنے
آپ کو (نکاح ثانی سے)
روکے رکھیں . اور اگر وہ
اللہ پر اور آخرت کے دن پر
ایمان رکھتی ھیں تو ان کے لیے
جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے
٢٨ ع ١٢ ان کے پیٹ میں پیدا کر دی ھو

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ
اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ ۲۲۵ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ
مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ
اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا
الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲۲۷

تمھاری قسموں میں جو لغو
اور بے معنی قسمیں ہوں ان
پر اللہ پکڑ نہیں کرے گا (اور
اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں).
جو کچھ بھی پکڑ ہو گی وہ تو
اسی بات پر ہو گی جو (سچ
مچ کو تم نے سمجھ بوجھ کر
کی ہے اور اس لیے) تمھارے
دلوں نے (اپنے عمل سے) کمائی ہے. اور اللہ (ہر حال میں)
بخشنے والا، تحمل کرنے والا ہے ۲۲۵. جو لوگ اپنی بیویوں کے

= (ب) لغو اور بے معنی قسم کا کوئی اعتبار نہیں. اصل
اس بارے میں یہ ہے کہ جو بات انسان نے سمجھ کر
اور دل کے قصد کے ساتھ کی ہو اسی کے لیے وہ
جواب دہ ہوگا.

(ج) اگر بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے
جو عرب میں ''ایلاء'' کے نام سے مشہور تھی تو کیا
کرنا چاہیے؟

= عورتوں پر ہیں ویسے ہی حقوق عورتوں کے بھی مردوں پر ہیں .

ساتویں صدی مسیحی میں جب اسلام کا ظہور ہوا تو دنیا اس حقیقت سے یك قلم نا آشنا تھی کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے بھی کچھ حقوق ہوسکتے ہیں . منو کے قانون نے عورت کی ہستی صرف اس شکل میں دیکھی تھی کہ وہ مرد کے لیے پیدایش اولاد کا ذریعہ ہے اور اس کی نجات اس پر موقوف ہوئی کہ مرد کی خدمت گزاری میں اپنی زندگی فنا کردے . یہودی قانون عورت کو مرد کی جایداد تصور کرتا تھا اور خاندانی زندگی میں اس کی کوئی مستقل حیثیت نہ تھی . مسیحی کلیسا کا فیصلہ یہ تھا کہ انسان ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت یکساں نہیں ہیں ، انسان صرف مرد ہے اور عورت میں انسانی روح کی جگہ ایك دوسری روح ہوتی ہے . رومی قانون نے بھی جو یورپ کے تمام قوانین عامہ کا ابتدائی سرچشمہ ہے ، عورت کی جگہ مرد سے بدرجہا نیچے دیکھی . خاندانی زندگی میں صرف باپ ، بھائی ، شوہر اور بیٹے کی حیثیتیں نمایاں ہوتی تھیں . ماں ، بہن ، بیوی اور بیٹی کے لیے کوئی جگہ نہ تھی .

جب کبھی انسان کا لفظ بولا جاتا تھا تو اس کا مخاطب =

اسے چھپائیں (یعنی اگر حمل سے ہوں تو ان کا فرض ہے کہ اسے ظاہر کر دیں)۔ اور ان کے شوہر (جنھوں نے طلاق دی ہے) اگر (عدت کے) اس (مقررہ زمانے) کے اندر اصلاح حال پر آمادہ ہو جائیں تو وہ انھیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حق دار ہیں ۔ اور (دیکھو!) عورتوں کے لیے بھی اسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوك کریں، البتہ مردوں کو عورتوں پر ایك خاص درجہ دیا گیا ہے (۱۲۹)۔ اور (یاد رکھو!) اللہ زبردست، حکمت رکھنے والا ہے ۲۲۸ ۔

---

۲۲۸ - طلاق کے احکام اور اس میں ازدواجی زندگی کے لیے جن مضرتوں کا اندیشہ تھا یا عورتوں کی حق تلفی ہو سکتی تھی اس کا انسداد:

(الف) طلاق کی عدت کا ایك مناسب زمانہ مقرر کر کے نکاح کی اہمیت، نسب کے تحفظ اور عورت کے نکاح ثانی کی سہولتوں کا انتظام کر دیا گیا ۔

(ب) یہ اصل واضح کر دی گئی کہ اگر طلاق کے بعد شوہر رجوع کرنا چاہے تو وہی زیادہ حق دار ہے، کیوں کہ شرعاً مطلوب ملاپ ہے نہ کہ تفرقہ ۔

(ج) جہاں تك عورتوں کے حقوق کا تعلق ہے دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ "جیسے حقوق مردوں کے =

= یعنی جس طرح عورتوں کو دینا ھے اسی طرح لینا بھی ھے . یہ نہیں ھوسکتا کہ مرد اپنے حق کا تو عورت سے مطالبہ کرے لیکن عورت کا حق بھلا دے . اگر عورت مرد کے حقوق کی مقروض ھے تو اسی طرح مرد بھی عورت کے حقوق کا مقروض ھے .

قرآن نے چار لفظ کہہ کر " لھن مثل الذی علیھن " انسان کی معاشرتی زندگی کے سب سے بڑے انقلاب کا اعلان کردیا تھا . ان چار لفظوں نے عورت کو وہ سب کچھ دے دیا جو اس کا حق تھا مگر جو اسے کبھی نہیں ملا تھا . ان لفظوں نے اسے محرومی و شقاوت کی خاك سے اٹھایا اور عزت و مساوات کے تخت پر بٹھایا . پھر اس اسلوب بیان کی جامعیت اور مانعیت پرغور کرو! زندگی و معاشرت کی کون سی بات ھے جو ان چار لفظوں میں نہیں آگئی اور کون سا رخنہ ھے جو بند نہیں کردیا گیا ؟ البتہ آگے چل کر یہ بات بھی کہی گئی ھے کہ باوجود حقوق کی برابری کے ایك خاص درجہ مرد کے لیے ماننا پڑتا ھے :

" وللرجال علیھن درجة " (۲ : ۲۲۸) (البتہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کو ایك خاص درجہ ضرور حاصل ھوا ھے) =

= مرد ھی کو سمجھا جاتا تھا ۔ عورت مرد کے سایے میں جگہ پاسکتی تھی مگر اس کے ساتھ کھڑی نہیں ھوسکتی تھی ۔

یہودی اور مسیحی تصور نے "پیدایشی گناہ" کے عقیدے کا سارا بوجھ عورت کے سر ڈال دیا تھا ۔ آدم کی لغزش کا باعث حوّا ھوئی ؛ اس لیے گناہ کا پہلا بیج عورت کے ھاتھوں پڑا اور وھی مرد کی گم راھی کے لیے شیطان کا آلۂ کار بنی تھی ۔ اب ھمیشہ عورت کی ھستی میں گناہ کی دعوت ابھرتی رھے گی ۔

دماغی اور معاشرتی زندگی کے دائروں کی طرح مذھبی زندگی کے دائرے میں بھی عورت مرد کی ھم سر نہ ھوسکی ، گویا انسانوں کی طرح خدا کا فیصلہ بھی اس کے خلاف گیا تھا ۔

لیکن قرآن نے صرف عورتوں کے حقوق کا اعتقاد ھی پیدا نہیں کیا ، بلکہ صاف صاف اعلان کر دیا کہ حقوق کے اعتبار سے دونوں کا درجہ ایك ھے ۔ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ھوے ، ٹھیك اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ھوے :

" و لھن مثل الذی علیھن بالمعروف " (۲ : ۲۲۸)

(اور حسن سلوك میں بیوی کے حقوق بھی اسی طرح شوھروں پر ھوے جس طرح شوھروں کے بیویوں پر ھوے) =

= آجاتی تو ظاهر ھے کہ اس صورت میں یہ امتیاز مرد کو نہیں ملتا، عورت کے حصے میں آتا.

جہاں تک معیشتی اور مالیاتی استقلال کا تعلق ھے قرآن نے اس سے صاف انکار کر دیا کہ یہ استقلال صرف مردوں ھی کے حصے میں آیا ھے. اس نے قطعی لفظوں میں اعلان کر دیا کہ مرد کی کمائی مرد کے لیے ھوگی، عورت کی کمائی عورت کے لیے. عورت بیٹی ھو کر باپ سے الگ، بہن ھو کر بھائی سے الگ، بیوی ھو کر شوھر سے الگ مستقلا اپنی کمائی کا انتظام کر سکتی ھے اور اس کی مالک ھوسکتی ھے:

"للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن" (٤ : ٣٢) (مردوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ھوا، عورتوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ھوا).

ان تمام تصریحات سے معلوم ھوا کہ جہاں تک جنسی درجے اور حقوق کا تعلق ھے قرآن کے نزدیک دونوں جنسیں برابر ھوئیں، البتہ معیشت کی فراھمی کا کام نظام معاشرت نے مردوں کے سر ڈال دیا ھے. اسی کو وہ ایک "خاص درجہ" سے تعبیر کرتا ھے. اصلا یہ ایک طرح کا باھمی تقسیم عمل ھے، مرد کماتا ھے عورت خرچ کرتی ھے. =

= اس خاص درجے سے مقصود کون سا درجہ ھے ؟
اس کا جواب سورۂ نساء میں ھمیں مل جاتا ھے :
"الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا من اموالھم" (٤ : ٣٤) (مرد عورتوں کے لیے کارفرما ھوے ، اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مرد اپنا مال جو ان کی محنت سے جمع ھوتا ھے ، عورتوں پر خرچ کرتے ھیں) یعنی خاندانی زندگی کا نظام قائم نہیں رہ سکتا اگر کوئی فرد اس کا "قوّام" یعنی بندوبست کرنے والا نہ ھو ۔ یہ "قوام" ھستی کس کی ھوئی؟ شوھر کی یا بیوی کی ؟ قرآن کہتا ھے : خاندانی زندگی کا نظام اس طرح چل رھا ھے کہ "قوام" ھستی کی جگہ شوھر کی ھوئی ۔ پس اتنا ھی امتیاز ھے جو مرد کو عورت کے مقابلے میں حاصل ھے ، بشرطیکہ اس انتظامی ذمے داری کو جو سر تا سر ایك بوجھ ھے وجہ امتیاز حاصل کر لیا جائے ۔

یہ ظاھر ھے کہ اس امتیاز سے مرد کو کوئی پیدایشی امتیاز حاصل نہیں ھوجاتا ، محض خاندانی نظام کا ایك خاص ڈھنگ ھے جس نے یہ جگہ اسے دلا دی ھے ۔ فرض کرو ، متمدن انسانوں کا خاندانی نظام اس طرح چلنے لگتا کہ انتظام معیشت کی باگ مرد کی جگہ عورت کے ھاتھ =

= والمؤمنٰت بعضهم اولیاء بعض م یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر" (۹ : ۷۱)

یورپ میں آج تك عورت اپنے ذاتی نام سے اپنی شخصیت نمایاں نہیں کرسکتی . جب تك شادی نہیں ہوئی مس ٹامسن ہے ، جب شادی ہوگئی تو مسز جونس ہوگئی . یعنی خود اس کی شخصیت کوئی مستقل انفرادیت نہیں رکھتی ، یا باپ کے سایے میں دکھائی دے گی یا شوہر کے . لیکن مسلمانوں کی معاشرتی تہذیب میں کبھی ایسا نا منصفانہ تخیل پیدا نہیں ہوا . عورت لڑکی ہو یا بیوی ، وہ ہمیشہ فاطمہ اور عائشہ ہی کی حیثیت سے نمایاں ہوگی . باپ اور شوہر کے سایے میں نہیں چھوڑ دی جائے گی . افسوس ہے کہ اب یورپ کی اندھی تقلید میں لوگ اس درجہ کھوئے گئے ہیں کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر یورپ کا طریق تسمیہ اختیار کرتے جاتے ہیں . چنانچہ ہندوستان اور مصر وغیرہ میں یہ طریقہ عام ہوگیا ہے کہ "مس" اور "مسز" "مادامو زیل" اور "مادام" کی ترکیب سے جدید تعلیم یافتہ خواتین کو یاد کیا جائے گا ، حالانکہ یورپ کا یہ طریقہ قرون وسطی کی غیر شائستہ ذہنیت کی یادگار ہے اور خود یورپ بھی اب اس کا خواہش مند نہیں کہ اس رسم کی عمر اور دراز کی جائے . =

= قرآن کے تمام مخاطبات عام ہیں ۔ وہ جب کبھی
" یا یہا الناس " اور " یا یہا الذین اٰمنوا " کہتا ہے تو
یکساں طور پر دونوں جنسوں کو مخاطب کرتا ہے ۔ اس
نے مذہبی اعمال میں امتیاز کی کوئی لکیر ایسی نہیں کھینچی
جسے عورت عبور نہ کرسکتی ہو ۔ تمام اعمال و طاعات
یکساں طور پر دونوں کےلیے ہوئے اور دینی فضیلتوں کے
تمام مدارج بھی یکساں طور پر دونوں کے حصے میں
آئے ۔ انسان ان دونوں نصف ٹکڑوں کے ملنے سے انسان
ہے ۔ ایک نصف دوسرے نصف سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ
تو کمتر ہے ، میں بہتر ہوں ۔

خطابات اور بیانات میں آج کل یہ طریقہ اختیار کیا
جاتا ہے کہ جب کبھی معاشرت و جمعیت کے اعتبار سے
لوگوں کا ذکر کیا جائے تو مرد اور عورت دونوں کو
یاد کرلیا جائے ۔ مثلاً کہیں گے " ہر مرد اور عورت
کا یہ فرض ہے " یا " قوم ہر مرد اور عورت سے یہ امید
رکھتی ہے " ۔ ہر ایسا بیان جو اس تصریح سے خالی ہو
ناقص بیان سمجھا جاتا ہے ، لیکن قرآن نے آج سے تیرہ سو
برس پہلے یہی اسلوب بیان اختیار کیا تھا :

" ان المسلمین و المسلمٰت و المؤمنین و المؤمنٰت و القٰنتین
والقٰنتٰت والصٰدقین والصٰدقٰت" (۳۳ : ۳۵) " والمؤمنون =

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌۢ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ
اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا
يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا
افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٢٩

طلاق (جس کے بعد رجوع
کیا جاسکتا ھے) دو مرتبہ
(کرکے دو مہینوں میں دو طلاقیں)
ھیں. پھر اس کے بعد شوھر
کے لیے دو ھی راستے رہ جاتے
ھیں: یا تو اچھے طریقے پر
روك لینا (یعنی رجوع کر لینا)،
یا پھر حسن سلوك کے ساتھ
الگ کر دینا (یعنی تیسرے
مہینے تیسری طلاق دے کر
جدا ھوجانا ھے). اور تمھارے
لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اپنی

= رضی اللہ تعالی عنہا عورت ھو کر ایك جنگ آزما سیاسی
گروہ کی قائد کیوں کر ھوسکتی ھیں.

= قرآن کے نزول سے پہلے عرب کا بھی وهی حال تھا
جو اس بارے میں تمام دنیا کا تھا ، لیکن قرآن کی تعلیم نے
جو انقلاب حال پیدا کر دیا اس کی وضاحت کے لیے صرف
ایك واقعے کی طرف اشارہ کر دینا کافی هوگا . حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنه کی شہادت کے بعد جب مسلمانوں
میں پہلی مرتبہ سیاسی خانہ جنگی برپا ہوئی تو ایك گروہ
نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قیادت میں میدان
جنگ کا رخ کیا اور اس وقت کسی مسلمان کے وهم
وگمان میں بھی یہ بات نہیں گزری کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا عورت هو کر ایك سیاسی اور فوجی
تحریك کی قائد کیسے هوسکتی هیں ؟ یورپ آج تك اس
مسئلہ کی نزاع سے فارغ نہیں هوسکا هے که مردوں کی
طرح عورتوں کو بھی تصویت (یعنی ملکی انتخابات میں
ووٹ دینے) کا حق حاصل هونا چاهیے یا نہیں ؟ اور
انگلستان کی سفریجسٹ (Suffragist) تحریك کا هنگامه تو
ابھی کل کی بات هے . لیکن جو مسلمان آج سے تیرہ سو
برس پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے جھنڈے
کے نیچے جمع هوے تھے ، ظاهر هے که انهیں عورتوں
کے اس حق کے بارے میں کوئی شبہ نہیں هوسکتا تھا .
جو لوگ مخالف تھے ان کی مخالفت بھی اصل ما به النزاع
معاملے میں تھی . اس بارے میں نہ تھی کہ حضرت عائشہ =

= نہیں ھے کہ جس گھڑی چاھا بات کی بات میں توڑ کر رکھ دیا۔ اس کے توڑنے کے لیے مختلف منزلوں سے گزرنے، اچھی طرح سوچنے سمجھنے، یکے بعد دیگرے اصلاح کی مہلت پانے اور پھر اصلاح حال سے بالکل مایوس ھوکر آخری فیصلہ کرنے کی ضرورت ھے۔

(ھ) شوھر کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ بیوی کو دے چکا ھے یا دینا کیا ھے طلاق دیتے ھوے واپس لے لے جیسا کہ عرب جاھلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔

(و) ھاں، اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ شوھر طلاق دینا نہ چاھتا ھو، نہ اس کی طرف سے کوئی قصور ھو، لیکن کسی وجہ سے آپس میں بنتی نہ ھو اور اندیشہ پیدا ھوگیا ھو کہ ازدواجی زندگی کے فرائض ادا نہ ھوسکیں گے تو اس صورت میں اگر عورت کہے "میں اپنا مہر یا اس کا کوئی حصہ چھوڑ دیتی ھوں" اور شوھر اس کے بدلے میں طلاق دے دے تو ایسی معاملت ھوسکتی ھے، اسی کو "خلع" کہتے ھیں۔

(ز) نکاح کا مقصد یہ نہیں ھے کہ ایک مرد اور ایک عورت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کے گلے پڑ جائیں اور نہ یہ ھے کہ عورت کو مرد کی خود غرضانہ کام جوئیوں کا آلہ بنادیا جائے۔ بلکہ مقصود حقیقی یہ ھے کہ دونوں کے =

بیویوں کو دے چکے ہو (طلاق دیتے ہوئے) اس میں سے
کچھ واپس لے لو ۔ ہاں ، اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہو جائے
کہ اللہ کے ٹھیرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہوسکیں گے
(تو باہمی رضامندی سے ایسا ہوسکتا ہے) ۔ تو اگر (تم دیکھو
ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے کہ واقعی) اندیشہ ہے خدا کے
ٹھیرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہوسکیں گے تو پھر شوہر
اور بیوی کے لیے اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا اگر بیوی (اپنا پیچھا
چھڑانے کے لیے) بطور معاوضے کے (اپنے حق میں سے)
کچھ دے دے (اور شوہر اسے لے کر علیحدگی پر راضی ہو جائے ۔
یاد رکھو !) یہ اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیاں ہیں ، پس ان سے
قدم باہر نہ نکالو (اور اپنی اپنی حدوں کے اندر رہو) ۔ جو کوئی
اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائے گا تو ایسے ہی
لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں ۲۲۹ ۔

---

۲۲۹ - (د) طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تین مرتبہ ،
تین مجلسوں میں ، تین مہینوں میں اور ایک کے بعد ایک
واقع ہوتی ہے ۔ اور وہ حالت جو قطعی طور پر رشتۂ
نکاح قطع کر دیتی ہے تیسری مجلس ، تیسرے مہینے
اور تیسری طلاق کے بعد وجود میں آتی ہے ۔ اس وقت
تک جدائی کے ارادے سے باز آجانے اور ملاپ کر لینے
کا موقع باقی رہتا ہے ۔ پس نکاح کا رشتہ کوئی ایسی چیز =

وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ ٢٣٠

جائز نہ ہوگی جب تک کہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آ جائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ دوسرا مرد (نکاح کرنے کے بعد خود بخود) طلاق دے دے (اور مرد و عورت از سر نو ملنا چاهیں) تو ایك دوسرے کی طرف رجوع کر سکتے هیں۔ اس میں ان کے لیے کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں کو توقع هو اللہ کی ٹھیرائی هوئی حد بندیوں پر قائم رہ سکیں گے (۱۳۰)۔ اور (دیکھو!) یہ اللہ کی ٹھیرائی حد بندیاں هیں جنھیں وہ ان لوگوں کے لیے جو (مصالح معیشت کا) علم رکھتے هیں واضح کر دیتا ہے ۲۳۰۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ

اور جب ایسا هو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری هونے کو آئے تو پھر (تمھارے لیے دو هی راستے هیں) یا تو (طلاق سے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	اگر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے
مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ	(دو طلاقوں کے بعد رجوع نہ کیا
زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا	اور تیسرے مہینے تیسری)
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ	طلاق دے دی تو پھر (دونوں
یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ	میں قطعی جدائی ہو گئی اور)
یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ	اب شوہر کے لیے وہ عورت

= ملاپ سے ایک کامل اور خوش حال ازدواجی زندگی پیدا ہو جائے۔ ایسی زندگی جب ہی پیدا ہو سکتی ہے کہ آپس میں محبت و سازگاری ہو اور ''حدود اللہ'' یعنی خدا کے ٹھہرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا کیے جائیں۔ پس اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہے تو نکاح کا مقصود حقیقی فوت ہو گیا اور ضروری ہو گیا کہ دونوں فریق کے لیے تبدیلی کا دروازہ کھول دیا جائے۔ اگر مقصود نکاح کے فوت ہو جانے پر بھی علیحدگی کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو یہ انسان کے آزادانہ حق انتخاب کے خلاف ایک ظالمانہ رکاوٹ ہوتی اور ازدواجی زندگی کی سعادت سے سوسائٹی کو محروم کر دینا ہوتا۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	اور جب تم نے عورتوں کو
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا	طلاق دے دی اور وہ اپنی
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ	(عدت کی) مدت پوری کرچکیں
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ	تو (پھر انھیں اپنی پسند سے

= نه تو بیوی کی طرح رکھو نه طلاق دے کر اس کی راہ کھو لو ، بیچ مین لٹکائے رکھو جیسا که عرب جاهلیت میں لوگ کیا کرتے تھے .

(ط) ازدواجی زندگی کا معامله نہایت اهم اور نازك هے اور مرد کی خود غرضیوں اور نفس پرستیوں سے همیشه عورتوں کی حق تلفی هوئی هے . اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی که الله نے انھیں " نیك ترین امت " هونے کا مرتبه عطا فرمایا هے اور کتاب و حکمت کی تعلیم نے هدایت و موعظت کے تمام پہلو واضح کردیے هیں . پس اپنے جماعتی شرف و مقام کی ذمے داریوں سے غافل نه هوں اور ازدواجی زندگی میں اخلاق و پرهیزگاری کا بہترین نمونه بنیں . ضمناً اس حقیقت کی طرف اشاره که جس جماعت کے افراد کی ازدواجی زندگی درست نہیں هے وه کبھی ایك فلاح یافته جماعت نہیں هو سکتی .

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ
بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ع ۲۳۱ ۲۹ ع ۱۳ الربع

رجوع کر کے) انہیں ٹھیک
طریقے پر روک لو، یا (آخری
طلاق دے کر) ٹھیک طریقے
پر جانے دو. ایسا نہ کرو کہ
انہیں نقصان پہنچانے کے لیے
روکے رکھو تاکہ ان پر
جور و ستم کرو (یعنی نہ تو رجوع کرو نہ جانے دو، بیچ میں
لٹکائے رکھو). اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایسا کرے گا تو
اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان کرے گا. اور (دیکھو!) ایسا
نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ہنسی کھیل بنالو (کہ آج نکاح
کیا، کل بلا وجہ طلاق دے دی). اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو،
اس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ہے اور اس کے
ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے اسے نہ بھولو. اور اللہ سے ڈرو
اور یاد رکھو کہ اس کے علم سے کوئی بات باہر نہیں ۲۳۱ .

۲۳۱ - (ح) یا تو عورت کو بیوی کی طرح رکھنا چاہیے
اور اس کے حقوق ادا کرنے چاہییں یا طلاق دے کر
اس کی راہ کھول دینی چاہیے . یہ نہیں کرنا چاہیے کہ ==

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ	اور جو شخص (اپنی بیوی کو
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ	طلاق دے دے اور بیوی کی
لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ	گود میں بچہ ھو اور وہ) ماں
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	سے بچے کو دودھ پلوانا چاھے
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ	تو اس صورت میں چاھیے
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ج	پورے دو برس تک ماں بچے
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا	کو دودھ پلائے (۱۳۳) ۔
وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق	اور جس کا بچہ ھے اس پر
وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج	لازم ھے کہ ماں کے کھانے
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ	کپڑے کا مناسب طریقے پر
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ	انتظام کردے ۔ (یہ انتظام ھر
عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ	شخص کی حالت اور حیثیت کے

= اور فرمایا: اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ھو
تو اس حکم کی نافرمانی سے بچو ۔

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۳۲

دوسرا نکاح کرلینے کا اختیار ھے) اگر وہ اپنے (ھونے والے) شوھروں سے مناسب طریقے پر نکاح کرنا چاھیں اور دونوں آپس میں رضامند ھو جائیں تو اس سے انھیں نہ روکو (۱۳۱). تم میں سے ھر اس انسان کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ھے اس حکم کے ذریعے نصیحت کی جاتی ھے. اسی بات میں تمھارے لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ھے اور اللہ جانتا ھے (۱۳۲) مگر تم نہیں جانتے ۲۳۲ .

۲۳۲ -(ی) جب عورت کو طلاق دے دی گئی اور اس نے عدت کا زمانہ پورا کرلیا تو پھر اسے اختیار ھے جس سے چاھے ٹھیک طریقے پر نکاح کرے. نہ تو اسے دوسرے نکاح سے روکنا چاھیے، نہ اس کی پسند کے خلاف اس پر زور ڈالنا چاھیے اور نہ اس بات پر ناراض ھونا چاھیے. چوں کہ اس بارے میں مردوں کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر زور دیا گیا =

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	اور تم میں سے جو لوگ وفات
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ	پاجائیں اور اپنے پیچھے
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں
وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ	چاهیے چار مہینے دس دن تك
اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	(عدت وفات میں) اپنے آپ

= چھوٹے بچوں کی پرورش کا تھا . ماں باپ کی علٰحدگی کے بعد دودھ پیتے بچوں کی پرورش کا انتظام کیا ھو؟ اس بارے میں طرح طرح کی خرابیوں کا اندیشہ تھا ، پس ان کا سدباب کردیا گیا . بڑا محل نقصان پہنچنے کا ماں تھی کہ طلاق کی وجہ سے جدا ھوگئی تھی اور محبت مادری کی وجہ سے مجبور تھی کہ بچے کو دودھ پلائے . پس حکم دیا گیا کہ دودھ پلانے تك اس کا خرچ باپ کے ذمے ھے اور دودھ پلانے کی مدت دو برس ھے . ساتھ ھی اس بارے میں دو بنیادی قاعدے بھی واضح کردیے : " نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو " اور " کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ خرچ کا بار نہیں " .

أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۳

مطابق ہونا چاہیے. اصل اس بارے میں یہ ہے کہ) کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے. نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے (۱۳٤). اور (اگر باپ کا اس اثنا میں انتقال ہوجائے تو جو اس کا) وارث (ہو اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح باپ کے ذمے تھا). پھر اگر (کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ) ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورے سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کرسکتے ہیں) ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا. اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو (ماں کی جگہ کسی دوسری عورت سے) دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماؤں کی حق تلفی نہ کرو اور) جو کچھ انہیں دینا کیا تھا دستور کے مطابق ان کے حوالے کردو. اور (دیکھو ! ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اسے دیکھ رہی ہیں ۲۳۳ .

۲۳۳ - (ك) طلاق کی صورت میں ایك نہایت اہم سوال =

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا	اور (جن بیوہ عورتوں سے
عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ	تم نکاح کرنا چاہو تو)
أَوْ أَكْنَنتُمْ فِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ	تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ	اگر اشارے کنایے میں اپنا
وَلَـٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا	خیال ان تک پہنچا دو یا اپنے
إِلَّآ أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ	دل میں نکاح کا ارادہ

= (ب) اگر عورت عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اسے نہیں روکنا چاہیے اور نہ اس بات کا خواہش مند ہونا چاہیے کہ عدت کی مقررہ مدت سے زیادہ شوہر کا سوگ کرے جیسا کہ عرب جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔

(ج) نکاح کے بارے میں عورت سے جو کچھ بھی نامہ و پیام کیا جائے علانیہ اور دستور کے مطابق ہونا چاہیے، چوری چھپے نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں طرح طرح کے مفاسد ہو سکتے ہیں۔

(د) جب تک عدت کی مدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا قول و قرار نہیں کرنا چاہیے۔

فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ کو روکے رکھیں . پھر جب
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا وہ یہ مدت پوری کرلیں تو
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۲۳۴ (انھیں اپنے معاملے کا اختیار

ھے) وہ جو کچھ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں (یعنی اپنے دوسرے نکاح کی تیاری کریں) اس کے لیے تمھارے سر کوئی الزام نہیں (کہ تم نکاح سے مانع آؤ یا زیادہ عرصے تک سوگ کرنے پر مجبور کرو) . اور تم جو کچھ بھی کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۲۳٤ .

---

۲۳٤ و ۲۳۵ – جو عورتیں بیوہ ھوجائیں ان کی نسبت احکام اور ان مفاسد کا انسداد جو اس بارے میں پھیلے ھوے تھے :

(الف) وفات کی عدت چار مہینے دس دن مقرر کر کے ان مفاسد کی اصلاح کردی جو اس بارے میں افراط و تفریط کا موجب تھے . نہ تو عورت فوراً ھی دوسرا نکاح کرلے سکتی ھے کہ اس میں معاملۂ نکاح کی بے وقعتی اور مرحوم شوھر کے تذکار و محبت سے تغافل ھے ، نیز نسب بھی مشتبہ ھوجا سکتا ھے . اور نہ یہ ھونا چاھیے کہ زیادہ مدت تک عورت کو شوھر کا سوگ منانے کے لیے مجبور کیا جائے . =

قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مقرر کرنا تھا مقرر کیا ہو،
مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا طلاق دے دو تو (ایسا بھی
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۳۶ کر سکتے ہو) اس میں تم پر
کوئی گناہ نہیں. البتہ ایسی صورت میں (عورت کو رشتہ جوڑنے اور پھر توڑ دینے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے معاوضے میں ضروری ہے کہ) اسے فائدہ پہنچاؤ، ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے. مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے، تنگ دست اپنی حالت کے مطابق. نیک کردار آدمیوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسا کریں ۲۳۶.

---

۲۳۶ - اگر نکاح کے بعد شوہر اور بیوی میں کوئی تعلق نہ ہوا ہو اور شوہر طلاق دے دے تو اس صورت میں مہر کے احکام اور عورتوں کی حق تلفی کی امکانی صورتوں کا تدارک:

(الف) اگر مہر کی رقم متعین نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں چاہیے مرد اپنے مقدور کے مطابق جس قدر دے سکتا ہے دے دے.

(ب) اگر معین ہو تو اس صورت میں آدھا مہر عورت کا حق ہو گا. اگر مرد اس سے زیادہ بھلائی کر سکے تو یہ تقوے اور فضیلت کی بات ہو گی. =

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ — پوشیدہ رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ — (قدرتی طور پر) ان کا خیال
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ — تمہیں آئے گا۔ لیکن ایسا نہیں
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا — کرنا چاہیے کہ چوری چھپے
٣٠ ع ١٤
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ع ٢٣٥ — نکاح کا وعدہ کرلو الا یہ کہ

دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے۔ اور جب تک ٹھیرائی ہوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ہو جائے نکاح کی گرہ نہ کسو (کہ عدت کی حالت میں عورت کے لیے نکاح کی تیاری جائز نہیں)۔ اور یقین کرو! جو کچھ تمہارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کمزوری) ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا (اور نفس انسانی کی کمزوریوں کے لیے بہت) بردبار ہے ٢٣٥۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ — اور اگر (ایسی صورت پیش
النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ — آجائے کہ) بغیر اس کے کہ تم نے
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ — عورت کو ہاتھ لگایا ہو اور
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ — اس کے لیے جو کچھ (مہر)

(دیکھو!) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو (اور یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ ٢٣٨

(اور دیکھو!) اپنی نمازوں کی حفاظت میں کوشاں رہو خصوصاً ایسی نماز کی جو (اپنے ظاہر و باطن میں) بہترین نماز ہو (١٣٥) اور اللہ کے حضور کھڑے ہو کہ ادب و نیاز میں ڈوبے ہوئے ہو ٢٣٨۔

٢٣٨ و ٢٣٩ – لیکن انسان جو خواہشوں کا بندہ اور غرض پرستیوں کی مخلوق ہے کیونکر ایسی اخلاقی طاقت پیدا کر سکتا ہے کہ ازدواجی زندگی کی اخلاقی آزمایشوں میں پورا اترے۔

اس کی راہ صرف یہ ہے کہ خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرے۔ اور خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرنے کا ذریعہ خدا کی عبادت ہے۔ پس چاہیے کہ نماز کی محافظت کرو اور نماز میں کھڑے ہو تو اس طرح کھڑے ہو کہ خضوع و خشوع میں ڈوبے ہوئے ہو۔

خوف و جنگ کی حالت میں بھی نماز سے غفلت جائز نہیں۔ جس طرح بھی بن پڑے نماز بر وقت ادا کر لینی چاہیے۔

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ	اور اگر ایسا ھو کہ تم نے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ	ھاتھ لگانے سے پہلے طلاق
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ	دے دی ھو اور جو کچھ (مہر)
مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ	مقرر کرنا تھا مقرر کرچکے ھو
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ	تو اس صورت میں مقررہ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا	مہر کا آدھا دینا چاھیے، الا یہ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا	کہ عورت (اپنی خوشی سے)
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	معاف کردے یا (مرد) جس
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۷	کے ھاتھ میں نکاح کا رشتہ ھے

(پورا مہر دے کر آدھی رقم رکھ لینے کے حق سے) درگذر کرے.
اور اگر تم (مرد) درگذر کروگے تو یہ زیادہ تقوے کی بات ھوگی.

= (ج) اس اصولی حقیقت کی تلقین کہ نکاح کے معاملے میں مرد کا ھاتھ عورت سے زیادہ قوی ھے، اس لیے چاھیے کہ ھر معاملے میں عفو و بخشش بھی اسی کی طرف سے زیادہ ھو، نہ کہ عورت کی طرف سے.

دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ
(اس مدت سے پہلے) گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کرلیں
یا نکاح کی بات چیت کریں) تو جو کچھ وہ جائز طریقے پر
اپنے لیے کریں اس کے لیے تم پر کوئی گناہ عائد نہ ہوگا
(کہ تم انہیں وصیت کی تعمیل کے خیال سے روکو اورسال بھر
تک سوگ منانے پر مجبور کرو۔ یاد رکھو!) اللہ سب پر غالب
(اور اپنے ہر کام میں) حکمت رکھنے والا ہے۲۴۰۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِؕ اور (یاد رکھو!) جن عورتوں
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۲۴۱ کو طلاق دے دی گئی ہو
تو چاہیے کہ انہیں مناسب طریقے پر فائدہ پہنچایا جائے (یعنی
ان کے ساتھ جس قدر حسن سلوک کیا جاسکتا ہے کیا جائے)۔
متقی انسانوں کے لیے ایسا کرنا لازمی ہے۲۴۱۔

۲۴۰ – اگر شوہر نے وصیت کردی ہو کہ ایک برس
تک عورت اس کے گھر میں رہے اور نان و نفقہ پائے
(یعنی ایک سال تک سوگ منائے اور گھر سے نہ نکلے
جیسا کہ عرب جاہلیت میں دستور تھا) تو ایسی وصیت
اب واجب التعمیل نہیں، کیوں کہ وفات کی عدت چار ماہ
دس دن مقرر کردی گئی ہے۔

۲۴۱ – نکاح و طلاق کے احکام کا بیان ختم کرتے=

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ ۝٢٣٩ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ
وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ
خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٤٠

پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں (دشمن کا) ڈر ہو (اور مقررہ صورت میں نماز نہ پڑھ سکو) تو پیدل ہو یا سوار، جس حالت میں بھی ہو اور جس طرح بھی بن پڑے نماز پڑھ لو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ (اور خوف و جنگ کی حالت باقی نہ رہے) تو چاہیے کہ اسی طریقے سے اللہ کا ذکر کیا کرو (یعنی نماز پڑھو) جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے اور جو تمہیں پہلے معلوم نہ تھا ۲۳۹ . اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں اور (مرنے سے پہلے اس طرح کی) وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انہیں نان و نفقہ

ڈر سے بھاگ رہے ہو تو دیکھو!) اب تمہارے لیے موت ہی ہے (یعنی ان کی بزدلی کی وجہ سے دشمن ان پر غالب آ گئے (۱۳۸)۔ پھر (ایسا ہوا کہ) اللہ نے انہیں زندہ کردیا (یعنی عزم و ثبات کی ایسی روح ان میں پیدا ہو گئی کہ دشمنوں کے مقابلے پر آمادہ ہو گئے اور فتح مند ہوئے)۔ یقیناً اللہ انسان کے لیے بڑا ہی فضل و بخشش رکھنے والا ہے (۱۳۹)، لیکن (افسوس انسان کی غفلت پر!) اکثر آدمی ایسے ہیں جو (۱٤۰) ناشکری کرنے والے ہیں ۲٤۳۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲٤٤

اور (دیکھو!) اللہ کی راہ میں (لڑائی پیش آجائے تو موت سے نہ ڈرو، بے خوف ہو کر) لڑو اور یقین کرو اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (۱٤۱) ۲٤٤۔

۲٤۳ - اب یہاں سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف پھرتا ہے جہاں سے نکاح و طلاق کا بیان شروع ہوا تھا، یعنی جہاد کے احکام و مصالح کی طرف۔ جو جماعت موت سے ڈرتی ہے وہ کبھی زندگی کی کامرانیاں حاصل نہیں کرسکتی۔ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی عبرت انگیز سرگذشت جس نے باوجود کثرت تعداد کے جہاد سے اعراض کیا تھا۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
٣١ ع ١٥ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ٢٤٢
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ
حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ
اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ٢٤٣

اس طرح اللہ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو (١٣٦) ٢٤٢ . (اے پیغمبر !) کیا تم نے ان کی سرگذشت پر غور نہیں کیا جو اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے اور باوجودیکہ ہزاروں کی تعداد میں تھے مگر (دلوں کی بے طاقتی کا یہ حال تھا کہ) موت کے ڈر سے بھاگ گئے تھے (١٣٧) . اللہ کا حکم ہوا : (تم موت کے

= ہوئے مطلقہ عورتوں کے لیے احسان و سلوک کا مکرر حکم . چوں کہ اس معاملے میں رشتۂ کار مردوں کے ہاتھ میں تھا اور عورتوں کا پہلو کم زور تھا اس لیے ضروری تھا کہ بار بار حسن سلوک اور عفو و درگذر پر زور دیا جائے .

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٢٤٦

بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے عہد کے نبی سے درخواست کی تھی کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، ہمارے لیے ایك حکم راں مقرر کردو . نبی نے کہا: (مجھے امید نہیں کہ تم ایسا کرسکو) اگر تمھیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو کچھ بعید نہیں تم لڑنے سے انکار کردو . سرداروں نے کہا: ایسا کیوں کر ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے جاچکے ہیں اور اپنی اولاد سے علحدہ ہوچکے ہیں! لیکن پھر (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ انھیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو (ان کی ساری گرم جوشیاں ٹھنڈی پڑ گئیں اور) ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پیٹھ دکھلا دی . اور اللہ نافرمانوں (کے دلوں کے کھوٹ) سے بے خبر نہیں ہے (١٤٢) ٢٤٦.

---

٢٤٦ - طالوت (ساؤل) کی قیادت و فرماں روائی =

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ	کون ہے جو (انسان کی جگہ
قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ	خدا سے معاملہ کرتا ہے اور)
اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ	خدا کو خوش دلی کے ساتھ
وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ	قرض دیتا ہے تاکہ خدا اس کا
تُرْجَعُوْنَ ۝۲۴۵	قرض دوگنا سہ گنا زیادہ کر کے

ادا کرے (یعنی مال حقیر راہ حق میں خرچ کر کے دین و دنیا کی بےشمار برکتیں اور سعادتیں حاصل کر لے). اور (باقی رہا تنگ دستی کا خوف جس کی وجہ سے تمہارا ہاتھ رک جاتا ہے تو یاد رکھو!) تنگی اور کشایش دونوں کا رشتہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے اور اسی کے حضور تم سب کو لوٹنا ہے ۲۴۵.

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے اس
اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ	واقعے پر غور نہیں کیا جو
اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ	موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ	سرداروں کو پیش آیا تھا؟

وقف لازم

۲۴۵ – راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اللہ کو قرض دینا ہے۔

يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۴۷

حالانکہ اس سے کہیں زیادہ حکمراں ہونے کے ہم خود حق دار ہیں. علاوہ بریں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے مال و دولت کی وسعت حاصل نہیں. نبی نے یہ سن کر کہا: (١٤٤) اللہ نے تو طالوت ہی کو (حکمرانی کی قابلیتوں کے لحاظ سے) تم پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت دونوں میں اسے وسعت دی ہے (١٤٥). اور (قیادت و حکمرانی تمہارے دے دینے سے کسی کو مل نہیں سکتی) (١٤٦) اللہ جسے چاہتا ہے اپنی زمین کی حکمرانی بخش دیتا ہے اور اللہ (اپنی قدرت میں) بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ٢٤٧.

---

٢٤٧ - (ب) حکومت و قیادت کی جس میں قدرتی صلاحیت ہوتی ہے وہی اس کا اہل ہوتا ہے اگرچہ مال و دولت اور دنیوی عزت و جاہ سے خالی ہو.

(ج) صلاحیت کے لیے اصلی چیز علم و جسم کی قوت ہے یعنی دماغی اور جسمانی قابلیت، نہ کہ مال و دولت اور نسل و خاندان کا شرف.

(د) جو شخص بھی سردار مقرر ہوجائے جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ سچے دل سے اس کی اطاعت کریں. اگر ایک جماعت میں اطاعت نہیں ہے تو وہ کبھی جماعتی زندگی کی کشاکش میں کام یاب نہیں ہوسکتی.

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	اور پھر ایسا ہوا کہ ان کے
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ	نبی نے کہا: اللہ نے تمہارے
قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ	لیے طالوت کو حکم ران مقرر
عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ	کر دیا ھے (سو اس کی اطاعت
مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ	کرو اور اس کے ماتحت جنگ
الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ	کے لیے تیار ھو جاؤ). (۱۴۳) انھوں
عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِى	نے کہا: یہ کیسے ھو سکتا ھے
الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ	کہ اسے ھم پر حکم رانی مل جائے

= اور بنی اسرائیل اور فلسطینیوں کے مقابلے کی سرگذشت اور قوموں کے ضعف و قوت اور فتح و ھزیمت کے بعض اھم حقائق:

(الف) جس گروہ میں صبر و استقامت کی سچی روح نہیں ھوتی اس میں بسا اوقات سعی و عمل کے ولولے پیدا ھو جاتے ھیں، لیکن جب آزمایش کا وقت آتا ھے تو بہت کم نکلتے ھیں جو راہ عمل میں ثابت قدم رھنے والے ھوں.

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ
شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ
وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا
مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ
فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ
لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ٢٤٩

کے ساتھ کوچ کیا تو اس نے
کہا: (دیکھو! راہ میں ایک
ندی پڑے گی) الله (اس) ندی
(کے پانی) سے (تمہارے صبر
اور اطاعت کی) آزمایش
کرنے والا ہے ۔ پس (یاد
رکھو!) جس کسی نے اس
ندی کا پانی پیا (اس سے میرا
کوئی واسطہ نہیں) وہ میری
جماعت سے خارج ہوجائے گا.
میرا ساتھی وہی ہوگا جو اس
کے پانی کا مزہ تک نہ چکھے۔
ہاں، اگر کوئی آدمی (بہت ہی
مجبور ہو اور) اپنے ہاتھ سے

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ — اور پھر ان کے نبی نے کہا:
اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ — (تم طالوت کے استحقاق حکومت
التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ — پر اعتراض کرتے تھے تو
رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ — دیکھو!) اس کی (اہلیت)
مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ — حکومت کی نشانی یہ ہے کہ
الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ — (مقدس) تابوت (جو تم
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ — کھو چکے ہو اور دشمنوں کے
۳۲ مُّؤْمِنِيْنَ ؏ ۲۴۸ — ہاتھ پڑ چکا ہے) تمہارے پاس
ع
۱٦

(واپس) آجائے گا اور (حکمت الٰہی سے ایسا ہوگا کہ) فرشتے اسے اٹھا لائیں گے. اس تابوت میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے (فتح و کامرانی کی) دلجمعی ہے اور جو کچھ موسی اور ھارون کے گھرانے (اپنی مقدس یادگاریں) چھوڑ گئے ھیں ان کا بقیہ ہے. اگر تم یقین کرنے والے ھو تو یقینا اس واقعے میں تمہارے لیے بڑی ھی نشانی ہے ۲۴۸.

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ — پھر جب (کچھ عرصہ کے بعد)
بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ — ایسا ھوا کہ طالوت نے لشکر

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۵۰ ط

اور پھر جب وہ میدان جنگ میں جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انھوں نے کہا: خدایا! (تو دیکھ رہا ہے کہ ہم کمزور ہیں اور تھوڑے ہیں اور مقابلہ ان سے ہے جو طاقت ور ہیں اور بہت ہیں. پس) ہم (صبر و ثبات کے پیاسوں) پر صبر (کے جام) انڈیل دے (کہ عزم و ثبات سے سیراب ہو جائیں) اور ہمارے قدم میدان جنگ میں جما دے (کہ کسی حال میں بھی پیچھے نہ ہٹیں) اور پھر (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ منکرین حق کے گروہ پر فتح مند ہو جائیں ۲۵۰.

= پر غالب آجاتی ہیں اور کتنی ہی بڑی جماعتیں ہیں جو چھوٹی جماعتوں سے شکست کھا جاتی ہیں. فتح و شکست کا دار و مدار افراد کی کثرت و قلت پر نہیں بلکہ داوں کی قوت پر ہے. اور اللہ کی مدد انہیں لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو صابر اور ثابت قدم ہوتے ہیں.

۲۵۰ - (ز) سچی دعا وہ ہے جو سچی استعداد عمل کے ساتھ ہو. طالوت کے ساتھیوں نے اپنی دعا میں صرف =

ایک چلو بھر لے (اور پی لے تو اس کا مضائقہ نہیں) . لیکن (جب لشکر ندی پر پہنچا تو) ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پانی پی لیا (اور صبر و اطاعت کی آزمایش میں پورے نہ اترے) . پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو (حکم الٰہی پر سچا) ایمان رکھتے تھے، ندی کے پار اترے تو ان لوگوں نے (جنھوں نے طالوت کے حکم کی نافرمانی کی تھی) کہا: ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت سے (جو فلسطینیوں کے لشکر کا ایک دیو ھیکل سردار تھا) اور اس کی فوج سے مقابلہ کرسکیں . لیکن وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انھیں (ایک دن) اللہ کے حضور حاضر ہونا ھے پکار اٹھے: (تم دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت سے ھراساں کیوں ھوئے جاتے ھو؟) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ھے ٢٤٩ .

---

٢٤٩ - (ھ) طالوت کا پانی پینے سے روک کر لوگوں کے صبر و ثبات اور اطاعت و انقیاد کا امتحان لینا اور ایک قلیل تعداد کے سوا سب کا نا اھل ثابت ھونا . اس راہ میں اصلی چیز صبر اور اطاعت ھے . جو لوگ ایک گھڑی کی پیاس ضبط نہیں کرسکتے وہ میدان جنگ کی محنتیں کیوں کر برداشت کریں گے!

(و) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں =

باقی نہ رہتا) . لیکن اللہ دنیا کے لیے فضل و رحمت رکھنے والا ھے (اور یہ اس کا فضل ھے کہ کوئی ایک گروہ سدا ایک ھی حالت میں نہیں چھوڑ دیا جاتا ، بلکہ ھمیشہ منازعت اور مدافعت جاری رھتی ھے) ۲۵۱ .

۲۵۱ - ۲۵۲ (ح) اگر قوموں اور جماعتوں کی باھمی کشمکش اور مدافعت نہ ھوتی اور ھر جماعت اپنی اپنی حالت میں بغیر منازعت کے چھوڑ دی جاتی تو نتیجہ یہ نکلتا کہ دنیا ظلم و تشدد سے بھرجاتی اور حق وعدالت کا نام ونشان باقی نہ رہتا . پس یہ اللہ کا بڑا ھی فضل ھے کہ جب کبھی ایک گروہ ظلم و فساد میں چھوٹ ھوجاتا ھے تو مزاحمت کے محرکات دوسرے گروہ کو مدافعت کے لیے کھڑا کردیتے ھیں اور ایک قوم کا ظلم دوسری قوم کی مقاومت سے دفع ھوتا رھتا ھے .

(ط) پس دفع مظالم کے لیے جنگ ناگزیر ھوئی . خدا نے مختلف عہدوں میں یکے بعد دیگرے اپنے پیغمبر مبعوث کیے اور انھوں نے لوگوں کو تفرقہ و فساد کی جگہ حق پرستی و یگانگت کی تعلیم دی . اگر لوگ اس تعلیم پر قائم رھتے اور گروہ بندیاں کر کے الگ الگ نہ ھوجاتے تو آپس میں جنگ و نزاع نہ کرتے ، لیکن انھوں نے ایک دوسرے کے خلاف جتھا بندی کرلی =

فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لا لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۵۱	چنانچه (ایسا هی هوا) انهوں نے حکم الٰہی سے اپنے دشمنوں کو ہزیمت دی اور داود کے هاتھ سے جالوت مارا گیا . پھر الله نے داود کو بادشاهی اور حکمت سے سرفراز کیا اور (حکم رانی و دانش وری کی باتوں میں سے) جو کچھ سکھانا تھا

سکھا دیا (۱٤۷) . اور حقیقت یه هے که اگر الله ایسا نه کرتا که انسانوں کے ایك گروه کے ذریعے دوسرے گروه کو راه سے هٹاتا رهتا تو دنیا خراب هوجاتی (اور امن و عدالت کا نام و نشان

= یہی نہیں کہا که " همیں فتح مند کر " بلکه فتح مندی کی طلب سے پہلے صبر و ثبات کی طلب گاری کی اور کہا " همیں صبر دے اور همارے قدم جما دے " کیوں که خدا کی نصرت انهیں کے حصے میں آتی هے جن میں صبر و ثبات کی روح پیدا هوجاتی هے .

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ ۢ
بَعْدِهِمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ
مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع ٢٥٣

یہ ہمارے پیغمبر ہیں جن میں
سے بعض کو ہم نے بعض پر
فضیلت دی ہے (یعنی اگرچہ
پیغمبری کے لحاظ سے سب کا
درجہ یکساں ہے، لیکن اپنی اپنی
خصوصیتوں کے لحاظ سے مختلف
درجے رکھتے ہیں). ان میں
کچھ تو ایسے تھے جن سے اللہ نے
کلام کیا (یعنی ان پر اپنی
کتاب نازل کی) بعض ایسے تھے
جن کے درجے (ان کے وقتوں
اور حالتوں کے مطابق دوسری
باتوں میں) بلند کیے گئے.

٣٣ ع ١

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان
عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ کیا گیا ھے تو یقین کرو! اللہ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۝۲۵۲ کی آیتیں ھیں جو ھم تمہیں
سنا رھے ھیں اور ھمارا سنانا بر حق ھے. یقینا تم ان لوگوں میں
سے ھو جنھیں ھم نے اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا ھے ۲۵۲ .

= اور باھمی جنگ و خوں ریزی کا ایسا بیج بو دیا جو اب ھمیشہ پھل لاتا رھتا ھے . اگر خدا چاھتا تو طبیعت بشری ایسی بناتا کہ اس میں خلاف و نزاع کا مادہ ھی نہ ھوتا اور کسی ایك حالت معیشت پر مجبور کر دیا جاتا . لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ھوا کہ انسان کو مجبور و مضطر نہ بنائے اور ھر راہ میں چلنے کی قدرت دے دے . پس کتنے ھی ھیں جو ھدایت کی راہ اختیار کرتے ھیں ، کتنے ھی ھیں جو گم راھی کو ترجیح دیتے ھیں .

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ جنگ کی جو منزل تمہیں پیش آ گئی ھے سنت الہی کا مقتضی یہی تھا کہ پیش آئے . ظلم و فساد کی مدافعت کے لیے اس منزل سے گزرنا ناگزیر ھے .

خرچ کرو اور ھاتھ نہ روکو قبل اس کے کہ (زندگی کی عارضی مہلت ختم ھو جائے اور) آنے والا دن سامنے آجائے ۔ اس دن نہ تو (دنیا کی طرح) خرید و فروخت ھو سکے گی (کہ قیمت دے کر نجات خرید لو) نہ کسی کی یاری کام آئے گی (کہ اس کے سہارے گناہ بخشوالو) نہ ایسا ھی ھو سکے گا کہ کسی کی سعی و سفارش سے کام نکال لیا جائے (اس دن صرف عمل ھی نجات دلا سکے گا) ۔ اور (یاد رکھو !) جو لوگ (اس حقیقت سے) منکر ھیں تو یقیناً یہی لوگ ھیں جو (اپنے ھاتھوں) اپنا نقصان کرنے والے ھیں ۲۵٤ ۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا ھُـوَ ج اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔

اَلْحَیُّ الْقَیُّـوْمُ ج لَا تَاْخُـذُہٗ وہ ”الحی“ ھے (یعنی زندہ ھے

سِنَـۃٌ وَّ لَا نَـوْمٌ ط لَـہٗ مَا فِی اور اس کی زندگی کے لیے فنا

۲۵٤ – (ی) جب جنگ ناگزیر ھے تو اس سے غفلت نہ کرو اور بڑی تیاری یہ ھے کہ اپنا مال اس راہ میں خرچ کرو ۔

(ك) آخرت کی نجات کا تمام تردار و مدار ایمان وعمل پر ھے ۔ وھاں نہ تو نجات کی خرید و فروخت ھو سکتی ھے ، نہ کسی کی دوستی آشنائی کام دے سکتی ھے ، نہ کسی کی سفارش سے کام نکالا جاسکتا ھے ۔

اور (تم سے پہلے) مریم کے بیٹے عیسی کو (ھدایت کی) روشن دلیلیں عطا فرمائیں اور روح القدس (یعنی وحی) کی تائید سے سر فراز کیا. اگر اللہ چاھتا تو (اس کی قدرت سے یہ بات باھر نہ تھی کہ) جو لوگ ان پیغمبروں کے بعد پیدا ھوے وہ ھدایت کی روشن دلیلیں پا لینے کے بعد پھر (اختلاف و نزاع میں نہ پڑتے اور) آپس میں نہ لڑتے. لیکن (تم دیکھ رھے ھو کہ اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ھوا کہ انسان کو کسی ایک حالت پر مجبور نہ کر دے، ہر طرح کے ارادہ و فعل کی استعداد دے دے. پس) پیغمبروں کے بعد لوگ آپس میں مخالف ھو گئے. کچھ لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، کچھ لوگوں نے کفر کا شیوہ پسند کیا. اگر اللہ چاھتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے (یعنی ان سے لڑائی کی قوت سلب کر لیتا) لیکن اللہ جو چاھتا ھے کرتا ھے (تم اس کے کاموں کی حکمتوں کا احاطہ نہیں کر سکتے) ۲۵۳.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا	مسلمانو! ھم نے مال و متاع
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ	دنیا میں سے جو کچھ تمہیں دے
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	رکھا ھے اسے (صرف اپنے
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ	نفس کے آرام و راحت ھی پر
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ ۲۵۴	نہیں بلکہ راہ حق میں بھی)

اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے ۲۵۵ ۔

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۶

دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں (کیونکہ وہ دل کے اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور جبر و تشدد سے اعتقاد پیدا نہیں کیا جا سکتا)۔ بلا شبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں، جسے چاہیں اختیار کریں)۔ پھر جو کوئی بھی طاغوت سے انکار کرے (یعنی سرکشی و فساد کی قوتوں سے بیزار ہو جائے) اور اللہ پر ایمان لائے تو بلا شبہ اس نے (فلاح

۲۵۵ - خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک الملک ہے، حی و قیوم ہے، اس کی حکومت سے کوئی گوشہ باہر نہیں، اس کے علم کے لیے کوئی شے مخفی اور اوجھل نہیں، وہ غفلت سے منزہ اور نسیان سے پاک ہے۔ جس ہستی کی صفتیں ایسی ہوں اس کے سامنے کسی کی سعی و سفارش کی کیا گنجایش ہو سکتی ہے اور اس کے احکام و قوانین کے نفاذ میں کون ہے جو دخل دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ	و زوال نہیں) . ''القیوم'' ھے
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ	(یعنی ھر چیز اس کے حکم سے
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ	قائم ھے، وہ اپنے قیام کے لیے
اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ	کسی کا محتاج نہیں) . اس (کی
وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ	آنکھ) کے لیے نہ تو اونگھ ھے
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ	نہ (دماغ کے لیے) نیند. آسمان
كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ	اور زمین میں جو کچھ ھے
وَ لَا یَـئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ	سب اسی کا ھے اور اسی کے
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ ۲۵۵	حکم سے ھے. کون ھے جو

اس کے سامنے اس کی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے (۱۴۸)؟ جو کچھ انسان کے سامنے ھے وہ اسے بھی جانتا ھے اور جو کچھ پیچھے ھے وہ بھی اس کے علم سے باھر نہیں . انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاھے اور دے دے . اس کا تخت (حکومت) آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ھے اور ان کی نگرانی و حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں،

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لا اللہ ان لوگوں کا ساتھی
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ و مددگار ہے جو ایمان کی راہ
اِلَى النُّوْرِ ۥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اختیار کرتے ہیں . وہ انھیں
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ لا (ہر طرح کی) تاریکیوں سے
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے،
الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ مگر جن لوگوں نے کفر کی
٣٤ ع ٢ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع ٢٥٧ راہ اختیار کی ہے تو ان کے

مددگار سرکش اور مفسد (معبودان باطل) ہیں . وہ انھیں
روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں . سو یہی لوگ
ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہوا ، ہمیشہ عذاب جہنم میں
رہنے والا ٢٥٧ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ (اے پیغمبر!) کیا تم نے اس
اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ شخص کی حالت پر غور نہیں
الْمُلْكَ م اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ کیا جس نے ابراہیم سے اس کے وقف لازم

وسعادت کی) مضبوط ٹہنی پکڑ لی . یہ ٹہنی ٹوٹنے والی نہیں
(جس کے ہاتھ آگئی وہ گرنے سے محفوظ ہو گیا) اور
(یاد رکھو !) اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ۲۵۶ .

۲۵۶ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ دین و اعتقاد کے معاملے میں کسی طرح کا جبر و استکراہ جائز نہیں . دین کی راہ دل کے اعتقاد و یقین کی راہ ہے اور اعتقاد دعوت و موعظت سے پیدا ہو سکتا ہے نہ کہ جبر و استکراہ سے .

(الف) احکام جہاد کے بعد ہی یہ ذکر اس لیے کیا گیا تا کہ واضح ہو جائے جنگ کی اجازت ظلم و تشدد کے انسداد کے لئے دی گئی ہے ، نہ کہ دین کی اشاعت کے لئے . دین کی اشاعت کا ذریعہ ایك ہی ہے اور وہ دعوت ہے .

قریش مکہ کا فتنہ کیا تھا ؟ یہ تھا کہ ظلم و تشدد کے ذریعے دین و اعتقاد کا فیصلہ کرنا چاہتے تھے . قرآن نے اس کے خلاف جنگ کا حکم دیا . پس جس بات کے خلاف اس نے جنگ کا حکم دیا ہے خود اسی بات کا مرتکب کیوں کر ہو سکتا ہے ؟

(ب) سچائی روشنی ہے . اگر تاریکی چھائی ہوئی ہے تو صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ روشنی موجود ہو جائے . اگر روشنی نمایاں ہو گئی تو پھر روشنی کو روشن دکھلانے کے لیے اور کسی بات کی ضرورت نہیں . روشنی جس طرف بھی رخ کرے گی تاریکی خود بخود ہو جائے گی .

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ	اور پھر اسی طرح اس شخص کی
وَّ ھِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا ۚ	حالت پر بھی غور کرو جو ایك
قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللہُ بَعْدَ	ایسی بستی پر سے گزرا تھا

= کے لیے حضرت ابراھیم علیه السلام کے واقعے کی طرف اشارہ . وہ ایك ایسے ملك میں جہاں ان کا کوئی ساتھی نه تھا اور ایك ایسے بادشاہ کے سامنے جو اپنے عہد کا سب سے بڑا سرکش بادشاہ تھا ، تن تنہا دعوت حق کا حربه لے کر کھڑے ھو گئے اور فتح مند ھوے .

(د) ضمناً اس اصل عظیم کی طرف اشارہ که دعوت کی راہ تلقین و ھدایت کی راہ ھے ، جدل و خصومت کی راہ نہیں ھے . داعی حق کا طریقه یه نہیں ھوتا که مخاطب کو دلیلوں کے الجھاؤ میں پھنسا دے یا کسی خاص دلیل پر اڑ کر اس کا ناطقه بند کردے ، بلکه وہ چاھتا ھے کسی نه کسی طرح اس کے دل میں سچائی اتارے . حضرت ابراھیم کی پہلی بات جب مخاطب کا دماغ ھضم نه کرسکا تو انھوں نے فوراً دوسری بات پیش کردی جو اس کی دماغی استعداد کے ٹھیك ٹھیك مطابق تھی ، نتیجه یه نکلا که تیر نشانے پر لگ گیا اور انکار و سرکشی کا دم خم باقی نه رھا .

اَلَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ	پروردگار کے بارے میں حجت
اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ	کی تھی اور اس لیے حجت کی
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ	تھی کہ خدا نے اسے پادشاہت
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ	دے رکھی تھی (یعنی تاج
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ	و تخت شاھی نے اس کے اندر
كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	ایسا گھمنڈ پیدا کردیا تھا کہ خدا
الظّٰلِمِيْنَ ۚ ۲۵۸	کے بارے میں حجت کرنے لگا

تھا) . جب ابراھیم نے کہا "میرا پروردگار تو وہ ھے جو مخلوقات کو جلاتا ھے اور مارتا ھے" تو اس نے جواب میں کہا "جلانے اور مارنے والا تو میں ھوں (جسے چاھوں ھلاك كردوں ؛ جسے چاھوں بخش دوں") . اس پر ابراھیم نے کہا "اچھا ! اگر ایسا ھی ھے تو اللہ سورج کو پورب کی طرف سے (زمین پر) طلوع کرتا ھے ، تم پچھم سے نکال دکھاؤ". یہ جواب سن کر وہ پادشاہ جس نے کفر کا شیوہ اختیار کیا تھا ھکا بکا ھوکر رہ گیا (اور ابراھیم کے خلاف کچھ نہ کرسکا) . اور اللہ کا قانون یہ ھے کہ وہ ظالموں پر (کام یابی و فلاح کی) راہ نہیں کھولتا ۲۵۸ .

۲۵۸ - (ج) دعوت کی تاثیر و فتح مندی کی وضاحت =

بلکه سو برس تك ، پس اپنے کھانے اور پانی پر نظر ڈالو، ان میں برسوں تك پڑے رهنے کی کوئی علامت نہیں (۱٤۹) . اور (اپنی سواری کے) گدھے پر بھی نظر ڈالو (که وہ کس حالت میں ھے؟) اور (یه جو کچھ کیا گیا سو اس لیے کیا گیا تا که ھم تمھیں لوگوں کے لیے (حق کی) ایك نشانی ٹھیرائیں (اور تمھارا علم ان کے لیے یقین و بصیرت کا ذریعه ھو) . اور پھر (جسم کی) هڈیوں پر غور کرو! کس طرح ھم (ان کا ڈھانچه بنا کر) کھڑا کردیتے ھیں اور پھر (کس طرح) اس (ڈھانچے) پر گوشت (کا غلاف) چڑھادیتے ھیں (که ایك مکمل اور متشکل ھستی ظہور میں آجاتی ھے). پس جب اس شخص پر یه حقیقت کھل گئی تو وہ بول اٹھا : میں یقین کے ساتھ جانتا ھوں بلا شبه الله ھر بات پر قادر ھے ۲۵۹ .

۲۵۹ - (ھ) بنی اسرائیل کے ایام و وقائع میں سے اس واقعے کی طرف اشارہ جب که بیت المقدس بالکل ویران و منہدم کردیا گیا تھا اور یہودیوں کی قومیت اس طرح پامال ھوگئی تھی که ھیکل کی دوبارہ تعمیر کا وھم وگمان بھی نہیں کیا جاسکتا تھا . اس وقت مشیت الٰہی سے ایسا ھوا که وقت کے سب سے بڑے تین شہنشاھوں کے دل بنی اسرائیل کے تین نبیوں کی دعوت سے مسخر ھوگئے اور بغیر اس کے که تاج و تخت اور لشکر و اسلحه میں سے کوئی چیز بھی انھیں حاصل ھو خود بخود ان کے =

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٢٥٩

جس کے مکانوں کی چھتیں گر چکی تھیں اور گری ہوئی چھتوں پر در و دیوار کا ڈھیر تھا ۔ (یہ حال دیکھ کر) وہ بول اٹھا : جس بستی کی ویرانی کا یہ حال ہے کیوں کر ہوسکتا ہے کہ اللہ اسے موت کے بعد (دوبارہ) زندہ کردے (یعنی دوبارہ آباد کردے ؟) . پھر ایسا ہوا کہ اللہ نے اس شخص پر سو برس تک موت طاری کردی ، پھر اس حالت سے اسے اٹھا دیا اور پوچھا : کتنی دیر اس حالت میں رہے ؟ عرض کیا : ایک دن تک یا ایک دن کا کچھ حصہ . ارشاد ہوا : نہیں ،

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ لیکن یہ اس لیے چاھتا ھوں
۳۵ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ؏۲۶۰ تا کہ میرے دل کو قرار
ع ۳
آ جائے" (یعنی تیری قدرت پر تو یقین و ایمان ھے، لیکن یہ جو مایوس کن حالت دیکھ کر دل دھڑکنے لگتا ھے تو یہ بات دور ھوجائے). اس پر ارشاد الٰہی ھوا "اچھا، یوں کرو کہ پرندوں میں سے چار جانور پکڑلو اور انھیں اپنے پاس رکھ کر اپنے ساتھ ھلالو (یعنی اس طرح ان کی تربیت کرو کہ وہ اچھی طرح تم سے ھل جائیں). پھر ان چاروں میں سے ھر ایک کو (اپنے سے دور) ایک پہاڑ پر بٹھادو، پھر انھیں بلاؤ. وہ (آواز سنتے ھی) تمھاری طرف اڑتے ھوے چلے آئیں گے(۱۵۰). اور یاد رکھو! اللہ سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے ۲۶۰.

---

۲۶۰ – (و) دعوت حق سے مردہ قوموں کا زندہ ھوجانا اور متوحش و گم راہ افراد کا ایک تربیت یافتہ جماعت کی حالت میں بدل جانا اور اس بارے میں وہ موعظت جو حضرت ابراھیم علیہ السلام پر واضح کی گئی تھی:

حضرت ابراھیم کا ظھور ایک ایسے عہد میں ھوا تھا جب کہ ان کے ملک میں اور ان کے ملک سے باھر کوئی ==

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا	اور (پھر دیکھو !) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراھیم نے کہا تھا '' اے پروردگار ! مجھے دکھادے کس طرح تو مردوں کو زندہ کرے گا '' ؟ اللہ نے فرمایا '' کیا تمھیں اس کا یقین نہیں '' ؟ عرض کیا '' ضرور ہے ،

= مردہ شہر ، مردہ ھیکل اور مردہ جماعت کی دوبارہ زندگی کا سامان ھوگیا ۔

جن بادشاھوں کے قلب انبیاء بنی اسرائیل کی داعیانہ زندگی سے مسخر ھوے وہ سائرس ، دارا اور ارتخشتت ھیں اور جن انبیاء نے انھیں مسخر کیا وہ دانیال ، حجّی اور عزیر علیہم السلام ھیں ۔ انھیں تین نبیوں میں سے کسی کو یہ معاملہ پیش آیا ھے ۔ '' فاماتہ اللہ مائۃ عام '' میں اس طرف اشارہ ھے کہ بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر و آبادی ٹھیک سو برس کے بعد ھوئی تھی ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٢٦١

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ھیں ان کی نیکی (اور نیکی کی برکتوں کی) مثال اس بیج کے دانے کی سی ھے جو زمین میں بویا جاتا ھے (جب بویا گیا تھا تو صرف ایك دانہ تھا، لیکن جب بار آور ھوا تو) ایك دانے سے سات بالیں پیدا ھوگئیں اور ھر بال میں سو دانے نکل آئے (یعنی خرچ کیا ایك اور بدلے میں ملے سیکڑوں) اور اللہ جس کسی کے لیے چاھتا ھے اس سے بھی دوگنا کردیتا ھے. وہ بڑی ھی وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ھے (۱۵۲) ۲۶۱.

---

۲۶۱ – جھاد کا بیان ختم ھوگیا، اب یہاں سے بیان احکام کا سلسلہ ایك دوسرے حکم کی طرف متوجہ ھوتا ھے.

گزشتہ بیانات میں جس قدر احکام دیے گئے ھیں ان سب کی سچی تعمیل جبھی ھوسکتی ھے جب کہ نیکی کے لیے مال خرچ کرنے کی پوری استعداد پیدا ھوجائے. =

= گروه بھی ایسا نہ تھا جس میں قبولیت حق کی استعداد دکھائی دیتی ہو. یہ حالت دیکھ کر انھوں نے کہا "خدایا! تو کیوں کر اس موت کو زندگی سے بدل دے گا"؟ اس پر اللہ نے دعوت حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کردی۔ اگر تم ایک پرند کو کچھ دنوں تک اپنے پاس رکھ کر ایسا تربیت یافتہ بنالے سکتے ہو کہ تمھاری آواز سنتا اور تمھارے بلانے پر اڑتا ہوا آجاسکتا ہے تو کیا گم راہ اور متوحش انسان دعوت حق کی تعلیم و تربیت سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہوسکتے کہ تمھاری صدائیں سنیں اور ان کا جواب دیں؟

چنانچہ ایسا ہی ہوا. اس داعی حق نے انسان کی متوحش اور گم راہ روحوں کی جو تربیت کی تھی اس نے تاریخ عالم کا سب سے زیادہ عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا. قوموں کی قومیں اور نسلوں کی نسلیں دعوت ابراہیمی پر قدم اٹھاتی رہیں اور باوجودیکہ تین ہزار برس سے زیادہ مدت گزر چکی ہے، لیکن آج بھی ہر سال انسانوں کے بے شمار غول اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے دوڑتے اور معبد ابراہیمی میں جمع ہوتے ہیں (۱۵۱).

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لا لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٢٦٢ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ٢٦٣

(١٥٤) جو لوگ الله کی راہ میں خرچ کرتے هیں اور اس طرح خرچ کرتے هیں که اس کے بعد نه تو احسان جتاتے هیں، نه لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے کسی طرح کا) دکھ پہنچاتے هیں تو (١٥٥) ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر هے، نه تو ان کے لیے کسی طرح کا ڈر هوگا نه کسی طرح کی غمگینی ٢٦٢ ۔ سیدھے منھ سے ایك اچھا بول اور (رحم و شفقت سے) عفو و درگذر کی کوئی بات اس خیرات سے کہیں بہتر هے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لیے اذیت هو ۔ اور (دیکھو! یه بات نه بھولو که) الله بے نیاز (اور) حلیم هے (١٥٦، ٢٦٣) ۔

= کے ساتھ کی جائے، یه نه هو که لینے والے پر احسان جتلایا جائے یا سخت زبانی اور بد سلوکی کی جائے ۔

= وصیت ، صیام ، اکل حلال ، حج ، جهاد ، نکاح ، طلاق ، یتیموں کی خبر گیری ، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک ، یہ تمام امور ایسے هیں جن پر ٹھیك ٹھیك عمل وهی کرسکتا هے جو پیسے کے عشق میں نہ مرتا هو اور نیکی کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ولولہ رکھتا هو ۔ اس لیے مندرجۂ صدر احکام کے بعد خصوصیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کے مواعظ بیان کیے گئے ۔ یہ گویا ان سب کے لیے ایك متمم بیان هے (۱۵۳) :

(الف) نیکی کے لیے خرچ کرنا اللہ کے لیے خرچ کرنا هے ۔ اب دیکھو کائنات خلقت میں خدا کا قانون مکافات کیا هے ۔ سو یہ بات هر انسان دیکھ رها هے اگر غلے کا ایك دانہ زمین کے حوالے کردیا جائے تو وہ ایك دانے کے بدلے پورا درخت واپس کردیتی هے ۔ پس جس خدا کے قانون خلقت کی فیاضیوں کا یہ عالم هے کیا وہ انسان کے عمل خیر کے بدلے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھلائے گا جتنی فیاضی هر دانے کے بدلے اس کی زمین دکھلا رهی هے ؟

(ب) لیکن کام یابی کی شرط یہ هے کہ دانہ خراب نہ هو اور زمین میں ڈالا جائے ، پتھر کی چٹانوں پر نہ پھینك دیا جائے ، ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی ۔ اسی طرح خیرات کے لیے بھی ضروری هے کہ اخلاص =

(فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ۲٦٤ ۔

۲٦٤ تا ۲٦٦ (ج) دکھاوے کے خیرات بھی اکارت جاتی ہے اور یہ برائی پچھلی برائی سے بھی سخت ہے، کیوں کہ جو شخص نیکی کو نیکی کے لیے نہیں بلکہ نام و نمود کے لیے کرتا ہے اور خدا کی جگہ انسانوں کی نگاہوں میں بڑائی چاہتا ہے وہ یقینا خدا پر سچا ایمان نہیں رکھتا ۔

(د) جو لوگ دکھاوے کے لیے نیکی کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑ کی ایک چٹان جس پر مٹی کی ایک تہ جم گئی ہو ۔ ایسی جگہ پر کتنی ہی بارش ہو ۔ لیکن کبھی سر سبز نہ ہوگی، کیوں کہ اس میں پانی سے فائدہ اٹھانے کی استعداد ہی نہیں ہے ۔ پانی جب برسے گا تو دھل دھلا کر صاف چٹان نکل آئے گی ۔

بر خلاف اس کے جو لوگ اخلاص کے ساتھ خیرات کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بلند اور موزوں مقام پر باغ ہو ۔ جب بارش ہوگی تو اس کی شادابی دوگنی ہو جائے گی ۔ اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کر دیں، کیوں کہ اس میں سرسبزی و شادابی کی استعداد موجود ہے ۔ =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ
كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ
النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ
تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٢٦٤

مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان
جتا کر اور لوگوں کو اذیت
پہنچا کر برباد نہ کرو جس
طرح وہ آدمی برباد کردیتا ہے
جو محض لوگوں کو دکھانے
کے لیے مال خرچ کرتا ہے
اور اللہ پر اور آخرت کے دن
پر ایمان نہیں رکھتا (۱۵۷). سو
ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے
جیسے (پتھر کی) ایک چٹان،
اس پر مٹی کی تہ جم گئی اور اس میں بیج بو یا گیا، جب زور
سے پانی برسا تو (ساری مٹی مع بیج کے بہ گئی اور) ایک صاف
اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رہا. (سو یہی حال ان
ریاکاروں کا بھی ہے) انھوں نے (اپنے نزدیک خیر خیرات کر کے
جو کچھ بھی کمایا تھا وہ (ریاکاری کی وجہ سے) رایگاں گیا،
کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ لگا. اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں پر

وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	(بر خلاف اس کے) جو لوگ
اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ	اپنا مال (نمود و نمایش کے لیے
اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	نہیں بلکہ) الله کی خوش نودی
كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ	کی طلب میں اپنے دل کے جماؤ
اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا	کے ساتھ خرچ کرتے ھیں تو
ضِعْفَيْنِ ج فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	ان کی مثال ایسی ھے جیسے ایک
وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا	اونچی زمین پر اگایا ھوا باغ ،
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ٢٦٥	اس پر پانی برسا تو دو چند پھل

پھول پیدا ھوگئے ، اگر زور سے پانی نہ برسے تو ھلکی بوندیں بھی اسے شاداب کردینے کے لیے کافی ھیں (۱۵۹) . اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ھو الله کی نظر سے پوشیدہ نہیں ۲٦۵ .

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ	کیا تم میں سے کوئی آدمی بھی
لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	یہ بات پسند کرے گا کہ اس
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	کے پاس کھجوروں کے درختوں

= اس تمثیل میں خیرات کو بارش سے اور زمین کو دل سے تشبیه دی گئی هے . اگر زمین ٹھیك هے یعنی دل میں اخلاص هے تو جس قدر بھی عمل خیر کیا جائے گا برکت اور پھل لائے گا . اگر زمین درست نہیں هے یعنی اخلاص نہیں هے تو پھر کتنی هی دکھاوے کی خیر خیرات کی جائے سب رایگاں جائے گی (۱۵۸) .

اگر دل میں اخلاص هے تو تھوڑی خیرات بھی برکت و فلاح کا موجب هو سکتی هے جس طرح بارش کی چند هلکی بوندیں بھی ایك باغ کو شاداب کر سکتی هیں .

(ه) عالم مادی اور عالم معنوی دونوں کے احکام و قوانین یکساں هیں . جو بوؤ گے اور جس طرح بوؤ گے ویسا هی اور اسی طرح کا پھل بھی پاؤ گے .

(و) تم میں کون هے جو یه بات پسند کرے گا که اپنی ساری عمر باغ لگانے میں صرف کر دے اور سمجھے اس کی پیداوار بڑھاپے میں کام آئے گی ، لیکن جب بڑھاپا آئے تو دیکھے که سارا باغ جل کر ویران هو گیا هے ؟ یہی حال اس انسان کا هے جو ساری عمر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رهتا هے اور سمجھتا هے عاقبت میں کام آئیں گی ، لیکن جب عاقبت کا دن آئے گا تو دیکھے گا که اس کی ساری محنت رایگاں گئی اور اس کی کوئی تخم ریزی بھی پھل نه لاسکی .

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ	میں پیدا کر دیتے ھیں اس میں
وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ	سے نکالو ، کوئی صورت ھو
تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا	لیکن چاھیے کہ خدا کی راہ میں
اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ ۲٦۷	خیرات کرو تو اچھی چیز

خیرات کرو . ایسا نہ کرو کہ فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو ردی اور خراب دیکھ کر خیرات کردو (کہ بے کار کیوں جائے ، خدا کے نام پر نکال دیں) حالانکہ اگر ویسی ھی چیز تمہیں دی جائے تو تم کبھی اسے خوش دلی سے لینے والے نہیں ، مگر ھاں (جان بوجھ کر) آنکھیں بند کر لو (تو دوسری بات ھے) (۱٦۱) یاد رکھو ! اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ھی ستایشوں سے ستودہ ھے (اسے تمہاری کسی چیز کی احتیاج نہیں ، مگر تم اپنی سعادت و نجات کے لیے عمل خیر کے محتاج ھو)۲٦۷ .

---

۲٦۷ – (ز) ایسا نہ ھو کہ جو چیز نکمی اور بے کار ھو اسے خیرات کے نام سے محتاجوں کو دے دو اور سمجھو کہ اس طرح تم نے ثواب کما لیا . اگر تمہیں کوئی ایسی چیز دے دے تو تم اسے لینا پسند کرو گے؟ پھر اگر اپنے نفس کے لیے نکمی چیز لینا پسند نہیں کرتے تو اپنے محتاج بھائیوں کے لیے کیوں پسند کرتے ھو ؟ دوسروں کے ساتھ وھی کرو جو تم چاھتے ھو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے .

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ	اور انگوروں کی بیلوں کا ایک
وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ	باغ ہو، اس میں نہریں بہ
ضُعَفَآءُ ۚۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ	رہی ہوں ، نیز اس میں اور
فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ	بھی ہر طرح کے پھل پھول
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ	پیدا ہوتے ہوں . پھر ایسا ہو
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ع٢٦٦ ٣٦ ع ٤	کہ جب بڑھاپا آ جائے اور

ناتوان اولاد اس آدمی کے چاروں طرف جمع ہوں تو اچانک ایک جھلستی ہوئی آندھی چلے اور (آن کی آن میں) باغ جل کر ویران ہوجائے (١٦٠)؟ اللہ ایسے ہی مثالوں کے پیرایے میں تم پر (حقیقت کی) نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ غور و فکر سے کام لو ٢٦٦ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا	مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	مزدوری یا تجارت سے) کمائی
وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ	کی ہو اس میں سے خرچ کرو
الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَيَمَّمُوا	یا جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ٢٧٠

اور (دیکھو!) خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا خدا کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاہو تو (یہ بات یاد رکھو کہ) اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ہے (١٦٣) اور جو معصیت کرنے والے ہیں تو انہیں (خدا کی پکڑ سے بچانے میں) کوئی مددگار نہیں ملے گا ٢٧٠۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ٢٧١

اگر تم (بغیر اس کے کہ دل میں نام و نمود کی خواہش ہو) کھلے طور پر خیرات کرو تو یہ بھی اچھی بات ہے، اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو اس میں تمہارے

= ان باتوں میں سے ہے جسے قرآن حکمت سے تعبیر کرتا ہے اور جسے حکمت مل گئی تو اس نے زندگی کی بہت بڑی برکت پائی۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ
وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ
وَ اللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَ فَضْلًا ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِیْمٌ ۚۖ ٢٦٨ یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ
مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّؤْتَ
الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا
كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ٢٦٩

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا ہے ، لیکن اللہ تمہیں ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس میں اس کی مغفرت اور اس کے فضل و کرم کا وعدہ ہے (١٦٢) اور (یاد رکھو!) اللہ وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے ٢٦٨ . وہ جسے چاہتا ہے حکمت دے دیتا ہے اور جس کو حکمت مل گئی تو (یقین کرو!) اس نے بڑی ہی بھلائی پا لی . اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو عقل و بصیرت رکھنے والے ہیں ٢٦٩ .

---

٢٦٩ - (ح) انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا ہو جانا کہ دنیا کے ظاہری اور نمایشی فائدوں ہی میں پھنس کر نہ رہ جائے، بلکہ حقیقی نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور اچھائی اور برائی کی راہوں کا شناسا ہوجائے ، ==

خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۲۷۲

جسے چاہے راہ پر لگادے (پس تم لوگوں سے کہہ دو)

جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے تو (اس کا فائدہ کچھ مجھے نہیں مل جائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہوگا) خود اپنے ہی فائدے کے لیے کروگے. اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لیے ہے کہ اللہ کی رضاجوئی کی راہ میں خرچ کرو (۱٦٤). اور (پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم خیرات کروگے تو (خدا کا قانون یہ ہے کہ) اس کا بدلا پوری طرح تمہیں دے دے گا (۱٦٥) تمہاری حق تلفی نہ ہوگی ۲۷۲ .

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا

خیرات تو ان حاجتمندوں کا حق ہے جو (دنیا کے کام دھندوں سے الگ ہوکر) اللہ کی راہ میں گھر کر بیٹھ رہے ہیں (یعنی صرف اسی کام کے ہو رہے ہیں). انہیں یہ طاقت نہیں کہ (معیشت کی

لیے بڑی ہی بہتری ہے، یہ تمہارے گناہوں کو تم سے دور
کر دے گی. اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا
کے علم سے پوشیدہ نہیں، وہ ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے ۲۷۱ .

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

(اے پیغمبر!) تم پر کچھ اس
بات کی ذمے داری نہیں کہ لوگ
ہدایت قبول ہی کرلیں
(تمہارا کام) صرف راہ دکھا
دینا ہے)، یہ کام اللہ کا ہے

---

۲۷۱ – (ط) دکھاوے کی خیرات سے روکا گیا ہے
مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب تک چوری چھپے
خیرات نہ کر سکو خیرات کرو ہی نہیں، یا خواہ مخواہ
پوشیدگی میں تکلف کرو کہ یہ تکلف بجائے خود عمل خیر
سے مانع ہو جائے. مطلب یہ ہے کہ دل میں اخلاص ہونا
چاہیے اور اپنی جانب سے کوئی بات دکھاوے اور نمایش
کی نہیں کرنی چاہیے.

(ی) خیرات کرنا خدا پرستی کا نتیجہ ہے. اس میں
نہ تو کسی پر احسان کرنا ہے، نہ کسی سے تحسین و تشکر
کی توقع رکھنی ہے.

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	(غرضیکہ) جو لوگ رات
بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً	کی تاریکی میں اور دن کی روشنی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	میں پوشیدہ طور پر اور کھلے
وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ	طور پر اپنا مال خرچ کرتے
يَحْزَنُوْنَ ۝ ٢٧٤ اَلَّذِيْنَ	ہیں تو یقینا ان کے پروردگار
يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ	کے حضور ان کا اجر ہے،
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ	نہ تو ان کے لیے (عذاب کا)
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ	ڈر ہوگا نہ (نامرادی کی)

= سمجھتے ہیں جو بھیک مانگنے میں چست وچالاک ہوتے ہیں. لیکن ایک خوددار حاجت مند کو کوئی نہیں پوچھتا. حالانکہ سب سے زیادہ مستحق ایسے ہی لوگ ہیں.

(م) ضمنا اس بات کی طرف بھی اشارہ کردیا کہ جس طرح دینے والوں کو چاہیے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر دیں، اسی طرح لینے والوں کو چاہیے سوال کرکے اپنی خودداری و عفت تاراج نہ کریں. ان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ بے نیاز رہیں. لوگوں کا فرض یہ ہونا چاہیے کہ بے مانگے مدد کریں.

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ ڈھونڈھ میں) نکلیں اور دوڑ
٣٧ عَلِيْمٌ ٢٧٣ع دھوپ کریں. (پھر باوجود فقر
ع ٥ و فاقے کے ان کی خودداری کا یہ حال ھے کہ) نا واقف آدمی
دیکھے تو خیال کرے انھیں کسی طرح کی احتیاج نہیں . تم ان کے
چہرے دیکھ کر ان کی حالت جان سکتے ھو ، لیکن وہ لوگوں
کے پیچھے پڑ کر کبھی سوال کرنے والے نہیں . اور (یاد رکھو!)
تم جو کچھ بھی نیکی کی راہ میں خرچ کروگے تو اللہ اس کا علم
رکھنے والا ھے ٢٧٣ .

٢٧٣ - (ك) خیرات کا ایك ضروری مصرف ایسا تھا جس کی طرف ظاھر بیں نگاھوں کی توجہ نہیں ھوسکتی تھی یعنی ان لوگوں کی مدد کرنا جو دنیا کا کام دھندا چھوڑ کر راہ حق کی خدمت کے لیے وقف ھوگئے ھیں . نہ تو انھیں تجارت کی مقدرت ھے نہ کوئی دوسرا وسیلۂ معاش رکھتے ھیں . شب و روز دین و ملت کی خدمت میں مشغول رھتے ھیں . حالت ان کی حاجت مندوں کی ھے مگر صورت بے نیازوں کی . چوں کہ ایسے افراد خیر کی خبر گیری جماعت کا ضروری فرض تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ دلائی .

(ل) لوگ عموماً انھیں لوگوں کو خیرات کا مستحق =

اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے ۔ لیکن جو کوئی باز نہ آیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے ، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ۲۷۵ .

۲۷۵ – (ن) نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کی استعداد نشو و نما نہیں پاسکتی تھی اگر اس کا حکم دیتے ہوئے ان باتوں سے بھی روک نہ دیا جاتا جو ٹھیک ٹھیک اس کی ضد ہیں ۔ پس انفاق فی سبیل اللہ کے حکم کے ساتھ ہی سود کی بھی ممانعت کردی گئی جو دنیا کی تمام قوموں کی طرح عرب میں بھی رائج تھا .

دین حق انسان میں باہمی محبت و ہمدردی پیدا کرنی چاہتا ہے . اسی لیے اس نے خیرات کا حکم دیا کہ ایك انسان دوسرے انسان کی حاجت روائی کرے اور اس کی احتیاج کو اپنی احتیاج سمجھے. لیکن سود خواری کی ذہنیت بالکل اس کی ضد ہے . سود خوار ایك انسان کو حاجت مند دیکھتا ہے تو اس کی مدد کا جذبہ اس میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ چاہتا ہے اس کی احتیاج اور بے بسی سے اپنا کام نکال لے اور اس کی محتاجی کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنائے . خود غرضی کا یہ جذبہ اگر بے روك بڑھتا رہے تو پھر اس حد تك پہنچ جاتا ہے کہ انسان میں انسانی ہمدردی کی بو باس تك باقی نہیں رہتی ، ایك بے رحم اور بے پناہ درندہ بن کر رہ جاتا ہے قرآن نے اسی حالت کو مرگی =

الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا
اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا
سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ
عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ٢٧٥

وقف لازم

غمگینی ٢٧٤ . جو لوگ (حاجت مندوں کی مدد کرنے کی جگہ الٹا ان سے) سود لیتے ہیں اور اس سے اپنا پیٹ پالتے ہیں وہ (یاد رکھیں ان کے ظلم وستم کا نتیجہ ان کے آگے آنے والا ہے ۰ وہ) کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر اس آدمی کا سا کھڑا ہونا جسے شیطان کی چھوت نے باؤلا کر دیا ہو (یعنی مرگی کا روگی ہو) . یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے (سود کے نا جائز ہونے سے انکار کیا اور) کہا "خرید و فروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے قرض دے کر سود لینا" حالانکہ خرید و فروخت کو تو خدا نے حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیسے ہوسکتی ہیں ؟) سو اب جس کسی کو اس کے پروردگار کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ آئندہ سود لینے سے رك گیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہوچکا (١٦٦)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ٢٧٧
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ٢٧٨
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا
بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ج
وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ
أَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُونَ
وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ ٢٧٩

جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
اور ان کے کام بھی اچھے ہیں ،
نیز نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ
ادا کرتے ہیں تو بلا شبہ ان کے
پروردگار کے حضور ان کا اجر
ہے ، نہ تو ان کے لیے کسی
طرح کا ڈر ہو سکتا ہے نہ
کسی طرح کی غمگینی ۲۷۷ ۔
مسلمانو! اگر فی الحقیقت تم
خدا پر ایمان رکھتے ہو تو اس
سے ڈرو اور جس قدر سود
مقروضوں کے ذمے باقی رہ گیا
ہے اسے چھوڑ دو ۲۷۸ ۔ اگر
تم نے ایسا نہ کیا (۱۶۸) تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۲۷۶	اللہ سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ھے (۱٦۷) اور (یاد رکھو!) تمام ایسے لوگوں کو جو

نعمت الٰہی کے نا سپاس اور نا فرمان ھیں اس کی پسندیدگی حاصل نہیں ھوسکتی ۲۷٦ .

= کے مرض سے تشبیہ دی ھے جسے عربی میں شیطان کی مس سے تعبیر کرتے تھے یعنی زر پرستی کے جوش سے تمام انسانی احساسات فنا ھوجاتے ھیں اور پیسے کے پیچھے پاگل ھوکر رہ جاتا ھے .

علاوہ بریں سود کا طریقہ سرمایہ داری کی راھوں کو کھولتا اور بڑھاتا ھے اور اسلام کا رخ اس کے خلاف ھے ، وہ دولت کو پھیلانا چاھتا ھے ، چنانچہ " یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقٰت " کہہ کر سود کی ممانعت کی علت ظاھر کردی . دین حق کا مقصد یہ ھے کہ سود کو مٹائے ، خیرات کے جذبے کو ترقی دے . اگر خیرات کا جذبہ پوری طرح ترقی کرجائے تو سوسائٹی کا کوئی فرد محتاج و مفلس ھو ھی نہیں سکتا .

نے (اپنے عمل سے) جو کچھ کمایا ہے اس کا بدلا پورا پورا اسے
مل جائے گا، یہ نہ ہو گا کہ کسی کی بھی حق تلفی ہو ۲۸۱ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا	مسلمانو ! جب کبھی ایسا ہو کہ
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	تم خاص میعاد کے لیے ادھار
فَاكْتُبُوْهُ ط وَلْيَكْتُبْ	لینے دینے کا معاملہ کرو تو
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ م بِالْعَدْلِ ص	چاہیے کہ لکھا پڑھی کر لو
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ	اور تمہارے درمیان ایک
كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ج	لکھنے والا ہو جو دیانت داری
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ	کے ساتھ دستاویز قلم بند کر دے .
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ	لکھنے والے کو اس سے
مِنْهُ شَيْـًٔا ط فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ	گریز نہیں کرنا چاہیے کہ جس
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا	طرح اللہ نے اسے (دیانت داری
اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ	کے ساتھ لکھنا) بتلا دیا ہے
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ط	اس کے مطابق لکھ دے ، اسے

کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ (کیوں کہ ممانعت کے صاف صاف حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف جنگ آزما ہو جانا ہے) ۔ اور اگر (اس باغیانہ روش سے) توبہ کرتے ہو تو پھر تمہارے لیے (یہ حکم ہے کہ) اپنی اصلی رقم (لے لو اور سود چھوڑ دو) ۔ نہ تو تم کسی پر ظلم کرو نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے ۲۷۹ ۔

وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	اور اگر ایسا ہو کہ ایک مقروض
اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا	تنگ دست ہے (اور فوراً قرض
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	ادا نہیں کر سکتا) تو چاہیے کہ
تَعْلَمُوْنَ ۲۸۰	اسے فراخی حاصل ہونے تک

مہلت دی جائے ۔ اور اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لیے بہتری کی بات تو یہ ہے کہ (ایسے تنگ دست بھائی کو) اس کا قرض بطور خیرات بخش دو ۲۸۰ ۔

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ	اور (دیکھو!) اس دن (کی
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى	پرسش) سے ڈرو جب کہ تم
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ	اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے
۳۸ ع ٦ لَا يُظْلَمُوْنَ ع ۲۸۱	اور پھر ایسا ہو گا کہ ہر جان

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ٢٨٢

کی استعداد نه رکھتا هو که خود کهے اور لکھوائے تو اس صورت میں چاهیے اس کی جانب سے اس کا سرپرست دیانت داری کے ساتھ مطلب بولتا جائے . اور (جو دستاویز لکھی جائے اس پر) اپنے آدمیوں میں سے دو آدمیوں کو گواه کراو . اگر دو مرد نه هوں تو پھر ایك مرد (کے بدلے) دو عورتیں (١٦٩) جنهیں تم گواه کرنا پسند کرو . اگر (گواهی دیتے هوے) ایك بھول جائے گی دوسری یاد دلا دے گی. اور جب گواه طلب کیے جائیں تو گواهی دینے سے بچنا نه چاهیں (١٧٠) . اور معامله چھوٹا هو یا بڑا جب تك میعاد باقی هے دستاویز لکھنے میں کاهلی نه کرو . الله کے نزدیك اس

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا
تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

لکھ دینا چاہیے۔ لکھا پڑھی
اس طرح ہو کہ جس کے ذمے
دینا ہے وہ مطلب بولتا جائے
(اور کاتب لکھتا جائے)۔
اور چاہیے کہ ایسا کرتے ہوئے
اپنے پروردگار کا دل میں خوف
رکھے جو کچھ اس کے ذمے آتا
ہے اس میں کسی طرح کی کمی
نہ کرے، ٹھیك ٹھیك لکھوا دے
اگر ایسا ہو کہ جس کے ذمے
دینا ہے وہ بے عقل ہو یا ناتوان
ہو (یعنی لین دین اور معاملے
کی سمجھ نہ رکھتا ہو) یا اس

= اور بد معاملگی سے جو مفاسد پھیل گئے تھے ان کا ازالہ کر دیا گیا :

۱ – لین دین جس قدر ہو لکھا پڑھی کے ساتھ ہو ، محض زبانی نہ ہو .

۲ – ہر طرح کے لین دین کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے .

۳ – اگر کوئی فریق نا بالغ یا بےسمجھ ہو تو اس کی جانب سے اس کا سرپرست وکالت کرے .

٤ – کاتب کا فرض ہے کہ دیانت داری کے ساتھ اپنا فرض انجام دے .

٥ – گواہوں کو گواہی دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے . گواہی کا چھپانا معصیت ہے .

٦ – اس کا بندوبست کرنا چاہیے کہ کاتب اور گواہ کو اہل غرض نقصان نہ پہنچاسکیں ، ورنہ نظام شہادت درہم برہم ہوجائے گا .

۷ – اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایك مرد کے بدلے دو عورتیں گواہ ہوجائیں ، ایك بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی .

میں تمھارے لیے انصاف کی زیادہ مضبوطی ھے ، شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ھے اور اس بات کا حتی الامکان بندوبست کردینا ھے کہ (آیندہ) شك و شبہ میں نہ پڑو . ھاں ، اگر ایسا ھو کہ نقد (لین دین) کا کاروبار ھو جسے تم (ھاتھوں ھاتھ) لیا دیا کرتے ھو تو ایسی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں اگر لکھا پڑھی نہ کی جائے . لیکن (تجارتی کاروبار میں بھی) سودا کرتے ھوے گواہ کرلیا کرو (تاکہ خرید و فروخت کی نوعیت اور شرائط کے بارے میں بعد کو کوئی جھگڑا نہ ھوجائے) . اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے (یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اھل غرض ان پر دباؤ ڈالیں اور سچی بات کے اظہار سے مانع ھوں) اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمھارے لیے گناہ کی بات ھوگی . اور چاھیے کہ (ھر حال میں) اللہ سے ڈرتے رھو ، وہ تمھیں (فلاح و سعادت کے طریقے) سکھاتا ھے اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے ۲۸۲ .

---

۲۸۲ – چوں کہ سود کے ذکر سے لین دین کا معاملہ چھڑ گیا تھا اس لیے اس کے ضروری احکام بھی بیان کردیے گئے اور اس بارے میں لوگوں کی جہالت ==

دل میں گنہ گار ہوگا (اگرچہ بظاہر لوگ اس کے جرم سے واقف نہ ہوں اور اسے بے گناہ سمجھیں). اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ۲۸۳.

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸٤	آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے. جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو، ہر حال میں اللہ جاننے والا ہے، وہ تم سے ضرور

اس کا حساب لے گا (۱۷۱). اور پھر یہ اسی کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، وہ ہر بات پر قادر ہے ۲۸٤.

---

۲۸۳ – (ح) رهن یعنی کوئی چیز گرو رکھ کر قرض لینے اور دینے کا حکم. مرهون چیز مالک کی چیز ہے، قرض دینے والے کے لیے جائز نہیں کہ اس کی واپسی سے انکار کرے.

وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ
تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا
فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
۳۹ ع تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ع ۲۸۳

اور اگر تم سفر میں ھو اور (ایسی
حالت ھو کہ با قاعدہ لکھا پڑھی
کرنے کے لیے) کوئی کاتب
نہ ملے تو اس صورت میں
ایسا ھو سکتا ھے کہ کوئی چیز
گرو رکھ کر اس کا قبضہ
(قرض دینے والے کو) دے
دیا جائے. پھر اگر ایسا ھو کہ
تم میں سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا
اعتبار کیا گیا ھے (یعنی جس کا اعتبار کرکے گرو کی چیز اس کی
امانت میں دے دی گئی ھے) وہ (قرض کی رقم لے کر
مقروض کی) امانت واپس کر دے اور (اس بارے میں) اپنے
پروردگار (کی پوچھ گچھ) سے بے خوف نہ ھو. اور (دیکھو!)
ایسا نہ کرو کہ گواھی چھپاؤ (اور کسی کے خوف یا طمع سے
حقیقت کا اظہار نہ کرو) ۰ جو کوئی گواھی چھپائے گا وہ اپنے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه
وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع ٢٨٦

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت
سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا
ہر جان کے لیے وہی ہے جیسی
کچھ اس کی کمائی ہے. جو کچھ
اسے پانا ہے وہ بھی اس کی
کمائی سے ہے اور جس کے لیے
اسے جواب دہ ہونا ہے وہ
بھی اس کی کمائی ہے. (پس
ایمان والوں کی صدائے حال یہ
ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم
سے (سعی وعمل میں) بھول
٤٠ ع ٨ چوک ہو جائے تو اس کے

= وعمل کا خلاصہ. سورت کی ابتدا بھی اسی سے ہوئی تھی
اور اختتام بھی اسی پر ہوتا ہے.

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۣ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ ٢٨٥	الله کا رسول اس (کلام) پر ایمان رکھتا ھے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ھوا ھے اور جو لوگ (دعوت حق پر) ایمان لائے ھیں وہ بھی اس پر ایمان رکھتے ھیں.

یہ سب الله پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لائے ھیں. (ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ھے کہ وہ کہتے ھیں): ھم الله کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں، یا سب کو مانیں مگر کسی ایك سے انکار کر دیں. ھم خدا کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ھیں). اور (یہ وہ لوگ ھیں کہ جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا: خدایا! ھم نے تیرا حکم سنا اور ھم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا، تیری مغفرت ھمیں نصیب ھو. خدایا! ھم سب کو تیری ھی طرف (بالآخر) لوٹنا ھے ۲۸۵.

۲۸۵ – سورت کا اختتام اور دین حق کے اعتقاد =

آل عمرٰن - ۳

مدنیة و ھی مائتا اٰیة

مدنی، ۲۰۰ آیتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓـمّٓ ۚ ۱ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا الف لام میم ۱ . اللہ کے سوا

ھُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۙ ۲ کوئی معبود نہیں . کوئی نہیں مگر

اسی کی ایک ذات " الحی " (یعنی زندہ کہ اس کے لیے زوال و فنا نہیں) " القیوم " (کہ کائنات ھستی کی ھر چیز اس سے قائم ھے ، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں) ۲

---

۲ - اللہ " الحی " ھے یعنی زندہ ھے ، اس کے لیے فنا و زوال نہیں ، " القیوم " ھے یعنی ھر چیز اس سے قائم ھے ، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں . اس کے حی و قیوم ھونے کا مقتضٰی یہی تھا کہ انسان کی زندگی و قیام کی تمام احتیاجات مہیا کردے . احتیاجات دو طرح کی ھیں : جسمانی اور روحانی . اس نے جس طرح پہلی کا انتظام کیا اسی طرح دوسری کا بھی سرو سامان کیا .

لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو . خدایا ! ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں . خدایا ! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو. خدایا ! ہم سے در گذر کر . خدایا ! ہم پر رحم کر . خدایا ! تو ہی ہمارا مالك و آقا ہے ، پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما ٢٨٦ .

✡ ✡ ✡ ✡ ✡

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ٥ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٦

بلاشبه الله کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں، خواہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں ٥. یه اسی کی کارفرمائی ہے که جس طرح چاهتا ہے ماں کے شکم میں تمهاری صورت (کاڈیل ڈول اور ناك نقشه) بنا دیتا ہے (اور قبل اس کے که دنیا میں قدم رکھو تمهاری حالت و ضرورت کے مطابق تمهیں ایك موزوں صورت مل جاتی ہے). یقینا کوئی معبود نہیں ہے مگر وهی (١٧٢) غالب و توانا (که اسی کے حکم و طاقت

= جو هدایت و سعادت کی طرف رہنمائی کرتی ہے. ''الفرقان'' جوهر عقل ہے جو اسے سمجھتا اور قبول کرتا ہے. پہلی چیز تعلیم ہے، دوسری تعلیم کی استعداد ہے. پہلی هدایت کی قوت فاعله ہے، دوسری منفعله.

٤ - سنت الٰہی اس بارے میں یه ہے که جو لوگ کفر و سرکشی کے ساتھ ''الکتاب'' کا مقابله کرتے هیں اور ''الفرقان'' یعنی جوهر عقل و تمیز سے کام نہیں لیتے تو ان کے لیے دنیا میں نامرادی هوتی ہے اور آخرت میں عذاب.

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اسی نے تم پر سچائی کے ساتھ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	"الکتاب" نازل کی (یعنی
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۳	قرآن نازل کیا) اس سے پہلے جس
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ	قدر کتابیں نازل ہوچکی ہیں،
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ	ان سب کی تصدیق کرتی ہوئی
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ	آئی ہے (ان سے الگ نہیں ہے)
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ	اور اسی (حی و قیوم ذات)
ذُو انْتِقَامٍ ۴	نے اس سے پہلے لوگوں کی

ہدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کی تھی ۳. نیز اس نے "الفرقان" (یعنی نیک و بد اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) بھی نازل فرمائی. جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں (اور حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیتے ہیں) تو (یاد رکھیں!) انہیں (پاداش عمل میں) سخت عذاب ملنے والا ہے اور اللہ سب پر غالب اور (مجرموں کو) سزا دینے والا ہے ۴.

---

۳ – روحانی احتیاجات کے لیے انسان کو دو چیزیں دی گئیں: الکتاب اور الفرقان. الکتاب خدا کی وحی ہے =

يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۷

جن کا مطلب کھلا اور قطعی نہیں ہے) . تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے (اور سیدھے طریقے پر بات نہیں سمجھ سکتے) وہ (محکم آیتیں چھوڑ کر) ان آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ھیں جو کتاب اللہ میں متشابہ ھیں ، اس غرض سے کہ فتنہ پیدا کریں اور ان کی حقیقت معلوم کر لیں حالانکہ ان کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (کیوں کہ ان کا تعلق اس عالم سے ھے جہاں تك انسان کا علم و حواس نہیں پہنچ سکتا) مگر جو لوگ علم میں پکے ھیں وہ (متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے ، وہ) کہتے ھیں " ھم ان پر ایمان رکھتے ھیں ، کیوں کہ یہ سب کچھ ھمارے پروردگار کی طرف سے ھے ". اور حقیقت یہ ھے کہ (تعلیم حق سے) دانائی حاصل نہیں کرتے مگر وھی جو عقل و بصیرت رکھنے والے ھیں ۷ .

---

(۷) – اس اصل عظیم کا بیان کہ کتاب اللہ کی تعلیم ھمیشہ دو اصولی قسموں پر مشتمل ھوتی ھے : محکم اور متشابہ . محکم سے مقصود وہ مطالب ھیں جو اصل و بنیاد کی حیثیت رکھتے ھیں اور اس لیے انسانی عقل کے لیے =

سے سب کچھ ظہور میں آتا ھے) حکمت والا (کہ انسان کی پیدایش سے پہلے شکم مادر میں اس کی صورت آرائی کر دیتا ھے) ٦ .

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

ربع

(اے پیغمبر!) وھی (حی و قیوم ذات) ھے جس نے تم پر "الکتاب" نازل فرمائی ھے. اس میں ایک قسم تو محکم آیتوں کی ھے (یعنی ایسی آیتوں کی جو اپنے ایک ھی معنی میں اٹل اور ظاھر ھیں) اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ھیں. دوسری قسم متشابہات کی ھے (یعنی

(٦) - جس "حی و قیوم" کی کارفرمائیوں کا یہ حال ھے کہ انسان کو پیدایش سے پہلے اس کی مناسب و موزون صورت دے دیتا ھے، کیا ضروری نہیں کہ پیدایش کے بعد اس کی روحانی فلاح و سعادت کی بھی صورت آرائی کر دیتا .

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٩

١ ع ٩

(ان ارباب عقل و بصیرت کی صدائے حال ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ) ”خدایا! ہمیں سیدھے رستے لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانوا ڈول نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما! یقینا تو ہی ہے کہ بخشش میں تجھ سے بڑا کوئی نہیں ۸ . خدایا! (عالم آخرت کے معاملات ہماری عقل نارسا میں آئیں یا نہ آئیں، لیکن) اس میں کوئی شک نہیں کہ تو ایک دن سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے. (یہ تیرا وعدہ ہے اور) یقینا تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا“.

= ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے“.

لیکن جن لوگوں کی سمجھ میں کجی ہوتی ہے، وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ایمان و یقین کے لیے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں۔

= صاف صاف اور کھلے احکام ھیں ، مثلاً توحید و رسالت ، اوامر و نواھی ، حلال و حرام ۔ متشابہ سے مقصود وہ مطالب ھیں جن کا تعلق ماوراء عقل حقائق سے ھے اور انسان علم و حواس کے ذریعے ان کا ادراك نہیں کرسکتا (۱۷۳) ، مثلاً خدا کی ھستی ، مرنے کے بعد کی زندگی ، عالم آخرت کے احوال ، عذاب و ثواب کی حقیقت ۔ پس نا گزیر طور پر ان کا بیان ایسے پیرائے میں کیا جاتا ھے کہ فہم انسانی کے لیے نا قابل برداشت نہ ھو اور اس لیے تشبیہ و مجاز سے خالی نہیں ھوتا ۔ اگر ایك شخص کج فہمی سے کاوش کرنی چاھے تو طرح طرح کے معانی و مباحث کے احتمالات پیدا کر لے سکتا ھے ۔

پس جو لوگ سمجھ کے سیدھے اور علم میں پکے ھوتے ھیں وہ محکمات کو اصل سمجھتے ھیں کہ عمل و ھدایت کے لیے کافی ھوتے ھیں اور متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے کہ ان میں کاوش سود مند عمل نہیں ۔ علم کے رسوخ اور معرفت کے کمال سے یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ھے کہ متشابہات کی حقیقت کا ادراك عقل انسانی کی پہنچ سے باھر ھے ۔ وہ خلاف عقل نہیں ھیں مگر وراء عقل ھیں ، انسان ان پر یقین کرسکتا ھے مگر ان کی حقیقت نہیں پاسکتا ۔ پس وہ کہتے ھیں " جو کچھ بھی اللہ کے کلام میں ھے =

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ	(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے
وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ	کفر کی راہ اختیار کی ھے
وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ	ان سے کہہ دو : وہ وقت
لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ	دور نہیں جب (آل فرعون کی
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	طرح) تم بھی (غلبۂ حق سے)
وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ	مغلوب ھوجاؤ گے اور جہنم
مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ	کی طرف ھنکائے جاؤ گے . اور
يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	(جس گروہ کا آخری ٹھکانا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	جہنم ھو تو اس کا ٹھکانا) کیا
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳	ھی برا ٹھکانا ھے "۱۲ . بلا شبہ

= مقابلہ کیا ھے تو انہوں نے سرکشی وجحود کی وھی روش اختیار کی جو حضرت موسیٰ کے مقابلے میں آل فرعون نے اختیار کی تھی . اور وہ وقت دور نہیں جب ان کے لیے بھی وھی ھوگا جو آل فرعون کے لیے ھوا تھا اور دنیا دیکھ لے گی کہ آخر کی فتح مندی کس کا ساتھ دیتی ھے ؟

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ ۙ ۱۰

جن لوگوں نے (ایمان و راست بازی کی جگہ) کفر کی راہ اختیار کی ہے تو (وہ یاد رکھیں!) انہیں اللہ کی پکڑ سے نہ تو ان کی دولت بچا سکے گی (جس کی کثرت کا انہیں گھمنڈ ہے) نہ آل اولاد (جو دنیا کی مصیبتوں مشکلوں میں ان کے کام آتی رہتی ہے) . یہ وہ لوگ ہیں کہ آتش عذاب کا ایندھن بن کر رہیں گے ۱۰ .

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۱۱

ان لوگوں کا بھی وہی ڈھنگ ہوا جو فرعون کے گروہ کا تھا اور ان لوگوں کا تھا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں . انہوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں تو اللہ نے بھی پاداش عمل میں انہیں پکڑ لیا . اور (یاد رکھو!) وہ (جرموں کی سزا دینے میں) بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے ۱۱ .

---

۱۱ – جن لوگوں نے "الکتاب" (یعنی قرآن) کا معاندانہ =

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ١٤

میں دل کا اٹکاؤ اور خوش نمائی رکھ دی گئی ہے (١٧٥) (اس لیے قدرتی طور پر تمھیں بھی ان چیزوں کی خواهش هوگی). لیکن یه جو کچھ هے دنیوی زندگی کا فائده اٹھانا هے اور بهتر ٹھکانا تو الله هی کے پاس هے ١٤.

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

(اے پیغمبر!) ان سے کہه دو: میں تمھیں بتلاؤں زندگی کے ان فائدوں سے بھی بهتر تمهارے لیے کیا هے؟ جو لوگ متقی هیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے

١٤ - پیروان دعوت حق کو موعظت که اپنی دنیوی بے سروسامانی سے دل بر داشته نه هوں. اصلی دولت ایمان وعمل کی دولت هے. اگر یه حاصل هے تو دنیوی سروسامان خودبخود حاصل هو جائیں گے.

ضمنا اس حقیقت کی طرف اشاره که خدا کی حکمت کا یهی ڈهنگ هوا که بیوی بچوں اور دهن دولت میں آدمی کے لیے دل کا لگاؤ هو. پس یه زندگی کے فطری علاقے هیں اور خدا کی مرضی یهی هے که قائم رهیں.

تمهارے لیے ان دو گروهوں میں (کلمۂ حق کی فتح مندیوں کی) بڑی هی نشانی تهی جو (بدر کے میدان میں) ایك دوسرے کے مقابل هوے تهے. اس وقت ایك گروه تو (مٹهی بهر بے سرو سامان مسلمانوں کا تها جو) الله کی راه میں لڑ رها تها. دوسرا منکرین حق کا تها جنهیں مسلمان اپنی آنکهوں سے دیکھ رهے تهے که ان سے دوچند هیں (بایں همه منکرین حق کو شکست هوئی). اور الله جس کسی کو چاهتا هے اپنی نصرت سے مددگاری پهنچاتا هے. بلا شبه ان لوگوں کے لیے جو چشم بینا رکهتے هیں اس معاملے میں بڑی هی عبرت هے ١٣.

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	انسان کے لیے مرد و عورت کے
مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ	رشتے میں، اولاد میں، چاندی
وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ	سونے کے ذخیروں میں،
مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ	چنے هوے گهوڑوں میں،
الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ	مویشی میں، اور کهیتی باڑی

١٣ - جنگ بدر کا نتیجه اس معاملے کی ابتدا تها تا هم فیصله کن تها. اگر عبرت پذیری کی استعداد فنا نه هوتی تو ان لوگوں کے تنبه کے لیے کافی تها (١٧٤).

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۤـئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ۱۸

اللہ نے اس بات کی گواہی آشکارا کر دی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات یگانہ، عدل کے ساتھ (تمام کارخانۂ ہستی میں) تدبیر و انتظام کرنے والی. فرشتے بھی (اپنے اعمال سے) اسی کی شہادت دیتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو علم رکھنے والے ہیں. ہاں، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ایك، طاقت و غلبے والا (کہ اسی کی تدبیر سے تمام کارخانۂ ہستی قائم ہے) حکمت والا (کہ اسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانے کا ہر گوشہ استوار کر دیا ہے) ۱۸.

۱۸ و ۱۹ - دین الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے قانون کی اطاعت کی جائے. اللہ کا قانون کیا ہے؟ میزان عدل کا قیام ہے جس پر تمام کائنات عالم چل رہا ہے. اس کی معرفت یوں حاصل ہو سکتی ہے کہ کائنات ہستی کی گواہی پر غور و تدبر کیا جائے.

شہادتیں تین ہیں: اللہ کی یعنی اللہ کی وحی کی. ملائکہ کی یعنی مدبرات ارضی و سماوی کی. اولوا العلم کی یعنی اصحاب علم و بصیرت کی.

یہ تینوں شہادتیں اعلان کر رہی ہیں کہ خدا کے سوا =

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ ۱۵ اَلَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۚ ۱۶ اَلصّٰبِرِيْنَ
وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ
وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ
بِالْاَسْحَارِ ۱۷

پاس (نعیم ابدی کے) باغ ھیں جن کے نیچے نہریں بہ رھی ھیں (اس لیے کبھی خشک ھونے والے نہیں). وہ ھمیشہ ان باغوں میں رھیں گے، پاک بیویاں ان کے ساتھ ھوں گی اور (سب سے بڑھ کر یہ کہ) اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ھو گی. اور (یاد رکھو!) اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رھا ھے. (یہ متقی انسان وہ ھیں) جو کہتے ھیں ”خدایا! ھم تجھ پر ایمان لائے ھیں، پس ھمارے گناہ بخش دیجیو اور عذاب جہنم سے ھمیں بچا لیجیو“. (شدت و مصیبت میں) صبر کرنے والے، (قول و عمل میں) سچے، خشوع و خضوع میں پکے، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں (جب تمام دنیا خواب سحر کے مزے لوٹتی ھے) اللہ کے حضور کھڑے ھونے والے اور اس کی مغفرت کے طلب گار ۱۷.

---

۱۵ تا ۱۷ — متقی انسانوں کی خصلتیں اور ان کے ایمان و عمل کی سیرت (کیریکٹر).

اس پر قائم نہیں رہے اور آپس کی ضد اور عناد سے الگ الگ
ھوگئے . اور (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا
ھے (اور ھدایت پر گمراھی کو ترجیح دیتا ھے) تو اللہ (کا
قانون جزاء) بھی حساب لینے میں سست رفتار نہیں ۱۹ .

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ
وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ۧ ۲۰

پھر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا
کریں تو (اے پیغمبر!) تم
کہہ دو: میرے اور میرے
پیرووں کا طریقہ یہ ھے کہ
ھم نے اللہ کے آگے سر اطاعت
جھکا دیا ھے (یعنی ھماری راہ
خدا پرستی کے سوا اور کچھ
۲ ع ۱۰ نہیں ھے) . اور اھل کتاب اور
(عرب کے) ان پڑھ لوگوں سے پوچھو! تم بھی اللہ کے آگے
جھکتے ھو یا نہیں؟ اگر وہ جھک جائیں تو (سارا جھگڑا ختم
ھوگیا اور) انھوں نے راہ پالی . اگر روگردانی کریں تو پھر (جن
لوگوں کو خدا پرستی ھی سے انکار ھو اور محض گروہ بندی کے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف
وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ
بَيْنَهُمْ ط وَ مَنْ يَّكْفُرْ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۞ ١٩

بلا شبه "الدین" (یعنی اصلی دین)
الله کے نزدیك "الاسلام" هی هے
اور یه جو اهل کتاب نے آپس
میں اختلاف کیا (اور گروه
بندیاں کر کے الگ الگ دین
بنا لیے) تو (یه اس لیے نهیں
هوا که اس دین کے سوا انهیں
کسی دوسرے دین کی راه دکھلائی گئی تهی، یا دین کی راه
مختلف هو سکتی هے، بلکه) اس لیے که علم کے پانے کے بعد وه

= کوئی معبود نهیں اور اس نے تمام کارخانۂ هستی میزان عدل پر استوار کیا هے۔

انسان کو اول دن سے ایك هی دین دیا گیا هے اور وه یهی "الاسلام" هے۔ تمام رہ نمایان عالم نے همیشه اسی کی تعلیم دی اور تفرقه و اختلاف سے روکا۔

یهود اور نصارٰی کا باهمی تفرقه اور گروه بندی اس لیے پیدا هوئی که انهوں نے اصل دین سے انحراف کیا اور آپس کی ضد اور تعصب میں پڑ گئے۔

اعمال لوگوں کے لیے اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ) انہیں درد ناک عذاب کی خوش خبری پہنچا دو ۲۱ .

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ	یہی لوگ ہیں جن کا سارا کیا
اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا	دھرا دنیا و آخرت دونوں میں
وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ	اکارت گیا اور کوئی نہیں جو
نّٰصِرِيْنَ ۝ ۲۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى	ان کا مددگار ہوگا ۲۲ .
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ	(اے پیغمبر !) کیا تم نے ان
الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى	لوگوں کی حالت نہیں دیکھی

۲۱ و ۲۲ – یہودیوں کی قومی گمراہیوں اور بدعملیوں کی طرف اشارہ . جس گروہ کی ذہنیت اس درجہ مسخ ہوگئی ہو کہ حق و عدالت کی دشمن اور ظلم و فساد کی پرستار ہو اس سے قبولیت حق کی کیا امید ہوسکتی ہے ؟

علماء یہود کی یہ گمراہی کہ جس کتاب کو کتاب الٰہی مانتے تھے اور اس کے علم و عمل کے مدعی تھے ، جب اسی کتاب پر عمل کرنے کی دعوت دی گئی تو صاف انکار کرگئے ، کیوں کہ اس کے احکام پر عمل کرنا ان کی نفسانی خواہشوں اور مطلب برآریوں کے خلاف تھا .

تعصب کو دین داری سمجھ رہے ہوں ان کے لیے دلیل و موعظت کیا سود مند ہوسکتی ہے) تمہارے ذمے جو کچھ ہے وہ پیام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں ، وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے ۲۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ۲۱	جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور اس کے نبیوں کے ناحق قتل میں چھوٹ ہیں ، ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو حق و عدالت کا حکم دینے والے ہیں تو ایسے خوش

۲۰ - یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے اتمام حجت کہ اصل دین خدا پرستی ہے . ساری باتیں چھوڑو ، یہ بتلاؤ تمہیں خدا پرستی سے اقرار ہے یا انکار ؟ اگر اقرار ہے تو سارا جھگڑا ختم ہوگیا ، کیوں کہ اسلام کی حقیقت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے . اگر انکار ہے تو پھر جن مدعیان مذہب کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو ان سے بحث و نزاع کیا سود مند ہوسکتی ہے ؟

دین کے بارے میں مبتلائے فریب کر دیا ہے ۲۴ .

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لیکن اس وقت ان کا حال کیا

لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ قف ہوگا جب قیامت کے دن

وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا جس کے آنے میں کوئی شبہ

كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۲۵ نہیں ، ہم انہیں اپنے حضور

جمع کریں گے اور ہر جان نے (اپنے عمل سے) جیسا کچھ کمایا ہے اسی کے مطابق اسے پورا پورا بدلا ملے گا اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو گی (۱۷۶) ۲۵ .

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ (اے پیغمبر! تم اپنا معاملہ اللہ

---

۲۴ – یہ صورت حال اس لیے ہے کہ مذہبی گروہ بندی کے غرور نے ان میں یہ زعم فاسد پیدا کر دیا ہے کہ ہم نجات یافتہ امت ہیں ، ہمارے اعمال کیسے ہی کیوں نہ ہوں لیکن ہم جہنم میں نہیں ڈالے جائیں گے ، حالانکہ خدا کا قانون نجات تو یہ نہیں دیکھے گا کہ کون کس گروہ بندی میں سے ہے اور کس کا نسب کس سے ملتا ہے ؟ وہ تو صرف ایمان و عمل دیکھے گا اور جس کا جیسا عمل ہو گا ویسا ہی نتیجہ اسے پیش آئے گا .

كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۞ ۲۳

جنهیں کتاب الله کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے (یعنی یهودیوں کے علماء کی جو رات دن تورات کی تلاوت کرتے رہتے ہیں). انہیں خدا کی کتاب کی طرف بلایا گیا کہ ان کے درمیاں فیصلہ کردے . اس پر ایك گروہ اس سے صاف روگرداں ہے . اور اصل یہ ہے کہ کتاب الله کی طرف سے ان سب کے رخ ہی پھرے ہوئے ہیں ۲۳ .

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص وَّ غَرَّهُمْ فِیْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۞ ۲٤

اور ان کی یہ حالت اس لیے ہوئی کہ انھوں نے کہا: دوزخ کی آگ ہمیں کبھی نہیں چھوے گی اور اگر چھوے گی بھی تو گنتی کے چند دنوں کے لیے (یعنی ہم نجات یافتہ امت ہیں . اگر ہم میں سے کوئی آدمی جہنم میں ڈالا بھی جائے گا تو اس لیے نہیں کہ عذاب میں پڑا رہے ، بلکہ اس لیے کہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف ہو کر پھر جنت میں جا داخل ہو). تو یہ جو وہ خدا پر افترا پردازی کرتے رہے ہیں ، اس نے انہیں

اور دن کو رات میں، جان دار کو بے جان سے نکالتا ھے
اور بے جان کو جان دار سے اور جسے چاھتا ھے (اپنے خزانۂ کرم
سے) بے حساب بخش دیتا ھے ۲۷.

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ	جو لوگ ایمان والے ھیں انھیں
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ	ایسا نہیں کرنا چاھیے که مومنوں
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ	کو چھوڑ کر منکرین حق کو
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ	اپنا رفیق و مددگار بنائیں
اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا	اور جس کسی نے ایسا کیا
مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ	تو وہ یاد رکھے اس کا اللہ کے
نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۲۸	ساتھ کوئی سروکار نہیں رھا.

ھاں، اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے که تم ان کے شر سے
بچنے کے لیے اپنا بچاؤ کرنا چاھو اور کرلو (تو ایسا کرسکتے ھو).
اور (دیکھو! انسان کے شر سے ڈرتے ھوے یه حقیقت نه بھولو که)
خدا بھی تمھیں اپنے (مواخذہ) سے ڈرا رھا ھے اور آخر کار (تم
سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ھے ۲۸.

---

۲۸ - چوں که اب فیصلے کا وقت آگیا ھے، اس لیے =

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ	کے سپرد کردو اور) کہو :
وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز	خدایا ! شاهی و جهان داری
وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ	کے مالك ! تو جسے چاهے ملك
مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط	بخش دے، جس سے چاهے ملك
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٦	لے لے. جسے چاهے عزت دے
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ	دے، جسے چاهے ذلیل کردے.
وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز	تیرے هی هاتھ میں هر طرح
وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ	کی بھلائی کا سر رشته هے
وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز	اور تیری قدرت سے کوئی چیز
وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ	باهر نهیں ٢٦ . (هاں) تو هی هے
حِسَابٍ ۝٢٧	که رات کو دن میں لے آتا هے

٢٦ – بهر حال اب وقت آ گیا هے که دنیا هی میں حق و باطل کا فیصله هو جائے. جسے اٹھنا هے وه اٹھ کھڑا هو، جسے گرنا هے وه گرا دیا جائے.

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ
اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا ۢ
بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ
۳ ع ۱۱ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ۳۰

(اور دیکھو! اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیک عملی کی تھی، اس کے سامنے موجود هے (یعنی اس کا اجر اسے مل رہا هے) اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے هے. اس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش! اس میں اور اس دن میں ایک بڑی مدت حائل هو جاتی (کہ یہ درد انگیز نتیجہ اس کے سامنے نہ آتا). اور (دیکھو!) خدا تمہیں اپنے (مواخذہ) سے ڈراتا هے (تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو). اور (۱۷۷) وہ اپنے بندوں کے لیے بڑی هی مہربانی رکھنے والا هے ۳۰.

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۳۱

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے هو تو تمہیں چاهیے کہ میری پیروی کرو.

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوحًا
وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ ٣٣ ذُرِّيَّةً ۢ
بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ ٣٤ اِذْ قَالَتِ
امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ ٣٥

بلاشبہ (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے
آدم اور نوح کو اور ابراہیم
اور عمران کے گھرانوں کو
تمام دنیا میں برگزیدگی عطا
فرمائی۔ یہ ایک نسل تھی جس
میں سے بعض بعض سے پیدا
ہوئے تھے۔ اور اللہ (دعائیں)
سننے والا (اور مصالح عالم کا)
جاننے والا ہے٣٤۔ (اور دیکھو!)
جب ایسا ہوا تھا کہ عمران کی بیوی نے دعا مانگی تھی: خدایا!
میرے شکم میں جو بچہ ہے میں اسے (دنیا کے کام دھندوں اور
ماں باپ کی خدمت سے) آزاد کر کے تیرے (مقدس ہیکل کے)

---

٣٣ - اللہ کے رسولوں میں سے حضرت یحییٰ اور حضرت مسیح (علیہما السلام) کی دعوت سے استشہاد اور اس سلسلے میں حضرت مریم (علیہا السلام) کی پیدایش کا ذکر۔

اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہاری خطائیں بخش دے گا۔ وہ بڑا ہی بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے ۳۱ ۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۳۲

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (فلاح و سعادت کی راہ تمہارے لیے ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ) اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو (۱۷۸) اللہ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۳۲ ۔

۳۱ - جو کوئی اللہ سے محبت رکھنے کا دعوے دار ہے تو اسے چاہیے اللہ کے رسول کی پیروی کرے۔ اللہ کی محبت کا دعویٰ اور اس کی راہ بتلانے والے کی پیروی سے انکار ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

خدا کا قانون یہ ہے کہ ہدایت خلق کے لیے اپنے رسولوں کو مبعوث کرتا ہے۔ جو ان کی پیروی و اطاعت کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں، جو انکار و سرکشی سے مقابلہ کرتے ہیں اس کی نصرت سے محروم رہتے ہیں۔

۳۲ - چنانچہ اسی قانون کے ماتحت اللہ کے رسول ہمیشہ مبعوث ہوتے رہے اور ہمیشہ ایک ہی طرح کا نتیجہ ظہور میں آیا۔ پیروی و اطاعت کرنے والوں نے کامیابی پائی اور مقابلہ کرنے والوں نے نامرادی۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۗ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۗ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۷

پس ایسا ہوا کہ مریم کو اس کے پروردگار نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کرلیا اور ایسی نشو و نما دی جو بڑی ہی اچھی نشو و نما تھی (یعنی اس کی پرورش بہتر سامانوں اور نیک نگرانیوں میں ہوئی) اور زکریا کو (کہ ہیکل کا مجاور تھا) اس کا نگران حال بنا دیا . جب کبھی ایسا ہوتا کہ زکریا اس کے پاس محراب میں (یعنی قربان گاہ میں) جاتا (جہاں وہ سرگرم عبادت رہا کرتی تھی) تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کی چیزیں موجود پاتا . اس پر وہ پوچھتا : اے مریم ! یہ چیزیں تجھے کہاں سے مل گئیں ؟ وہ کہتی : اللہ سے ، اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دے دیتا ہے ۳۷ .

۳۷ - حضرت مریم کا بچپنے میں ہیکل کے سپرد ہونا =

لیے نذر کردیتی ہوں (یعنی نذر مانتی ہوں کہ اسے ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کردوں گی) . سو میری طرف سے یہ نیاز قبول کرلے ، بلا شبہ تو (دعائیں) سننے والا (اور نیتوں کا حال) جاننے والا ہے ۳۵ .

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ۳۶

پھر جب ایسا ہوا کہ (لڑکے کی جگہ) لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بولی " خدایا ! میرے تو لڑکی ہوئی ہے (اب میں کیا کروں") حالانکہ جو وجود پیدا ہوا تھا اللہ اسے بہتر جاننے والا تھا (کہ لڑکی ہونے پر بھی بڑی فضیلت رکھنے والا تھا . لیکن اس کی ماں نے کہا : میں نے لڑکے کے لیے نذر مانی تھی ، پیدا ہوئی لڑکی !) اور لڑکا مثل لڑکی کے نہیں ہے (کہ اگر اس کی جگہ لڑکی پیدا ہوگئی ہو تو وہ ہیکل کی مجاور ہوسکے . خیر جو کچھ بھی ہو) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ شیطان رجیم (کی وسوسہ اندازیوں) سے محفوظ رہے ۳۶ .

وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ ٣٩ قَالَ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ
بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِىْ
عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ
مَا يَشَآءُ ۞ ٤٠ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ
لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ
النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ
وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ
٤ ع ١٢ بِالْعَشِىِّ وَ الْاِبْكَارِ ۞ ع ٤١

جو پیدا ہوگا اور اس کا نام یحیٰی رکھا جائے) بشارت دیتا ہے. وہ خدا کے حکم سے ایک ہونے والے ظہور کی تصدیق کرنے والا، جماعت کا سردار، پارسا اور خدا کے صالح بندوں میں سے ایک نبی ہوگا. زکریا نے جب یہ سنا تو کہا: خدایا! میرے یہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ حکم الٰہی ہوا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (اس کی قدرت سے کوئی بات بعید نہیں). اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا! اس بارے میں میرے لیے کوئی بات بطور نشانی کے ٹھیرا دے: ارشاد ہوا: نشانی یہ ہے کہ تین دن تک بات چیت نہ کر مگر صرف اشارے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ	اسی جگه کا یه معامله هے (یعنی
قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ	قربان گاه کا) که زکریا نے
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ	اپنے پروردگار کے حضور دعا
الدُّعَآءِ ۞ ٣٨	مانگی تهی: خدایا! تو اپنے

خاص فضل سے مجهے پاك نسل عطا فرما (جو مریم کی طرح نیك اور عبادت گزار هو). بلا شبه تو هی هے که دعائیں سننے والا اور التجائیں قبول کرنے والا هے ٣٨.

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ	پهر ایسا هوا که فرشتوں نے
قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ	زکریا کو پکارا اور وه محراب
اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰي	میں کهڑا نماز پڑھ رها تها: خدا
مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	تجهے یحیی کی (یعنی ایك لڑکے کی

= اور حضرت زکریا کی نگرانی میں پرورش پانا اور کم سنی میں زاهدانه اور خدا پرستانه توکل.

٣٨ - حضرت زکریا (علیه السلام) کی دعا اور حضرت یحیی کی پیدایش که ظهور مسیح کا مقدمه تهی.

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٤٤

(اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم تم پر وحی کر رہے ہیں۔ ورنہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ تم اس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب (مریم کی ماں مریم کو لے کر ھیکل میں آئی تھی اور ھیکل کے مجاور) اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ (قرعہ ڈال کر فیصلہ کرایں) کون مریم کا کفیل ہو۔ اور (یقینا) تم اس وقت بھی موجود نہ تھے جب وہ (مریم کی کفالت کے لیے) آپس میں جھگڑ رہے تھے ٤٤.

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

(اور پھر) جب ایسا ہوا کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے (ایک لڑکے کی) بشارت

سے (یعنی روزہ رکھ جیسا کہ اس زمانے میں دستور تھا) اور
اپنے پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر کر اور صبح و شام
اس کی حمد و ثنا میں مشغول رہ ٤١ .

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ	اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ	فرشتوں نے کہا تھا: اے مریم!
وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ	اللہ نے تجھے اپنی قبولیت
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ	کے لیے چن لیا ہے اور (برائیوں
لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ	کی آلودگی سے) پاک کردیا ہے
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾	اور تمام دنیا کی عورتوں پر

برگزیدگی عطا فرمائی ہے ٤٢ . اے مریم! اب تو اپنے پروردگار کی
اطاعت و نیاز میں سرگرم ہو جا اور رکوع و سجود کرنے
والوں کے ساتھ تو بھی رکوع و سجود میں مشغول رہ ٤٣ .

٤٢ - حضرت مریم کا بلوغ اور اللہ کی طرف سے
برگزیدگی و قبولیت کی بشارت . حضرت مریم کے سوانح
حیات کے بعض ایسے جزئی واقعات جس کا علم پیغمبر اسلام
کو بغیر وحی الٰہی کے نہیں ہوسکتا تھا .

چاهتا هے پیدا کر دیتا هے . وه جب کسی کام کا فیصله کر لیتا هے
تو حکم دیتا هے که هو جا اور پهر (جیسا کچھ اس نے چاها تها) ویسا
هی ظهور میں آجاتا هے ٤٧ .

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ج ٤٨
وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لا
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ لا اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ
الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ
فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا م بِاِذْنِ
اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ لا فِيْ

اور (اے مریم !) الله اس
(هونے والے لڑکے) کو کتاب
اور حکمت کا علم عطا فرمائے گا ،
نیز تورات اور انجیل کا . اور
اسے بنی اسرائیل کی طرف
بحیثیت رسول کے بهیجے گا ٤٨ .
(اس کی منادی یه هوگی که
دیکهو !) میں تمهارے پروردگار
کی نشانی لے کر تمهارے پاس
آیا هوں . میں تمهارے ایسے
مٹی سے ایسی چیز بنادوں جو

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ٤٥ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞٤٦

دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ہوگا اور مریم کا بیٹا کہلائے گا، وہ دنیا و آخرت دونوں میں ارجمند ہوگا ٤٥ . اور بچپنے میں اور بڑی عمر میں (یکساں طور پر وعظ و ہدایت کا) کلام کرے گا، (نیز اللہ کے حضور پہنچا ہوا) اور اس کے بندوں میں سے ایک صالح انسان ہوگا ٤٦ .

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞٤٧ وَيُعَلِّمُهُ

(مریم نے یہ بشارت سنی تو متعجب ہوکر) بولی : خدایا ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں؟ ارشاد الٰہی ہوا کہ اسی طرح اللہ جو کچھ

---

٤٥ ـ حضرت مریم کو حضرت مسیح (علیہما السلام) کی پیدایش کی بشارت .

کی نشانی لے کر تمھارے پاس آیا ھوں (جس کی مقدس نوشتوں میں خبر دی جاچکی ھے) تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔ ۵۰ ۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۵۱

دیکھو! اللہ میرا اور تمھارا سب کا پروردگار ھے ۔ پس اس کی بندگی کرو ، یہی دین کا سیدھا راستہ ھے ۔ (چنانچہ اس بشارت کے مطابق مسیح کا ظہور ھوا اور اس نے بنی اسرائیل کی آبادیوں میں منادی شروع کردی) ۵۱ ۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲

پھر جب ایسا ھوا کہ عیسی نے بنی اسرائیل میں (اپنی دعوت کے خلاف) کفر محسوس کیا تو وہ پکار اٹھا: کون ھے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار

۵۰ – تمام رسولوں کی طرح حضرت مسیح (علیہ السلام) بھی اس لیے نہیں آئے تھے کہ پچھلی تعلیمات کو جھٹلائیں بلکہ اس لیے کہ اس کی تصدیق کریں ، کیوں کہ اصل دین ھر زمانے اور ھر گروہ کے لیے ایک ھی ھے ۔

بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ۴۹

پرند کی سی صورت رکھتی ھو ، پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ اللہ کے حکم سے پرند ھوجائے . اور اللہ کے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کردوں اور مردوں کو زندہ . اور جو کچھ تم کھاتے ھو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے جمع کرتے ھو سب تمھیں بتادوں . اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھنے والے ھو تو یقینا ان باتوں میں تمھارے لیے بڑی ھی نشانی ھے ۴۹ .

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ
وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قف
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ ۵۰

اور (دیکھو!) میں اس لیے آیا ھوں کہ توراۃ کی جو میرے سامنے موجود ھے تصدیق کروں اور بعض چیزیں جو تم پر حرام ھوگئی ھیں انھیں تمھارے لیے حلال کردوں (تاکہ شریعت کی سختیوں کی جگہ اس کی آسانیوں کی راہ تم پر کھل جائے) اور (دیکھو!) میں تمھارے پروردگار

۴۹ ـ حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور اور ان کی منادی.

طریقے کام میں لایا (یعنی مسیح کی حفاظت کے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کردیے). اور (یاد رکھو! اللہ جسے بچانا چاہے تو) مخفی طریقوں سے کام لینے والوں میں اس سے بہتر کوئی نہیں ۵٤.

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ	(اور پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ
مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ	اللہ نے فرمایا تھا: اے عیسی!
وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں تیرا وقت پورا کروں گا،
وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ	تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا،
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى	تیرے منکروں (کی تہمتوں)

٥٤ و ٥٥ - یہودیوں کی حضرت مسیح کے خلاف مخفی اور پر پیچ سازش، مگر اللہ کا انہیں نا کام کرنا اور حضرت مسیح کو اپنی حفاظت میں لے لینا.

حضرت مسیح کی نسبت خدا کا وعدہ کہ:

(الف) میں تیرا وقت پورا کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا.

(ب) تیرے منکروں نے تیرے خلاف جو افترا پردازیاں کی ہیں ان سے تیری پاکی آشکارا کر دوں گا.

(ج) جو لوگ تیرے ماننے والے ہیں انہیں تیرے منکروں پر قیامت تک برتر رکھوں گا.

ہوتا ہے؟ اس پر حواریوں نے (یعنی چند راست باز انسانوں نے جو مسیح پر ایمان لائے تھے) اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے جواب دیا: ہم اللہ کے (کلمۂ حق کے) مددگار ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور (اے داعی حق!) تو گواہ رہیو کہ اس کی فرماں برداری میں ہمارا سر جھک گیا ہے ۵۲.

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۵۳ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ
ع ۵ ۱۳ الْمٰكِرِيْنَ ۵۴

(نیز انھوں نے کہا) خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی، پس ہماری گنتی بھی ان لوگوں میں ہو جو (حق کی) شہادت دینے والے ہیں ۵۳. اور پھر ایسا ہوا کہ یہودیوں نے (مسیح کے خلاف) مکر کیا (یعنی مخفی اور باریک طریقے مخالفت کے کام میں لائے) اور خدا بھی ویسے ہی

۵۲ – یہودیوں کے سرداروں اور پیشواؤں کا حضرت مسیح کی مخالفت میں سرگرم ہو جانا اور صرف حواریوں کا ایمان لانا جو چند گنے ہوئے بے مقدور اور شکستہ حال اشخاص تھے.

الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝۵۸	ظلم کرنے والوں کو دوست
اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ	نہیں رکھتا ۵۷. (اے پیغمبر!) یہ
كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ	اللہ کی آیتیں اور حکمت والے
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ	تذکرے ہیں جو ہم تمہیں
فَيَكُوْنُ ۝۵۹ اَلْحَقُّ مِنْ	سنا رہے ہیں ۵۸. اللہ کے نزدیک
رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ	تو عیسٰی ایسا ہی ہے جیسے
الْمُمْتَرِيْنَ ۝۶۰	آدم. مٹی سے پیدا کیا پھر اس کی

بناوٹ کے لیے حکم فرمایا کہ ہو جاؤ. اور (جیسا کچھ خدا کا ارادہ تھا اسی کے مطابق) ہو گیا ۵۹. (اے پیغمبر! مسیح کے انسان ہونے کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے امر حق ہے (اور جو بات خدا کی طرف سے حق ہو وہ ثابت اور اٹل حقیقت ہے، کبھی مٹنے والی نہیں) (۱۸۰) تو (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ شک و شبہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ۶۰.

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ	پھر جو کوئی تم سے اس بارے
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ	میں جھگڑا کرے حالانکہ

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا
كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٥٥
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۝٥٦
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٧
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

سے تجھے پاك كر دوں گا، اور جن لوگوں نے تیری پیروی كی ھے انھیں قیامت تك تیرے منكروں پر برتری دوں گا. اور بالآخر سب كو (قیامت كے دن) میری ھی طرف لوٹنا ھے. اس دن ان باتوں كا فیصله كردوں گا جن میں لوگ ایك دوسرے سے اختلاف كرتے رھے ھیں ٥٥. پھر جن لوگوں نے كفر كی راہ اختیار كی ھے تو انھیں دنیا و آخرت دونوں جگه سخت عذاب دوں گا اور (عذاب الٰھی سے بچانے میں) كوئی بھی ان كا مددگار نه ھو گا ٥٦. اور جو لوگ ایمان لائے ھیں اور ان كے عمل بھی نیك ھیں تو ان كا اجر انھیں پورا پورا مل جائے گا (١٧٩) اور خدا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ؏ ٦٣ | پھر اگر یہ لوگ (فیصلے کا یہ طریقہ) قبول نہ کریں (اور مباھلے سے گریز کر جائیں) تو اللہ مفسدوں کا حال خوب جانتا ھے (١٨١) ٦٣.

٦ ع ١٤

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ | (اے پیغمبر!) تم (یہود اور نصاریٰ سے) کہہ دو کہ اے

= تمام بنی آدم کی طرح وہ بھی ایک انسان تھے اور خدا نے انھیں اپنی رسالت کے لیے چن لیا تھا .

ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگرچہ مسیحی کلیسا نے صدیوں سے الوھیت مسیح کا اعتقاد قائم کر رکھا ھے اور تمام دنیا میں پھیل گیا ھے لیکن قرآن کی دعوت اس کے برخلاف کام یاب ھو کر رھے گی، کیوں کہ یہ اعتقاد حقیقت کے خلاف ھے .

عیسائیوں کو مباھلے کی دعوت کہ اگر انھیں الوھیت مسیح کے اعتقاد پر یقین ھے تو پیغمبر اسلام کے مقابلے میں آئیں اور دونوں فریق خدا سے دعا مانگیں جو ناحق پر ھو اس پر خدا کی لعنت ھو . چنانچہ نجران سے عیسائی پیشواؤں کی جو جماعت مدینہ آئی تھی پیغمبر اسلام نے انھیں مباھلے کی دعوت دی، مگر انھیں مقابلے کی جرأت نہ ھوئی =

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	علم و یقین تمھارے سامنے
وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ	آچکا ھے تو تم اس سے کہو:
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف	(میرے پاس مسیح کے انسان
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ	ھونے کے لیے علم و یقین
عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ ٦١ اِنَّ هٰذَا	موجود ھے، اگر تم بھی اس کی
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَمَا	خدائی کے لیے ویسا ھی علم
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاِنَّ اللّٰهَ	و یقین رکھتے ھو تو) آؤ!
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ٦٢	(یوں فیصلہ کر لیں کہ) ھم

دونوں فریق (میدان میں نکلیں اور) اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریک ھوں، پھر عجز و نیاز کے ساتھ خدا کے حضور التجا کریں: (ھم دونوں میں سے جس کا دعویٰ جھوٹا ھو تو) جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ٦١. (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا بلا شبہ بیان حق ھے اور کوئی معبود نہیں ھے مگر صرف اللہ کی ذات یگانہ. اور یقینا اسی کی ذات ھے جو سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والی ھے ٦٢.

---

٥٩ و ٦٣ - عیسائیوں کی اس گم راھی کا ذکر کہ حضرت مسیح کی الوھیت کا اعتقاد باطل پیدا کر لیا حالانکہ =

= متفق هو جائیں جو خود تمہارے یہاں بھی مسلم ھیں اگرچہ عملاً فراموش کر دی گئی ھیں ، یعنی :

(الف) خدا کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں .

(ب) جو کچھ اس کے لیے ھے اس میں کسی دوسری هستی کو شریك نه کیا جائے .

(ج) کوئی انسان دوسرے انسان کو اپنے لیے ایسا مقدس اور معصوم نه بنالے گویا اسے خدا بنا لیا ھے .

توحید و خدا پرستی کا یہی طریقہ حضرت ابراهیم علیه السلام کا طریقه تھا . یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم سب بعد کی پیداوار ھیں اور دین ابراهیمی سے انحراف کا نتیجه ھیں . اگر یہود و نصاریٰ اس بارے میں حجت کرتے ھیں اور کہتے ھیں "حضرت ابراهیم کا طریقه یہودیت یا نصرانیت کا طریقه تھا" تو یہ جہل و تعصب کی انتہا ھو گئی ، کیوں کہ یہ بات تو کسی بحث و دلیل کی محتاج نہیں کہ حضرت ابراهیم کے زمانے میں ان گروہ بندیوں کا وجود ھی نه تھا اور نه ھوسکتا تھا . یہ گروہ بندیاں حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام کے نام پر کی گئی ھیں اور یه دونوں حضرت ابراهیم کے سیکڑوں برس بعد ھوے ھیں .

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ ٦٤

اهل کتاب: (اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دو) اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لیے یکساں طور پر مسلّم ہیں، یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کی ہستی کو اس کا شریك نہ ٹھیرائیں، ہم میں سے ایك انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے گویا خدا کو چھوڑ کر اسے اپنا پروردگار بنالیا ہے ۔ پھر اگر یہ لوگ (اس بات سے) روگردانی کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہنا کہ (انکار تمہاری طرف سے ہے اور) ہم خدا کے ماننے والے ہیں ٦٤ .

= اور اطاعت کا اقرار کر کے واپس چلے گئے .

٦٤ تا ٦٧ – مباہلے کی دعوت کے بعد رفع نزاع اور اتمام حجت کی دوسری دعوت: اگر تمہاری مخالفت محض تعصب و نفسانیت کی وجہ سے نہیں ہے اور دین و حق پرستی کی کچھ بھی طلب باقی ہے تو آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دیں اور توحید و خدا پرستی کی ان بنیادی صداقتوں پر =

و حرمت کی نسبت کہ تمہارا خیال کتنا ہی غلط ہو تاہم ان کے لیے
مذہبی روایتوں سے سند لانے کی کوشش کرتے تھے) تو اب
اس بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس
کوئی علم نہیں ؟ اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے ، تم کچھ نہیں جانتے ۶۶ .

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا (۱۸۲) ابراہیم نہ تو یہودی تھا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ اور نہ نصرانی (اور نہ کسی
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ دوسری مذہبی جتھا بندی کا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۶۷ اِنَّ اَوْلَى پیرو) بلکہ (اپنے عہد کی تمام
النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ گم راہیوں سے) ہٹا ہوا خدا کا
وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ فرماں بردار بندہ . اور یقیناً اس
وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۶۸ کی راہ شرك کرنے والوں کی

راہ نہ تھی ۶۷ . فی الحقیقت ابراہیم سے نزدیك تر لوگ تو وہ تھے
جو اس کے قدم بقدم چلے ، نیز اللہ کا یہ نبی ہے اور وہ لوگ جو
اس نبی پر ایمان لائے ہیں (نہ کہ وہ لوگ جنھوں نے دین الٰہی
کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں
کرلی ہیں اور توحید کی راہ سے منحرف ہوگئے ہیں) . اور (یاد
رکھو !) اللہ انہیں کا مددگار ہے جو (سچا) ایمان رکھنے والے ہیں ۶۸ .

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۵

اے اھل کتاب! تم ابراھیم کے بارے میں کیوں حجت کرتے ہو (کہ ان کا طریقہ یہودیت کا طریقہ تھا یا نصرانیت کا طریقہ تھا) حالانکہ تورات اور انجیل (جن کے نام پر یہ گروہ بندیاں کی گئی ھیں) نازل نہیں ھوئی ھیں مگر اس کے بہت بعد (پس ظاھر ھے کہ جس گروہ بندی کا اس وقت وجود ھی نہ تھا وہ کیوں کر اس کا پیرو ھوسکتا ھے؟) کیا (اتنی موٹی سی بات بھی) تم نہیں سمجھ سکتے؟ ۶۵ .

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۶

دیکھو! تم وہ لوگ ھو کہ تم نے ان باتوں میں جھگڑا کیا جن کے لیے (کچھ نہ کچھ) تمھارے پاس علم موجود تھا، (مثلا بعض چیزوں کی حلت

مشتبہ کر دیتے ھو اور حق کو چھپاتے ھو حالانکہ تم جانتے ھو (کہ اصلیت کیا ھے) ۷۱ .

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۚ ۷۲	اور (دیکھو !) اھل کتاب میں ایک گروہ ھے جو کہتا ھے : (مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے) ایسا کرو کہ صبح ان کی کتاب پر ایمان لے آؤ ، شام کو

۷۱ تا ۷۳ – اھل کتاب کی مذھبی زندگی کی شقاوتوں کی طرف اشارہ کہ خدا کی آیتوں سے انکار ، حق کو باطل سے ملا دینا اور سچائی کو چھپانا ان کا عام شیوہ ھے .

اھل کتاب کی بنیادی گمراھی کہ انھوں نے دین و صداقت کو صرف اپنی نسل و گروہ ھی کا ورثہ سمجھ رکھا ھے اور کہتے ھیں : یہ ھو ھی نہیں سکتا کہ کوئی شخص ھمارے گروہ میں سے نہ ھو اور پھر دین و صداقت رکھتا ھو ، یا کسی فرد اور قوم کو ھم سے بہتر دین و صداقت کی کوئی بات مل سکے . جو کچھ ملنا تھا ھمیں مل چکا اور خدا کے خزانۂ فیضان و رحمت پر مہر لگ گئی .

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ٦٩

(اے پیروان دعوت حق!) اهل کتاب میں ایك گروه ھے جو اس بات کا آرزومند ھے که کسی طرح تمھیں راه حق سے بھٹکا دے (اور دین ابراھیمی کی پیروی میں تمھارے قدم استوار نه رهیں) . لیکن (یاد رکھو!) وه (تمھیں گم راه کرنے کی سازشیں کرکے) تمھیں نهیں، خود اپنے ھی کو گم راھی میں ڈالے ھوے ھیں اگرچه (شدت جهل و نفسانیت سے) اس کا شعور نهیں رکھتے ٦٩.

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ ۝ ٧٠ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
ع ٧ ١٥ تَعْلَمُوْنَ ؏ ٧١

اے اهل کتاب! یه کیا ھے که تم الله کی آیتوں سے انکار کرتے ھو حالانکه اس کی نشانیاں تمھارے سامنے ھیں ٧٠.

اے اهل کتاب! کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر

اپنے فضل و کرم سے مالا مال کردیتا ھے . وہ بڑی ھی وسعت رکھنے والا (اور اھل نا اھل کو) جاننے والا ھے ۷۳ .

یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ	وہ جس کسی کو چاھتا ھے اپنی
وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۞ ۷۴	رحمت کے نزول کے لیے چن
وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ	لیتا ھے . اس کا فضل بڑا ھی
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ ۚ	فضل ھے (۱۸٤) ۷٤ . اور اھل
وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ	کتاب میں کچھ آدمی تو ایسے
لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ	دیانت دار ھیں کہ اگر تم چاندی
عَلَیْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ	سونے کا پورا ڈھیر بھی ان
قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ	کی امانت میں چھوڑ دو تو وہ
سَبِیْلٌ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ	تمھارے حوالے کردیں ، لیکن
الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۞ ۷۵	ان میں ایك گروہ ایسا ھے کہ

اگر ایك روپیے کے لیے بھی ان پر بھروسہ کرو تو کبھی تمھیں واپس نہ دیں جب تك (تقاضے کے لیے) ھمیشہ ان کے سر پر کھڑے نہ رھو . (ان لوگوں میں یہ بد معاملگی) اس لیے (پیدا ھوگئی)

انکار کر دو. اس طرح عجب نہیں وہ (لوگوں کو اسلام سے پھرتے ہوئے دیکھ کر خود بھی) پھر جائیں ۷۲.

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ	اور (وہ آپس میں کہتے ہیں:
دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى	دیکھو!) ان لوگوں کے سوا جو
هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ	تمہارے دین کی پیروی کرنے
مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ	والے ہوں اور کسی کی بات
يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ	نہ مانو (اگرچہ وہ کتنی ہی
قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ	اچھی بات کیوں نہ کہتا ہو.
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ	اے پیغمبر!) تم ان لوگوں
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚۙ ۷۳	سے کہہ دو: ہدایت تو وہی ہے

جو اللہ کی ہدایت ہے (اور وہ کسی خاص گروہ اور نسل کی میراث نہیں ہے کہ اور کسی کا اس میں حصہ نہ ہو. جو انسان بھی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا) (۱۸۳). (اور وہ کہتے ہیں:) یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہو، یا یہ کہ تمہارے پروردگار کے حضور تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو. (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۷۶

هاں، (ان سے مواخذه هو اور ضرور هو، کیوں که خدا کا قانون تو یه هے که) جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا هے اور (اپنے دین میں) پرهیزگار هوتا هے (خواه کسی مذهب اور گروه کے ساتھ هو) تو خدا کی پسندیدگی انهیں لوگوں کے لیے هے جو پرهیزگار هوتے هیں ۷۶ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۷۷

(یاد رکھو!) جن لوگوں کا حال یه هے که (متاع دنیا کی) ایک حقیر قیمت کے لیے الله کا عهد (جو ان سے نیك عملی و دیانت داری کے لیے لیا گیا تها) اور خود اپنی قسمیں (جو یقین دلانے کے لیے کهاتے هیں) فروخت کر ڈالتے (اور دیانت داری کی جگه خیانت کے مرتکب هوتے هیں) تو یهی لوگ هیں که آخرت میں ان کا کوئی حصه نه هوگا۔ نه تو قیامت کے دن الله ان سے کلام کرے گا، نه ان پر

که وہ کہتے هیں : امیوں سے معاملہ کرتے ہوئے (هم جو کچھ بھی کریں) همارے لیے کوئی مواخذہ نہیں (یعنی مشرکین عرب جو همارے هم مذهب نہیں هیں ان کے ساتھ دیانت داری برتنا ضروری نہیں)۔ لیکن (فی الحقیقت) ایسا کہہ کر وہ اللہ پر تہمت باندھتے هیں اور اچھی طرح جانتے هیں (کہ حقیقت حال کیا ھے) ۷۵ .

۷۵ و ۷۶ - اهل کتاب کی اس گمراهی کی طرف اشارہ کہ سمجھتے تھے لین دین میں دیانت داری کے جس قدر بھی دینی احکام هیں وہ صرف اسی لیے هیں کہ اپنے هم مذهب آدمیوں کے ساتھ بد معاملگی نہ کی جائے . لیکن اگر ایک آدمی دوسرے مذهب اور گروہ کا هو تو اس کے ساتھ سچائی اور دیانت سے پیش آنا کچھ ضروری نہیں ، جس طرح بھی هم کافروں کا مال کھالیں همارے لیے جائز ھے . لیکن قرآن کہتا ھے : دیانت تو هر حال میں دیانت ھے اور خیانت هر حال میں خیانت ھے . دین و مذهب کے اختلاف سے اچھائی اور برائی کے حقائق معطل نہیں هوسکتے . جو شخص بد دیانتی کرتا ھے خواہ کسی اعتقاد اور کسی گروہ کے آدمی کے ساتھ کرے ، گناہ ھے اور وہ قیامت کے دن خدا کی بخشش و رحمت سے محروم رہے گا .

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ	کسی انسان کو یہ بات سزاوار
الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ	نہیں کہ اللہ اسے (انسان کی
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا	ہدایت کے لیے) کتاب اور

= کر رکھا ھے ۔ ان میں عالموں اور فقیہوں کا ایك گروہ ھے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا اور اس کی شرح و تفسیر بیان کرتا ھے ، لیکن ھوائے نفس سے اس کے معانی میں تحریف کردیتا ھے ۔ عوام سمجھتے ھیں یہ خدا کی کتاب کا بیان ھے ، حالانکہ وہ خدا کی کتاب کا بیان نہیں ھے ، ان کی رایوں کی افترا پردازیاں ھیں ۔

اھل کتاب کے علماء و مشایخ نے بندگان الٰہی کو اپنا غلام سمجھ رکھا ھے اور ھدایت کی جگہ خدائی کرنے لگے ھیں ۔ عوام سمجھتے ھیں کہ نیك و بد ، حلال و حرام اور جنت و دوزخ کا تمام اختیار انھیں کے قبضے میں ھے ، حالانکہ کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے احکام کی جگہ انسان کے گھڑے ھوے احکام کی اطاعت کرے ۔ اگر اللہ نے کسی بندے کو کتاب و نبوت عطا فرمائی ھے تو اس لیے عطا فرمائی ھے کہ احکام الٰہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے ، اس لیے نہیں کہ اپنی بندگی کرائے ۔

اس کی نظر التفات پڑے گی، نہ گناہوں کی آلودگی سے پاك کیے جائیں گے. بس ان کے لیے عذاب ہوگا، عذاب درد ناك ۷۷.

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ۷۸	اور (دیکھو!) اہل کتاب میں (ان کے عالموں اور پیشواؤں کا) ایك گروہ ہے جو کتاب اللہ پڑھتے ہوئے اس میں الٹ پھیر کرتے (۱۸۰) (اور اس کا مطلب کچھ سے کچھ بنادیتے) ہیں، تاکہ تم خیال کرو جو کچھ

یہ سنا رہے ہیں کتاب اللہ میں سے ہے، حالانکہ وہ قطعا کتاب اللہ (کے احکام میں) سے نہیں ہوتا. اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا. وہ اللہ کے نام سے جھوٹ بولتے ہیں اور جانتے ہیں (کہ جھوٹ بول رہے ہیں) ۷۸.

۷۸ تا ۸۰ - اصل یہ ہے کہ اہل کتاب کے علماء و مشائخ کی گمراہیوں نے تمام قوم کو روح ہدایت سے محروم =

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۸۱

اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے نبیوں کے بارے میں (بنی اسرائیل سے) عہد لیا تھا (۱۸۶) کہ ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت عطاء فرمائی ہے. پھر اگر ایسا ہو کہ کوئی (دوسرا) رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا تمہارے پاس آئے جو تمہارے ساتھ ہے تو ضروری ہے کہ تم اسے مانو اور اس کی تائید کرو (کیوں کہ اصل دین ایک ہی ہے اور جتنے بھی خدا کے رسول ہیں سب اسی کی دعوت دینے والے ہیں). ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور اس کا ذمہ لیتے ہو. انہوں نے عرض کیا تھا: (بے شك) ہم اقرار کرتے ہیں. اس پر اللہ نے فرمایا تھا: ہاں، اس پر گواہ رہو اور (دیکھو!) تمہارے ساتھ خود میں بھی اس پر گواہ ہوں ۸۱.

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ ۷۹

حکومت و نبوت عطا فرمائے اور پھر اس کا شیوہ یہ ہو کہ لوگوں سے کہے: خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی خدا کے احکام کی جگہ میرے حکموں کی اطاعت کرو) بلکہ چاهیے که ربانی انسان (یعنی خلق الله کے مرشد و مربی) بنو، اس لیے که تم کتاب الله کی تعلیم دیتے رهتے هو اور اس لیے بھی که اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رهتے هو ۷۹.

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۠ ۸۰

ع ۸ ۱٦

ایک ربانی اسان کبھی تمھیں اس بات کا حکم نهیں دے گا که فرشتوں یا نبیوں کو اپنا پروردگار بناو (اور جس طرح اپنے پروردگار کے آگے جھکتے هو اسی طرح ان کے آگے بھی جھکو). کیا ایسا هوسکتا هے که وہ تمهیں کفر کرنے کا حکم دے حالانکه تم مسلم (یعنی خدا کے تابع فرمان) هو چکے هو ۸۰.

کے حکم کے فرماں بردار ہیں اور بالآخر سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۸۳ .

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو:
عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (ہماری راہ تو یہ ہوئی کہ)

---

۸۳ و ۸٤ – اللہ کا دین اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اس کے ٹھیرائے ہوے قوانین فطرت کی اطاعت ہے اور آسمان و زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب قوانین الٰہی کی اطاعت کر رہی ہے . پھر اگر تمہیں اللہ کے قانون فطرت سے انکار ہے تو اللہ کے قانون کے سوا کائنات ہستی میں اور کونسا قانون ہو سکتا ہے ؟ کیا تمہیں اس راہ پر چلنے سے انکار ہے جس پر تمام کارخانۂ ہستی چل رہا ہے ؟

یہی دین نوع انسانی کے لیے ہدایت کی عالم گیر راہ ہے ، لیکن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اپنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لیں اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلانے لگا . قرآن اس لیے آیا ہے کہ اس گم راہی سے دنیا کو نجات دلادے . وہ کہتا ہے : سچائی کی راہ یہ ہے کہ تمام رہ نمایان عالم کی یکساں طور پر تصدیق کرو اور سب کی متفقہ اور مشترکہ تعلیم کو دستور العمل بناؤ .

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۸۲ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ۸۳

تو اب جو کوئی اس عہد و قرار کے بعد اس سے روگرداں ہو (اور اللہ کے رسول کا انکار کرے) تو یقینا ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں (یعنی دائرۂ حق پرستی سے باہر ہو گئے ہیں) ۸۲ . پھر کیا یہ لوگ چاہتے ہیں اللہ کا دین چھوڑ کر کوئی دوسری راہ ڈھونڈھ نکالیں ، حالانکہ آسمان و زمین میں جو کوئی بھی موجود ہے خوشی سے ہو یا ناخوشی سے مگر سب اسی

---

۸۱ و ۸۲ - دین حق کی اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ اللہ کے تمام نبی ایك ہی دین کے داعی تھے اور اس لیے ایك دوسرے کی تصدیق کرنے والے تھے . اور جب اللہ کا دین ایك ہی ہے اور تمام رہ نما ایك ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں تو جو کوئی ان میں تفریق کرتا ہے ، ایك کو مانتا ہے دوسرے کو جھٹلاتا ہے ، وہ در اصل پورے سلسلۂ ہدایت ہی کا منکر ہے .

اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد ہوں گے ۸۵ .

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ۸۶

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ ایک ایسے گروہ پر (کام یابی کی) راہ کھول دے جس نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کرلی ، حالانکہ اس نے گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے اور (حقیقت کی) روشن دلیلیں اس کے سامنے واضح ہوگئی تھیں ؟ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ وہ ظلم کرنے والے گروہ پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا ۸۶ .

۸۶ - جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ دین حقیقی کی ہدایت پا کر پھر دیدہ و دانستہ منحرف ہوگئے اور سچائی کی کوئی دلیل اور حقیقت کی کوئی نشانی بھی ان کے لیے عبرت و بصیرت کا موجب نہ ہوسکی اور جو آج بھی محض ضد اور شرارت سے دعوت حق کا معاندانہ مقابلہ کر رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی صلاح و ہدایت کی کوئی امید باقی نہیں رہی . دنیا میں ذلت و رسوائی کی اور آخرت میں دائمی عذاب کی راہ انہوں نے اپنے لیے پسند کرلی ہے .

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ
وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ص لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ز وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۞ ٨٤

هم الله پر ايمان لائے هيں اور
جو كچھ ابراهيم، اسماعيل، اسحاق
يعقوب اور يعقوب كى اولاد
پر نازل هوا، اس پر ايمان
ركھتے هيں. نيز جو كچھ موسىٰ
كو اور عيسىٰ كو اور خدا كے تمام نبيوں كو خدا كى طرف سے
ملا هے اس سب پر بهى همارا ايمان هے. هم ان رسولوں ميں سے
كسى ايك كو بهى دوسروں سے جدا نهيں كرتے (كه كسى كو
مانيں، كسى كو نه مانيں، هم خدا كے فرماں بردار هيں. اس كى
سچائى جهاں كهيں بهى اور جس كى زبانى بهى آئى هو، سچائى هے)
اور هم اس كى اطاعت كرنے والے هيں ٨٤.

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج
وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ۞ ٨٥

اور (ديكھو!) جو كوئى اسلام
كے سوا (جو تمام ره نمايان حق
كى تصديق و پيروى كى راه هے)
كسى دوسرے دين كا خواهش مند
هوگا تو وه كبهى قبول نهيں كيا جائے گا اور آخرت كے دن

تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۸۹

گرفتار رهیں گے ، نه تو ان کا عذاب کبھی کم هو گا نه کبھی مہلت پائیں گے ۸۸ . هاں ، جن لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبه کرلی اور اپنے کو سنوار لیا تو بلا شبه الله رحمت والا (اور اپنی رحمت بے حساب سے) بخش دینے والا هے ۸۹ .

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ج وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ ۹۰

(لیکن) جن لوگوں کا حال یه هے که انهوں نے ایمان کے بعد کفر کی راه اختیار کی اور اپنے کفر کی (سرکشیوں اور شرارتوں) میں بڑھتے هی گئے تو ایسے لوگوں کی پشیمانی کبھی قبول هونے والی نہیں (کیوں که سچی توبه انہیں نصیب نہیں هو گی) اور یہی لوگ هیں جو راه سے بھٹك گئے ۹۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

جن لوگوں نے کفر کی راه اختیار کی اور مرتے دم تک

أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ	ان لوگوں کو (ان کے ظلم
لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ	وشرارت کا) جو بدلا ملنے
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۙ ۸۷	والا ہے وہ تو یہ ہے کہان پر
خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ	اللہ کی، فرشتوں کی، انسانوں
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ	کی، سب کی لعنت برس رہی
يُنْظَرُونَ ۙ ۸۸ إِلَّا الَّذِينَ	ہے ۸۷. اس حالت میں ہمیشہ

۸۷ تا ۸۹ - جزا اور سزا قانون مکافات کا لازمی نتیجہ ہے، یعنی برائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ برا ہے، اچھائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ اچھا ہے. پس یہ نہ سمجھو کہ آخرت کی سزائیں بھی دنیا کی سزاؤں کی طرح ہیں کہ اگر مجرم چاہے تو مال و دولت خرچ کرکے بچ جائے. نہیں، خدا کی عدالت میں گناہ کا کوئی بدلا اور فدیہ قبول نہیں ہوسکتا. اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے بدلے پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دو جب بھی اس کی پاداش سے اپنے آپ کو نہیں بچاسکوگے. ہاں، توبہ و انابت کی حالت ایک ایسی حالت ہے جو تمام گناہوں کو محو کر دیتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو.

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۹۳

اور جو کچھ تم خرچ کرتے هو وہ الله کے علم سے چھپا نہیں ۹۲ . کھانے کی تمام چیزیں (جو عام طور پر کھائی جاتی هیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں (اور لوگ انھیں بے تأمل کھاتے تھے) . هاں ، وہ چیزیں جو بنی اسرائیل نے تورات نازل هونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام ٹھیرا لی تھیں (حرام سمجھی گئی تھیں مگر انھیں خدا نے حرام نہیں کردیا تھا . اے پیغمبر ! اگر اس بارے میں یہودی تم سے جھگڑ رهے هیں تو تم ان سے) کہ دو : اگر تم لوگ اپنے خیال میں سچے هو تو تورات لاؤ اور اسے کھول کر پڑھو (۱۸۷) ۹۳ .

---

۹۲ - مال و دولت بد عملیوں کے فدیے میں مقبول نہیں ، مال و دولت کا الله کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی نیکی هے . تم نیکی کی راہ میں کامیاب نہیں هو سکتے جب تك اپنی محبوب چیزیں الله کی راہ میں قربان کر دینے کے لیے تیار نہ هو جاؤ .

۹۳ تا ۹۶ - یہودیوں کی طرف سے دو اعتراض خصوصیت کے ساتھ کیے گئے تھے :

۱ - اگر قرآن کی دعوت بھی وهی هے جو پچھلے =

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ع ۹۱

۹
ع
۱۷

کفر پر جمے رهے تو (یاد رکهو! کفر اور بدعملی کے بدلے کوئی معاوضه اور فدیه کام نہیں دے سکتا) اگر ان میں سے کوئی آدمی پورا کرهٔ ارضی سونے سے بهر کر دے دے جب بهی اس کے فدیے میں قبول نه هوگا (اور اسے اپنے اعمال بد کا نتیجه بهگتنا پڑے گا). یہی لوگ هیں که ان کے لیے (پاداش عمل میں) عذاب درد ناك هے اور کوئی نه هوگا جو (اس عذاب سے بچانے میں) ان کا مددگار هو ۹۱.

لن تنالوا ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ ۹۲ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ

(یاد رکهو!) تم نیکی کا درجه کبهی حاصل نہیں کرسکتے جب تك تم میں یه بات پیدا نه هو جائے که (مال و دولت میں سے) جو کچھ محبوب رکهتے هو اسے (راه حق میں) خرچ کرو

فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۹۴ قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ قف فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ط وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝۹۵

پھر جو کوئی اِس (اعلان) کے بعد بھی (غلط بیانی سے باز نہ آئے اور) اللہ پر بہتان باندھے تو (یاد رکھو!) ایسے ہی لوگ ہیں جو واقعی مجرم ہیں ۔ ۹٤

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: اللہ نے سچائی ظاہر کر دی، بس (اگر تمہارے دلوں میں کچھ بھی سچائی کا پاس ہے تو چاہیے کہ) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو (جس کی طرف میں دعوت دے رہا ہوں اور) جو ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ ہی کا ہو رہنا ہے اور یقینا ابراہیم شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ۹۵ ۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ج ۹٦ فِیۡهِ اٰیٰتٌ

بلا شبہ پہلا گھر جو انسان کے لیے (خدا پرستی کا معبد ومرکز) بنایا گیا وہ یہی

= پہلی عبادت گاہ جو حضرت ابراہیم نے تعمیر کی وہ بیت المقدس نہیں بلکہ خانہ کعبہ ہے ۔

= نبیوں کی دعوت تھی تو کیوں قرآن نے بھی ان تمام چیزوں کو حرام نہیں کردیا جو یہودیوں کے یہاں حرام سمجھی جاتی ہیں ؟

۲ - اگر قرآن کی راہ حضرت ابراھیم اور ان کی اولاد کی راہ سے مختلف نہیں ھے تو کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا حالانکہ تمام انبیاء بنی اسرائیل بیت المقدس ھی کو قبلہ تسلیم کرتے رھے ہیں ؟

یہاں ان دونوں باتوں کا جواب دیا گیا . پہلے شبہ کے جواب میں کہا گیا کہ تورات نازل ہونے سے پہلے کھانے کی تمام اچھی چیزیں بنی اسرائیل کے لیے جائز تھیں اور حضرت ابراھیم سے لے کر حضرت موسیٰ تک تمام انبیاء نے انہیں حلال سمجھا تھا . پھر جب تورات نازل ہوئی تو بعض چیزوں کا استعمال روک دیا گیا ، اس لیے نہیں کہ اصلاً حرام تھیں بلکہ اس لیے کہ یہود کی بے لگام طبیعتوں کی اصلاح کے لیے ضروری تھا کہ روک ٹوک میں سختی کی جائے . باقی رھیں وہ چیزیں جن کی نسبت تم سمجھتے ہو کہ نزول تورات سے پہلے بھی ممنوع تھیں تو انہیں خدا کی شریعت نے ممنوع نہیں ٹھیرایا تھا ، خود لوگوں نے اپنی طبیعت سے ترک کردیا تھا ، چنانچہ تورات کے اسفار اس حقیقت کی شہادت دے رھے ہیں .

دوسرے شبہ کے جواب میں کہا گیا ھے کہ خدا کی =

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ٩٨ قُلْ
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ
شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ٩٩ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ ١٠٠

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: اے
اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ تم
(دیدہ و دانستہ) اللہ کی آیتوں
سے انکار کرتے ہو حالانکہ
تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا
شاہد حال ہے ٩٨ . اے اہل
کتاب! یہ کیا ہے کہ جو کوئی
اللہ پر ایمان لانا چاہتا ہے تم اسے
اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور
اسے ٹیڑھی چال چلانا چاہتے ہو،
حالانکہ تم حقیقت حال سے
بے خبر نہیں ہو اور (یاد رکھو!)
جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے ٩٩ . مسلمانو!
اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی باتوں پر کار بند ہوگئے

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩٧

(عبادت گاہ) ھے جو مکہ میں ھے، برکت والا اور تمام انسانوں کے لیے ھدایت کا سر چشمہ ٩٦. اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ھیں (ازاں جملہ) مقام ابراھیم ھے (یعنی ابراھیم کے کھڑے ھونے اور عبادت کرنے کی جگہ جو اس وقت سے لے کر آج تک بغیر کسی شك و شبہ کے مشہور اور معین رھی ھے). اور (ازاں جملہ یہ بات ھے کہ) جو کوئی اس کے حدود میں داخل ھوا وہ امن و حفاظت میں آ گیا. اور (ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے لوگوں کے لیے یہ بات ضروری ھوگئی کہ اگر اس تك پہنچنے کی استطاعت پائیں تو اس گھر کا حج کریں. اس پر بھی جو کوئی (اس حقیقت سے) انکار کرے (اور اس مقام کی پاکی و فضیلت کا اعتراف نہ کرے) تو یاد رکھو! اللہ کی ذات تمام دنیا سے بے نیاز ھے (وہ اپنے کاموں کے لیے کسی فرد اور قوم کا محتاج نہیں) ٩٧.

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ
جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ

اور (دیکھو!) سب مل جل کر
الله کی رسی مضبوط پکڑ لو
اور جدا جدا نه هو جاؤ. الله نے
تمهیں جو نعمت عطا فرمائی ھے
اس کی یاد سے غافل نه هو.
تمهارا حال یه تھا که آپس میں
ایك دوسرے کے دشمن هو رھے
تھے، لیکن اس کے فضل و کرم

= (الف) یهود اور نصاری کی گم راهیوں میں تمهارے لیے درس عبرت ھے. ضروری ھے که ان کے طور طریقوں سے اپنے دل و دماغ کی حفاظت کرو. اگر تم نے ان کی گم راهانه خواهشوں کی پیروی کی تو نتیجه یه نکلے گا که راه هدایت پا کر پھر گم راهی میں مبتلا هو جاؤ گے.

(ب) ایمان کی برکتوں کے حصول کے لیے صرف یهی کافی نهیں ھے که ایمان کا اقرار کر لو، بلکه اصلی چیز ایمان کا جماؤ ھے.

تو (یاد رکھو!) نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ وہ تمھیں راہ حق سے پھیر دیں گے اور ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جاؤ گے ۱۰۰ .

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ
وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ
يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ
ع ۱۰ ۱ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۱۰۱ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ
تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ ۱۰۲

اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم (اب پھر) کفر کی راہ اختیار کرو جب کہ تمھارا حال یہ ہے کہ اللہ کی آیتیں تمھیں سنائی جارہی ہیں اور اس کا رسول (تعلیم و رہ نمائی کے لیے) تم میں موجود ہے؟ اور (یاد رکھو!) جو کوئی مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلا شبہ اس پر سیدھی راہ کھل گئی (نہ تو اس کے لیے لغزش کا ڈر ہے نہ گم گشتگی کا اندیشہ) ۱۰۱ .

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، ایسا ڈرنا جو واقعی ڈرنا ہے . اور (دیکھو!) دنیا سے نہ جاؤ مگر اس حالت میں کہ اسلام پر ثابت قدم ہو ۱۰۲ .

---

۱۰۱ و ۱۰۲ .. اہل کتاب کی محرومیوں کے ذکر کے بعد پیروان دعوت سے خطاب موعظت اور بعض اصولی مہمات کی تلقین :==

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰۵ لا

اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو. وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے. اور بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کام یابی حاصل کرنے والے ہیں ۱۰۴. اور دیکھو! ان لوگوں کی سی چال نہ چلنا جو (خدا کے ایک ہی دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ) الگ الگ ہوگئے اور باوجودیکہ (کتاب اللہ کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں پھر بھی باہم دگر اختلافات میں پڑ گئے. یقین کرو! یہی لوگ ہیں جن کے لیے (کام یابی کی جگہ) عذاب دردناک ہے ۱۰۵.

= گم راہی میں مبتلا ہوجاؤ اور ایک دین پر جمع رہنے کی جگہ الگ الگ فرقہ بندیوں میں بٹ جاؤ.

يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے. تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا). اللہ اس طرح اپنی (کارفرمائیوں کی) نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو ۱۰۳.

---

۱۰۳ تا ۱۰۵ - (ج) جماعت کے تفرقے سے بچو اور خدا کی رسی مضبوط پکڑلو. خدا کی سب سے بڑی نعمت تم پر یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہورہے تھے اس نے تمہیں بھائی بھائی بنادیا.

(د) تم میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو داعی الی الخیر ہو. وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور قوم کو راہ حق و ہدایت پر قائم رکھے.

(ہ) جماعت کے تفرقے کی طرح دین کا اختلاف بھی مہلک ہے. اہل کتاب کی سب سے بڑی گمراہی یہ تھی کہ دین حق کے علم اور کتاب اللہ کے حصول کے بعد پھر باہمی اختلافات میں پڑ گئے اور دین کی وحدت ضائع کرکے الگ الگ ٹولیاں بنالیں. ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی =

وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ١٠٨

ہوں گے ، ہمیشہ رحمت الٰہی میں رہنے والے ١٠٧ . (اے پیغمبر!)
یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں فی الحقیقت سنا رہے ہیں اور یہ
نہیں ہوسکتا کہ خدا تمام دنیا پر ظلم کرنا چاہے ١٠٨ .

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ١٠٩ ع
11 ع 2 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ١١٠

اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور ساری باتیں بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والی ہیں ١٠٩ . (مسلمانو!) تم تمام امتوں میں "بہتر امت" ہو جو لوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے لیے ظہور میں آئی ہے . تم نیکی کا حکم دینے والے ، برائی سے
روکنے والے اور اللہ پر (سچا) ایمان رکھنے والے ہو . اور اگر
اہل کتاب (مخالفت اور سرکشی کی جگہ) ایمان لاتے تو یہ

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۚ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦

وہ (آنے والا) دن کہ کتنے ہی چہرے اس دن چمک اٹھیں گے! کتنے ہی چہرے کالے پڑ جائیں گے (یعنی کتنے ہی خوش نصیب ہوں گے جن کے لیے کام یابی کی خوش حالی ہوگی! کتنے ہی بد نصیب ہوں گے جن کے لیے حسرت و نا مرادی کی تباہ حالی ہوگی!) . سو جن لوگوں کے چہرے (حسرت و نا مرادی سے) کالے پڑ جائیں گے ان سے اس دن کہا جائے گا: تم نے ایمان کے بعد پھر انکار حق کی راہ اختیار کرلی تھی تو جیسی کچھ تمھاری منکرانہ چال تھی اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو ۱۰۶ .

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۗ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ

اور جن لوگوں کے چہرے (کام یابی کی خوش حالیوں سے) چمک رہے ہوں گے سو وہ اللہ کی رحمت کے سایے میں

الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ۱۱۲

عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہو ا تو یہ بھی ذلت ہی کی پناہ ہوئی کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں) . خدا کا غضب ان پر چھا گیا ، محتاجی اور بد حالی میں گرفتار ہو گئے . اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل میں بے باک تھے . (اور بد عملی و شقاوت کی) یہ (حالت) اس لیے (پیدا ہوئی) کہ نافرمانی اور سرکشی کرنے لگے تھے اور (اپنی شرارتوں میں) حد سے گزر گئے تھے۱۱۲ .

۱۱۰ تا ۱۱۲ – (ہ) تم تمام امتوں میں ”بہتر امت“ ہو جو ہدایت اور ارشاد خلق کے لیے وجود میں آئی ہے . بحیثیت ایک جماعت کے تمہارا نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے ہو . ضمناً اس اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کا جماعتی نصب العین یہ نہیں قرار دیا گیا کہ وہ طاقت ور قوم بنیں یا سب سے ”برتر“ گروہ ہوں ، کیوں کہ طاقت اور برتری میں جماعتی گھمنڈ اور قومی حرص و آز کا لگاؤ تھا اور یہ بات انسانیت کے امن و سلام اور مساوات سے

ان کے لیے بہتری کی بات ہوتی (اور ہدایت و ارشاد عالم کا کام ان کے ہاتھوں انجام پاتا، لیکن وہ اس کے اہل ثابت نہ ہوے). ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھنے والے ہیں، لیکن بڑی تعداد انہیں لوگوں کی ہے جو دائرۂ ہدایت سے یکسر باہر ہو چکے ہیں ١١٠.

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ	وہ (کتنی ہی تمہاری مخالفت
وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ	کریں لیکن) اذیت پہنچانے
الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ ١١١	کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ	سکتے. اور اگر وہ تم سے
مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ	لڑیں گے تو (یاد رکھو!) انہیں لڑائی
وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ	میں پیٹھ ہی دکھانی پڑے گی،
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ	کبھی فتح مند نہ ہوں گے ١١١. ان
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ	لوگوں پر (یعنی یہودیوں پر) ذلت
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	کی مار پڑی جہاں کہیں بھی یہ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ	پائے گئے، ہاں یہ کہ خدا کے

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ ۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۱۱٤	یہ بات نہیں ہے کہ تمام اہل کتاب ایک ہی طرح کے ہوں، ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر قائم ہیں، وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کی آیتیں تلاوت کرتے اور اس کے حضور سر بسجود رہتے ہیں۱۱۳. وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں،

= یہاں سے یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ قرآن قومی محکومیت کی حالت کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ اس زمانے میں یہودی رومیوں کے ماتحت امن کی زندگی بسر کر رہے تھے اور عرب میں بھی ان کی بڑی بڑی بستیاں تھیں، لیکن چوں کہ حکومت و فرماں روائی سے محروم ہوچکے تھے، اس لیے فرمایا کہ یہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کرنے والے ہیں۔

واخوت کے منافی تھی۔ پس صرف "خیر" اور "بہتر" ہونے پر زور دیا گیا جس کی تمام تر روح اخلاق اور معنوی محاسن پر مبنی ہے۔ جس جماعت کا نصب العین یہ ہوگا کہ وہ سب سے زیادہ اچھی اور نیک ہو وہ کبھی مادی طاقتوں کے غرور اور قومی نخوت اور برتری کے مفاسد سے آلودہ نہیں ہوسکتی۔

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگر یہود و نصاری سے ایمان و ھدایت کی روح مفقود نہ ہوگئی ہوتی تو وہ آج اس نعمت خیر و برکت کے مستحق ہوتے، لیکن ان کی بڑی تعداد استعداد ایمانی سے محروم ہوگئی ہے۔

دعوت حق کی مخالفت میں سب سے زیادہ حصہ یہودیوں کا ہے، لیکن ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اپنی بد عملیوں اور سرکشیوں سے مغضوب الٰہی ہوچکے ہیں اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں اپنے بل بوتے پر زندگی بسر کر رہے ہوں۔ جہاں کہیں بھی پناہ ملی ہے ذات و نامرادی کی پناہ ہے، یعنی یا تو اہل کتاب ہونے کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے یا پھر حکمران قوموں نے محکومیت و اطاعت کے قول و اقرار پر زندگی کی مہلت دے دی ہے۔ چنانچہ پہلی حالت عرب میں تھی، دوسری روم اور ایران میں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ تم ان کی مخالفت سے پریشان خاطر ہو۔ وہ وقت دور نہیں جب عرب میں ان کی رہی سہی طاقت کا بھی خاتمہ ہوجائے گا۔ =

وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵

سو (یاد رکھو!) یہ لوگ نیک کاموں میں سے جو کچھ کرتے ہیں ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ اس کی نا قدری کی جائے (اور رائگاں جائے، انہیں اپنی نیک عملی کا نیک اجر ضرور ملے گا). اور جو لوگ متقی ہیں (وہ خواہ کسی گروہ اور کسی گوشے میں ہوں) اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں ہے ۱۱۵.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱٦

(لیکن) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور ایمان وعمل کی راستی سے محروم ہوگئے) تو (وہ کسی حال میں بھی پاداش عمل سے نہیں بچ سکتے)

نہ تو مال و دولت کی طاقت انہیں خدا کے عذاب سے بچاسکے گی نہ آل اولاد کی کثرت ہی کچھ کام آئے گی. وہ دوزخی ہیں، ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ۱۱٦.

نیکی کا حکم دیتے ھیں ، برائی سے روکتے ھیں ، بھلائی کے تمام
کاموں میں تیز گام ھیں اور بلا شبہ ان لوگوں میں سے ھیں جو
نیک کردار ھیں ۱۱٤ .

۱۱۳ و ۱۱٤ (و) اور یہ جو یہود اور نصاری کی بدعملیوں اور محرومیوں پر بار بار زور دیا گیا تو اس سے یہ مقصود نہیں ھے کہ ان میں کوئی آدمی بھی راست باز نہیں . نہیں ، سب کا حال یکساں نہیں ھو سکتا . بلا شبہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ھیں جو ایمان وعمل کی راہ میں استوار ھیں . نیکی کا حکم دیتے ھیں ، برائی سے روکتے ھیں اور عبادت الٰہی میں سر گرم رھتے ھیں . لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت ھی کم ھے . غالب تعداد انہیں لوگوں کی ھے جو ایمان وعمل کی روح یک قلم کھو چکے ھیں . اور یہ ظاھر ھے کہ جب کبھی کسی جماعت کی نسبت راے قائم کی جائے گی تو اکثریت کی حالت دیکھی جائے گی نہ کہ خال خال افراد کی .

ھاں ، اھل کتاب میں جو لوگ ایمان و عمل کی سچائی رکھتے ھیں ضروری ھے کہ اپنی نیک عملی کا نیک اجر پائیں . خدا کا قانون مکافات کسی خاص گروہ اور نسل ھی کے لیے نہیں ھے بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے ھے . جو انسان بھی راست باز اور نیک کردار ھوگا خدا کے حضور اپنا اجر پائے گا .

اَلْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ	حال یہ ھے کہ تمہارے خلاف
وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ	فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ	نہیں۔ جس بات سے تمہیں نقصان
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ۱۱۸	پہنچے وھی انہیں اچھی لگتی

ھے۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ھی سے ظاھر ھے، لیکن جو کچھ دلوں میں چھپا ھے وہ اس سے بھی بڑھ کر ھے۔ اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ھو تو ھم نے (فہم و بصیرت کی) نشانیاں تم پر واضح کردیں ۱۱۸۔

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ	دیکھو! تمہارا حال تو یہ ھے کہ
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ	تم ان سے دوستی رکھتے ھو،

۱۱۸-(ز) اور چوں کہ اھل کتاب بھی قریش مکہ کی طرح تمہاری مخالفت میں کمر بستہ ھوگئے ھیں، اس لیے ضروری ھے کہ تم بھی ان سے چوکنے ھوجاؤ اور انہیں اپنا ھم راز و معتمد نہ بناؤ۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ھی سے ٹپک رھی ھے، لیکن دلوں میں جو کچھ چھپا ھے وہ اس سے بھی زیادہ ھے۔ =

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١١٧

دنیا کی اس زندگی میں یہ لوگ جو کچھ بھی خرچ کرتے ھیں اس کی مثال ایسی ھے جیسے اس ھوا کا چلنا جس کے ساتھ پالا ھو۔ (فرض کرو!) ایک گروہ نے اپنے اوپر ھر طرح کی محنت و مشقت برداشت کر کے ایک کھیت تیار کیا ھو، لیکن پالا پڑے اور پورا کھیت برباد ھو کر رہ جائے (۱۸۸) (سو یہی حال ایسے لوگوں کا ھوا)۔ اور (یاد رکھو!) یہ جو کچھ انھیں پیش آیا تو اس لیے نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ھو، یہ خود اپنے ھاتھوں اپنے اوپر ظلم کر رھے ھیں ۱۱۷۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ

مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کو اپنا ھم راز اور معتمد بناؤ۔ ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا)

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ	اگر تمہارے لیے کوئی بھلائی
تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ	کی بات ہو جائے تو انہیں برا
يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا	لگے، برائی ہو جائے تو بڑے
وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ	ھی خوش ہوں (۱۹۰). لیکن
شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ	(یاد رکھو!) اگر تم نے صبر
۱۲ ع ۳ مُحِيْطٌ ۝ ۱۲۰ وَ اِذْ غَدَوْتَ	کیا (یعنی مصائب اور مشکلات
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ	میں ثابت قدم رہے) اور تقوے
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَ اللّٰهُ	کی راہ اختیار کی (یعنی احکام
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۙ ۱۲۱	حق کی نافرمانی سے پوری

طرح بچتے رہے) تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا. (جیسے کچھ بھی ان کے کرتوت ہیں) خدا کی قدرت انہیں گھیرے ہوے ہے ۱۲۰ . اور (اے پیغمبر! وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے

= پیدا ہو گئی تو پھر ممکن نہیں تمہارے مخالف تم پر فتح مند ہوسکیں یا ان کی مخالفانہ تدبیریں تمہارا کچھ بگاڑ سکیں.

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ ۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١١٩

لیکن ان کا حال یہ ھے کہ وہ تمھیں (ایك لمحے کے لیے بھی) دوست نہیں رکھتے۔ تم اللہ کی کتاب پر ایمان رکھنے والے ھو، جتنی کتابیں بھی نازل ھوئی ھیں (اس لیے قدرتی طور پر ان کی کتاب کے لیے بھی تمھارے دل میں عزت ھے۔ لیکن ان کا حال دوسرا ھے) وہ جب کبھی تم سے ملتے ھیں تو کہتے ھیں "ھم بھی ایمان والے ھیں" لیکن جب اکیلے میں ھوتے ھیں تو تمھارے خلاف جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچنے لگتے ھیں۔ (غور کرو! ایسے لوگوں کو اپنا ھم راز بنانا اور قوم کے بھیدوں اور تدبیروں سے آگاہ کردینا کیوں کر جائز ھوسکتا ھے؟ اے پیغمبر! تم ان اعداء حق سے جو جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچ رھے ھیں) کہہ دو: (اتنا ھی نہیں، بلکہ) جوش غضب میں اپنے آپ کو ھلاك کرڈالو (لیکن جو کچھ ھونے والا ھے وہ تو ھو ھی کر رھے گا) (۱۸۹)۔ (اور یاد رکھو!) خدا وہ سب کچھ جانتا ھے جو انسان کے سینوں میں پوشیدہ ھے ۱۱۹۔

= اگر تمھارے اندر صبر اور تقوے کی روح =

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ١٢٢

پھر جب (ایسا ھوا تھا کہ) تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) دو جماعتوں نے ارادہ کیا تھا کہ ھمت ھار دیں (اور واپس لوٹ چلیں) حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا جو ایمان رکھنے والے ھیں، انھیں تو چاھیے کہ (ھر حال میں) اللہ پر بھروسا رکھیں ۱۲۲ .

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ١٢٣

اور دیکھو! یہ واقعہ ھے کہ اللہ نے بدر کے میدان جنگ میں تمھیں فتح مند کیا تھا حالانکہ تم بڑی ھی گری ھوئی حالت میں تھے (اور تمھاری کامیابی کا کوئی وھم و گمان بھی نہیں کرسکتا تھا) . پس اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو!) تاکہ تم میں اس کی نعمتوں کی قدر پہچاننا پیدا ھو جائے ۱۲۳.

= کمزور پڑ گئی تھی، اس کا نتیجہ وھی ھونا تھا جو بالآخر پیش آیا .

میدان میں) لڑائی کے لیے مسلمانوں کو جا بجا مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ھے ۱۲۱ .

۱۲۱ و ۱۲۲ - جنگ بدر اور احد کے تجربوں سے استشهاد جن کے نتائج نے ثابت کر دیا تھا کہ صبر اور تقوے کے بغیر کبھی نصرت و کام رانی حاصل نہیں ہو سکتی .

صبر سے مقصود یہ ھے کہ مشکلات و مصائب کا ہمت اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے. تقوے کی حقیقت یہ ھے کہ (۱۹۱) احتیاط و پرھیزگاری کی روح پیدا ھو. جنگ بدر کے موقع پر یہ دونوں قوتیں تم میں موجود تھیں اس لیے تمھاری مٹھی بھر تعداد نے دشمن کی بہت بڑی تعداد کو شکست دے دی، لیکن احد کے میدان میں تم نے کم زوری دکھائی، صبر اور تقوے کی آزمایش میں پورے نہ اترے. نتیجہ یہ نکلا کہ نقصان اٹھایا اور دشمن کو شکست نہ دے سکے .

اس سلسلے میں متعدد اصولی مہمات واضح کی گئی ھیں :

(الف) جنگ احد کے موقع پر کثرت رائے سے یہ بات قرار پا گئی تھی کہ شہر سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے. چنانچہ مسلمان نکلے لیکن منافقوں نے لوگوں کو بھکانا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ دو قبیلے بددل ھو گئے. اس طرح ابتدا ھی سے صبر اور تقوے کی روح =

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ ۱۲۶

که تمهارے لیے (فتح مندی) کی خوش خبری هو اور تمهارے دل اس کی وجه سے مطمئن هو جائیں. مدد و نصرت جو کچھ بھی هے الله هی کی طرف سے هے، اس کی طاقت سب پر غالب هے اور وه اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا هے ۱۲۶.

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ ۱۲۷

(اور نیز اس لیے) تا که منکرین حق کی طاقت کا ایک حصه بے کار کردے یا انھیں اس درجه ذلیل و خوار کردے که نامراد هوکر الٹے پاؤں پھر جائیں ۱۲۷.

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۱۲۸

(اے پیغمبر!) اس معاملے میں (یعنی دشمنان حق کے بخشے جانے یا نه بخشے جانے میں) تمهیں کوئی دخل نهیں (تمهارا کام یه هے که لوگوں کو راه حق کی دعوت دو اور کسی حال میں بھی ان کی طرف سے مایوس نه هو). یه الله کے هاتھ هے که چاهے تو ان سے درگزرے اور چاهے تو انهیں عذاب دے، کیوں که یقینا وه ظلم کرنے والے هیں ۱۲۸.

---

۱۲۸ و ۱۲۹ - (ب) ضمناً اس حقیقت کی طرف اشاره =

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ	(اے پیغمبر! وہ وقت بھی
يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ	یاد کرو) جب تم (میدان جنگ
رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ	میں) ایمان والوں سے یہ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ ١٢٤ ط	کہہ رہے تھے کہ "کیا تمہارے
بَلٰٓى لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا	لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ
وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ	(دشمن کے تین ہزار آدمیوں کے
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ	مقابلے میں) تین ہزار نازل
بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	کیے ہوئے فرشتوں سے
مُسَوِّمِيْنَ ۝ ١٢٥	تمہاری مدد فرمائے؟" ١٢٤ .

ھاں، بلا شبہ اگر تم صبر کرو اور تقوے کی راہ اختیار کرو اور پھر ایسا ھو کہ دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئے تو تمہارا پروردگار (صرف تین ہزار فرشتوں ھی سے نہیں، بلکہ) پانچ ہزار نشان رکھنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا (١٩٢) ١٢٥ .

وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى	اور (یاد رکھو!) یہ بات جو
لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ	کہی گئی تو صرف اس لیے

مسلمانو! سود کی کمائی سے اپنا پیٹ نہ بھرو جو (قرض کی اصلی رقم میں مل کر) دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو) تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ۱۳۰ ۔

۱۳۰ - (ج) اے پیروان دعوت حق! جو ٹھوکر تمہیں جنگ احد میں لگی ہے اگر چاہتے ہو کہ اس سے عبرت پکڑو تو چاہیے کہ ان آلودگیوں سے پاک و صاف ہو جاؤ جو تمہارے دلوں میں کمزوری کا روگ پیدا کرنے والی ہیں۔ ازاں جملہ مال و دولت کی حرص ہے۔ جب تک یہ روگ دلوں میں موجود ہے جاں فروشی کی سچی روح پیدا نہیں ہو سکتی۔

پیغمبر اسلام (صلعم) نے ایک خاص گھاٹی پر جو نقشۂ جنگ میں بڑی اہمیت رکھتی تھی ایک جماعت متعین کر دی تھی اور حکم دیا تھا کہ اس جگہ سے نہ ہلیں۔ لیکن جب مسلمانوں کے فتح مندانہ مقابلے نے دشمنوں کے پاؤں اکھاڑ دیے تو یہ جماعت (بجز دس آدمیوں کے) مال غنیمت لوٹنے کی طمع میں بے قابو ہو گئی اور مورچہ چھوڑ کر لوٹ مار شروع کر دی۔ دشمنوں نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً پلٹ پڑے اور بے خبری میں حملہ کر دیا۔ یہی حادثہ ہے جس نے مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل دی تھی۔ =

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي	آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے
الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ	اللہ ہی کے لیے ہے . وہ جسے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	چاہے بخش دے ، جسے چاہے
١٣ ع ٤ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ١٢٩	عذاب دے (کوئی نہیں جو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا	اس کا ہاتھ پکڑنے والا
الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖص	ہو) (١٩٣) اور (یاد رکھو!)
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ	وہ بخشنے والا اور بڑی ہی
تُفْلِحُوْنَ ۝ ع ١٣٠	رحمت رکھنے والا ہے (١٩٤) ١٢٩

= کہ ظلم و کفر کرنے والوں کی بد عملیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوں لیکن ہادی و مصلح کو ان کی ہدایت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور نہ رحمت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی اور جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے. بخشنا یا نہ بخشنا خدا کا کام ہے اور اسی پر چھوڑ دینا چاہیے .

جنگ احد میں خود پیغمبر اسلام پر دشمنوں نے پے در پے حملے کیے اور انہیں ہلاک کر ڈالنا چاہا ، تاہم خدا نے پسند نہیں کیا کہ دشمنوں کی ہدایت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی جذبہ ان کے قلب مطہر میں پیدا ہو (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ ۚ ۱۳۱ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ۱۳۲
وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ ۝ ۱۳۳

اور (دیکھو!) اس آگ کے عذاب
سے ڈرو جو منکروں کے لیے
تیار کی گئی ھے . اور اللہ اور
اس کے رسول کی فرماں
برداری کرو تا کہ رحمت الٰہی
کے مستحق ھو جاؤ ۱۳۲. اپنے
پروردگار کی بخشایش کی طرف

= چنانچہ یہی وجہ ھے کہ فرمایا " و اطیعوا اللہ و الرسول لعلکم ترحمون " .

ضمناً متقی انسانوں کے اوصاف کا ذکر کہ :

۱ - خوش حالی ھو یا تنگ دستی ھر حال میں خدا کا دیا ھوا مال اس کی راہ میں خرچ کرتے ھیں .

۲ - غصے میں بے قابو نہیں ھو جاتے .

۳ - لوگوں کے قصور بخش دیتے ھیں .

٤ - اگر گناہ میں پڑ جائیں تو فوراً متنبہ ھوتے اور اللہ کے حضور توبہ و استغفار کا سر جھکا دیتے ھیں .

= چوں که مورچہ چھوڑنے والوں کی لغزش
کا اصلی سبب مال و دولت کی طمع تھی اور مال
و دولت کی طمع کا ایک بڑا آله سود کا لین دین تھا ،
اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں اس کا ذکر کیا گیا .
سود درسود کی وجه سے بڑی بڑی رقمیں قرض داروں کے
سر چڑھ گئی تھیں . قدرتی طور پر ان کا چھوڑنا لوگوں
پر شاق گزرتا تھا ، پس حکم الٰہی ھوا که تمھارے دلوں
کے تزکیے کے لیے اسی بات میں سب سے بڑی آزمایش
ھے . سود درسود کی وجه سے کتنی ھی رقم قرض داروں
پر کیوں نه چڑھ گئی ھو لیکن اسے یك قلم چھوڑ دو .

علاوہ بریں جنگ احد کی شکست کا اصلی سبب یہی تھا
که نظم و اطاعت (یعنی ڈسپلن) کی روح پوری طرح پیدا
نہیں ھوئی تھی ، اس لیے ضروری تھا که اب کسی ایسی
بات پر زور دیا جائے جس کی فوری تعمیل میں اطاعت
و فرماں برداری کی پوری پوری آزمایش ھو جائے .
ظاھر ھے که یه آزمایش سود لینے کی ممانعت سے زیادہ
اور کسی بات میں نہیں ھو سکتی . سود کی حرمت سے
قرض خواھوں کو ایك ایسی بات چھوڑ دینی پڑتی تھی
جسے صدیوں سے اپنا جائز حق سمجھتے آئے تھے اور ان کی
مال و دولت کی افزایش کا سب سے بڑا ذریعه تھا . =

تو فورا اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں). پس وہ خدا سے اپنے گناھوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے. اور خدا کے سوا کون ہے جو گناھوں کا بخشنے والا ہو؟ ۱۳۵ .

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ	بلا شبہ یہی لوگ ہیں کہ ان کے
مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي	پروردگار کی طرف سے ان
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ	کے لیے عفو و بخشش کا اجر ہے
فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ	اور (نعیم ابدی کے) باغ ہیں،
الْعَامِلِينَ ۝١٣٦ قَدْ خَلَتْ	ایسے باغ جن کے نیچے نہریں
مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا	بہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی
فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ	خشک ہونے والے نہیں). وہ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝١٣٧	ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے.

اور (دیکھو!) کیا ہی اچھا بدلا ہے جو کام کرنے والوں کے حصے میں آئے گا! ۱۳٦ (اور دیکھو!) تم سے پہلے بھی دنیا میں (قوموں کے عروج و زوال کے) دستور اور قوانین رہ چکے ہیں (اور وہ

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ	تیز گام ہو جاؤ۔ نیز اس جنت
وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	کی طرف جس کے پھیلاؤ کا
وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط	یہ حال ہے کہ تمام آسمان و زمین
وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ج ۱۳٤	کی چوڑائی ایک طرف اور
وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً	اکیلا اس کا پھیلاؤ ایک طرف
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا	اور جو متقی انسانوں کے لیے تیار
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص	کی گئی ہے۱۳۳ . وہ متقی انسان
وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ	جن کے اوصاف یہ ہیں کہ
اِلَّا اللّٰهُ قف ص وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى	خوش حالی ہو یا تنگ دستی
مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۱۳۵	لیکن ہر حال میں (خدا کے لیے)

مال خرچ کرتے ہیں، غصے میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں . (وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۱۳٤ . نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی جانوں کو (آلودۂ معصیت ہو کر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى يه لوگوں (كی فهم و بصيرت)
وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۳۸ كے ليے ايك بيان هے اور ان
لوگوں كے ليے جو متقی هيں هدايت اور موعظت هے ۱۳۸ .

= كيا اهميت ركهتی هے؟ اصلی چيز جو سوچنے كی هے وه تمهارے دلوں كی ايمانی قوت هے . اگر تمهارے اندر ايمان كی سچی روح موجود هے تو پهر دنيا ميں رفعت و سر بلندی صرف تمهارے هی ليے هے .

علاوه بريں يه حادثه اگر چه بظاهر شكست هے ، ليكن به باطن چند در چند مصلحتيں اور حكمتيں ركهتا هے . ازاں جمله يه كه كهرے كهوٹے كی آزمايش هوگئی اور جو منافق اور كچے دل كے آدمی اسلامی جمعيت ميں ملے هوے تهے ان كے چهرے بے نقاب هو گئے . اور ازاں جمله يه كه لوگوں كو جنگ كے نازك اور فيصله كن معاملات كا ذاتی تجربه هوگيا . تجربے اور مشاهدے كے بعد ان كے قدم زياده محتاط هو جائيں گے . سب سے بڑھ كر يه كه بعض مسلمانوں كے دلوں ميں كم زورياں پيدا هوگئی تهيں . وه اس ٹهوكر كے لگنے سے دور هو گئيں اور ان كا عزم و ايمان زياده مضبوط اور بے داغ هوگيا .

تمہارے لیے معطل نہیں ہو جائیں گے) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکام حق کو جھٹلانے والے تھے ان کا انجام کیا ہوا اور پاداش عمل میں کیسے نتائج پیش آئے؟ ۱۳۷ .

۱۳۷ تا ۱۴۰ (د) اور یاد رکھو! یہ جو کچھ تمہیں پیش آرہا ہے تو صرف تمہارے ہی لیے نہیں ہوا ہے، بلکہ ہمیشہ قانون الٰہی کی ایسی کار فرمائیاں رہ چکی ہیں. جو جماعت احکام حق پر عمل کرتی ہے کام یاب ہوتی ہے، جو اعتراض کرتی ہے تباہ و برباد ہو جاتی ہے.

دنیا میں نکلو اور خدا کی زمین کی سیر کرو. اس کے ہر گوشے میں تم دیکھو گے کہ برباد شدہ قوموں کے آثار اجڑی ہوئی آبادی کے کھنڈر اور سر بفلک محلوں کی گری ہوئی دیواریں زبان حال سے اپنا افسانۂ عبرت سنا رہی ہیں.

(ہ) تمہیں جنگ احد میں جو ٹھوکر لگی ہے تو چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑو اور آیندہ کے لیے اپنے اعمال کی نگہ داشت کرو. یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی کوفت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ آیندہ کے لیے ہمت ہار بیٹھو. یہ جنگ کا میدان ہے، کبھی ایک فریق جیتتا ہے، کبھی دوسرے کی باری آتی ہے. بدر میں تمہاری چوٹ ان پر لگی تھی، احد میں ان کی تم پر لگ گئی. لیکن جماعتوں کی کشمکش کی تاریخ میں ایک دو میدانوں کی ہار جیت =

نہیں ھے ۔ اور اس لیے کہ تم میں سے ایك گروہ کو (ایام و وقائع کے نتیجوں اور عبرتوں کا) شاھد حال بنا دے (وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ احکام حق کی نافرمانی سے کیسے کچھ نتیجے پیش آسکتے ھیں) ۔ اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۱٤۰۔

وَ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ۱٤۱

نیز اس حادثے میں مصلحت بھی تھی کہ جو لوگ ایمان رکھنے والے ھیں انھیں (اس حادثے کے تجربے و بصیرت کے ذریعے تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے) پاك کردے اور جو منکرین حق ھیں انھیں (اھل ایمان کی مزید قوت و استعداد کے ذریعے) نیست و نابود کردے ۱٤۱ ۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ ۱٤۲

(مسلمانو!) کیا تم سمجھتے ھو (محض ایمان کا دعوٰی کرکے) جنت میں داخل ھو جاؤ گے (اور ایمان اور عمل کی آزمایشوں سے تمھیں گزرنا نہیں پڑے گا) حالانکہ ابھی تو وہ موقع پیش ھی نہیں آیا کہ اللہ تمھیں آزمایش میں ڈال کر نمایاں کردیتا کون لوگ راہ حق میں پوری کوشش کرنے والے ھیں اور کتنے ھیں

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور (دیکھو!) نہ تو ہمت ہارو
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ	نہ غمگین ہو، تم ہی سب سے
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٣٩ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ	سر بلند ہو بشرطیکہ تم سچے
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ	مومن ہو ١٣٩ . اگر تم نے
مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ	(احد کی لڑائی میں) زخم کھایا
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ	ہے تو دشمنوں کو بھی ویسے ہی
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	زخم (بدر میں) لگ چکے ہیں.
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۭ	(پھر تم اس حادثہ پر غمگین
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ١٤٠ لا	اور ملول کیوں ہو؟) در اصل

یہ (ہار جیت کے) اوقات ہیں جنھیں ہم انسانوں میں ادھر ادھر پھراتے رہتے ہیں. (کبھی ایک گروہ کے حق میں میدان جنگ کا فیصلہ ہوتا ہے، کبھی دوسرے کے حق میں. پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے تم ہمت ہار بیٹھو). اور (علاوہ بریں یہ حادثہ مصلحتوں سے بھی خالی نہ تھا. یہ اس لیے تھا) تاکہ اس بات کی آزمایش ہو جائے کہ کون سچا ایمان رکھنے والا ہے، کون

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـئًا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝١٤٤

وقتوں میں ظاہر ہوے اور راہ حق کی دعوت دے کر دنیا سے چلے گئے) . پھر اگر ایسا ہو که وہ وفات پائیں (اور بہر حال انہیں ایک دن وفات پانا ھے) یا (فرض کرو) ایسا ہو که لڑائی میں قتل ہوجائیں تو کیا تم الٹے پاؤں راہ حق سے پھر جاؤ گے (اور ان کے مرنے کے ساتھ ھی تمہاری حق پرستی بھی ختم ہوجائے گی؟) اور جو کوئی راہ حق سے الٹے پاؤں پھر جائے گا تو وہ (اپنا ھی نقصان کرے گا) خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا . جو لوگ شکر گزار ھیں (یعنی نعمت حق کی قدر سمجھنے والے ھیں) وہ وقت دور نہیں که خدا انہیں ان کا اجر عطا فرمائے ١٤٤ .

---

١٤٤ – (ز) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ که بناء کار اصول اور عقائد ھیں نه که شخصیت افراد . کوئی شخصیت کتنی ھی بڑی کیوں نه ہو لیکن اس کے سوا کچھ نہیں ھے که کسی اصل اور سچائی کی راہ دکھانے والی ھے . پس اگر کسی وجه سے شخصیت ھم میں موجود نه رھے یا درمیان سے ھٹ جائے تو ھم سچائی کی راہ سے کیوں منہ موڑ لیں یا اداے فرض میں کیوں کوتاھی کریں؟ =

جو مشکلوں اور شدتوں میں ثابت قدم رہنے والے ہیں؟ ١٤٢ .

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (اور دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص جب تک موت کا سامنا نہیں

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ ہوا تھا تم راہ حق میں مرنے

١٤ ع ٥ تَنْظُرُوْنَ ع ١٤٣ کی آرزوئیں کیا کرتے تھے

(اور مصر تھے کہ مدینے کے باہر نکل کر دشمنوں کا مقابلہ کریں)

لیکن پھر ایسا ہوا کہ موت تمہاری آنکھوں کے سامنے آگئی

اور تم کھڑے تک رہے تھے ١٤٣ .

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج اور محمد اس کے سوا کیا ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ سے پہلے بھی اللہ کے رسول

انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ط گزر چکے ہیں (جو اپنے اپنے

---

١٤٢ - (و) صرف ایمان کا اقرار کر لینے سے ایمان کی برکتیں اور کامرانیاں حاصل نہیں ہو جائیں گی . شرط کامیابی یہ ہے کہ آزمایش عمل میں ثابت قدمی دکھلاؤ .

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	اور (یاد رکھو!) خدا کے حکم
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ	کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی.
وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ	ہر جان کے لیے ایك خاص
مِنْهَا ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ	وقت ٹھہرا دیا گیا ھے (پھر
الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِى	موت کے ڈر سے کیوں
الشّٰكِرِيْنَ ۝١٤٥ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ	تمھارے قدم پیچھے ھٹیں؟)
نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ	اور جو کوئی دنیا کے فائدے
فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ	پر نظر رکھتا ھے ھم اسے دنیا
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا	میں سے دیں گے، جو کوئی
اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ	آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا
الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٦	ھے اسے آخرت کا ثواب

ملے گا. ھم (نعمت حق کے) شکر گزاروں کو ان کی نیك عملی کا اجر ضرور دیں گے ١٤٥. اور (دیکھو!) کتنے ھی نبی ھیں جن کے ساتھ ھو کر بہت سے باخدا لوگوں نے (راہ حق میں)

= سچائی کی وجہ سے شخصیت قبول کی جاتی ہے، یہ بات نہیں ہے کہ شخصیت کی وجہ سے سچائی سچائی ہوگئی ہو.

جنگ احد میں کسی مخالف نے یہ بات پکار دی تھی کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے. یہ سن کر بہت سے مسلمانوں کے دل بیٹھ گئے. بعضوں نے کہا: جب پیغمبر نہ رہے تو اب لڑنے سے کیا فائدہ؟ کچھ لوگ جو منافق تھے انہوں نے علانیہ کوسنا شروع کردیا کہ اگر یہ نبی ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ جنگ میں مارے جاتے. یہاں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے. پیغمبر اسلام خدا کے پیغمبر ہیں اور ظاہر ہے کہ انہیں بھی ایک دن دنیا سے جانا ہے جس طرح تمام پچھلے رسول دنیا سے گزر چکے ہیں. پھر اگر وہ دنیا سے گزر گئے تو تم حق پرستی کی راہ سے پھر جاؤ گے اور تمہاری حق پرستی حق کے لیے نہیں بلکہ محض ایک خاص شخصیت کے لیے تھی؟ فرض کرو جنگ احد والی بات سچ ہوتی تو پھر کیا ان کی موت کے ساتھ تمہاری خدا پرستی پر بھی موت طاری ہوجاتی؟ اگر تم حق کے لیے لڑ رہے تھے تو جس طرح وہ ان کی زندگی میں حق تھا اسی طرح ان کے بعد بھی حق ہے اور ہمیشہ حق رہے گا.

ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝١٤٧

(لیکن) ان کی زبانوں سے اس کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا کہ "خدایا! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہوں ان سے درگذر فرما، ہمارے قدم راہ حق میں جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کر" ۱۴۷ ۔

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ
۲۵ ع ۶ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤٨ ع

(جب ان کے ایمان و عمل کا یہ حال تھا) تو خدا نے بھی انہیں دونوں جہان میں اجر عطا فرمایا۔ دنیا کا بھی ثواب دیا (کہ فتح و کامرانی ان کے حصے میں آئی) اور آخرت کا بھی ثواب دیا (کہ نعیم ابدی کے مستحق ہوئے)۔ اور اللہ تو انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ۱۴۸ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مسلمانو! اگر تم ان لوگوں کے کہنے میں آگئے جنھوں نے

جنگ کی ، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو انہیں خدا کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ کم زور پڑ گئے ہوں یا (ان کی عزت نفس نے یہ بات گوارا کرلی ہو کہ ظالموں کے سامنے) عجز و بے چارگی کا اظہار کریں . (بے ہمتی ، کم زوری اور حریف کے سامنے اعتراف عجز وہ باتیں ہیں جن سے با خدا آدمی کا دل کبھی آشنا نہیں ہو سکتا) . اور اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں ۱۴۶ .

وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور پھر سختیوں اور مصیبتوں کا کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو

۱۴۶ - (ح) سچا مومن وہ ہے جو شدتوں اور محنتوں میں نہ تو بے ہمت ہو ، نہ کم زور پڑے اور نہ کسی حال میں بھی ظالموں کے آگے عجز و بے چارگی کا اظہار گوارا کرے . قرآن کہتا ہے : وھن ، ضعف اور استکانۃ للخصم اس میں نہیں ہو سکتی" . "وھن" یہ ہے کہ بے ہمت ہو کر بیٹھ رہے . "ضعف" یہ ہے کہ میدان میں نکلے مگر کم زوری دکھائے . "استکانۃ للخصم" یہ ہے کہ لاچار ہو کر حریف کے آگے گڑگڑانے لگے .

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

وہ وقت دور نہیں کہ ہم منکرین حق کے دلوں میں تمہاری ہیبت بٹھادیں گے. یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی (خدائی میں) شریک ٹھیرالیا ہے جن کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی (١٩٥) ان لوگوں کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہے اور جو ظالم ہیں تو ان کا ٹھکانا کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ١٥١.

١٥١ - (ی) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ جن لوگوں کے سامنے اعتقاد و ہدایت کی کوئی روشن و ثابت حقیقت نہیں ہوتی اور خدا کو چھوڑ کر اعتماد و پرستش کے بہت سے ٹھکانے بنا لیتے ہیں. ان کے اندر عزم و یقین کی وہ روح نہیں ہوسکتی جو اہل حق و ایمان کے لیے مخصوص ہے. وہ جب کبھی کسی ایسی جماعت کے مقابلے میں نکلیں گے جو ایمان و یقین کی روح سے معمور ہوگی تو خواہ کتنی ہی طاقت و شوکت رکھتے ہوں لیکن کبھی اسے مرعوب نہیں کرسکیں گے. =

يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ کفر کی راہ اختیار کی ھے
فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِيْنَ ۝ ۱۴۹ (اور جو تمھیں دشمنوں کی
کثرت اور طاقت سے ڈراتے ھیں اور جنگ سے باز رھنے کی
نصیحتیں کرتے ھیں) تو (یاد رکھو!) وہ تمھیں راہ حق سے
الٹے پاؤں پھرا دیں کے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ (سعادت کی راہ
چل کر پھر) تباھی و نامرادی میں جا گرو گے ۱۴۹ .

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰـكُمْ ۚ وَهُوَ (یہ دشمنان حق تمھارے کارساز
خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ ۱۵۰ و رفیق نہیں ھوسکتے) تمھارا
کارساز و رفیق تو اللہ ھے، مدد کرنے والوں میں اس سے بہتر
مددگار کون ھوسکتا ھے؟ ۱۵۰ .

---

۱۴۹ و ۱۵۰ - (ط) اعداء حق اس موقع سے فائدہ
اٹھا کر تمھیں ایسی راہ لگانا چاھتے ھیں کہ راہ حق سے
بے دل ھوجاؤ. وہ تمھیں دشمنوں کی کثرت و طاقت کے
افسانے سنا کر مرعوب کرنا چاھتے ھیں، لیکن اگر تم
راہ حق میں ثابت قدم رھے اور انسانی طاقتوں کی جگہ
اللہ کی کارسازی و رفاقت پر بھروسا رکھا تو وہ وقت
دور نہیں جب تمھاری ھیبت سے ان کے دل کانپ اٹھیں گے.

عَنْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۵۲

دکھائی اور جنگ کے بارے میں باهم دگر جھگڑنے لگے .

(ایك گروه نے کہا: اب مورچے پر ٹھیرے کی کیا ضرورت هے؟ دوسرے نے کہا: نہیں، هم تو آخر تك یہیں جمے رهیں گے) اور بالآخر (اپنے سردار کے حکم سے که الله کا رسول تها) نافرمانی کر بیٹھے . تم میں کچھ لوگ تو ایسے تھے جو دنیا کے خواهش مند تھے (یعنی مال غنیمت کے پیچھے پڑ گئے) . کچھ ایسے تھے جن کی نظر آخرت پر تھی (یعنی مال غنیمت سے بے پروا هو کر اپنی جگه جمے رهے اور شهید هوے) . پھر هم نے تمهارا رخ دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا تا که تمهیں (اس حادثے سے) آزمائیں (اور اس طرح تمهاری فتح شکست سے بدل گئی) . بهر حال خدا نے تمهارا قصور معاف کر دیا (۱۹٦) اور بلا شبه وه مومنوں کے لیے بڑا هی فضل رکھنے والا هے ۱۵۲ .

---

۱۵۲ – (ك) منافق تمهیں جنگ احد کی شکست یاد دلا کر ڈرا رهے هیں تا که آینده دشمنوں کے مقابلے کی جرأت نه کرو . لیکن تم اچھی طرح جانتے هو که احد کے میدان میں جو کچھ پیش آیا اس کی حقیقت کیا هے . خدا کا وعدۂ نصرت اس موقع پر بھی پورا هوا تھا اور دشمنوں کے قدم اکھڑ گئے تھے، لیکن جب تم نے عین حالت جنگ میں حکم رسول کی نا فرمانی کی اور ایك گروه مال غنیمت =

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ	اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ	نے اپنا وعدۂ نصرت سچا
حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ	کر دکھایا تھا جب کہ تم اس کے
فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ	حکم سے دشمنوں کو بے دریغ
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ	تہ تیغ کر رہے تھے (اور ہر
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا	طرح جیت تمہاری تھی) لیکن
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ	جب ہم نے تمہیں فتح مندی کا
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ	جلوہ دکھا دیا جو تمہیں اس قدر
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا	محبوب ہے تو تم نے کم زوری

= نزول قرآن کے وقت مسلمانوں کی جو جماعت پیدا ہو گئی تھی اس کے مقابلے میں مشرکین عرب کا یہی حال تھا۔ وہ تعداد میں بہت اور سر و سامان میں طاقت ور تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے محروم تھے۔ مسلمان تعداد میں تھوڑے اور سروسامان سے محروم تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے معمور تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قلت کی ہیبت سے کثرت کے دل کانپ اٹھے اور مٹھی بھر انسانوں نے عرب کی پوری آبادی کو شکست دے دی۔

(اس حادثے سے عبرت پکڑو اور آیندہ) نہ تو اس چیز کے لیے غم کرو جو ہاتھ سے جاتی رہے نہ اس مصیبت پر غمگین ہو جو سر پر آپڑے . اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۱۵۳ .

۱۵۳ – (ل) جب مسلمانوں کی بڑی تعداد مضطرب ہو کر بھا گنے لگی تو پیغمبر اسلام (صلعم) چند جاں نثاروں کے حلقے میں کھڑے پکار رہے تھے "الیّ عباد اللہ! الیّ عباد اللہ!" (خدا کے بندو! میری طرف آؤ، تم کہاں بھاگے جا رہے ہو؟) ان آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے .

جو لوگ ایمان و اخلاص میں پکے تھے اور محض صورت حال کے فوری اثر نے انہیں گھبرا دیا تھا وہ پیغمبر اسلام کی آواز سنتے ہی چونك اٹھے انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے اچانك ایك مدھوشی کی سی حالت طاری ہو گئی اور اس مدھوشی میں سارا خوف و ہراس فراموش ہو گیا . چنانچہ وہ فوراً پلٹے اور نہ صرف دشمنوں کو میدان جنگ سے بھگا ہی دیا بلکہ حمراء الاسد نامی مقام تك جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے ان کے تعاقب میں بڑھے چلے گئے .

لیکن جو لوگ دل کے کچے یا منافق تھے انہیں اپنی جانوں ہی کی فکر لگی رہی . وہ کہتے تھے : جو کچھ ہوا =

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ	(وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم
عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ	(میدان جنگ سے) بھاگے
فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ	جا رہے تھے اور (بدحواسی کا
غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا	یہ حال تھا کہ) ایک دوسرے
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ	کی طرف مڑ کر دیکھتا تک
اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ	نہ تھا اور اللہ کا رسول تھا کہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ ۱۵۳	پیچھے سے پکار رہا تھا۔ سو

جب تمہارا یہ حال ہوا تو اللہ نے بھی تمہیں رنج پر رنج دیا تاکہ

= لوٹنے کی طمع میں مورچہ چھوڑ کر تتر بتر ہو گیا تو میدان جنگ کی ہوا پلٹ گئی اور فتح ہوتے ہوتے شکست ہو گئی۔ پس یہ جو کچھ ہوا دشمنوں کی طاقت و کثرت سے نہیں ہوا جس سے منافق تمہیں ڈرا رہے ہیں بلکہ تمہاری نافرمانی اور بے ہمتی سے ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دشمنوں کی طاقت و کثرت سے مرعوب ہو بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ اپنے اندر صبر اور تقوے کی سچی روح پیدا کرو۔

يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا	چھا گئی تھی ، لیکن تم میں ایک
لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ	دوسرا گروہ تھا جسے اس وقت
لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ	بھی اپنی جانوں ھی کی پڑی تھی
شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ	اور اللہ کی جناب میں عہد
قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ	جاھلیت کے سے ظنون و اوھام
لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ	رکھتا تھا . اس گروہ کے لوگ
الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ ۚ	کہتے تھے : جو کچھ ھوا اس
وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ	میں ھمارے اختیار کی کیا بات
صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ	تھی (یعنی ھمارے بس کی
قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ ۢ	بات ھوتی تو ھم کچھ کرتے).
بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞ ۱۵٤	(اے پیغمبر !) تم ان لوگوں سے

کہہ دو : (اس معاملے ھی پر کیا موقوف ھے) ساری باتیں اللہ ھی کے اختیار میں ھیں (لیکن اللہ ھی نے ھر نتیجے کے لیے اس کے اسباب بھی مقرر کردیے ھیں) . اصل یہ ھے کہ جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ھے وہ تم پر ظاھر نہیں کرتے . ان کے

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ

پهر (دیکهو!) ایسا هوا که الله نے (ابتری و پریشانی کے) غم وافسوس کے بعد تم پر بے خوفی کی خود فراموشی طاری کردی (یعنی یکایك تمهارے دل اس طرح مطمئن هو گئے که خوف و هراس کا احساس تك باقی نه رها). یه حالت ایك گروه پر

= اس میں تمهارا کیا قصور هے؟ اگر خدا فتح و نصرت دیتا تو ایسی حالت پیش هی کیوں آتی؟ قرآن کهتا هے: یه عهد جاهلیت (یعنی عرب کے قبل از اسلام زمانے) کے سے خیالات هیں اور ان دلوں میں نهیں گزر سکتے جو اسلام کی تعلیم سے روشن هوچکے هیں. بلا شبه فتح و نصرت الله هی کے هاتھ هے، لیکن وه فتح و نصرت انهیں کو دیتا هے جو صبر اور تقوے میں پکے هوتے هیں.

= چنانچہ احد کے حادثے نے یہ مقصد پورا کردیا.

بدر کی فتح اور تائید الہٰی کی بشارتوں نے بہت سے مسلمانوں میں ایک طرح کی بے پروائی اور غفلت پیدا کردی تھی. وہ سعی و تدبیر کی کاوشوں سے بے نیاز ہو گئے تھے اور سمجھنے لگے تھے ہم کوشش کریں یا نہ کریں ہر حال میں ہمارے لیے فتح ہی فتح ہے. اس طرح کی خام خیالیاں ابتدائی فتح مندیوں کے بعد پیدا ہو جایا کرتی ہیں. لیکن یہ ایک خطرناک حالت تھی. اس کا نتیجہ غفلت و غرور تھا اور ضروری تھا کہ اس کی نشو و نما روک دی جائے. پس احد کے تجربے نے مسلمانوں کو بتلا دیا کہ خدا کی تائید و نصرت کا وعدہ برحق ہے لیکن اس کے تمام کاموں کی طرح اس کی تائید و نصرت کے بھی سنن و قوانین ہیں اور ضروری ہے کہ انہیں کے مطابق نتائج بھی ظہور میں آئیں. جو جماعت کم زوری و غفلت میں مبتلا ہو جائے گی، صبر و ثبات میں پوری نہیں اترے گی، اطاعت و نظام میں کچی ہوگی وہ کبھی خدا کی تائید و نصرت کی مستحق نہیں ہوسکتی.

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پہلے بھی اس مصلحت کی طرف اشارہ کیا تھا کہ " و لیعلم اللہ الذین اٰمنوا و یتخذ منکم شھداء " اور یہاں بھی فرمایا " و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم و لیمحص =

کہنے کا اصلی مطلب یہ ھے کہ اگر اس معاملے میں ہمارے لیے (فتح و کامرانی میں سے) کچھ ہوتا تو میدان جنگ میں نہ مارے جاتے. (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو: اگر تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوتے جب بھی جن کے لیے مارا جانا تھا وہ گھر سے ضرور نکلتے اور اپنے مارے جانے کی جگہ پہنچ کر رہتے. اور (جنگ احد میں جو کچھ پیش آیا تو اس میں طرح طرح کی مصلحتیں پوشیدہ تھیں. ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کو منظور تھا جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ہوا ھے اس کے لیے تمہیں آزمایش میں ڈالے اور جو کدورتیں تمہارے دل میں پیدا ہوگئی تھیں انہیں پاك و صاف کر دے. اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ھے جو انسان کے دلوں میں پوشیدہ ہوتا ھے ١٥٤.

١٥٤ - (م) جس طرح جنگ بدر کی فتح مندی سے مسلمانوں کی تربیت مد نظر تھی اسی طرح جنگ احد کی عارضی شکست میں بھی تربیت کا پہلو پوشیدہ تھا. ایك دوڑنے والے کی مشق کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہوتا کہ بے روك دوڑتا چلا جائے، بلکہ اس کی بھی ضرورت ہوتی ھے کہ ایك دو مرتبہ گر کر گرنے اور سنبھلنے کا سبق بھی سیکھ لے. بدر کی فتح مندی نے استعداد و سعی کی برکتیں دکھلا دی تھیں، ضرورت تھی کہ اب کم زوری و تغافل کے نتائج کا بھی تجربہ ہوجائے. =

عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ — تو ان کی اس لغزش کا باعث

١٦ ع ٧ حَلِيْمٌ ع ١٥٥ — صرف یہ تھا کہ بعض کمزوریوں

کی وجہ سے جو انھوں نے پیدا کرلی تھیں شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے . (یہ بات نہ تھی کہ ان کے ایمان میں فتور آ گیا ہو . بہرحال) یہ واقعہ ہے کہ خدا نے ان کی یہ لغزش معاف کر دی . وہ یقینا بخش دینے والا (اور انسان کی کمزوریوں کے لیے) بہت بردبار ہے ١٥٥ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — مسلمانو ! (دیکھو) ان لوگوں

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا — کی طرح نہ ہوجاؤ جنھوں نے

وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا — کفر کی راہ اختیار کی ہے

فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ — اور جن کا شیوہ یہ ہے کہ اگر

كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا — ان کے بھائی بند سفر میں گئے

قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ — ہوں یا لڑائی میں مشغول

حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَ اللّٰهُ — ہو گئے ہوں اور انھیں موت

يُحْیٖ وَ يُمِيْتُ ۭ وَ اللّٰهُ بِمَا — پیش آجائے تو کہنے لگتے ہیں

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ١٥٦ — " اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ	تم میں سے جن لوگوں نے اس
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ لا اِنَّمَا	دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ	جس دن دونوں لشکر ایک
مَا كَسَبُوْا ج وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ	دوسرے کے مقابل ہوے تھے

= ما فی قلوبکم ‘‘ (یہ اس لیے ہوا تا کہ تمہارے دلوں میں جو کدورتیں پیدا ہو گئی تھیں ان سے تمہیں پاك و صاف کر دیا جائے) .

(ن) سچا مومن وہ ہے جو موت سے نہیں ڈرتا اور کبھی اس ڈر سے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا . وہ کہتا ہے : موت سے تو کسی حال میں مفر نہیں ، پھر کیوں نہ اس موت کا استقبال کیا جائے جو حق کی راہ میں پیش آئے اور جس کا نتیجہ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ہو .

لیکن جن لوگوں کے دل ایمان سے محروم ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ راہ حق میں لوگوں کو موت پیش آ گئی تو کہتے ہیں : اگر ان لوگوں نے یہ راہ اختیار نہ کی ہوتی تو کیوں اس نتیجے سے دوچار ہوتے ؟ گویا موت صرف جنگ ہی میں آسکتی ہے ، جو آدمی اپنے گھر میں بیٹھا رہے گا وہ کبھی مرنے والا نہیں .

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ ۱۵۹

(اے پیغمبر!) یہ خدا کی بڑی ھی رحمت ھے کہ تم ان لوگوں کے لیے اس قدر نرم مزاج واقع ہوئے۔ اگر تم سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے (ان کے دل تمہاری طرف اس طرح نہ کھنچتے جس طرح اب بے اختیار کھنچ رہے ھیں)۔ پس ان لوگوں کا قصور معاف کردو اور اللہ سے بھی ان کے لیے بخشش طلب کرو۔ نیز اس طرح کے معاملات میں (یعنی امن و جنگ کے معاملات میں) ان سے مشورہ کرلیا کرو۔ پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کرلیا تو چاھیے کہ خدا پر بھروسا کرو (اور جو کچھ ٹھان لیا ھے اس پر کاربند ہوجاؤ)۔ یقینا اللہ انھیں لوگوں کو دوست رکھتا ھے جو اس پر بھروسا کرنے والے ھیں ۱۵۹۔

---

۱۵۹ – (س) اس سلسلے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ =

اور ہمارے پاس ٹھیرے رہتے تو کاھے کو مرتے یا مارے جاتے ! "
حالانکہ ایک خدا پرست کے دل میں کبھی ایسے خطرات نہیں
گزر سکتے . (اور یہ بات جو تمہیں کہی گئی تو اس لیے کہی
گئی) تاکہ اللہ اس بات کو (یعنی تمہارے دلوں کی بے خوف
اور ایمان کی مضبوطی کو) منکرین حق کے دلوں کے لیے داغ
حسرت بنادے (کہ کسی حال میں بھی تمہیں کم زور اور بے همت
نہ کر سکیں . یاد رکھو !) اللہ ھی کے ھاتھ موت اور زندگی
کا سر رشتہ ھے اور تم جو کچھ کرتے ھو اس کی نگاہ سے
چھپا نہیں ١٥٦ .

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ ١٥٧

اور (دیکھو !) اگر تم اللہ کی
راہ میں قتل ھو گئے یا اپنی
موت مر گئے تو اللہ کی طرف
سے جو رحمت و بخشش تمہارے حصے میں آئے گی یقینا وہ ان
تمام چیزوں سے بہتر ھے جن کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے ھیں ١٥٧ .

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ١٥٨

اور (یاد رکھو !) خواہ تم اپنی
موت مرو یا مارے جاؤ ھر
حال میں ھونا یہی ھے کہ اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے ١٥٨ .

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶۰

(مسلمانو!) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکے، لیکن اگر وہی تمہیں چھوڑ بیٹھے تو (بتلاؤ!) کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا مددگار ہوسکتا ہے؟ (یقین کرو!) صرف اللہ ہی کی ذات ہے پس جو مومن ہیں وہ اسی پر بھروسا رکھیں ۱۶۰

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۱

اور (دیکھو!) خدا کے نبی سے یہ بات کبھی نہیں ہوسکتی کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے میں) کسی طرح کی خیانت کرے (کیونکہ جو نبی ہوگا وہ خائن نہیں ہوسکتا). اور جو کوئی خیانت کرتا ہے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ہے اسے (دنیا میں لوگوں کی نظروں سے کتنا ہی چھپائے لیکن) قیامت کے دن (نہیں چھپاسکے گا) وہ اس کے ساتھ آئے گی.

= و سلم سے خطاب موعظت اور منصب امامت کی بعض اصولی مہمات :

١ – یہ اللہ کی بڑی ھی رحمت ھے کہ تمہارے دل میں نرمی اور مزاج میں سر تا سر شفقت ھے۔ اگر ایسا نہ ھوتا تو لوگوں کے دل تمہاری طرف بے اختیار نہ کھنچتے جس طرح اب کھنچ رھے ھیں ۔

٢ – جنگ احد میں ایک گروہ کی لغزش بڑی ھی سخت لغزش تھی ، تاھم تمہاری شفقت کا مقتضٰی یہی ھے کہ عفو و درگذر سے کام لو ۔

٣ – تمہارا طریقۂ کار یہ ھونا چاھیے کہ صلح و جنگ کا کوئی معاملہ بغیر مشورے کے انجام نہ پائے ۔

٤ – اس بارے میں دستور العمل یہ ھے کہ پہلے جماعت سے مشورہ کرو ، پھر مشورے کے بعد کوئی ایک بات ٹھان لو اور جب ایک بات ٹھان لی تو اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ ۔ شورٰی اپنے محل اور وقت میں ضروری ھے ، عزم اپنے محل اور وقت میں ۔ جب تک مشورہ نہیں کیا ھے فیصلہ و عزم کا سوال نہیں اٹھتا ، لیکن جب مشورے کے بعد عزم کر لیا گیا تو وہ عزم ھے اور کوئی رائے ، کوئی نکتہ چینی اور کوئی مخالفت اسے متزلزل نہیں کرسکتی ۔

امام کے لیے ضروری ھے کہ جماعت سے مشورہ کرے لیکن ساتھ ھی یہ بھی ضروری ھے کہ صاحب عزم ھو ۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ١٦٢ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٦٣

کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ہے (اور جو کام کرتا ہے اللہ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے) اس آدمی کی طرح ہوسکتا ہے جس نے (اپنی بد عملیوں سے اللہ کا غضب بٹورا اور جس کا ٹھکانا جہنم جیسا برا ٹھکانا ہوا؟ ۱۶۲ . (نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) اللہ کے نزدیک لوگوں کے (الگ الگ) مرتبے ہیں اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں وہ انہیں دیکھ رہا ہے ۱۶۳ .

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

بلا شبہ یہ اللہ کا مؤمنوں پر بڑا ہی احسان تھا کہ اس نے ایک رسول ان میں بھیج دیا جو انہیں میں سے ہے . وہ اللہ کی آیتیں سناتا ہے ، ہر طرح کی

پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلا ملنا ہے،
یہ نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی کی جائے ١٦١ .

١٦١ – (ع) مسلمانوں کی جماعت سے خطاب کہ جب پیغمبر اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ ہر معاملے میں تم سے مشورہ کر لیا کریں تو تمہارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ان کے تمام احکام و عزائم کی بے چون و چرا اطاعت کرو. وہ اللہ کے نبی ہیں اور ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ کا نبی خلق اللہ کی امامت و پیشوائی کے فرائض میں کسی طرح کی خیانت کرے.

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ دنیا میں سچے انسان کی زندگی جھوٹے انسان سے اپنی ہر بات میں اس درجہ مختلف ہوتی ہے کہ ممکن نہیں کسی طرح کا دھوکا ہوسکے. ایک بدکار آدمی بناوٹ سے اپنے آپ کو کتنا ہی نیک ظاہر کرے لیکن بناوٹ پھر بناوٹ ہے، کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور کر بیٹھے گا کہ اصلیت آشکارا ہوجائے گی.

تلاوت آیات، تزکیۂ قلوب اور تعلیم کتاب و حکمت جس وجود گرامی کے اعمال ہیں کیونکر ممکن ہے کہ ادائے فرض امامت میں کسی طرح کی خیانت کا اس سے ارتکاب ہو.

= پوری طرح کھل گیا . جنگ کے ابتدائی مشورے سے لے کر جنگ کے بعد تك کوئی موقع ایسا نہیں آیا که فتنه پردازی سے باز رہے ہوں . جب کثرت رائے سے یه بات قرار پائی که شہر سے باہر نکل کر مقابله کرنا چاہیے تو لوگوں کو بھکانے لگے که باہر نکل کر لڑنا موت کے منہ میں جانا ہے . جب ان سے کہا گیا که " اچھا ، شہر کی مدافعت کرو " تو لگے طرح طرح کے حیلے بہانے کرنے . کہتے تھے " ہمیں امید نہیں که لڑائی کی نوبت آئے ، اگر امید ہوتی تو ضرور تیاری کرتے " پھر جب لوگوں کی کم زوری اور نافرمانی سے فتح ہوتے ہوتے شکست ہوگئی تو انہیں فتنه و شرارت کا نیا موقع ہاتھ آ گیا . کبھی کہتے : یہ سب کچھ اسی لیے ہوا که ہماری بات نه مانی گئی . کبھی کہتے : روز روز کی لڑائیوں سے کیا فائدہ ؟ نجات اسی میں ہے که دشمنوں کو راضی کرلیا جائے . مقصود یه تھا که کسی نه کسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں مایوسی اور ہراس پیدا کردیں اور ان کی کوئی بات بھی ٹھیك طور پر بن نه سکے .

احد کے میدان سے جاتے ہوئے دشمن کہہ گئے تھے که " آیندہ سال پھر آئیں گے اور آخری فیصله کرکے جائیں گے " دوسرے سال جب وہ وقت آیا تو مسلمان =

النصف

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ ١٦٤

برائیوں سے پاك کرتا ھے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ھے . (اس نے ھدایت کی راہ ان پر کھول دی) حالانکہ اس سے پہلے گمراھی میں مبتلا تھے ١٦٤ .

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ١٦٥

جب (جنگ احد میں) تم پر مصیبت پڑی اور یہ مصیبت ایسی تھی کہ اس سے دوگنی مصیبت تمھارے ھاتھوں (بدر میں) دشمنوں پر پڑچکی ھے تو تم بول اٹھے : یہ مصیبت ھم پر کہاں سے آ پڑی؟ (اے پیغمبر !) ان لوگوں سے کہہ دو : (ھاں مصیبت تو ضرور آ پڑی ، مگر) خود تمھارے ھی ھاتھوں آئی . (اگر تم کمزوری نہ دکھاتے اور احکام حق کی اطاعت کرتے تو کبھی یہ مصیبت پیش نہ آتی . یاد رکھو !) اللہ کی قدرت سے کوئی بات باھر نہیں ھے ١٦٥ .

---

١٦٥ - (ف) جنگ احد کا معاملہ منافقوں کے لیے جو مخلص مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے زندگی بسر کر رھے تھے ایك فیصلہ کن آزمایش تھی . اس موقع پر ان کا نفاق =

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ١٦٦ وَلِيَعْلَمَ
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا
لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ١٦٧

اور (دیکھو!) دو گروھوں
کے مقابلے کے دن تمھیں جو کچھ
پیش آیا (یعنی جنگ احد میں
جو کچھ پیش آیا) تو اللہ ھی کے
حکم سے پیش آیا (کیوں کہ
اس نے فتح و شکست کا
قانون ایسا ھی ٹھیرا دیا ھے)
اور اس لیے پیش آیا تا کہ
ظاھر ھوجائے ایمان رکھنے
والے کون ھیں ١٦٦ . اور
نفاق والے کون ھیں (چنانچہ
منافقوں کا نفاق اس موقع پر
پوری طرح کھل گیا) . جب ان سے کہا گیا کہ ”آؤ! (وقت کا
فرض انجام دیں) یا تو اللہ کی راہ میں (باھر نکل کے) جنگ کرو

= تیار ھو کر باھر نکلے ، لیکن دشمنوں کا کوئی پتہ نہ تھا ، انھیں مکہ سے نکلنے کی جرأت ھی نہ ھوئی ۔ مسلمان چند دن انتظار کر کے خوش دل اور کام یاب واپس آ گئے ۔

لیکن اس موقع پر بھی منافقوں نے دشمنوں سے مل کر ھر طرح کی شرارتیں کیں ۔ دشمن چاھتے تھے کہ ڈر جانے کی ذلت ان کے حصے میں نہ آئے ، مسلمانوں کے حصے میں آئے اور یہ جبھی ھوسکتا تھا کہ مسلمان جنگ کے لیے آمادہ نہ ھوں ۔ چنانچہ مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کے لیے مخبر بھیجے گئے اور بہت سی جھوٹی افواھیں مشہور کر دی گئیں ۔ منافق انھیں پھیلاتے اور مسلمانوں کو سرگرمی سے باز رکھنا چاھتے ۔ یہاں ان تمام باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ھے اور منافقوں کو آخری مہلت دی گئی ھے کہ اپنی منافقانہ روش سے باز آجائیں ، ورنہ وقت آ گیا ھے کہ اللہ ان کے چہروں پر سے نفاق کا پردہ اٹھا دے گا ۔

ان آیات میں منافقوں کی جو نفسیاتی حالت دکھائی گئی ھے وہ کوئی مخصوص صورت حال نہیں ھے ۔ اگر غور کرو گے تو معلوم ھوجائے گا کہ جماعت کے کم زور اور مذبذب افراد ھمیشہ ایسی ھی صورت حال پیدا کر دیا کرتے ھیں ۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا	اور (اے پیغمبر!) جو لوگ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ	اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں
اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کی نسبت ایسا خیال نہ کرنا
يُرْزَقُوْنَ ۙ۱۶۹ فَرِحِيْنَ بِمَآ	کہ وہ مر گئے. نہیں، وہ زندہ
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ	ہیں اور اپنے پروردگار کے
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ	حضور اپنی روزی پا رہے
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ	ہیں ۱۶۹ . اللہ نے اپنے
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	فضل و کرم سے جو کچھ انہیں
يَحْزَنُوْنَ ۘ۱۷۰	عطا فرمایا ہے اس سے خوش حال

وقف لازم

ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (دنیا میں) رہ گئے ہیں اور ابھی ان سے ملے نہیں، ان کے لیے خوش ہو رہے ہیں کہ نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ۱۷۰ .

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے
وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ	عطیوں سے مسرور ہیں . نیز

یا (شہر میں رہ کر) دشمنوں کا حملہ روکو" تو کہنے لگے "اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے". یقین کرو جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو وہ کفر سے زیادہ نزدیک تھے بمقابلہ ایمان کے . یہ لوگ زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو فی الحقیقت ان کے دلوں میں نہیں ہے اور جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اس سے بے خبر نہیں ١٦٧ .

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞١٦٨

جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خود تو (جنگ کے وقت) اپنے گھروں میں بیٹھ رہے، لیکن اب اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں "اگر ہماری بات پر چلے ہوتے تو کبھی نہ مارے جاتے". (اے پیغمبر!) تم کہہ دو : اچھا ، اگر تم واقعی (اپنے اس خیال میں) سچے ہو تو جب موت تمہارے سرہانے آکھڑی ہو تو اسے نکال باہر کرنا (اور اپنی چترائی اور پیش بینی سے ہمیشہ زندہ رہنا) ١٦٨ .

(اور مقابلے کے لیے باھر نہ نکلو)" لیکن (بجاے اس کے کہ یہ بات سن کر وہ ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ھوگیا . وہ (بے خوف و خطر ھوکر) بول اٹھے " ھمارے لیے اللہ کا سہارا کافی ھے اور جس کا کارساز اللہ ھو تو کیا ھی اچھا اس کا کارساز ھے " ۱۷۳ .

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۷٤

پھر (ایسا ھوا کہ یہ لوگ بے خوف ھوکر نکلے اور) اللہ کی نعمت اور فضل سے شاد کام واپس آگئے ، کوئی گزند انھیں نہ چھوسکا . وہ اللہ کی خوشنودیوں کی راہ میں گام زن ھوے . (یہ اللہ کا فضل تھا) اور اللہ بڑا فضل رکھنے والا ھے ۱۷٤ .

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ
يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا
تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۷۵

(اور یہ جو دشمنوں کا بھیجاھوا ایك مخبر تمھیں بھکانا چاھتا تھا تو) یہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ شیطان تھا جو تمھیں اپنے ساتھیوں

١٧ ع ٨ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚۛ۞ ١٧١ | اس بات سے کہ انھوں نے
اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ | دیکھ لیا اللہ ایمان رکھنے والوں
وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ | کا اجر کبھی اکارت نہیں
اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛؕ لِلَّذِيۡنَ | کرتا ١٧١ . جن لوگوں نے
اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَ اتَّقَوۡا | اللہ اور اس کے رسول کی
اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۚ۞ ١٧٢ | پکار کا جواب دیا (اور جنگ

کے لیے تیار ہو گئے) باوجودیکہ (ایک برس پہلے جنگ احد کا) زخم کھا چکے تھے، سو (یاد رکھو!) ان میں جو لوگ نیک کردار اور متقی ہیں یقینا ان کے لیے (اللہ کے حضور) بہت بڑا اجر ہے ١٧٢.

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ | یہ وہ لوگ ہیں جن سے بعض
اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ | آدمی کہتے تھے "تم سے جنگ
فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ ق | کرنے کے لیے دشمنوں نے بہت
وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ | بڑا گروہ اکٹھا کرایا ہے، پس
الۡوَكِيۡلُ ۞ ١٧٣ | چاہیے کہ ان سے ڈرتے رہو

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١٧٧
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝١٧٨

جن لوگوں نے ایمان (کی پونجی) دے کر کفر کا سودا چکایا ھے تو وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے. ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناك عذاب تیار ھے ۱۷۷ .
اور یہ جو ھم ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے (زندگی اور سرو سامان زندگی کی مہلت دے کر) ڈھیل دے رھے ھیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتری ھے . نہیں . ھم انہیں ڈھیل دے رھے ھیں کہ (اگر بد عملیوں سے باز آنے والے نہیں تو) اپنے گناہ میں اور زیادہ (جواب دہ) ھو جائیں . اور بالآخر ان کے لیے رسوا کن عذاب ھے ۱۷۸ .

= دیکھنی چاھیے کہ آخر کی کام یابی کس کے حصے میں آتی ھے . عمل حق کے لیے بالآخر بقا ھے اور عمل باطل کے لیے بالآخر نیست و نابود ھو جانا .

سے ڈرانا چاھتا ھے . اگر تم ایمان رکھنے والے ھو تو شیطان کے ساتھیوں سے نہ ڈرو ، اللہ سے ڈرو (١٩٧) ١٧٥ .

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ١٧٦

(اے پیغمبر !) جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ رھے ھیں ان کی یہ حالت دیکھ کر تم آزردہ خاطر نہ ھونا . (یقین رکھو !) وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے (البتہ اپنے ھاتھوں خود اپنا نقصان کر رھے ھیں) . خدا چاھتا ھے کہ ان کے لیے آخرت (کی بخششوں اور نعمتوں) میں کوئی حصہ نہ رکھے (کیوں کہ اس کا قانون سعادت و شقاوت ایسا ھی ھے) اور بالآخر ان کے لیے بہت بڑا عذاب ھے ١٧٦ .

---

١٧٦ - (ص) حکمت الٰہی نے دنیا کا کارخانہ کچھ اس طرح چلایا ھے کہ یہاں نیکی اور بدی ، حق اور باطل ، عدالت اور ظلم دونوں کو مہلت ملتی ھے اور خدا کا قانون رحمت یہی ھے کہ زیادہ سے زیادہ مہلت اور ڈھیل دے پس اس بات سے دھوکا نہیں کھانا چاھیے ، یہ بات =

اب تمھارے لیے اصلاح حال کی آخری مہلت ھے) چاھیے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لے آؤ . اگر تم (اب بھی) ایمان لے آئے اور برائیوں سے بچے تو (یقین کرو!) تمھارے لیے اجر عظیم ھے ١٧٩ .

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	جن لوگوں کو اللہ نے اپنے
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	فضل و کرم سے مقدور دیا ھے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ	اور وہ مال خرچ کرنے میں
شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ	بخل کرتے ھیں تو وہ یہ
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	لیے کوئی بھلائی کی بات ھے .

١٧٩ – (ق) منافقوں کو بہت مہلت دی جاچکی ھے . اب وقت آگیا ھے کہ اللہ سچے مومنوں میں اور ان میں امتیاز کردے . باقی رھی یہ بات کہ اللہ اپنے کلام میں کیوں نام بنام منافقوں کا ذکر نہیں کردیتا تو یہ اس کی سنت کے خلاف ھے . اس کی سنت اس بارے میں یہی ھے کہ جو شخص اپنے فساد سے باز نہیں آئے گا خود اس کا فساد ھی اس کی بر وقت تشہیر کردے گا .

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ ایمان
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى	والوں کو اسی حالت میں
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ	چھوڑ رکھے جس حالت میں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	تم آج کل اپنے آپ کو پاتے ہو
عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	(کہ منافق اور مومن دونوں
يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص	ملے جلے زندگی بسر کر رہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ	ہیں)۔ وہ ضرور ایسا کرے گا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا	کہ ناپاک کو پاک سے الگ
فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ١٧٩	کردے (اور منافق مومنوں

سے الگ پہچان لیے جائیں) ۔ اور خدا کے کاموں کا یہ ڈھنگ بھی نہیں کہ وہ (اس بارے میں) تمہیں غیب کی خبریں دے دے (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں نفاق پوشیدہ ہے ان کے نام ظاہر کردے) ۔ لیکن ہاں، وہ اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو چاہتا ہے اس بات کے لیے چن لیتا ہے (اور انہیں جو کچھ بتلانا ہوتا ہے بتا دیتا ہے ۔ سو اس بارے میں بھی وہ جو کچھ چاہے گا اپنے رسول کو بتا دے گا) ۔ پس (اے گروہ منافقین!

قریب ہے کہ جو بات انھوں نے کہی ہے ہم ان کے لیے لکھ دیں (یعنی یہ انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت کی ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کو محتاج کہتے ہیں تو عن قریب اس کی پاداش میں یہ خود محتاج اور تباہ حال ہوجائیں) اور ان کا نبیوں کو نا حق قتل کرنا (کہ ان کے نامۂ اعمال کی سب سے بڑی شقاوت ہے) اور (اس وقت جب اس شقاوت کا نتیجہ پیش آئے گا تو) ہم کہیں گے : اب (پاداش عمل میں) عذاب جہنم کا مزہ چکھو ۱۸۱ .

۱۸۱ – سلسلۂ بیان کا وہ حصہ جو جنگ احد کے ذکر سے شروع ہوا تھا یہاں ختم ہوتا ہے اور وہی بیان پھر چھڑ جاتا ہے جو اس ذکر سے پہلے تھا یعنی اہل کتاب سے مخاطبہ اور دعوت حق کی فتح مندی کا اعلان . چوں کہ احد کے بیان میں منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تھا اور منافقوں کا گروہ زیادہ تر یہودیوں کا گروہ تھا ، اس لیے سلسلۂ بیان خود بخود اہل کتاب کی طرف مڑ گیا ہے .

ہر دعوت کے ابتدائی عہد کی طرح اسلام کا ابتدائی عہد بھی تنگی و سختی کا عہد تھا اور خدمت خلق کے لیے مال کی ضرورت برابر پیش آتی رہتی تھی . منافقوں پر یہ بات شاق گزرتی جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے . وہ کہتے: یہ جو بار بار خدا کے نام پر مال طلب کیا جا رہا ہے =

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ١٨٠

١٨
ع
٩

نہیں، وہ تو ان کے لیے بڑی ھی برائی ھے. قریب ھے که قیامت کے دن یه مال و متاع جس کو بٹورنے کے لیے وہ بخل کر رھے ھیں ان کے گلوں میں (عذاب کا) طوق بنا کر پہنا دیا جائے. اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب الله کی میراث ھے اور تم جو کچھ کرتے ھو اس کے علم سے مخفی نہیں ١٨٠.

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ١٨١

بلا شبه، الله نے ان لوگوں کا کہنا سن لیا ھے جنھوں نے یه بات کہی که "الله محتاج ھے اور ھم دولت مند ھیں (که بار بار اس کے نام پر ھم سے مال طلب کیا جاتا ھے؟)" سو

ربع

١٨٠ – (ر) منافقوں پر جنھوں نے مصلحت وقت دیکھ کر دعوت اسلام کا ساتھ دیا تھا راہ حق میں مال و دولت کا خرچ کرنا بہت شاق گزرتا تھا. وہ خود بھی بخل کرتے تھے اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے تھے. یہاں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ھے.

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ	عہد لے چکا ہے کہ ہم کسی
وَ بِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ	رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک
قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ	وہ ہمارے پاس ایسی قربانی
صٰدِقِيْنَ ۞ ۱۸۳	نہ لائے جسے آگ کھالیتی ہو"

تو تم ان سے کہہ دو: (اگر تمہارے رد و قبول کی کسوٹی یہی ہے تو بتاؤ) مجھ سے پہلے اللہ کے کتنے ہی رسول سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور اس بات کے ساتھ آئے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو (یعنی سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ). پھر اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو کیوں تم (نے انہیں قبول نہیں کیا اور کیوں ایمان لانے کی جگہ) انہیں قتل کرتے رہے؟ ۱۸۳.

۱۸۳ - مدینہ کے علماء یہود جب دعوت اسلام کے خلاف تمام دلیلوں میں ہار چکے تو آخر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر یہ بات نکالی کہ ہمیں تورات میں سوختنی قربانی کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے ہم اسی نبی کو سچا مانیں گے جو سوختنی قربانی کے عمل کے ساتھ آیا ہو.

سوختنی قربانی سے مقصود یہ ہے کہ یہودی جانوروں کی قربانی کرکے ان کا گوشت آگ میں جلا دیا کرتے تھے، =

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ	تم جو کچھ اپنے ھاتھوں اپنے
وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ	لیے مہیا کرچکے ھو یہ اسی
لِّلْعَبِيْدِ ۚ ١٨٢ اَلَّذِيْنَ	کا نتیجہ ھے ، ورنہ اللہ کے لیے
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ	تو یہ بات کبھی نہیں ھوسکتی
اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى	کہ اپنے بندوں کے لیے
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ	ظلم کرنے والا ھو ١٨٢ . جو
النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ	لوگ کہتے ھیں " اللہ ھم سے

= تو کیا خدا محتاج ھوگیا ھے اور ھمارے پاس ذخیرے بھرے پڑے ھیں کہ برابر لٹاتے ھی رھیں .

خدا نے ان کا قول یہاں نقل کیا ھے اور چوں کہ منافقوں میں زیادہ تر وھی لوگ تھے جو یہودیت چھوڑ کر مسلمان ھوے تھے اور یہودیت ان کے دلوں میں بسی ھوئی تھی ، اس لیے ایك ایسی بات کی طرف اشارہ کر دیا ھے جو یہودی گمراھی کی سب سے بڑی شقاوت رہ چکی ھے یعنی " و قتلهم الأنبياء بغير حق " خدا کے نبیوں سے ان کا سرکشی کرنا اور ان کے قتل میں بے باك ھوجانا .

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝١٨٥

تمہارے اعمال کا بدلا ملنا ھے وہ قیامت ھی کے دن پورا پورا ملے گا. اس دن جو شخص آتش دوزخ سے ھٹا دیا گیا اور جنت میں داخل ھوگیا تو کام یابی اسی کی کام یابی ھوئی. اور دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ (خواھشوں اور ولولوں کی کام جوئیوں کا) کارخانۂ فریب ھے ١٨٥ .

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ قف وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝١٨٦

(یاد رکھو!) ایسا ھونا ضروری ھے کہ تم جان و مال کی آزمایشوں میں ڈالے جاؤ. یہ بھی ضرور ھونا ھے کہ اھل کتاب اور مشرکین عرب سے تمہیں دکھ پہنچانے والی باتیں بہت کچھ سننی پڑیں. اگر

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ (اے پیغمبر !) یہ لوگ اگر
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ آج تمہیں جھٹلا رہے ہیں تو
بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ (یہ کوئی ایسی بات نہیں
وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۞ ١٨٤ جو تمہارے ہی ساتھ ہوئی ہو)

تم سے پہلے کتنے ہی رسول ہیں جو (اسی طرح) جھٹلائے گئے باوجودیکہ (سچائی کی) روشن دلیلیں ، (حکمت و موعظت کے) صحیفے اور (شریعت کی) روشن کتاب ان کے ساتھ تھی ١٨٤ .

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ (مسلمانو ! یاد رکھو) ہر جان
وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ کے لیے (بالآخر) موت کا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ مزہ چکھنا ہے اور جو کچھ

= چنانچہ تورات کی تیسری کتاب احبار کی پہلی فصل میں اس کا طریقہ بتفصیل بیان کیا گیا ہے . قرآن ان کا یہ اعتراض نقل کر کے کہتا ہے : اگر تمہاری قبولیت کا دار و مدار اسی بات پر ہے تو بتاؤ تم نے ان نبیوں کو کیوں قتل کیا جو بقول تمہارے سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ آئے تھے .

وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۞ ١٨٧

کچھ اس کتاب میں ھے) اسے لوگوں پر واضح کرتے رھنا اور ایسا نه کرنا که (بتانے اور اعلان کرنے کی جگه) چھپانے لگو . لیکن انھوں نے (یه عہد یوں پورا کیا که) کتاب الله پیٹھ پیچھے ڈال دی اور اسے تھوڑے داموں پر فروخت کر ڈالا (یعنی دنیا کے حقیر فائدوں کے لیے حق فروشی کرنے لگے) . پس کیا ھی برا وہ دام ھے جو (حق فروشی کے بدلے) حاصل کیا گیا ١٨٧ .

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ١٨٨

(اے پیغمبر !) جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ھو رھے ھیں اور چاھتے ھیں که ان کاموں کے لیے سراھے جائیں جو انھوں نے کبھی نہیں کیے تو تم ھرگز ایسا نه سمجھنا که وہ (آنے والے) عذاب سے بچے رھیں گے . نہیں ، یقینا ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ھے ١٨٨ .

١٨٨ – الله نے اھل کتاب کو اپنی کتاب کا حامل =

تم نے صبر کیا (یعنی مصیبتوں میں ثابت قدم رہے) اور تقوے
کا شیوہ اختیار کیا (یعنی احکام حق کی نافرمانی سے بچتے رہے)
تو بلا شبہ بڑے کاموں کی راہ میں یہ بڑے ھی عزم و ھمت کی
بات ھوگی (۱۹۸) ۱۸٦ .

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ	اور (دیکھو !) جب ایسا ھوا
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ	تھا کہ جن لوگوں کو کتاب
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز	دی گئی ھے ان سے خدا نے
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	اس بات کا عہد لیا تھا کہ (جو

۱۸٦ - پیروان دعوت حق سے خطاب کہ تم نے قیام حق کی خدمت عظیم اپنے سر لی ھے تو ضروری ھے کہ اس راہ کی تمام آزمایشوں سے بھی گزرنا پڑے . اھل کتاب اور مشرکین عرب دونوں تمھاری مخالفت میں کمر بستہ ھوگئے ھیں . وہ طرح طرح کی اذیتیں تمھیں پہنچائیں گے اور تمھیں برداشت کرنا پڑیں گی . تمھاری کام یابی کے لیے اصلی چیز صبر اور تقویٰ ھے . اگر تم نے صبر کیا اور تقوے کا سر رشتہ ھاتھ سے نہ دیا تو یقین کرو بالآخر فتح مندی تمھارے ھی لیے ھے .

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۱۹۱

وہ ارباب دانش جو کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ھوتے . کھڑے ھوں ، بیٹھے ھوں ، لیٹے ھوے ھوں (لیکن ھر حال میں اللہ کی یاد ان کے اندر بسی ھوتی ھے) جن کا شیوہ یہ ھوتا ھے کہ آسمان و زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ھیں . (اس ذکر و فکر کا نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ ان پر معرفت حقیقت کا دروازہ کھل جاتا ھے . وہ پکار اٹھتے ھیں) خدایا ! یہ سب کچھ جو تو نے پیدا کیا ھے سو بلاشبہ بے کار و عبث نہیں پیدا کیا ھے (ضروری ھے کہ یہ کارخانۂ ھستی جو اس حکمت و خوبی کے ساتھ بنایا گیا ھے کوئی نہ کوئی مقصد و غایت رکھتا ھو) . یقینا تیری ذات اس سے پاك ھے کہ ایك بے کار کام اس سے صادر ھو . خدایا ! ھمیں عذاب آتش سے (جو دوسری زندگی میں پیش آنے والا ھے) بچا لیجیو ۱۹۱ .

۱۸۹ تا ۱۹۱ - آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب =

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ع ١٨٩ اِنَّ فِيْ ١٩ ع ١٠
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ع ١٩٠

اور (دیکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے اور اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی بات باھر نہیں ١٨٩ . بلا شبہ آسمان و زمین کی خلقت میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رھنے میں ارباب دانش کے لیے (معرفت حق کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ١٩٠ .

= بنایا تھا اور ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے احکام کی تعلیم و تلقین اپنا فرض سمجھیں گے ، لیکن وہ طرح طرح کی گم راھیوں میں مبتلا ھو گئے اور عہد الٰہی فراموش کر دیا . باین ھمہ انہیں اب تک اھل کتاب ھونے کا گھمنڈ ھے . وہ چاھتے ھیں دنیا اس بات کے لیے انہیں سراھے جو نہ تو انھوں نے کی ھے اور نہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں .

ضمناً پیروان دعوت قرآن کو موعظت کہ اھل کتاب کی محرومی و شقاوت کا بڑا سبب یہی گم راھی ھے . پس ایسا نہ ھو کہ تم بھی اسی میں مبتلا ھو جاؤ .

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۱۹۲	خدایا! جس (بد بخت) کے لیے ایسا ہو کہ تو اسے دوزخ میں ڈالے تو بلا شبہ تو نے

اسے بڑی ہی خواری میں ڈالا اور (جس دن ایسا ہو گا تو اس دن) ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی مددگار نہ ہو گا ۱۹۲۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝۱۹۳	خدایا! ہم نے ایك منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ "لوگو! اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ" تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور

= اس کے نتائج اس زندگی میں پیش آئیں۔

جب یہ حقیقت ان پر کھلتی ہے تو ان کی روح خداپرستی کے جوش سے معمور ہوجاتی ہے۔ وہ خدا کے آگے بندگی و نیاز کا سر جھکادیتے ہیں اور اس سے بخشش و رحمت کے طلب گار ہوتے ہیں۔

= الله هی کے زیر فرمان ھے ۔ پس اگر وہ تمھیں کام را
و سر بلندی عطا فرمانا چاھے تو تمھاری راہ کون رو
سکتا ھے ؟

لیکن شرط کام یابی یہ ھے کہ راہ حق میں استوار رھو
حق کی معرفت و استقامت کا سرچشمہ الله کا ذکر او
کائنات خلقت میں تفکر ھے ۔

ذکر سے مقصود یہ ھے کہ الله کی یاد سے تمھارا د
خالی نہ رھے ۔

فکر سے مقصود یہ ھے کہ آسمان و زمین کی خلق
اور کائنات فطرت کے حوادث و مظاھر میں غور و فـ
کرتے رھو ۔

ذکر سے تمھارے دل کی غفلت دور ھوگی ۔

فکر سے تم پر حقیقت کی معرفت کے دروازے کھلتـ
جائیں گے ۔

جن لوگوں کے دل غفلت سے پاك ھوتے ھیں او
کائنات خلقت میں تفکر کرتے ھیں ان پر یہ حقیقت کھ
جاتی ھے کہ یہ تمام کارخانۂ هستی اور اس کا عجیب و غریـ
نظام بغیر کسی اعلیٰ مقصد اور نتیجے کے نہیں ھوسکتا او
ضروری ھے کہ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد بھی کو
دوسری زندگی ھو اور جو کچھ اس زندگی میں کیاجاتا ھے =

سَبِيلِىْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا	مرد هو خواه عورت ، تم سب
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	ايك دوسرے كى جنس هو
وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ	(اورعمل كے نتائج كا قانون
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا	سب كے ليے يكساں هے) .
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ	پس (ديكهو !) جن لوگوں نے
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ١٩٥	(راه حق ميں) هجرت كى ،

اپنے گهروں سے نكالے گئے ، ميرى راه ميں ستائے گئے اور پهر (راه حق ميں) لڑے اور قتل هوے تو (ان كے يه اعمال حق كبهى رايگاں جانے والے نهيں) . يقينى هے كه ميں ان كى خطائيں محو كردوں اور انهيں (نعيم ابدى كے) باغوں ميں پهنچا دوں جن كے نيچے نهريں به رهى هوں (اور اس ليے ان كى شادابى كبهى متغير هونے والى نهيں) . يه الله كى طرف سے ان كے اعمال كا ثواب هوگا اور الله هى هے جس كے پاس (جزاء عمل ميں) بهتر ثواب هے ١٩٥ .

---

١٩٥ - الله كا قانون يه هے كه وه كسى انسان كا عمل نيك ضائع نهيں كرتا . عمل حق ايك ايسى حقيقت هے جو ضائع هو هى نهيں سكتى . پس جو لوگ حق پرستى كى راه ميں =

ایمان لے آئے. پس خدایا! ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں مٹا دے اور (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ ہماری موت نیک کرداروں کے ساتھ ہو ۱۹۳.

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ۱۹۴

خدایا! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے اور (اپنے لطف و کرم سے) ایسا کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت و خواری نصیب نہ ہو. بلا شبہ تو ہی ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا ۱۹۴.

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ

(جب ارباب دانش کے فکر و عمل کی صدائیں یہ تھیں) تو ان کے پروردگار نے بھی ان کی دعائیں قبول کرلیں. (خدا نے فرمایا) بلا شبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا.

وہ ہمیشہ (نعیم و سرور کی) اس حالت میں رہیں گے۔ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے سو وہ نیک کرداروں کے لیے اچھائی اور خوبی ہی ہے ۱۹۸۔

وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۞ ۱۹۹

اور یقینا اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ ان پر نازل ہو چکا ہے سب کے لیے ان کے دل میں یقین ہے نیز ان کے دل اللہ کے آگے جھکے ہوے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرتے کہ خدا کی آیتیں تھوڑے داموں پر فروخت کرڈالیں۔ تو بلا شبہ (ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں) ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے۔ یقینا اللہ (کا قانون مکافات) اعمال کے حساب میں سست رفتار نہیں ۱۹۹۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مسلمانو! (اگر کام یابی حاصل

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ ١٩٦
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمِهَادُ ۝ ١٩٧

(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے
کفر کی راہ اختیار کی ہے
ان کا (عیش و کامرانی کے ساتھ)
ملکوں میں سیر و گردش کرنا
تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے ١٩٦ ۔

یہ جو کچھ ہے محض تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے (جو ان کے حصے میں آیا ہے)، بالآخر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور (جن کا ٹھکانا جہنم ہو تو) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ١٩٧ ۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ ١٩٨

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار
سے ڈرے (اور راست بازی
کی راہ اختیار کی) تو ان کے لیے
(بہشتی زندگی کے) باغ ہیں جن
کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی،

= طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں وہ یقین رکھیں کہ ان کے اعمال حق کے ثمرات کبھی ضائع ہونے والے نہیں ۔

= کوئی کھٹکا نہیں . وہ اپنی راست بازی و نیك عملی کا اجر ضرور پائیں گے اور خدا کا قانون محاسبۂ اعمال میں سست رفتار نہیں .

(ج) پیروان دعوت قرآن کے لیے دستور العمل یہ ھے کہ صبر کریں، راہ عمل میں ایك دوسرے کے ساتھ بندھ جائیں اور ھر حال میں اللہ سے ڈرتے رھیں . اگر انھوں نے ایسا کیا تو کامیابی انھیں کے لیے ھے .

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ع ٢٠٠

٢٠ ع ١١

کرنی چاهتے هو تو ساری باتوں کا ما حصل یہ هے کہ) صبر کرو، ایك دوسرے کو صبر کی ترغیب دو، ایك دوسرے کے ساتھ بندھ جاؤ اور (هر حال میں) خدا سے ڈرتے رهو تا کہ (اپنے مقصد میں) کام یاب هو ٢٠٠.

---

١٩٧ تا ٢٠٠ – سورت کی ابتدا اس بیان سے هوئی تھی کہ خدا انسان کی روحانی سعادت کے لیے اپنا کلام نازل کرتا هے . اس کا قانون یہ هے کہ جو لوگ اسے قبول کرتے هیں سعادت و کام رانی پاتے هیں . جو شرارت و سرکشی سے مقابلہ کرتے هیں نامراد رهتے هیں . اسی سلسلۂ هدایت کے ما تحت "الکتاب" یعنی قرآن نازل هوا هے.

اب سورت کا اختتام بھی اسی بیان پر هو رها هے . یہ گویا سورت کے تمام بیانات کا ما حصل هے کہ :

(الف) دعوت قرآن کے مخالف کتنی هی سعی و تدبیر کریں اور بظاهر عارضی طور پر کتنے هی خوش حال نظر آئیں لیکن بالآخر هونا یہی هے کہ دعوت قرآن کام یاب هو .

(ب) اهل کتاب کی جو جماعتیں عرب میں دعوت حق کا مقابلہ کر رهی هیں ان سب کے لیے بالآخر نا مرادی هی هے . البتہ جو لوگ سچائی کی راہ اختیار کریں گے تو ان کے لیے =

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ١

بھی پیدا کر دیا (یعنی جس طرح مرد کی نسل سے لڑکا پیدا ہوتا ہے، لڑکی بھی پیدا ہوتی ہے). پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلادی (اور اس طرح تن تنہا ایك مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا). بس دیکھو! اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو، نیز قرابت داری کے معاملے میں بے پروا نہ ہوجاؤ. یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے ١.

١ – حکمت الٰہی کی یہ بڑی ہی کار فرمائی ہے کہ اس نے انسان کی پیدایش اور معیشت کا نظام کچھ اس طرح کا بنادیا کہ پہلے ایك فرد واحد سے وہ پیدا ہوتا ہے، پھر اس کی نسل سے بے شمار افراد پیدا ہوتے ہیں، پھر ہر فرد کی نسل سے الگ الگ سلسلے قائم ہوجاتے ہیں، پھر یہ سلسلے پھیلتے ہیں اور رفتہ رفتہ خاندانوں، قبیلوں، گروہوں اور بستیوں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں. اس صورت حال نے افراد کے باہمی اجتماع و اتحاد کے لیے صلہ رحمی یعنی نسلی قرابت کا رشتہ پیدا کر دیا ہے =

النساء - ٤

مدنيـة ، و هي مائـة و ست و سبعون اٰيـة

مدنی ، ۱۷۶ آیتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ

اے افراد نسل انسانی ! اپنے
پروردگار (کی نافرمانی کے
نتائج) سے ڈرو. وہ پروردگار
جس نے تمھیں اکیلی جان سے
پیدا کیا (یعنی باپ سے پیدا کیا)
(۱۹۹) اور اسی سے اس کا جوڑا

وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا	اور (دیکھو!) اگر (تم نکاح
فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ	کرنا چاہو اور) تمہیں اندیشہ ہو
لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ	کہ یتیم لڑکیوں کے معاملے میں
وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا	انصاف نہ کر سکو گے تو
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا	(انہیں اپنے نکاح میں نہ لاؤ،
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ	بلکہ) جو عورتیں تمہیں پسند
اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ۳	آئیں ان سے نکاح کر لو،

= یتیم بچے تھے. لہذا سب سے پہلے ان کے حقوق کا ذکر کیا گیا.

جو لوگ یتیموں کے نگران و محافظ ہوں انہیں چاہیے ان کا مال الگ رکھیں، اپنے مال کے ساتھ ملا کر نقصان نہ پہنچائیں.

ایسا نہ کرو کہ جو یتیم لڑکی تمہاری حفاظت میں ہو اس کی دولت پر قبضہ کرنے کے لیے اس سے نکاح کر لو اور پھر اسے نقصان پہنچاؤ. سرپرست اور محافظ کو چاہیے کہ اس بارے میں بے لاگ رہے.

وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ اور (دیکھو!) یتیموں کا مال
وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ (دیانت داری کے ساتھ) ان کے
بِالطَّيِّبِ ص وَ لَا تَاْكُلُوْٓا حوالے کر دو. ایسا نہ کرو کہ
اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ط اِنَّهٗ (ان کی) اچھی چیز کو (اپنی)
كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ ۲ ناکارہ چیز سے بدل ڈالو اور
ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر خورد برد کر لو. یقینا
ایسا کرنا بڑی ھی گناہ کی بات ھے ۲.

= سوسائٹی کا نظام اسی پر قائم ھے. اگر اس رشتے کے مؤثرات نہ ھوتے تو انسان کی زندگی میں انفرادیت کی جگہ اجتماعیت پیدا نہ ھوتی.

یہ رشتہ باھمی الفت و مساعدت کے جذبات پیدا کرتا اور ایك فرد کو دوسرے فرد کے ساتھ ملائے رکھتا ھے.

پس نظام معاشرت کی درستگی کے لیے ضروری ھے کہ صلہ رحمی کے حقوق کی حفاظت کی جائے.

صلہ رحمی کے حقوق خدا کے ٹھیرائے ھوے حقوق ھیں. جو شخص ان کی ادایگی میں کوتاھی کرتا ھے وہ احکام الٰھی سے سرتابی کرتا اور ظلم و معصیت کا مرتکب ھوتا ھے.

۲ – اس سلسلے میں سب سے زیادہ حفاظت کے مستحق=

فَكُلُوهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا ٭٤ هوں که یه ان کا حق ہے اور
جب تک ادا نہیں کرو گے ان کا حق تمہارے ذمے باقی رہے گا)
ہاں، اگر ایسا ہو که وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں
کوئی ہرج نہیں) تم بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو٤ .
وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اور (دیکھو!) مال و متاع کو
اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ خدا نے تمہارے لیے قیام
لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ (معیشت) کا ذریعه بنایا ہے .
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا پس ایسا نه کرو که کم عقل
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ٭٥ آدمیوں کے حوالے کر دو
(یعنی کم عمر اور نادان لڑکوں کے حوالے کر دو . اگر وہ کم سن
ہیں تو) ایسا کرنا چاہیے که ان کے مال میں سے ان کے کھانے
اور کپڑے کا انتظام کر دیا جائے اور نیکی اور بھلائی کی بات
انہیں سمجھا دی جائے٥ .

٥ – مال قیام زندگی کا ذریعه ہے . پس جب تک یتیم
بچے عاقل و بالغ نه ہو جائیں اور اپنے مفاد کی حفاظت
نه کر سکیں، مال و متاع ان کے قبضے میں نه دے دو .

(یعنی دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند آئیں نکاح کرلو .
ایك وقت میں) دو دو ، تین تین ، چار چار تك کر سکتے هو
(بشرطیکه ان میں انصاف کر سکو یعنی سب کے حقوق
ادا کرسکو اور سب کے ساتھ ایك هی طرح کا سلوك کرسکو) .
اگر تمهیں اندیشه هو که انصاف نهیں کر سکوگے تو پهر چاهیے
که ایك بیوی سے زیاده نه کرو یا پهر جو عورتیں (لڑائی کے
قیدیوں میں سے) تمهارے هاتھ آ گئی هیں (انهیں بیوی بنا کر رکهو) .
بے انصافی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا زیاده قرین ثواب هے
(بمقابلے اس کے که یتیم لڑکیوں کے حقوق کے لیے الله کے
حضور جواب ده هو) ٣ .

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ اور (دیکھو!) عورتوں کا مهر
نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ خوش دلی کے ساتھ ادا کر دیا
عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کرو (اگر وه یتیم اور لا وارث

٣ – ضمناً نکاح کا حکم که اگر ایك مرد استطاعت رکهتا هو
اور چاهے که ایك سے زیاده بیویاں رکھے تو چار تك
رکھ سکتا هے لیکن شرط یه هے که انصاف کرے یعنی
سب کے ساتھ یکساں سلوك کرے . اگر اندیشه هو
که انصاف نهیں کر سکے گا تو پهر ایك سے زیاده نهیں
کرنا چاهیے .

لے سکتا ھے مگر ٹھیك طریقے پر (یعنی بقدر احتیاج) . پھر جب ایسا ھو که ان کا مال ان کے حوالے کرو تو چاھیے که اس پر لوگوں کو گواہ کرلو . اور (یه نه بھولو که) محاسبه کرنے کے لیے الله کا محاسبه بس کرتا ھے ٦ .

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ ص وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا

ماں باپ اور رشته داروں کے ترکے میں ، تھوڑا ھو یا بہت ، لڑکوں کا حصه ھے . اور اسی

٦ ـ اس ڈر سے که اولاد بڑی ھوکر قابض ھوجائے گی یا یتیم بالغ ھوکر مطالبه کریں گے ، مال و دولت کو فضول خرچی میں اڑا دینا بہت بڑی معصیت ھے . مال و دولت ھر حال میں ایك امانت ھے اور تمہارا فرض ھے که دیانت داری سے اس کی حفاظت کرو .

سرپرست و محافظ اگر خوش حال ھوں تو اپنے خرچ کا بار یتیم کی امانت پر نه ڈالیں . اگر محتاج ھوں تو بقدر احتیاج لے سکتے ھیں .

حق دار کو اس کا حق دو تو اس پر لوگوں کو گواہ کرلو .

وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى	اور یتیموں کی حالت پر نظر
اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ	رکھ کر انہیں آزماتے رہو
اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا	(کہ ان کی سمجھ بوجھ کا کیا
فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ	حال ہے) یہاں تک کہ وہ نکاح
وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا	کی عمر کو پہنچ جائیں . پھر
وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ	اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو
كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ	ان کا مال ان کے حوالے کردو .
وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ	اور اس خیال سے کہ بڑے ہوکر
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ	مطالبہ کریں گے فضول خرچی
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا	کر کے جلد جلد ان کا مال
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ	کھا پی نہ ڈالو . (یتیموں کے
حَسِيْبًا ۝٦	سرپرستوں میں سے) جو

مقدور والا ہو اسے چاہیے (ان کے مال پر اپنے خرچ کا بار ڈالنے سے) پرہیز کرے . جو حاجت مند ہو وہ اس میں سے

میں رد وکد ہو تو) انہیں اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو (کیوں کہ وہ حاجت مند ہیں اور حاجت مندوں کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آنا چاہیے) ۸ .

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ ۹

اور لوگوں کو (اس بات سے) ڈرنا چاہیے کہ (کسی حق دار کے حق میں نا انصافی کی جائے) اگر وہ اپنے پیچھے ناتوان اولاد چھوڑ جائے تو انہیں ان کی طرف سے کیسا کچھ اندیشہ ہوتا (ایسا ہی دوسروں کے لیے بھی سمجھیں) . پس چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط ہو ۹ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ

جو لوگ یتیموں کا مال نا انصافی سے خورد برد کر لیتے ہیں تو

---

۸ – ورثہ تقسیم کرو تو جو لوگ دور کے رشتہ دار ہوں یا خاندان کے یتیم اور مسکین افراد ، انہیں فراموش نہ کرو. تقسیم میں ان کا حق نہ سہی ، لیکن پھر بھی حسب توفیق کچھ نہ کچھ دے دینا چاہیے

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧

طرح ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے (حق دار ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں) ۰ اور یہ حصہ (خدا کا) ٹھیرایا ہوا حصہ ہے ۷ .

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨

اور (دیکھو!) جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور (خاندان کے) یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہوجائیں تو چاہیے کہ میت کے مال میں سے انہیں بھی (حسب مقدور) تھوڑا بہت دےدو اور (اگر اس بارے

۷ – اسلام سے پہلے عام طور پر یہ عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ مال و جایداد کی وراثت میں لڑکیوں کا کوئی حصہ نہیں . اس گم راہی کا ازالہ کیا گیا اور یہ اصول قائم کردیا گیا کہ حق دار ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں .

فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ١١

دو تہائی ہو گا. اور اگر اکیلی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایك کو ترکے کا چھٹا حصه ملے گا . لیکن یه اس صورت میں ھے که میت کے اولاد ہو ، اگر اولاد نه هو اور وارث صرف ماں باپ ھی هوں تو

ماں کے لیے تہائی (باقی باپ کا) اگر (ماں باپ کے علاوه) میت کے ایك سے زیاده بھائی یا بہنیں بھی ھوں تو ماں کا حصه چھٹا ہو گا . لیکن یاد رھے ! میت نے جو کچھ وصیت کردی هو یا جو کچھ اس پر قرض ره گیا ہو اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یه حصے تقسیم ھوں گے . (دیکھو !) تمهارے باپ دادا بھی ھیں اور تمهاری اولاد بھی ھے (یعنی رشتے کے لحاظ سے اوپر کا بھی رشته ھے اور نیچے کا بھی) تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا رشته تم سے زیاده نزدیك ھے (اور کس کا حق زیاده

فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ
ع ١٢ ١ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۧ ١٠
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا
النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا
تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج

(وہ یاد رکھیں!) یہ اس کے سوا
کچھ نہیں ہے کہ اپنے پیٹ میں
آگ کے انگارے بھر رہے ہیں
اور قریب ہے کہ دوزخ میں
جھونکے جائیں۱۰. تمہاری اولاد
کے بارے میں اللہ تمہیں حکم
دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے
دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہو
(یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ
دوگنا ہونا چاہیے) . پھر اگر
ایسا ہو کہ لڑکیاں دو سے زیادہ
ہوں تو ترکے میں ان کا حصہ

---

۱۰ ـ جو لوگ یتیموں کے مال میں خیانت کرتے ہیں ان کے لیے عذاب آخرت کی سخت وعید ہے ۔

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ
الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
مِّنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ
رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

تمھارا (یعنی شوھر کا) حصہ
آدھا ھے، اگر اولاد ھو تو
چوتھائی. مگر یہ تقسیم اس کے
بعد ھوگی کہ جو کچھ وہ وصیت
کرگئی ھوں اس کی تعمیل
ھو جائے اور جو کچھ ان پر
قرض ھو ادا کر دیا جائے.
اور جو کچھ ترکہ تم چھوڑ جاؤ
(یعنی شوھر چھوڑ جائے) تو
اس کا حکم یہ ھے کہ اگر تم سے
اولاد نہ ھو تو بیویوں کا حصہ
چوتھائی ھوگا، اگر اولاد ھو تو
آٹھواں، جو کچھ تم وصیت

ہونا چاہیے، کس کا کم. اللہ کی حکمت ہی اس کا فیصلہ کرسکتی تھی. پس) اللہ نے حصے ٹھیرا دیے ہیں اور وہ (اپنے بندوں کی مصلحت کا) جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ١١.

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

تمھاری بیویاں جو کچھ ترکے میں چھوڑ جائیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ان سے اولاد نہ ہو تو

١١ – ترکے کی تقسیم اور حق داروں کے حصوں کا بیان:

اصل اس بارے میں یہ ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملنا چاہیے یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ہو.

میت نے جو کچھ وصیت کی ہو پہلے اس کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اسے ادا کر دینا چاہیے. اس کے بعد جو کچھ بچے اسے وارثوں میں تقسیم کردیا جائے. البتہ ضروری ہے کہ وصیت ٹھیک طور پر کی گئی ہو، اس غرض سے نہ کی گئی ہو کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کردیا جائے (٢٠٠).

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ۱۳

(یاد رکھو!) یہ اللہ کی (ٹھیرائی ہوئی) حد بندیاں ھیں ۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گا تو اللہ اسے (ابدی راحتوں کے) ایسے باغوں میں داخل کر دے گا جس کے نیچے

= نہ تو باپ ھو کہ اوپر کا رشتہ ھے ، نہ بیٹا ھو کہ نیچے کا رشتہ ھے ۔

ایسی میت کے وارثوں کی تین صورتیں ھوسکتی ھیں :

۱ - سگے بھائی بہن ھوں ۔

۲ - علاتی بہن بھائی ھوں یعنی باپ ایك لیکن مائیں مختلف ھوں ۔

۳ - اخیافی بھائی بہن ھوں یعنی ماں ایك ھو باپ مختلف ھوں ۔

یہاں تیسری صورت کا حکم بیان کیا گیا ھے ۔ پہلی اور دوسری صورت کا حکم سورت کی آخری آیات میں ھے ۔

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ	کر جاؤ اس کی تعمیل اور
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى	جو کچھ تم پر قرض رہ گیا ہو
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ	اس کی ادائیگی کے بعد. اور اگر
وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ	ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۟ؕ ۱۲	ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ

ہو (یعنی نہ تو اس کا باپ ہو نہ بیٹا) اور (دوسری ماں سے) اس کے بھائی یا بہن ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ بھائی بہن میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا. اور اگر (بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ایک تہائی میں سب برابر کے شریک ہوں گے، لیکن اس وصیت کی تعمیل کے بعد جو میت نے کر دی ہو، نیز اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو میت کے ذمے رہ گیا ہو بشرطیکہ (وصیت اور قرض سے) مقصود (حق داروں کو) نقصان پہنچانا نہ ہو. یہ (ترکے کی تقسیم کے بارے میں) اللہ کی طرف سے حکم ہے اور (یقین رکھو!) اللہ (بندوں کے مصالح) جاننے والا اور (ان کی کمزوریوں کے لیے اپنے احکام و قوانین میں) بہت بردبار ہے۱۲.

---

۱۲ – کلالہ کی میراث کا حکم:

کلالہ سے مقصود ایسا مرد یا ایسی عورت ہے جس کے=

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ	گواهی دے دیں تو پھر ایسی
سَبِيْلًا ۝١٥ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا	عورتوں کو گھروں میں بند
مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ	رکھو یہاں تک که موت ان
تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا	کی عمر پوری کردے یا الله ان
عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا	کے لیے کوئی دوسری راه پیدا
رَّحِيْمًا ۝١٦	کردے١٥. اور جو دو شخص

تم میں سے بد چلنی کے مرتکب هوں تو چاهیے که ان دونوں کو اذیت پهنچاؤ (یعنی انهیں پٹواؤ جس سے انهیں اذیت پهنچے). پهر اگر وه دونوں توبه کرلیں اور اپنی حالت سنوار لیں تو انهیں چهوڑ دو. بلا شبه الله بڑا هی توبه قبول کرنے والا اور رحمت رکهنے والا هے ١٦.

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	البته یاد رهے که الله کے حضور
يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ	توبه کی قبولیت انهیں لوگوں
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ	کے لیے هے جو برائی کی کوئی

١٥ – بدچلن عورتوں اور مردوں کی تعزیر کا حکم (٢٠١).

نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) . وہ (سرور و راحت کی) اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی ہی کام یابی ہے جو انہیں حاصل ہوگی ۱۳ .

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ
نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ص وَ لَهٗ
عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ع ۱٤

ع ۲ ۱۳

لیکن جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نا فرمانی کی اور اس کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں سے باہر نکل گیا تو (یاد رہے !) وہ (جنت کی ابدی راحتوں کی جگہ) آگ کے عذاب میں ڈالا جائے گا . وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا ۱٤ .

وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ
مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج
فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ
فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ

اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بد چلنی کی مرتکب ہوں تو چاہیے کہ اپنے آدمیوں میں سے چار آدمیوں کی اس پر گواہی لو . اگر چار گواہ

نه ھوئی) . اسی طرح ان لوگوں کی توبه بھی توبه نہیں ھے جو دنیا سے کفر کی حالت میں جاتے ھیں . ان تمام لوگوں کے لیے ھم نے دردناك عذاب تیار کر رکھا ھے (جو انھیں پاداش عمل میں پیش آئے گا) ١٨ .

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا يَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ
لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَآ
اٰتَيْتُمُوهُنَّ اِلَّآ اَنْ
يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ
وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
فَاِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسٰى
اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ
اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ١٩

مسلمانو! تمھارے لیے یه بات جائز نہیں که عورتوں کو (میت کی) میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضه کرلو . اور نه ایسا کرنا چاھیے که جو کچھ (مال و متاع) انھیں دے چکے ھو اس میں سے کچھ لے نکلنے کے لیے ان پر سختی کرو اور انھیں روك رکھو، الّا یه که وه علانیه بدچلنی کی مرتکب ھوئی ھوں . اور (دیکھو!) عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١٧

بات نادانی و بے خبری میں کر بیٹھتے ہیں اور فوراً توبہ کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کیے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آتا ہے اور وہ یقیناً سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۷ .

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٨

لیکن ان لوگوں کی توبہ توبہ نہیں ہے جو (ساری عمر تو) برائیاں کرتے رہے، لیکن جب ان میں سے کسی کے آگے موت آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا ”اب میں توبہ کرتا ہوں“ (ظاہر ہے کہ ایسی توبہ سچی توبہ

۱۷ – ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ سچی توبہ انہیں لوگوں کی توبہ ہے جو گناہ پر مصر نہ ہوں اور جن کا ضمیر گناہ کے بعد پشیمانی محسوس کرتا ہو .

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اور اگر تم (حسن معاشرت
مَّكَانَ زَوْجٍ لا وَّاٰتَيْتُمْ	کے ساتھ نباہ نہ کر سکو اور)
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا	ارادہ کر لو کہ ایک بیوی کو
تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ط	چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا	کرو گے اور پہلی بیوی کو تم نے
مُّبِيْنًا ۝ ٢٠	(چاندی سونے کا) ایک ڈھیر

بھی (مہر میں) دے دیا ہو تو بھی نہیں چاہیے کہ (اسے علیحدہ کرتے ہوے) اس میں سے کچھ واپس لے لو . کیا تم چاہتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو ۲۰.

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ	اور پھر یہ کیسے ہوسکتا ھے
اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ	کہ تم اسے واپس لو حالانکہ
وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا	تم دونوں ایک دوسرے کے
غَلِيْظًا ۝ ٢١	ساتھ شوھر اور بیوی کا ملنا

= کہ ایک بات تمھیں اچھی نہ لگے اور اسی میں تمھارے لیے بہتری و سعادت ہو .

میں نیکی اور انصاف ملحوظ رکھو۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تمھیں (کسی وجہ سے) وہ نا پسند ہوں تو (بے ضبط اور بے قابو نہ ہو جاؤ) عجب نہیں ایک بات تم نا پسند کرتے ہو اور اسی میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بھتری رکھ دی ہو ۱۹ ۔

۱۹ - عرب جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ جو نا انصافیاں کی جاتی تھیں ان میں ایک نا انصافی یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مر جاتا تو جس طرح اس کا مال و متاع اس کے وارثوں کے قبضے میں چلا جاتا اسی طرح اس کی بیویوں پر بھی وہ قابض و متصرف ہو جاتے ۔ نیز مختلف طریقوں سے عورتوں کو مجبور کیا جاتا کہ اپنا مہر چھوڑ دیں یا جو کچھ مال و متاع ان کے قبضے میں ہے مردوں کے قبضے میں چلا آئے ۔ یہاں اس طرح کی تمام نا انصافیوں سے روک دیا گیا ۔

عورتوں کے ساتھ تمھاری معاشرت نیکی و انصاف پر مبنی ہونی چاهیے ۔ ایسا نہیں کرنا چاهیے کہ محض ہواء نفس کے ہاتھ اپنی باگ دے دو اور اگر کسی وجہ سے بیوی پسند نہ آئے تو فوراً اسے چھوڑ کر دوسری کر لو ۔ اس طرح کی بے ضبط اور بے قابو طبیعتیں کبھی معاشرتی سعادت حاصل نہیں کرسکتیں ۔ اگر کسی وجہ سے بیوی تمھیں پسند نہیں تو صبر و برداشت سے کام لو ۔ بہت ممکن ہے =

وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ	تمہاری بھتیجیاں ، تمہاری بھانجیاں
وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	تمہاری دودھ پلانے والی مائیں
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ	(مائیں ، کیوں کہ جنھوں نے
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ	تمھیں دودھ پلایا وہ تمہاری ماں
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ	ھی کے برابر هو گئیں) ، تمہاری
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا	رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ	کے رشتے کی بہنیں) ، تمہاری
اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ	بیویوں کی مائیں ، تمہاری
اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا	بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ	تمہاری گودوں میں (پرورش
سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ	پاتی) ھیں (یعنی اگرچہ تمہاری
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ ۲۳	نسل سے نہیں ھیں لیکن جب

ان کی ماؤں سے تم نے نکاح کرلیا تو اس کی سابقہ اولاد بھی تمہاری ھی اولاد جیسی هوگی) البتہ یہ ضروری ھے کہ (عقد نکاح

مل چکے ہو اور تمہاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے
حقوق کے لیے) پکا قول و قرار کرا چکی ہیں ۲۱ ۔

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اور (دیکھو!) ان عورتوں کو
اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنہیں
مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تمہارے باپ نکاح میں لا چکے
٣ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ ہوں (جیسا کہ اسلام سے پہلے
ع ١٧ سَبِيْلًا ع ۲۲ عرب میں دستور تھا) . اس
(حکم کے نازل ہونے) سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا (آئندہ
کے لیے یاد رکھو!) یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی، مکروہ
و مردود شیوہ تھا اور برا دستور ۲۲ ۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ (دیکھو!) تم پر (نکاح کے لیے
وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ ان رشتوں کی عورتیں) حرام
وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ ٹھیرادی گئی ہیں: تمہاری مائیں،
وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں،
وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں

تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۞٢٤

ٹھیرا دیا گیا ھے . ان عورتوں کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر گزر چکا) تمام عورتیں تمہارے لیے حلال ھیں (تم ان سے نکاح کرسکتے ھو) بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رھنے کے لیے نہ کہ نفس پرستی کے لیے اپنا مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرو . پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ھے تو چاھیے کہ جو مہر ان کا مقرر ھوا تھا وہ ان کے حوالے کردو . اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضا مندی سے کوئی بات ٹھیر جائے (یعنی اس میں کمی بیشی منظور کرلے یا اس کا کوئی حصہ یا سب کچھ اپنی خوشی سے معاف کردے) تو ایسا کیا جاسکتا ھے . اس میں تم پر کوئی پکڑ نہ ھوگی . (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور ھر بات میں) حکمت رکھنے والا ھے ٢٤.

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ھو کہ (خاندانی) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کرسکتا ھے

کے بعد) زنا شوئی کا تعلق بھی ھوگیا ھو . اگر ایسا نہ ھوا ھو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرلینے میں کوئی پکڑ نھیں . تمھارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں (یعنی تمھاری بھوئیں) ، نیز یہ بات بھی حرام کردی گئی ھے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو (۲۰۲) . (اس حکم کے نزول سے) پہلے جو کچھ ھوچکا سو ھوچکا . اللہ بخش دینے والا اور (اپنے بندوں کے لیے) رحمت رکھنے والا ھے۲۳ .

و المحصنٰت – ٥

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ	اور (دیکھو !) وہ عورتیں بھی
اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ	تم پر حرام ھیں جو دوسروں
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ	کے نکاح میں ھوں . ھاں
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	(لڑائی کے قیدیوں میں سے)
اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ	جو عورتیں تمھارے قبضے میں
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۗ	آگئی ھوں (تو ظاھر ھے کہ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ	ان کے سابقہ نکاحوں کا اعتبار
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۗ	نھیں کیا جاسکتا) . یہ اللہ کی
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	طرف سے تمھارے لیے (قانون)

۲۳ – جن رشتوں میں باھم نکاح جائز نھیں ان کا بیان .

ایك دوسرے کی ھم جنس ھو (یعنی انسان ھونے کے لحاظ سے سب ایك ھی طرح کے انسان ھیں) . پس ایسی عورتوں کو ان کے سر پرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کردو . البته یاد رھے که وہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رھنے والی ھوں ، بد کار عورتیں نه ھوں اور نه ایسی ھوں که چوری چھپے بد چلنی کرتی رھتی ھوں . پھر اگر ایسا ھو که قید نکاح میں آنے کے بعد (ان میں سے کوئی عورت) بد چلنی کی مرتکب ھو تو اس کے لیے اس سزا سے آدھی سزا ھوگی جو (آزاد) بی بیوں کے لیے ھے . یہ حکم ان لوگوں کے لیے ھے جنھیں اندیشہ ھو که (نکاح نه کرلینے سے) نقصان اور برائی میں پڑ جائیں گے . اور اگر تم صبر کرو (اور بہتر وقت و حالت کا انتظار کرسکو) تو یه تمھارے لیے کہیں بہتر ھے . اور الله (انسانی کمزوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ھے۲۵ .

---

۲۵ - اسیران جنگ میں سے جو عورتیں تمھارے قبضے میں آ جائیں انھیں اس لیے حقیر و ذلیل نه سمجھو که وہ دوسری قوم کی عورتیں ھیں یا لڑائی میں قید ھو کر آئی ھیں . انسان ھونے کے لحاظ سے ھر آدمی دوسرے آدمی کا ھم جنس ھے اور انسانی برادری کا رشته سارے رشتوں سے زیادہ قابل لحاظ ھے . ان میں سے جو عورتیں =

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ
وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ
اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ
مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ
وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع ٢٥ ٤ ع ١

جو (لڑائی کے قیدیوں میں
سے) تمہارے قبضے میں آئی ہیں
اور مومن ہیں . اور (اس
بات میں کوئی ذلت اور عیب
نہ سمجھو کہ تم نے ایك ایسی
عورت سے نکاح کر لیا جو
لڑائی میں قید ھو کر آئی تھی
اور لونڈی بنالی گئی تھی. اصلی
چیز ایمان ھے اور) الله تمہارے
ایمانوں کا حال بہتر جاننے
والا ھے . (ھو سکتا ھے کہ
ایك مومن لونڈی ایمان کے
لحاظ سے بہتر درجہ رکھتی ھو
اور ایك شریف زادی ایمانی خصائل سے محروم ھو) اور تم سب

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ | اللہ چاهتا هے تم پر ان (کام یاب)
وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ | لوگوں کی راہ کھول دے
مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ | جو تم سے پہلے گزر چکے هیں
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٢٦ | اور انهیں کے طریقے پر تمهیں

بهی چلائے، نیز تم پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے. اور الله (تمهاری مصلحتوں کا) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکهنے والا هے ٢٦.

وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ | الله تو یه چاهتا هے که تم پر
عَلَيْكُمْ قف وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ | (اپنی رحمت کے ساتھ) لوٹ آئے
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ | (اور تم ان برائیوں سے تائب
تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝٢٧ | هو جاؤ جن میں مبتلا تهے)

لیکن جو لوگ (احکام حق کی جگه) نفسانی خواهشوں کے پیچهے پڑے هیں تو وه چاهتے هیں که تم راه اعتدال سے هٹ کر بهت دور جا پڑو ٢٧.

---

٢٦ و ٢٧ – یه تمام احکام جو تمهارے لیے ٹهیرا دیے گئے هیں تو ان سے مقصود یه هے که :=

مسلمان ھوگئی ھوں تم ان سے نکاح کرسکتے ھو ۔

نزول قرآن سے پہلے غلامی کی رسم تمام دنیا میں پھیلی ھوئی تھی ۔ ھر طاقت‌ور قوم کمزور قوم کے افراد کو غلام بنا لیتی اور ان کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوك کرتی ۔ قرآن نے اس بارے میں جو اصلاحات کیں انھیں دو قسموں میں بیان کیا جا سکتا ھے :

اولاً یہ کہ غلامی صرف اسیران جنگ میں محدود کر دی ۔ وہ بھی اس طرح کہ کم سے کم امکان اس کا باقی رکھا ۔ سورۂ محمد کی آیت ”فاما منّا بعد و اما فداء“ (٤٧ : ٤) کے ذریعے اعلان کردیا کہ اگر مصالح جنگ کے خلاف نہ ھو تو چاھیے کہ اسیران جنگ کو فدیہ لے کر یا احسان رکھ کر چھوڑ دیا جائے ۔

ثانیاً غلاموں کے حقوق کی رعایت پر اس قدر زور دیا اور ان کے لیے ایسے احکام و قوانین نافذ کیے کہ غلامی غلامی نہیں رھی ، بلکہ سوسائٹی کا ایك مساویانہ عنصر بن گئی ۔

چنانچہ یہاں اسی بات پر زور دیا گیا ھے ۔ لونڈیوں سے نکاح کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں ۔ انسان ھونے کے لحاظ سے سب برابر ھیں اور فضیلت کا معیار ایمان و عمل پر ھے ۔

رضامندی سے ملا جلا کاروبار هو (اور اپنے حصے کے مطابق هر شخص اپنا حق لے لے). اور (دیکھو!) اپنی جانوں کو هلاك نه کرو. الله تمهارے لیے رحمت رکھنے والا هے ۲۹.

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا	اور (یاد رکھو!) جو کوئی
وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ	ظلم و شرارت سے ایسا کرے گا
وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰	تو قریب هے که هم اسے آتش
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ	دوزخ میں ڈال دیں اور الله
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ	کے لیے یه کوئی مشکل بات
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	نهیں ۳۰. (دیکھو!) جن
وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱	بڑی بڑی برائیوں سے تمهیں روك

دیا گیا هے اگر تم ان سے بچتے رهو گے تو (همارے فضل و رحمت

۲۹ ـ معاشرتی زندگی کی سعادت حاصل نهیں هو سکتی اگر خاندان کے تمام افراد دیانت دار اور راست باز نه هوں. پس آپس میں ایك دوسرے کا مال ناجائز طریقے پر نه کھاؤ. هاں، اگر ملی جلی تجارت هو تو باهمی رضامندی سے هر آدمی اپنا حصه لے سکتا هے.

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ
عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ
ضَعِيْفًا ۞ ٢٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِكُمْ رَحِيْمًا ۞ ٢٩

اللہ چاہتا ہے (بے جا سختیوں
اور رکاوٹوں کی جگہ)
تمہارے لیے نرمی اور آسانی ہو
اور (واقعہ یہ ہے کہ) انسان
(طبیعت کا) کم زور پیدا کیا
گیا ہے ٢٨ . مسلمانو! ایک
دوسرے کا مال آپس میں ناحق
ناروا نہ کھاؤ . ہاں، اس صورت
میں کھا سکتے ہو کہ آپس کی

= ١ ـ فلاح وسعادت کی جس راہ پر تم سے پہلے نیک انسان چل چکے ہیں وہ تم پر بھی کھل جائے .

٢ ـ احکام معاشرت میں سختیاں اور جکڑبندیاں نہ ہوں ، سہولتیں اور آسانیاں ہوں .

٣ ـ جن معاشرتی برائیوں میں تم مبتلا تھے ان سے آیندہ تائب ہو جاؤ .

٤ ـ افراط و تفریط سے بچو اور نفس پرستی میں بے لگام نہ ہو جاؤ .

و نتائج میں) ان کا حصه ھے (دونوں اپنی اپنی جگه اپنے فرائض اعمال اور ان کے نتائج رکھتے ھیں) . اور چاھیے که (ھر حال میں) الله سے اس کی بخشایش کے طلب گار رھو . یقیناً وہ ھر بات کا علم رکھنے والا ھے ۳۲ .

۳۲ – نزول قرآن سے پہلے دنیا کا عالم گیر اعتقاد یه تھا که وجود انسانی کا کامل ظہور صرف مردوں ھی کی جنس میں ھوا ھے . عورتوں کی ھستی کوئی مستقل ھستی نہیں رکھتی . وہ صرف اس لیے بنائی گئی ھیں که مردوں کی کام جوئیوں کا ذریعه ھوں اور ان کی چاکری و پرستاری میں فنا ھو جائیں .

قرآن تاریخ عالم کی سب سے پرانی آواز ھے جو اس اعتقاد کے خلاف بلند ھوئی . وہ کہتا ھے : خدا نے نوع انسانی کو مرد اور عورت کی دو جنسوں میں تقسیم کر دیا ھے اور دونوں یکساں طور پر اپنی اپنی ھستی ، اپنے اپنے فرائض اور اپنے اپنے اعمال رکھتی ھیں . کارخانۂ معیشت کے لیے جس طرح ایک جنس کی ضرورت تھی ٹھیک اسی طرح دوسری جنس کی بھی ضرورت تھی . انسان کی معاشرتی زندگی کے لیے یه دو مساوی عنصر ھیں جو اس لیے پیدا کیے گئے ھیں که ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک مکمل زندگی پیدا کر دیں .

کا قانون یہ ہے کہ) ہم تمہاری لغزشوں اور غلطیوں کے اثرات تم پر سے محو کردیں گے اور تمہیں ایک ایسے مقام پر پہنچادیں گے جو عزت و خوبی کا مقام ہوگا ۳۱ ۔

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۳۲

اور (دیکھو !) خدا نے تم میں سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلے میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا !) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) ان کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات

۳۱ – اگر انسان بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرے تو رحمت الٰہی کا قانون یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور کمزوریاں اس کی پاکی و سعادت میں مخل نہیں ہوں گی اور وہ شرف و کرامت کا مقام حاصل کرلے گا ۔

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَ اهۡجُرُوۡهُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَ اضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡهِنَّ سَبِیۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیۡرًا ۞ ٣٤

نیز اس لیے که مرد اپنا مال (جو ان کی محنت سے جمع هوتا هے عورتوں پر) خرچ کرتے هیں. پس جو عورتیں نیك هیں ان کا شیوه یه هوتا هے که اطاعت شعار هوتی هیں اور الله کی حفاظت سے (جو انهیں حاصل هوجاتی هے) پوشیدگی اور غیبت میں بهی (شوهروں کے حقوق و مفاد کی) حفاظت کرتی هیں. اور جن بیویوں سے تمهیں سرکشی کا اندیشه هو تو (یه نهیں کرنا چاهیے که فوراً دل برداشته هوکر قطع تعلق کرلو، بلکه) چاهیے انهیں (پهلے نرمی و محبت سے) سمجهاؤ، پهر خواب گاه میں ان سے الگ رهنے لگو. اور (اس پر بهی نه مانیں تو) انهیں (بغیر نقصان پهنچائے بطور تنبیه کے) مار بهی سکتے هو. پهر اگر وه تمهارا کها مان لیں تو (سختی سے درگذرو اور) ایسا نه کرو که الزام دینے کے لیے راهیں ڈهونڈهنے لگو. (یاد رکهو!) الله سب کے اوپر اور سب سے زیاده بڑائی رکهنے والا موجود هے ٣٤.

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ع ٣٣

ع ٥ ٢

اور (دیکھو!) جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے حق دار ٹھیرا دیے ھیں، نیز جن (عورتوں سے) تمھارا عہد و پیمان (نکاح) بندھ چکا ھو (ان کا بھی ھم نے حصہ ٹھیرا دیا ھے) . پس چاھیے کہ جو کچھ جس کا حصہ ھو وہ اس کے حوالے کردو (اور یاد رکھو!) اللہ حاضر و ناظر ھے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں ۳۳ .

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

مرد عورتوں کی زندگی کے بندوبست کرنے والے ھیں (۲۰۳) اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر (خاص خاص باتوں میں) فضیلت دی ھے ،

= نہ ھوئیں اور مردوں کے کام ان کے حصے میں نہ آئے۔ وہ یقین کریں ان کے لیے بھی عمل و فضیلت کی ساری راھیں کھلی ھوئی ھیں ۔

اس کے بعد فرمایا کہ نیك عورتیں وہ ھیں جو اطاعت شعار ھوتی ھیں اور ظاھر و باطن ھر حال میں شوھروں کے مفاد کی حفاظت کرتی ھیں ۔

اگر عورت شوھر کے حقوق کی رعایت نہ کرے اور اطاعت شعاری کے دائرے سے باھر ھوجائے تو شوھر کو چاھیے اسے سمجھائے اور نرمی و سختی سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرے ۔

اگر ایسی صورت پیدا ھوجائے کہ اندیشہ ھو شوھر اور بیوی میں تفرقہ پڑجائے گا تو پھر چاھیے کہ خاندان کی پنچایت بٹھائی جائے ۔ پنچایت کی صورت یہ ھو کہ ایك آدمی مرد کے گھرانے سے چن لیاجائے ، ایك عورت کے ۔ دونوں مل کر اصلاح حال کی کوشش کریں ۔

اگر سرکشی عورت کی جانب سے ھو تو مرد کو اختیار دیا گیا تھا کہ نرمی و سختی کر کے سمجھائے بجھائے ۔ لیکن اگر قصور مرد کا ھو اور وہ خواہ مخواہ الزام عورت کے سر ڈال رھا ھو تو اس کا کیا علاج ؟

اس کا علاج پنچایت کا حکم دے کر کردیا گیا ۔ =

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝ ٣٥

اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو چاھیے کہ ایك پنچ شوھر کے کنبے میں سے مقرر کرو، ایك بیوی کے کنبے میں سے (اور دونوں اصلاح حال کی کوشش کریں). اگر دونوں پنچ (دل سے) چاھیں گے کہ صلح صفائی کرا دیں تو اللہ ضرور میاں بیوی میں باھم موافقت پیدا کر دے گا (اور ان کی کوشش رایگاں نہ جائے گی). بلا شبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ھر بات کی خبر رکھنے والا ھے ٣٥.

---

٣٤ و ٣٥ – البتہ اللہ نے دنیا میں ھر گروہ کو دوسرے گروہ پر خاص خاص باتوں میں فضیلت دی ھے اور ایسی ھی فضیلت مردوں کو بھی عورتوں پر ھے. مرد عورتوں کی ضروریات معیشت کے قیام کا ذریعہ ھیں، اس لیے سربراھی و کارفرمائی کا مقام قدرتی طور پر انھیں کے لیے ھو گیا ھے.

عورتیں اس خیال سے دل گیر نہ ھوں کہ وہ مرد =

کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں، یا (لونڈی غلام ہونے کی وجہ سے) تمہارے قبضے میں ہوں، احسان اور سلوک کے ساتھ پیش آؤ. اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے والے، ڈینگیں مارنے والے ہیں ٣٦ .

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ٣٧

جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے (خرچ کرنے کی جگہ) چھپا کر رکھتے ہیں. (یاد رکھو!) ان لوگوں کے لیے جو (ہماری نعمتوں کی) نا شکری کرتے ہیں ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ٣٧ .

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اور (ان لوگوں کو بھی خدا دوست نہیں رکھتا) جو محض لوگوں کے دکھانے کو (نام

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا	اور (دیکھو!) اللہ کی بندگی کرو
بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ	اور کسی چیز کو اس کے ساتھ
اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى	شریك نه ٹھیراؤ. اور چاھیے
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	که ماں باپ کے ساتھ، قرابت
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ	داروں کے ساتھ، یتیموں اور
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ	مسکینوں کے ساتھ، پڑوسیوں
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ	کے ساتھ، خواہ قرابت والے
اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ	پڑوسی ہوں خواہ اجنبی ہوں،
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ۝٣٦	نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں

= اگر قصور مرد کا ہوگا تو عورت کو پورا موقع مل جائے گا که اپنے گھرانے کے آدمی کے ذریعے حقیقت حال ظاہر کردے. اس حکم میں معاشرت کے اکثر احکام کی طرح خطاب مسلمانوں سے ہے. یه جماعت کا فرض ہے که باہمی نا اتفاقی کی صورت میں اصلاح حال کی کوشش کرے.

وَ مَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۞ ۳۹

ان لوگوں کا کیا بگڑتا تھا اگر یہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے اسے (خدا کی خوشنودی کے لیے) خرچ کرتے؟ اور اللہ تو ان کی حالت کی پوری خبر رکھتا ہے ۳۹ .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۞ ۴۰

(یاد رکھو!) اللہ (جزاء عمل میں) ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا (کہ عمل کے بدلے میں کسی طرح کی کمی ھو جائے یا کوئی بدلے سے محروم رہ جائے . اس کا قانون تو یہ ھے کہ) اگر ذرہ برابر بھی کسی نے نیکی کی ھے تو وہ اسے

= البتہ جو کچھ خرچ کرو اللہ کے لیے کرو، نام و نمود کے لیے نہ کرو . جو شخص نام و نمود کے لیے خرچ کرتا ھے وہ اللہ پر اور آخرت پر سچا ایمان نہیں رکھتا .

وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝٣٨

و نمود کے لیے) مال خرچ کرتے هیں ۔ وہ فی الحقیقت الله پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (کیوں که اگر الله پر سچا ایمان رکھتے تو کبھی ایسا نه کرتے که اسے چھوڑ کر انسانوں کے سامنے نمایش کرنی چاھتے) ۔ اور (دیکھو!) جس کسی کا ساتھی شیطان هوا تو کیا هی برا یه ساتھی ہے ۳۸ ۔

۳٦ تا ۳۸ – عموم شفقت واحسان اور اداء حقوق وفرائض کا حکم :

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوك کرو قرابت داروں کے حقوق سے غافل نه هو ۔ یتیموں ، مسکینوں ، مسافروں اور پڑوسیوں کی خبر گیری کرتے رهو ۔ پڑوسی خواہ قرابت دار هو خواہ اجنبی هو ، هر حال میں اچھے سلوك کا مستحق ہے ۔ اسی طرح جو لوگ تمهارے پاس بیٹھنے اٹھنے والے هوں ، نیز لونڈی غلام جو تمهارے قبضے میں هوں ، ان سب کے بھی تم پر حقوق هیں اور ضروری ہے که سب کے ساتھ محبت واحسان کا سلوك کرو ۔ بخل نه کرو ۔ خدا نے جو کچھ رزق و دولت عطا فرمائی ہے اس کے بندوں کی خدمت میں خرچ کرو ۔ جو شخص الله پر ایمان رکھتا ہے اس کا هاتھ انفاق فی سبیل الله سے کبھی نہیں رك سکتا ۔ =

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا
اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ
تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝٤٣

مسلمانو ! ایسا بھی نہ کرو کہ
تم نشہ میں ہو اور نماز کا ارادہ
کرو. نماز کے لیے ضروری
ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ
جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک
طور پر) اسے سمجھو . اور
اسی طرح جس کو نہانے کی
حاجت ہو تو وہ بھی جب تک
نہا نہ لے نماز کا قصد نہ کرے .
ہاں، راہ چلتا مسافر ہو (تو
وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا
ہے). اور اگر تم بیمار ہو یا سفر
میں ہو، یا تم میں سے کوئی

دو گنا کردے گا اور پھر اپنے پاس سے ایسا بدلا بھی عطا فرمائے گا
جو بہت بڑا بدلا ہوگا ٤٠ .

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ٤١

اور پھر (اے پیغمبر!) کیا حال ہوگا اس دن (یعنی قیامت کے دن) جب ہم ہر ایک امت سے
ایک گواہ طلب کریں گے (یعنی اس کے پیغمبر کو طلب کریں گے
جو اپنی امت کے اعمال و احوال پر گواہ ہوگا) اور ہم تجھے بھی
ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے طلب کریں گے ٤١ .

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ع ٤٢

٦ ع ٣

سو اس دن ایسا ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور رسول کے حکموں سے نا فرمان ہوگئے ہیں، وہ
(حسرت و ندامت سے) تمنا کریں گے کاش (وہ دھنس جائیں
اور) زمین ان کے اوپر برابر ہو جائے . اور اس دن وہ اللہ سے
(اپنی) کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے ٤٢ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ٤٤

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں) سے ایک حصہ دیا گیا تھا؟ کس طرح وہ (هدایت دے کر) گمراهی خرید رهے هیں اور چاهتے هیں تم بھی راہ سے بھٹک جاؤ ٤٤ ۔

= تیمم کا حکم: اگر پانی میسر نہ آئے یا بیماری مانع ھو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کر لو ، لیکن کسی حال میں بھی نماز ترک نہ کرو.

٤٤ – نماز کے ذکر کے بعد سلسلۂ بیان اهل کتاب کی طرف متوجہ ھوجاتا ھے اور پیروان دعوت حق پر یہ حقیقت واضح کی جاتی ھے کہ جس طرح اللہ نے تمهاری فلاح و سعادت کے لیے احکام شریعت نازل کردیے ھیں اسی طرح تم سے پہلے یہود و نصاریٰ کے لیے بھی نازل کردیے تھے. لیکن تم دیکھ رھے ھو کہ وہ راہ ھدایت سے منحرف ھوگئے. پس چاھیے کہ ان کی حالت سے عبرت پکڑو اور اخلاص و صداقت کے ساتھ احکام الٰہی پر کار بند ھو.

آدمی جائے ضرور سے فارغ ھوکر آئے ، یا ایسا ھوکہ تم نے عورت کو چھوا ھو (یعنی زنا شوئی کی بات ھوئی ھو) اور (وضو اور غسل کے لیے) پانی نہ ملے تو اس صورت میں چاھیے پاك زمین سے کام لو . (طریقہ اس کا یہ ھے کہ زمین پر ھاتھ مار کر) چہرے اور ھاتھوں کا مسح کرلو . بلا شبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخش دینے والا ھے۴۳ .

۴۳ - معاشرتی زندگی کے جو حقوق و فرائض بیان کیے گئے ھیں اگر تم چاھتے ھو کہ ان کی اخلاقی ذمہ داریوں سے عہدہ بر آھو تو چاھیے کہ خدا کے ذکر و عبادت سے اپنی ایمانی قوت مضبوط کرتے رھو . جو جماعت نماز کی حقیقت سے محروم ھوگئی یعنی عبادت کے خشوع و خضوع کا اس میں ذوق نہ ھوگا وہ کبھی عملی زندگی کی اخلاقی مشکلوں پر قابو نہیں پا سکتی .

اسلام کا جب ظہور ھوا تو عرب کے باشندے صدیوں سے شراب نوشی کے عادی ھورھے تھے . مشکل تھا کہ بہ یك دفعہ باز آجاتے . اس لیے بتدریج ممانعت کے احکام نازل ھوتے رھے . بالآخر قطعی طور پر اس کا استعمال حرام کردیا گیا . یہاں نماز کے وقت شراب نوشی سے بچنے کا جو حکم دیا گیا ھے وہ ابتدائی عہد کا ھے ، اس وقت تك شراب کی حرمت کا آخری اعلان نہیں ھوا تھا . =

يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝٤٦ ھیں . (چنانچه) کہتے ھیں

" سمعنا و عصینا " اور " اسمع غیر مسمع " اور " راعنا " (٢٠٤)
اگر یه لوگ (راست بازی سے محروم نه ھوتے اور ان شرارت آمیز
لفظوں کی جگه) " سمعنا و اطعنا " اور " اسمع " اور " انظرنا "
کہتے تو یه ان کے حق میں بہتر تھا اور درستگی کی بات تھی .
لیکن حقیقت یه ھے که ان کے کفر کی وجه سے ان پر الله کی پھٹکار
پڑ چکی ، پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا اور سب ایمان سے
محروم ھیں ٤٦ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اے وہ لوگو که تمھیں کتاب
اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا دی گئی تھی جو کتاب ھم نے
لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ (پیغمبر اسلام) پر نازل کی ھے
نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا اور جو اس کتاب کی تصدیق
عَلٰٓى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ کرتی ھوئی آئی ھے جو تمھارے
كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ ھاتھوں میں موجود ھے ، اس
وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ۝٤٧ پر ایمان لاؤ (اور انکار حق کے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫
وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ ٤٥
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا
فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو
اچھی طرح جانتا ہے۔ (تمہارے
لیے) اللہ کی دوستی اور اس
کی مددگاری کافی ہے ٤٥ ۔
(اے پیغمبر!) یہودیوں میں
کچھ لوگ ایسے ہیں (جن کا
شیوہ ہے) کہ لفظوں کو
ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیا
کرتے ہیں اور (جب تم سے
ملتے ہیں تو) اس خیال سے
کہ دین حق کے خلاف طعن
و تشنیع کریں، زبان مروڑ
مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے

يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ ٤٨ جائے (جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رھبان کو خدا کے ساتھ شریك ٹھیرالیا ھے) . ھاں ، اس کے سوا اور جتنے گناہ ھیں وہ چاھے تو بخش دے . اور (دیکھو!) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریك ٹھیراتا ھے تو یقینا وہ بہت بڑا گناہ کرتا ھوا (خدا پر) افترا پردازی کرتا ھے ٤٨ .

---

٤٨ - سورۂ آل عمران میں یہود و نصاریٰ کی سب سے بڑی گم راھی یہ بتائی تھی کہ انھوں نے اپنے مذھبی پیشواؤں کو ایسا مقدس اور با اختیار سمجھ رکھا ھے گویا وہ خدا کی خدائی میں شریك ھیں (٦٤ ، ٧٩). خدا کی خدائی میں شریك سمجھنے سے مقصود وہ اعتقاد ھے جو یہودیوں میں اپنے فقیھوں کی نسبت اور عیسائیوں میں پوپ اور پادریوں کی نسبت پیدا ھوگیا تھا یا جو کچھ وہ اپنے راھبوں اور فقیروں کی نسبت اعتقاد رکھتے تھے .

اس گم راھی کا نتیجہ یہ تھا کہ ھدایت کا سر رشتہ کتاب الٰہی کی جگہ چند انسانوں کے ھاتھ آ گیا تھا . وہ لوگوں کو اندھا بہرا بنا کر جس طرح چاھتے تھے اپنی نفسانی غرضوں کے لیے استعمال کرتے تھے . لوگوں نے اپنی سمجھ بوجھ سے کام لینا چھوڑ دیا تھا . توھم پرستی و جہالت میں =

شیوے سے باز آجاؤ) . اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ جب ایسا هوکه هم لوگوں کے چهرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے الٹادیں (یعنی انهیں ذلیل و خوار کردیں) یا ایسا هوکه جس طرح "سبت" (۲۰۵) والوں پر هماری پھٹکار پڑی تهی اسی طرح ان پر بهی پھٹکار پڑے . اور (یاد رکھو!) خدا نے جو کچھ فیصله کر دیا هے (یعنی قانون ٹهیرا دیا هے) وہ ضرور هوکر رهے گا ۴۷ .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ

الله یه بات کبهی بخشنے والا نهیں که اس کے ساتھ کسی دوسری هستی کو شریك ٹهیرایا

---

۴۶ و ۴۷ – یهود مدینه کی یه شقاوت که جب پیغمبر اسلام اور مسلمانوں سے ملتے تو ذو معنی اور مشتبه الفاظ کهه کر دل کا بخار نکالتے .

ضمناً مدینه کے یهودیوں کو انذار که اگر دین حق کی مقاومت سے باز نه آئے تو وہ وقت دور نهیں هے که دعوت حق کی فتح مندی ان کی ذلت و خواری کا آخری فیصله کردے گی . دنیا نے دیکھ لیا که یه اعلان حرف به حرف پورا هوا .

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ دیکھو ! یہ لوگ کس طرح
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى اللہ پر صریح بہتان باندھ رہے
٧ ع ٤ بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۠ ٥٠ ہیں ! (اس کا قانون تو یہ ہے
کہ پاکی و نجات کا دار و مدار ایمان و عمل پر ہے اور یہ کہتے ہیں
یہودیت کی گروہ بندی پر ہے). ان کی آشکارا گناہ گاری کے لیے
یہی ایک بات بس کرتی ہے ٥٠ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا (اے پیغمبر !) کیا تم ان
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ لوگوں کا حال نہیں دیکھتے
بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ يَقُوْلُوْنَ جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں)

= گروہ بندی کا گھمنڈ ہے. وہ ایمان و عمل کی روح سے محروم ہوچکے ہیں ، لیکن پھر بھی اپنے اہل کتاب اور بنی اسرائیل ہونے پر نازاں ہیں . وہ کہتے ہیں " ہم خدا کی چہیتی قوم ہیں اور آخرت کی نجات ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے ". جب کبھی کوئی جماعت دین کے سچے علم و عمل سے محروم ہوجاتی ہے تو ایسے ہی غرور باطل میں مبتلا ہوجاتی ہے .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان
اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ	لوگوں کی حالت پر نظر نہیں
مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ	کی جو اپنی پاکی کا گھمنڈ
فَتِيْلًا ۝ ٤٩	رکھتے ہیں؟ (یعنی اپنے

اہل کتاب ہونے کا بڑا گھمنڈ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں آخرت کی نجات تو صرف ہمارے لیے ہے) حالانکہ (اپنے منہ پاک بننے سے کوئی پاک نہیں ہوجاتا) یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے (برائیوں سے) پاک و صاف کرے اور (اس کا قانون تو یہ ہے کہ جزاء عمل میں) رائی برابر بھی کسی پر ظلم نہیں ہوگا ٤٩.

= غرق ہوگئے تھے اور انسان کی عقلی ترقی و روشنی کی تمام راہیں بند ہوگئی تھیں.

قرآن نے اس گم راہی کو شرک قرار دیا ہے. وہ یہودیوں سے کہتا ہے کہ سارے گناہ بخش دیے جاسکتے ہیں مگر اس کے لیے بخشایش نہیں، کیوں کہ یہ گم راہی شریعت کے تمام مقاصد درہم برہم کردیتی ہے اور انسان کی ہدایت کا مرکز اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے.

٤٩ – یہودیوں کی سب سے بڑی گم راہی مذہبی =

تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ ٥٢ اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝ ٥٣

جس کسی پر اس کی پھٹکار پڑی تو ممکن نہیں تم کسی کو اس کا مددگار پاؤ ٥٢ . پھر (یہ لوگ جو پیروان حق کی دشمنی میں اس قدر کھوئے گئے ہیں تو) کیا یہ بات ہے کہ ان کے قبضے میں بادشاہت کا کوئی حصہ آ گیا ہے اور اس لیے نہیں چاہتے کہ لوگوں کو رائی برابر بھی (اس میں سے) کچھ مل جائے ؟ ٥٣ .

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ ٥٤

یا پھر خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کا انہیں حسد ہے (اور نہیں چاہتے کہ جس نعمت سے خود محروم ہو چکے ہیں وہ دوسروں کے حصے میں آئے . اگر یہی بات ہے) تو (انہیں اس بات سے بے خبر نہیں ہونا چاہیے کہ) ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور ساتھ ہی بڑی بھاری سلطنت بھی عطا فرمائی تھی ٥٤ .

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى سے ایک حصہ دیا گیا تھا ،
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ (کس طرح) وہ بتوں کی
شریر قوتوں کے معتقد ہوگئے ہیں اور کافروں کی نسبت (یعنی
مشرکین عرب کی نسبت) کہتے ہیں " مسلمانوں سے تو کہیں
زیادہ یہی لوگ سیدھے رستے پر ہیں " ۵۱ .
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ (یقین کرو!) یہی لوگ ہیں
وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ جن پر خدا کی پھٹکار پڑی اور

۵۱ – جب ایک جماعت میں اتباع حق کی جگہ جتھابندی اور گروہ بندی کی روح پیدا ہوجاتی ہے تو پھر حق و باطل کا امتیاز باقی نہیں رہتا . وہ چاہتی ہے جس طرح بھی بنے اپنی بات بنالی جائے اور مخالف گروہ کو زک دے دی جائے اگر ایسا کرنے میں اسے خود اصولوں اور عقیدوں کے خلاف بھی جانا پڑے تو بلا تامل چلی جاتی ہے .

یہی حال مدینے کے یہودیوں کا تھا . وہ ہمیشہ بت پرستی کے مخالف رہے اور بت پرستوں کی تحقیر و تذلیل کرتے رہے ، لیکن اب مسلمانوں کی ضد میں آکر بت پرستوں کی تعریف کرتے اور کہتے " ان مسلمانوں سے تو مشرکوں ہی کا طور طریقہ زیادہ قرین صواب ہے ".

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝٥٧

اور جو لوگ (ہماری آیتوں پر) ایمان لائے اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ہم انہیں (راحت و سرور کے) ایسے باغوں میں داخل کردیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی سرسبزی و شادابی کبھی ختم ہونے والی نہیں) . وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے . ان کی رفاقت کے لیے نیك و پارسا بیویاں ہوں گی . نیز ہم انہیں (اپنی رحمت کے) بڑے اچھے سایے میں جگہ دیں گے ٥٧ .

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ

(مسلمانو!) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو وہ اس کے حوالے کردیا کرو ، (ایسا نہ کرو کہ کسی حق دار اور اهل حق سے انکار کرو) .

فَمِنْهُم مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُم ‏ پھر ان میں سے کوئی تو ا

مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَ كَفٰى ‏ ھوا جس نے اس بات پر یق

بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝٥٥ ‏ کیا ، کوئی ایسا ھوا جس ۔

روگردانی کی ۔ اور (جس نے روگردانی کی تو اس کے لیے
دھکتی ھوئی دوزخ کی آگ بس کرتی ھے ٥٥ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا ‏ (یاد رکھو !) جن لوگوں ۔

سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۚ كُلَّمَا ‏ ھماری آیتوں کے ساتھ کفر

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ ‏ (یعنی انھیں جھٹلایا او ر سرک

جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا ‏ و شرارت سے مقابلہ کیا)

الْعَذَابَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ‏ قریب ھے کہ (قیامت کے د

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦ ‏ ھم انھیں آتش دوزخ میں

جھونك دیں ۔ جب کبھی ایسا ھوگا کہ ان کی کھال (آگ
گرمی سے) پك جائے گی (یعنی جل جائے گی) تو ھم پچھلی ک
کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں کے تاکہ (٢٠٦) عذاب کا
(اچھی طرح) چکھ لیں ۔ بلا شبہ اللہ سب پر غالب ھے اور
کچھ کرتا ھے حکمت کے ساتھ کرتا ھے ٥٦ ۔

کے دن پر ایمان رکھتے ہو (تو تمھارے لیے راہ عمل یہی ہے). اسی میں تمھارے لیے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے (٢٠٨) ٥٩.

٥٨ و ٥٩ – اہل کتاب کی گم راہیوں کے ذکر کے بعد مسلمانوں سے خطاب اور قیام عدل، اداء امانت اور رفع نزاع کے اصول و مہمات:

١ – اجتماعی زندگی کے نظم و فلاح کے لیے اصل اصول یہ ہے کہ جو جس بات کا حق دار ہو اس کے حق کا اعتراف کرو اور جو چیز جسے ملنی چاہیے وہ اس کے حوالے کردو. وارث کا حق ہو، یتیم کا مال ہو، قرض دار کا قرض ہو، امانت رکھنے والے کی امانت ہو، اہلیت رکھنے والے کے لیے منصب اور عہدہ ہو، کوئی چیز ہو اور کوئی صورت ہو، لیکن جو جس کا حق ہے اور جو جس کا اہل ہے وہ اسے ملنا چاہیے.

٢ – جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ کرو. کسی حالت اور کسی صورت میں بھی یہ جائز نہیں ہوسکتا کہ فیصلہ انصاف کے خلاف کیا جائے.

٣ – مسلمانوں کے لیے اصل دین یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کریں، اللہ کے رسول کی اطاعت کریں اور جو لوگ ان میں سے صاحب حکم و اختیار ہوں ان کی =

بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۝٥٨

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاھیے کہ انصاف کے ساتھ کرو . کیا ھی اچھی بات ھے جس کی خدا تمھیں نصیحت کرتا ھے (۲۰۷) . بلا شبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ھے ۵۸ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝٥٩ ع ۸ ۵

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ھوں . پھر اگر ایسا ھو کہ کسی معاملے میں باھم جھگڑ پڑو (یعنی اختلاف ونزاع پیدا ھو جائے) تو چاھیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو (اور جو کچھ وھاں سے فیصلہ ملے اسے تسلیم کر لو) . اگر تم اللہ پر اور آخرت

طٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ   وہ اس پر ایمان رکھتے ھیں ،
ضَلٰلًا ۢ بَعِيۡدًا ۝ ٦٠   لیکن (عمل کا حال یہ ھے کہ)

ھیں اپنے جھگڑے قضیے ایك سرکش اور شریر (انسان)
کے لے جائیں ، حالانکه انھیں حکم دیا جا چکا ھے که اس
کار کریں (اور صرف الله اور اس کے رسول ھی کی پیروی
. اصل یه ھے که شیطان چاھتا ھے انھیں اس طرح گم راہ
، که سیدھی راہ سے بہت دور جا پڑیں ٦٠ .

قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا   اور (اے پیغمبر!) جب ان
اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى   لوگوں کو الله کے حکم کی
رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ   طرف جو اس نے نازل کیا ھے
عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۚ ٦١   اور رسول کی طرف (جس

ت کا حکم دیا گیا ھے) بلایا جاتا ھے تو تم منافقوں کو
ھو که تم سے روگردانی کرتے ھیں اور ان کے قدم
رہ جاتے ھیں ٦١ .

اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ   پھر اگر ایسا ھو که ان کے
بِمَا قَدَّمَتۡ   اپنے ھی کرتوتوں کی وجه سے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ	لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی
اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	(یعنی منافقوں کی حالت پر).
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	ان کا دعویٰ یہ ہے کہ جو کچھ
اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا	تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ	تم سے پہلے نازل ہوچکا ہے

= اطاعت کریں. پھر اگر ایسا ہوکہ کسی معاملے میں نزاع پیدا ہوجائے تو چاہیے کہ الله اور اس کے رسول کے احکام کی طرف رجوع کریں اور جو فیصلہ ملے اس کے آگے سر تسلیم خم کردیں.

اس حکم سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو اپنے تمام مذہبی اختلافات کے لیے قرآن و سنت کی طرف رجوع ہونا چاہیے، نہ کہ انسانوں کے اقوال و آراء کی طرف.

اگر مسلمانوں نے اس حکم قرآنی پر عمل کیا ہوتا تو مذہبی اختلاف و تفرقہ سے محفوظ رہتے اور ان کی ایک جماعت بہت سی جماعتوں اور مذہبوں میں متفرق نہ ہوجاتی. تشریح اس مقام کی آیندہ سورتوں میں آئے گی.

أُولٰٓـئِكَ الَّـذِيۡنَ يَـعۡـلَـمُ اللّٰهُ مَا فِىۡ قُـلُـوۡبِـهِمۡ ۚ فَـاَعۡـرِضۡ عَـنۡـهُـمۡ وَعِـظۡـهُـمۡ وَقُــلۡ لَّـهُـمۡ فِىۡۤ اَنۡـفُـسِـهِـمۡ قَـوۡلًاۢ بَلِـيۡـغًا ۞ ٦٣

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ھیں کہ اللہ ھی جانتا ھے ان کے دلوں میں کیا کچھ چھپا ھوا ھے ۔ پس چاھیے کہ ان کے پیچھے نہ پڑو اور (ان کی ایمان فراموشیوں پر) انھیں پند و نصیحت کرتے رھو ۔ تم انھیں (پند و نصیحت کی) ایسی باتیں کھو کہ ان کے دلوں میں اتر جائیں ٦٣ ۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِـيُـطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ

اور (اے پیغمبر! ان لوگوں کو جو تمھاری اطاعت کا حکم

= یہاں ان لوگوں کی اسی منافقانہ روش کا ذکر کیا گیا ھے اور صاف صاف کہہ دیا ھے کہ جو شخص اللہ کے رسول کے حکم اور فیصلے پر یقین نہیں رکھتا وہ کبھی سچا مومن نہیں ھوسکتا ۔ یقین کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ حکم مان لیا جائے ، بلکہ ”لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت“ ایسی حالت پیدا ھوجائے کہ حکم رسول کے خلاف دل میں کوئی تنگی اور خلش بھی محسوس نہ ھو ۔

أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ ان پر کوئی مصیبت آپڑے
يَحْلِفُونَ ۖ قٍ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ تو اس وقت ان لوگوں کا کیا
إِلَّآ إِحْسَانًا وَ تَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ حال ہوگا؟ اس وقت یہ تمہارے
پاس آکر خدا کے نام کی قسمیں کھائیں اور کہیں (" ہمیں آپ کا فیصلہ ماننے سے کبھی انکار نہیں) ہم نے جو کچھ کیا تھا تو اس سے مقصود صرف بھلائی تھی اور یہ کہ (آپس میں) میل ملاپ رہے" ٦٢.

٦١ و ٦٢ - منافق زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے، لیکن عمل کا حال یہ تھا کہ اپنے جھگڑے قضیے چکانے کے لیے مخالفین اسلام کے سامنے لے جاتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر مخالفین اسلام کے فیصلوں کو ترجیح دیتے تھے. پھر جب کبھی ایسا ہوتا کہ ان کی یہ دو رنگی پکڑی جاتی تو پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر جھوٹی قسمیں کھاتے اور کہتے" ہم تو آپ ہی کے حکم پر چلنے والے ہیں. محض اس خیال سے کہ کسی نہ کسی طرح معاملہ سلجھ جائے اور مخالفین اسلام کی بھی دل جوئی ہوجائے، ان لوگوں کے پاس چلے گئے تھے". =

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا جب تك ایسا نہ کریں کہ اپنے
قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٦٥ تمام جھگڑوں قضیوں میں تمہیں
اپنا حاکم بنائیں اور پھر (صرف اتنا ھی نہیں ، بلکہ) ان کے دلوں کی بھی حالت ایسی ھو جائے کہ جو کچھ تم فیصلہ کردو اس کے خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹك محسوس نہ کریں اور وہ جو کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا ھوتا ھے تو ٹھیك اسی طرح مان لیں ٦٥ .

وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اور (دیکھو!) اگر ھم انہیں
اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ حکم دیتے کہ اپنے آپ کو
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ قتل کرو (یعنی لڑائی میں لڑتے
مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ لڑتے جان دےدو) یا حکم دیتے
وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا کہ اپنے گھروں سے (ھجرت
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا کر کے) نکل کھڑے ھو تو
لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ ٦٦ (ان کا کیا حال ھوتا؟ یہ ھوتا
کہ) چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اس کی تعمیل نہ کرتا ، حالانکہ جس بات کی انہیں نصیحت کی جاتی ھے اگر یہ اس پر

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ ٦٤

دیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو انہیں کے ساتھ ہوئی ہو) ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے. اور جب ان لوگوں نے (تمہاری نا فرمانی کرکے) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا تو اگر اسی وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاتے اور خدا سے (اپنی نا فرمانی کی) معافی مانگتے، نیز خدا کا رسول بھی ان کی بخشش کے لیے دعا کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ خدا بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور (ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ٦٤.

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

پس (دیکھو!) تمہارا پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف
٩
وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۚ ۷۰ سے ھے اور (انسان کا حال ع
٦
جاننے کے لیے) اللہ کا علم کفایت کرتا ھے ۷۰ .

٦٩ و ٧٠ – انعام یافتہ گروہ چار ھیں : انبیاء ، صدیقین ، شہداء ، صالحین .

انبیاء سے مقصود خدا کی سچائی کے وہ تمام پیغام بر ھیں جو مختلف عہدوں اور مختلف قوموں میں پیدا ھوے اور جنھوں نے نوع انسانی کو خدا پرستی اور نیک عملی کی راہ دکھائی .

صدیق اسے کہتے ھیں جس میں سچائی کی روح غالب ھو یعنی ایسا انسان جو سچائی سے فطری مناسبت رکھتا ھو اور اسے دیکھتے ھی پہچان لیتا اور قبول کرلیتا ھے .

شہید کے معنی ھیں گواھی دینے والا یعنی ایسا انسان جو اپنے قول و عمل سے سچائی کا اعلان کرنے والا ھو اور دنیا میں اس کے لیے شہادت و حجت قائم کردے .

صالحین سے مقصود وہ تمام انسان ھیں جو اپنے اعتقاد وعمل میں نیک اور راست باز ھوں .

سورہ فاتحہ میں " صراط الذین انعمت علیھم " سے مقصود انہیں گروھوں کی راہ ھے .

عمل کرتے تو ان کے لیے بہتری بھی تھی اور (راہ حق میں) پوری طرح جمے بھی رہتے ۶۶ ۔

وَّ اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ‏ ۶۷ وَّ لَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۞ ۶۸ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيْقًا ؕ‏ ۶۹

اور (اگر یہ راہ حق میں پوری طرح جمے رہتے تو) اس صورت میں ضروری تھا کہ (اس کے نتائج بھی ان کے حصے میں آتے) ہم اپنی جانب سے انھیں ایسا اجر عطا فرماتے جو بہت بڑا اجر ہوتا ۶۷ . اور ایسی راہ لگا دیتے جو (کام یابی وسعادت کی) سیدھی راہ ہوتی ۶۸

اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بلا شبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر خدا نے انعام کیا ہے اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں اور (تمام) نیک اور راست باز انسان ہیں . اور (جس کسی کے ساتھی ایسے لوگ ہوں تو) ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں ۶۹ .

وکرم ہو تو (رشك و حسد سے جل مرے اور) بے اختیار بول اٹھے ، گویا تم میں اور اس میں محبت کا کوئی رشتہ تھا ہی نہیں ، کہ " اے کاش ! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا کہ بہت کچھ کام یابی حاصل کرلیتا " ۷۳ .

۷۲ و ۷۳ – یہاں سے منافقوں کی ان نافرمانیوں کا ذکر شروع ہوجاتا ھے جو جنگ کے معاملے سے تعلق رکھتی ھیں :

ھر جماعت میں کچھ لوگ ایمان و یقین سے محروم اور عزم و ھمت سے تہی دست ھوتے ھیں . وہ جب دیکھتے ھیں کہ عزم و ھمت کا کوئی قدم اٹھایا جارھا ھے تو اپنی کم زوری سے خود بھی باز رھتے ھیں اور چاھتے ھیں دوسروں کو بھی باز رکھیں . پھر جب جماعت قدم اٹھادیتی ھے تو الگ تھلگ رہ کر غیروں کی طرح تماشا دیکھتے ھیں . اگر کوئی حادثہ پیش آگیا تو خوش ھوتے ھیں اور کہتے ھیں " اچھا ھوا ھم ان لوگوں کے ساتھ شریك نہ ھوے ". اگر کام یابی ھوتی ھے تو رشك و حسد سے جل مرتے ھیں اور کہنے لگتے ھیں " کاش ھم نے بھی ساتھ دیا ھوتا تو آج کام یابی میں ھمارا حصہ ھوتا ". گویا ان کی شخصیت جماعت کی ھستی سے بالکل الگ ھے ، نہ تو اس کا نقصان ان کا نقصان ھے ، نہ اس کی کام یابی ان کی کام یابی . ==

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۞ ٧١

مسلمانو! اپنی حفاظت اور تیاری میں لگے رہو. پھر (جب وقت آ جائے تو دشمنوں کے) مقابلے میں نکلو، الگ الگ گروہوں میں ہوکر یا اکٹھے ہوکر (جیسی کچھ مصلحت ہو) ۷۱ .

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۞ ٧٢ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞ ٧٣

اور (دیکھو!) تم میں کوئی کوئی آدمی ایسا بھی ھے که (اگر جنگ کی پکار ہوجائے تو) وہ ضرور قدم پیچھے ھٹائے. اگر (لڑائی میں) تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو (خوش ہو اور) کہے "خدا نے مجھ پر بڑا ھی احسان کیا که ان لوگوں کے ساتھ نه تھا" ۷۲ . اور اگر تم پر خدا کا فضل

وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ	کتنے ھی بے بس مرد ھیں ،
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِهِ	کتنی ھی عورتیں ھیں ، کتنے
الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا ج	ھی بچے ھیں جو (ظالموں کے
وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ	ظلم سے عاجز آ کر) فریاد کر رھے
وَلِیًّا ج لا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ	ھیں " خدایا ! ھمیں اس بستی
لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ط ۷۵	سے جہاں کے باشندوں نے

ظلم پر کمر باندھ لی ھے نجات دلا (یعنی مکه سے نجات دلا) اور اپنی طرف سے کسی کو ھمارا کارساز بنا دے اور کسی کو مددگاری کے لیے کھڑا کر دے " ۷۵ .

۷۵ – یہاں یه حقیقت بھی واضح کردی که قرآن نے جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا ھے که مسلمان دوسروں پر چڑھ دوڑیں ، بلکه اس لیے که مظلوموں اور بے کسوں کی حمایت کریں اور انھیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلائیں .

اسی لیے وہ بار بار کہتا ھے " الله کی راہ میں لڑو " یعنی اپنی نفسانی خواھشوں کے لیے نہیں بلکه الله کے عدل و انصاف کے قیام کے لیے لڑو .

فَلْيُقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٧٤

سو (دیکھو!) جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی (اللہ کے ہاتھ) فروخت کرچکے ہیں ، انہیں چاہیے (ایسے لوگوں کی چال نہ چلیں اور) اللہ کی راہ میں جنگ کریں . اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے تو خواہ قتل ہوجائے ، خواہ غالب آئے (ہر حال میں) ہم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ٧٤ .

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

اور (مسلمانو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ؟ حالانکہ

= اسلام کے ابتدائی عہد میں بھی ایسے لوگ موجود تھے . قرآن ان کے اعمال بیان کرتا اور انہیں مومن کی جگہ منافق قرار دیتا ہے .

الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ۝ ٧٧

(جنگ وخون ریزی سے) ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (کہ تمہارے لیے امن اور سعادت کی راہ یہی ہے). پھر جب ایسا ہوا کہ (اب خود اسلام کی طرف سے) ان پر لڑنا فرض کردیا گیا تو یکایک ایک گروہ انسانوں کے ڈر سے لگا اس طرح ڈرنے جیسے کوئی خدا سے ڈر رہا ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ. وہ کہتے ہیں "خدایا! تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کردیا؟ کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دے دی؟" (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو" (جس دنیا کی محبت میں تم موت سے بھاگ رہے ہو اس) دنیا کا سرمایہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور جو کوئی (انسانوں کی جگہ) اللہ سے ڈرا تو

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ — جو لوگ ایمان رکھتے ھیں تو
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ — ان کا لڑنا الله کی راہ میں ھوتا
كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ — ھے (کیوں که وہ نفسانی
سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا — خواهشوں کے لیے نہیں لڑتے،
اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ — حق و انصاف کی حمایت میں
الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا ۧ ٧٦ — لڑتے ھیں). اور جن لوگوں ١٠ ع ٧

نے کفر کی راہ اختیار کی ھے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ھیں (یعنی شر و فساد کی شیطانی طاقتوں کی راہ میں لڑتے ھیں). سو (اگر تم ایمان رکھتے ھو تو چاھیے که) شیطان کے حمایتیوں سے لڑو (اور ان کی طاقت و کثرت کی کچھ پروا نه کرو). شیطان کا مکر (دیکھنے میں کتنا ھی مضبوط دکھائی دے، لیکن حق کے مقابلے میں) کبھی جمنے والا نہیں ٧٦.

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ — (اے پیغمبر!) کیا تم نے
لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ — ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا — کی جنھیں حکم دیا گیا تھا که

هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۞ ٧٨

کی پکڑ سے بچنے والے نہیں . اور (اے پیغمبر !) جب ان لوگوں کو کوئی بھلائی کی بات پیش آتی ھے تو کہتے ھیں " یه خدا کی طرف سے (ھماری کوششوں کا بدلا) ھے ". لیکن جب کبھی کوئی نقصان پہنچ جاتا ھے تو کہتے ھیں " یه تمہاری طرف سے ھے " (یعنی پیغمبر اسلام کی وجه سے پیش آیا ھے). تم کہہ دو " جو کچھ ھوتا ھے خدا ھی کی طرف سے ھے (که اس نے ھر حالت اور نتیجے کے لیے قانون ٹھیرا دیے ھیں اور جو کچھ پیش آتا ھے وہ ان کا لازمی نتیجه ھوتا ھے) . پھر (افسوس ان کی حالت پر !) ان لوگوں کو کیا ھو گیا ھے که کوئی بات ھو ، سمجھ بوجھ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے " ٧٨ .

---

٧٨ - مسلمانوں کی جماعت کو جب کبھی کوئی نقصان پیش آجاتا تو منافق اور یہودی کہتے : یه سب کچھ پیغمبر اسلام کی وجه سے ھوا . قرآن کہتا ھے " کہہ دو ! جو کچھ ھوتا ھے سب الله ھی کی طرف سے ھے " یعنی خدا نے =

اس کے لیے آخرت ہی (کا سرمایہ) بہت ہوا. وہاں رائی برابر بھی کسی کی حق تلفی ہونے والی نہیں ۷۷.

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ	تم کہیں بھی ہو موت تمہارا
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي	ٹھکانا پا کر رہے گی. اگر تم
بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۚ وَإِنْ	اونچے اور مضبوط قلعوں کے
تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا	اندر (چھپے) ہو جب بھی اس

۷۷ - "جنگ و خون ریزی سے ہاتھ روک لو" یعنی لوگ قتل و خون ریزی کے عادی تھے اسلام نے اس سے روکا اور اعمال حسنہ کی تلقین کی. اب جب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا تو منافق اور وہ لوگ جو ایمان میں کچے ہیں جنگ سے جی چرانے لگے اور آرزوئیں کرنے لگے کہ کاش یہ حکم نہ دیا جاتا! قرآن کہتا ہے: ان کی حالت پر غور کرو! انہیں ظلم و فساد کی راہ میں تو جنگ کرنے سے انکار نہ تھا، بلکہ اس کے شائق تھے. اب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے جی چرا رہے ہیں اور انسانوں کے خوف سے ایسے کانپ رہے ہیں جیسے کوئی خدا کے ڈر سے کانپ رہا ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ.

= کام ھے. اگر تم ان کے احکام کی اطاعت نه کرو اور اس کا برا نتیجه پیش آئے تو اس کی ذمه داری تم پر ھے نه که پیغمبر اسلام پر .

اس سے معلوم ھوا که جو شخص جماعت کی ریاست و پیشوائی کا منصب رکھتا ھے اسے کیسی کیسی دشواریوں میں سے گزرنا پڑتا ھے . وہ جب عزم و عمل کی لوگوں کو دعوت دیتا ھے تو ایک گروہ ایسے لوگوں کا پیدا ھوجاتا ھے جو یقین کا کچا اور ھمت کا کمزور ھوتا ھے . وہ اطاعت کی جگه مخالفت کی روش اختیار کرتا ھے . پھر جب اس صورت حال کی وجه سے کوئی ناکامی پیش آجاتی ھے تو بجائے اس کے که اپنی بد عملیوں پر نادم ھوں . سارا الزام رئیس جماعت کے سر ڈال دیتے ھیں اور مخالفت کا ایک نیا بهانه ان کے ھاتھ آجاتا ھے . اسی لیے آگے چل کر کہا " الله پر بھروسا رکھو . الله کی کار سازی تمھارے لیے کافی ھے . " یعنی صاحب عزم کو چاھیے ان باتوں سے دل گرفته نه ھو ، الله پر بھروسا رکھے اور اپنے کام میں سرگرم رھے . اس کا عزم و ثبات بالآخر تمام دشواریوں پر غالب آجائے گا .

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ٧٩

(اصل حقیقت تو یہ ہے کہ) جو کچھ بھلائی تمھیں پیش آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو کچھ نقصان اٹھاتے ہو وہ خود تمھاری طرف سے ہوتا ہے (یعنی خود تمھاری بد عملیوں کا نتیجہ ہوتا ہے). اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں لوگوں کے پاس اپنا پیام بر بنا کر بھیجا ہے (اور پیغام لے جانے والے کا کام یہی ہے کہ پیغام پہنچادے. تم لوگوں کی نا فرمانیوں اور بد عملیوں کے لیے ذمہ دار نہیں ہوسکتے) اور (تمھارے پیغام بر ہونے کے لیے) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے ٧٩

= ہر حالت اور ہر نتیجے کے لیے احکام و قوانین مقرر کردیے ہیں. جو کچھ بھی پیش آتا ہے ان حالات کا لازمی نتیجہ ہے. پس یہ بڑی ہی جہالت اور عناد کی بات ہے جو تم کہہ رہے ہو.

٧٩ — فرمایا: جو کچھ برائی پیش آتی ہے وہ خود تمھاری ہی بد عملی کا نتیجہ ہے. اس کا الزام دوسرے کے سر نہ ڈالو. پیغمبر اسلام تو اللہ کے رسول ہیں اور رسول کا کام یہی ہے کہ پیغام پہنچادے. ماننا یا نہ ماننا تمھارا =

عَنۡهُمۡ ؕ تَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝ ٨١

سے اٹھ کر باھر جاتے ھیں تو ان میں کچھ لوگ ایسے ھیں جو راتوں کو اپنی مجلسیں جماتے اور جو کچھ تم کہتے ھو اس کے خلاف مشورے کرتے ھیں ۔ اور راتوں کی (ان) مجلسوں میں وہ جو کچھ کرتے ھیں اللہ (کے علم سے چھپا نہیں ، وہ ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ رھا ھے ۔ پس (جب ان لوگوں کا حال یہ ھے تو) چاھیے کہ ان کی طرف سے اپنی توجہ ھٹا لو اور اللہ پر بھروسا کرو ۔ کارسازی کے لیے اللہ کی کارسازی بس کرتی ھے ٨١ ۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا ۝ ٨٢

پھر کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور و فکر نہیں کرتے (اور خدا کی دی ھوئی سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے؟) اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ھوتا ، اللہ کی طرف

٨١ – جب تمھاری نافرمانیوں کا یہ حال ھے کہ منہ سے تو طاعت کا اقرار کرلیتے ھو ، لیکن راتوں کو مجلس جما کر مخالفانہ مشورے کرتے ھو تو پھر تمھیں کیا حق ھے کہ نتائج کے لیے اللہ کے رسول کو ذمہ دار ٹھیراؤ ؟

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۠ ٨٠

جس کسی نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے فی الحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (کہ ان کے اعمال کے لیے تم جواب دہ ہو اور جبراً ان سے اپنی اطاعت کراؤ) ۸۰.

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

اور (دیکھو! یہ لوگ تمھارے سامنے تو تمھاری باتیں مان لیتے ہیں اور) کہتے ہیں "آپ کا حکم ہمارے سر آنکھوں پر!" لیکن جب تمھارے پاس

---

۸۰ ـ اللہ کے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ کا رسول اس لیے آتا ہے کہ پیغام حق پہنچا دے، اس لیے نہیں کہ لوگوں کے اعمال کا پاسبان ہو اور جبراً اپنے طریقے پر چلائے.

وَ اِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ ٨٣

اسے لوگوں میں پھیلانے لگتے ہیں . اگر یہ اسے (لوگوں میں پھیلانے کی جگہ) اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جو ان میں حکم و اختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو (علم و نظر والے) بات کی تہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کرلیتے (اور عوام میں تشویش نہ پھیلتی). اور (دیکھو!) اگر اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کم زوریوں کا یہ حال تھا کہ) معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ لیے ہوتے ۸۳ .

۸۳ – اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کبھی کوئی بات سننے میں آئے خواہ امن کی ہو خواہ خوف کی تو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ بے سمجھے بوجھے پھیلانا شروع کردیں ، بلکہ چاہیے کہ جو لوگ ” اولو الامر “ یعنی صاحب حکم و اختیار ہوں ان کے سامنے پیش کی جائے .

سے نہ ہوتا تو ضروری تھا کہ یہ اس کی بہت سی باتوں میں اختلاف پاتے (حالانکہ وہ اپنی ساری باتوں میں اول سے لے کر آخر تک کامل طور پر ہم آہنگ اور یکساں ہے) ۸۲ .

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ اور جب ان لوگوں کے پاس

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا امن کی یا خوف کی کوئی خبر

بِهٖ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ پہنچ جاتی ہے تو یہ (فورا)

---

۸۲ - اس آیت سے معلوم ہوا کہ :

۱ - قرآن کا مطالبہ ہے کہ ہر انسان اس کے مطالب میں غور و فکر کرے . پس یہ سمجھنا کہ وہ صرف اماموں اور مجتہدوں ہی کے سمجھنے کی چیز ہے صحیح نہیں .

۲ - غور و فکر وہی کرسکتا ہے جو مطالب سمجھے اور جو اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتا ہو اور دلائل و وجوہ سے نتائج نکال سکے .

۳ - پس مقلد اعمی (یعنی اندھی تقلید کرنے والا) قرآن میں غور و فکر کرنے والا نہیں ہوسکتا .

٤ - جو شخص قرآن میں تدبر کرتا ہے اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے .

شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ ٨٥ میں دوسرے کے ساتھ ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کے لیے اس برائی میں حصہ ہوگا. اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے (وہ ہر حالت اور ہر عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے) ٨٥.

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ ٨٦

اور (مسلمانو!) جب کبھی تمہیں دعا دے کر سلام کیا جائے تو چاہیے کہ جو کچھ سلام و دعا میں کہا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو. یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو. بلا شبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے. (تمہاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبے سے چھوٹ نہیں سکتی) ٨٦.

---

٨٦ – آیت میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم ہے اور حسن اخلاق و معاشرت کی اصل پر زور دیا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو چاہیے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس سے زیادہ بہتر طور پر اس کا جواب دو اور اگر بہتر طور پر نہ دو تو کم از کم اسی کی =

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۞ ٨٤

پس (اے پیغمبر! تم اس بات کی بالکل پروا نہ کرو کہ یہ لوگ تمھارا ساتھ دیتے ھیں یا نہیں) تم الله کی راہ میں جنگ کرو! کہ تم پر تمھاری ذات کے سوا اور کسی کی ذمہ داری نہیں۔ اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو۔ عجب نہیں کہ بہت جلد الله منکرین حق کا زور اور تشدد روك دے اور الله کا زور سب سے قوی اور سزا دینے میں وہ سب سے زیادہ سخت ھے ٨٤۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور مددگار ھوتا ھے تو اسے اس کام (کے اجر و نتائج) میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ٨٨

سے جو انھوں نے کمائی ھیں ، انہیں الٹا دیا ھے (یعنی وہ راہ حق سے پھر چکے ھیں) . کیا تم چاھتے ھو ایسے لوگوں کو راہ دکھا دو جن پر خدا نے راہ گم کردی ؟ (یعنی جن پر خدا کے قانون سعادت و شقاوت کے بموجب ھدایت کی راہ بند ھوگئی ھے) اور (یاد رکھو !) جس کسی پر اللہ راہ گم کردے (یعنی جس کسی پر اس کے قانون کا فیصلہ لگ جائے کہ اس کے لیے راہ پانا نہیں) تو پھر تم اس کے لیے کوئی راہ نہیں نکال سکتے ۸۸ .

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ ۝ ۸۹

ان منافقوں کی دلی تمنا تو یہ ھے کہ جس طرح انھوں نے کفر کی راہ اختیار کرلی ھے ، تم بھی کرلو اور تم سب ایک ھی طرح کے ھوجاؤ . پس (دیکھو !) جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں ھجرت نہ کریں (اور دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر تمھارے پاس

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ ؕ	(یاد رکھو!) الله هی کی ایک
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ذات هے ، کوئی معبود نہیں هے
لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ	مگر صرف وهی . وه ضرور
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ع ٨٧	تمھیں قیامت کے دن (اپنے حضور)

ع ١١ ٨

اکھٹا کرے گا . اس میں کوئی شبہ نہیں (یہ الله کا کہنا هے) اور الله سے بڑھ کر بات کہنے میں کون سچا هو سکتا هے ٨٧ .

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ	(مسلمانو !) تمھیں کیا هو گیا
فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا	هے که تم منافقوں کے بارے میں
كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ	دو فریق بن گئے هو ؟ حالانکه
تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ	الله نے ان بد عملیوں کی وجه

= بات اس پر لوٹادو . یه حکم یهاں اس مناسبت سے آیا هے که جنگ کی حالت هو یا امن کی ، منافق هو یا ایمان دار ، لیکن جو کوئی بھی تم پر سلامتی بھیجے تمھیں بھی اس کا ویسا هی جواب دینا چاهیے . اس کے دل کا حال خدا جانتا هے تم نہیں جانتے .

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى
قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ

مگر ہاں ، جو لوگ (دشمنوں
سے الگ ہو کر) کسی ایسی
قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور
اس میں عہد و پیمان ہو چکا ہے
یا ایسے لوگ ہوں کہ لڑائی سے
دل برداشتہ ہو کر تمہارے پاس
چلے آئیں ، نہ تم سے لڑیں ،
نہ (تمہاری طرف سے) اپنی
قوم کے ساتھ لڑیں (تو ایسے
لوگ اس حکم میں داخل نہیں .

= اور یہاں جن منافقوں کا ذکر ہے وہ مکے کا ایک خاص گروہ تھا .

چونکہ یہ لوگ بھی دشمنوں میں سے تھے اور جنگ کی حالت قائم ہو گئی تھی ، اس لیے فرمایا کہ ان سے دوستی و یگانگت کے تعلقات رکھنا جائز نہیں .

نہ آجائیں) تمھیں چاھیے ان میں سے کسی کو اپنا دوست
مددگار نہ بناؤ (۲۰۹) ۔ پھر اگر یہ ھجرت کرنا قبول نہ کریں
(جو کوئی جنگ کی حالت میں دشمنوں کا ساتھ دیتا ھے ، اس
کا شمار بھی دشمنوں ھی میں ھوگا ۔ پس) انھیں گرفتار کرو
کہیں پاؤ قتل کرو ۔ اور نہ تو کسی کو اپنا دوست بناؤ اور
کو اپنا مددگار ۸۹ ۔

۸۸ و ۸۹ – مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگوں
مصلحتاً اسلام کا دم بھرنا شروع کردیا تھا ۔ لیکن دل
قطعاً مخالف تھے ۔ جب جنگ چھڑی تو مسلمانوں
دو رائیں ھوگئیں ۔ کچھ لوگ کہتے : وہ ھم میں سے ھیں
کچھ کہتے : دشمنوں میں سے ھیں ۔ یہاں قرآن نے واضح
ھے کہ وہ قطعاً منافق ھیں ۔ ان کی نسبت بحث و اختلاف
کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اگر وہ مکے سے ھجرت کر جائیں
اور دشمنوں کے حلقے میں نہ رھیں تو تم انھیں اپنا ساتھی
سمجھ سکتے ھو ۔ لیکن اگر اس سے انکار کریں تو
ظاھر ھے کہ جو کوئی دشمنوں کے ساتھ ھوگا وہ دشمنوں
ھی میں سے سمجھا جائے گا اور جس طرح جنگ میں
دشمنوں سے لڑنا ھے ، ان سے بھی لڑنا ھے ۔

یاد رھے کہ اس سے پہلے جن منافقوں کا ذکر تھا
وہ مدینے میں مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے رھتے تھے ۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ	ان کے علاوہ کچھ لوگ تمھیں
اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا	ایسے بھی ملیں گے جو (لڑائی
قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى	کے خواهش مند نہیں هیں)
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ	تمھاری طرف سے بھی امن میں
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ	رهنا چاهتے هیں اور اپنی قوم
وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ	کی طرف سے بھی . لیکن جب
وَ يَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ	کبھی فتنه و فساد کی طرف
وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ	لوٹا دیے جائیں تو اوندھے منہ
وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ	اس میں گر پڑیں (اور اپنی
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ع ۹۱	جگه قائم نه ره سکیں) سو اگر

۱۲
ع
۹

= تمھیں جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا گیا که تمھیں جنگ کا خواهش مند هونا چاهیے ، بلکه اس لیے که تمھارے بر خلاف جنگ کے خواهش مندوں نے جتھا بندی کر لی هے .
پس اگر کوئی فرد یا گروه جنگ کا خواهش مند نہیں رهتا تو پھر تمھارے لیے مقابلے کی علت بھی باقی نہیں رهتی ، کیوں که اصل امن و صلح هے ، نه که جنگ و قتل .

فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ ٩٠

ان کے خلاف تمہارا ہاتھ نہ اٹھے) اگر خدا چاھتا تو ان لوگوں کو بھی تم پر مسلط کردیتا کہ تم سے لڑے بغیر نہ رہتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہوگئے اور جنگ نہیں کرتے، نیز صلح کا پیام بھیج رہے ھیں تو پھر خدا نے تمہارے لیے کوئی راہ نہیں رکھی کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرو ۹۰ .

۹۰ – اس آیت میں بتایا کہ دو طرح کے آدمی اوپر بیان کیے ہوے حکم سے مستثنی ھیں :

(الف) جو لوگ دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر کسی ایسے گروہ کے پاس چلے جائیں جس کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان صلح ہو.

(ب) یا ایسے لوگ جو نا طرف دار ہوجائیں ، نہ تم سے لڑیں ، نہ تمھاری طرف سے اپنی قوم کے ساتھ لڑیں .

تو اس طرح کے لوگوں کے خلاف ھتیار اٹھانے کا حکم نہیں اور نہ ان سے میل ملاپ رکھنا منع ہے . اصل اس بارے میں یہ ھے کہ جو کوئی تمہارے خلاف جنگ و جدل پر مصر نہ ہو اور صلح و مصالحت کا ھاتھ بڑھائے تو تمہارے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ اس پر ھتیار اٹھاؤ . =

اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	اگر مقتول کے وارث خون بہا
مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ	معاف کر دیں تو کر سکتے ھیں۔
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ز	اور اگر مقتول اس قوم میں
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَ كَانَ اللّٰهُ	سے ھو جو تمھاری دشمن ھے
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ٩٢	(یعنی تم سے لڑ رھی ھے)

مگر مومن ھو (اور کسی نے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی دشمنوں میں سے ھے اسے قتل کر دیا ھو) تو چاھیے کہ ایك مسلمان غلام آزاد کیا جائے (خون بہا کا دلانا ضروری نہ ھو گا۔ کیوں کہ اس کے وارثوں اور ساتھیوں سے مسلمانوں کی جنگ ھے)۔ اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ھو جن کے ساتھ تمھارا معاھدہ صلح ھے (یعنی معاھد ھو) تو چاھیے کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے اور ایك مسلمان غلام بھی آزاد کرے۔ اور جو کوئی غلام نہ پائے (یعنی اس کا مقدور نہ رکھتا ھو کہ غلام کو مال کے بدلے حاصل کرے اور آزاد کرائے تو اسے چاھیے) لگاتار دو مہینے روزے رکھے۔ اس لیے کہ اللہ کی طرف سے یہ (اس کے گناہ کی) توبہ ھے۔

ایسے لوگ کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمہاری طرف پیام صلح نہ بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو انہیں بھی گرفتار کرو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برخلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت (جنگ) دے دی ہے ۹۱ ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ	اور (دیکھو!) کسی مسلمان
يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ۚ	کو سزاوار نہیں کہ کسی
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً	مسلمان کو قتل کر ڈالے، مگر
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ	یہ کہ غلطی سے (اور شبہ میں)
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ	اس کے ہاتھ سے کوئی قتل
اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ	ہو جائے۔ اور جس کسی نے
مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ	ایک مسلمان کو غلطی سے
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	(اور شبہ میں) قتل کر دیا ہو
مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ	تو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام
قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ	آزاد کرے اور مقتول کے
مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ	وارثوں کو اس کا خوں بہا دے

فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ ٩٣

تو (یاد رکھو!) اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا. اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی پھٹکار پڑی اور اس کے لیے خدا نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ۹۳.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ؕ

مسلمانو! جب ایسا ہو کہ تم اللہ کی راہ میں (جنگ کے لیے) باہر جاؤ تو چاہیے کہ (جن لوگوں سے مقابلہ ہو ان کا حال اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو که وہ دشمنوں میں سے ہیں یا دوستوں میں سے ہیں) جو

---

۹۳ – جو کوئی جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب ہے اور اللہ کا غضب اور اس کی پھٹکار.

اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۹۲ .

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اور جو مسلمان کسی مسلمان

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا کو جان بوجھ کر قتل کرڈالے

۹۲ - اور یہ جو ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا گیا تو صرف اس لیے کہ انھوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کردی ہے اور مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہوگیا ہے کہ مقابلہ کریں . ورنہ اگر جنگ کی حالت نہ ہو تو قتل نفس ایک بہت بڑا گناہ ہے اور ایک مسلمان کے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو یا معاہد کو دیدہ ودانستہ قتل کرڈالے . معاہد سے مقصود وہ تمام غیر مسلم ہیں جن سے مسلمانوں کی جنگ نہ ہو، امن و صلح ہو . اس کے بعد بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے اور شبہ میں کسی مسلمان یا معاہد کو قتل کردے تو اس کا حکم کیا ہے .

یاد رہے کہ قرآن نے دو حالتوں کے سوا اور کسی حال میں بھی قتل نفس کو جائز نہیں رکھا ہے . یا تو لڑائی کی حالت ہو، یا قانون کی رو سے کسی مجرم کو سزا دی جائے مثلاً قاتل کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے .

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ — شریك نهیں هوے هیں) وه
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ — ان لوگوں کے برابر نهیں هوسکتے
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی — جو اپنے مال سے اور اپنی جان
الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا — سے الله کی راه میں جهاد
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ — کرنے والے هیں. الله نے مال
الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ — و جان سے جهاد کرنے والوں
اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ ۹۵ — کو بیٹھ رهنے والوں پر به اعتبار

درجے کے فضیلت دی هے (۲۱۰) اور (یوں تو) خدا کا وعدۂ نیك سب کے لیے هے (کسی کا بهی عمل نیك ضائع نهیں هوسکتا، لیکن درجے کے اعتبار سے سب برابر نهیں) اور (اسی لیے) بیٹھ رهنے والوں کے مقابلے میں جهاد کرنے والوں کو ان کے بڑے اجر میں بهی الله نے فضیلت عطا فرمائی ۹۵ .

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً — یه اس کی طرف سے (ٹهیرائے
وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا — هوے) درجے هیں . اس کی
١٣
ع رَّحِیْمًا ؏ ۹٦ — بخشش اور رحمت هے ، اور وه
١٠

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ کوئی تمھیں سلام کرے (اور
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اپنے آپ کو مسلمان ظاھر کرے)
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں
خَبِيْرًا ۝۹٤ ھو (ھم تم سے ضرور لڑیں گے)

کیا تم دنیا کے سر و سامان زندگی کے طلب گار ھو (کہ چاھتے ھو) جو کوئی بھی ملے اس سے لڑ کر مال غنیمت لوٹ لیں؟ اگر یہی بات ھے تو اللہ کے پاس تمھارے لیے بہت سی (جائز) غنیمتیں موجود ھیں (تم ظلم و معصیت کی راہ کیوں اختیار کرو) تمھاری حالت بھی تو پہلے ایسی ھی تھی اور بجز کلمۂ اسلام کے اسلام کا اور کوئی ثبوت نہیں رکھتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (کہ تمام باتیں اسلامی زندگی کی حاصل ھو گئیں) پس ضروری ھے کہ (لڑنے سے پہلے) لوگوں کا حال تحقیق کرلیا کرو۔ تم جو کچھ کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۹٤.

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ مسلمانوں میں سے جو لوگ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ معذور نہیں ھیں اور بیٹھے
وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رھے ھیں (یعنی جہاد میں

ملك میں بے بس هو رهے تھے تو) " کیا خدا کی زمین وسیع نه تھی که کسی دوسری جگه هجرت کرکے چلے جاتے ؟ " غرضے که یه وه لوگ هیں جن کا ٹھکانا دوزخ هوا تو کیا هی بری جگه هے ۹۷ .

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ	مگر (هاں !) جو مرد، عورتیں،
الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ	بچے ، ایسے مجبور و بے بس
وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	هوں که کوئی چاره کار
حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ	نه رکھتے هوں ، اور (هجرت
سَبِيْلًا ۙ ۹۸ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى	کی) کوئی راه نه پاتے هوں ۹۸
اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ	تو امید هے الله (ان کی
وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۞ ۹۹	معذوری دیکھتے هوئے) انھیں

معاف کردے ، اور وه معاف کردینے والا بخش دینے والا هے ۹۹ .

وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور (دیکھو !) جو کوئی الله
يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا	کی راه میں (اپنا گھر بار
كَثِيْرًا وَّ سَعَةً ۭ وَ مَنْ يَّخْرُجْ	چھوڑ کر) هجرت کرے گا ،

(بڑا ھی) بخشنے والا رحمت رکھنے والا ھے ٩٦ .

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ ٩٧

جو لوگ (دشمنوں کے ساتھ ره کر) اپنے ھاتھوں اپنا نقصان کر رھے ھیں ، ان کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے ان سے پوچھیں گے " تم کس حال میں تھے؟ " یعنی دین کے اعتبار سے تمھارا حال کیا تھا ؟) وه جواب میں کہیں گے " ھم کیا کرتے ؟ ھم ملك میں دبے ھوئے اور بے بس تھے " (یعنی بے بسی کی وجہ سے اپنے اعتقاد و عمل کے مطابق زندگی بسر نہیں کرسکتے تھے) اس پر فرشتے کہیں گے " (اگر تم اپنے

---

٩٥ و ٩٦ – الله کے حضور تمام نیك انسانوں کے لیے اجر ھے ، لیکن تمام نیکیاں یکساں نہیں ھیں . جو لوگ الله کی راه میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ھیں ان کے درجے کو وه لوگ نہیں پہنچ سکتے جو مجاهد نہیں ھیں .

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ	اور اگر (جنگ کے لیے)
فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ	تم سفر میں نکلو اور تمہیں
اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ﷺ	اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ	مصیبت میں نہ ڈال دیں تو تم پر

= دار الحرب میں جو مسلمان باقی رہ گئے تھے وہ اعتقاد و عمل کی آزادی سے محروم تھے انہیں ہمیشہ دشمنوں کا ظلم و ستم سہنا پڑتا تھا . اس لیے انہیں حکم دیا گیا کہ مکے سے ھجرت کرجائیں . اگر باوجود استطاعت کے نہیں کریں گے تو اپنی کوتاھی عمل کے لیے جواب دہ ہوں گے .

یہاں اسی معاملے کا ذکر کیا گیا ھے ، فرمایا : جو لوگ استطاعت نہ رکھتے ھوں وہ تو مجبور ھیں ، لیکن جو کوئی ھجرت کی استطاعت رکھتا ھو اور پھر بھی دشمنوں کی آبادی نہ چھوڑے اور اپنی محرومی و ذلت کی حالت پر قانع ھوجائے تو وہ سخت معصیت کا مرتکب ھوگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ھے . جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر ھجرت کریں گے انہیں نئی نئی اقامت گاھیں اور معیشت کے نئے نئے سامان ملیں گے .

مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ع ١٠٠

اسے خدا کی زمین میں بہت سی اقامت گاهیں ملیں گی اور (هر طرح کی) کشایش پائے گا (که معیشت کی نئی نئی راهیں اس کے سامنے کهل جائیں گی)

١٤
ع
١١

اور جو کوئی اپنے گهر سے الله اور اس کے رسول کی طرف هجرت کر کے نکلے اور پهر (راه هی) میں موت آجائے تو اس کا اجر الله کے حضور میں ثابت هو گیا (وه اپنی نیت کے مطابق اپنی کوشش کا اجر ضرور پائے گا) اور الله تو (هر حال میں) بخشنے والا رحمت رکهنے والا هے ١٠٠ .

٩٧ تا ١٠٠ — جب دشمنان حق کے ظلم و ستم سے عاجز آ کر پیغمبر اسلام نے مدینے کی طرف هجرت کی تو قدرتی طور پر ملك عرب دو قسموں میں بٹ گیا : دار الهجرت اور دار الحرب . دار الهجرت مدینه تها جهاں مسلمان هجرت کر کے جمع هو گئے تهے ، دار الحرب ملك کا وه حصه تها جو دشمنوں کے قبضے میں تها اور اس کا صدر مقام مکه تها . =

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً	کر چکے تو پیچھے ھٹ جائے
وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	اور دوسرا حصه جو نماز میں
اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ	شریك نه تھا تمھارے ساتھ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ	شریك ھو جائے اور چاھیے که
تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا	پوری طرح ھوشیاری رکھے
حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ	اور اپنے ھتھیار لیے رھے .
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٠٢	(یاد رکھو!) جن لوگوں نے

کفر کی راہ اختیار کی ھے ان کی دلی تمنا ھے که تم اپنے ھتھیار اور سامان جنگ سے ذرا بھی غفلت کرو تو ایك بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں . اور اگر تمھیں برسات کی وجه سے کچھ تکلیف ھو یا تم بیمار ھو تو پھر تم پر کوئی گناہ نھیں اگر ھتھیار اتار کر رکھ دو ، لیکن اپنے بچاؤ کی طرف سے غافل نه ھو جانا چاھیے . (یقین رکھو!) الله نے منکرین حق کے لیے (نامرادی کا) رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ھے (وہ تم پر فتح مند نھیں ھو سکتے) ١٠٢ .

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	پھر جب تم نماز (خوف) پوری
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا	کر چکو تو چاھیے که کھڑے ،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۞ ١٠١
وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ
لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَ لْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ قف
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَ لْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ج
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ

کچھ گناہ نہیں اگر نماز (کی
تعداد) میں سے کچھ کم کر دو.
بلا شبہ کافر تمہارے کھلے
دشمن ہیں (وہ جب موقع
پائیں گے تم پر حملہ کر دیں گے) ۱۰۱.
اور (اے پیغمبر!) جب تم
مسلمانوں میں موجود ہو (اور
جنگ ہو رہی ہو) اور تم
ان کے لیے نماز قائم کرو تو
چاہیے کہ (فوج کا) ایک حصہ
(مقتدی ہو کر) تمہارے ساتھ
کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار
لیے رہے. پھر جب وہ سجدہ

لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ	اور (دیکھو!) دشمنوں کا پیچھا
الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ اگر
تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ	تمہیں (جنگ میں) دکھ پہنچتا ہے
كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ	تو جس طرح تم دکھی ہوتے
مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ	ہو وہ بھی (تمہارے ہاتھوں)
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۧ ۱۰۴	دکھی ہوتے ہیں۔ اور (تمہیں

۱۵ ع ۱۲

= پڑھ سکتے یا جنگ جاری ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو پھر اس طریقے سے ادا کرو جس کی ترکیب بتادی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز مسلمانوں کے لیے ایک ایسا عمل ہے جس سے کسی حال میں بھی غفلت جائز نہیں حتی کہ عین جنگ کی حالت میں بھی:

اگر حالت ایسی ہو کہ کسی طرح بھی نماز ادا ہ کی جا سکے تو پھر قضا کرنی چاہیے جیسا کہ پیغمبر اسلام صلعم) نے غزوۂ خندق میں کیا تھا (صحیحین) (۲۱۱)۔

خر میں فرمایا "کتٰبًا موقوتًا" یعنی نماز بقید وقت ض کی گئی ہے۔

وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ [۱۰۳]

بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو (کہ اس کی یاد صرف نماز کی حالت ہی پر موقوف نہیں، ہر حالت میں تمہارے اندر بسی ہونی چاہیے). پھر جب ایسا ہو کہ تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (معمول کے مطابق) نماز قائم رکھو. بلا شبہ نماز مسلمانوں پر وقت کی قید کے ساتھ فرض کردی گئی ہے [۱۰۳].

---

۱۰۱ تا ۱۰۳ سفر کی حالت میں قصر کرنے اور جنگ کی حالت میں خاص طریقے پر نماز ادا کرنے کا حکم جسے ”صلاۃ خوف“ کہتے ہیں. نیز اس بات کا حکم کہ نماز اوقات کی تقسیم اور پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے.

نماز کے قصر کا حکم جنگ ہی کی وجہ سے دیا گیا تھا، لیکن پھر ہر طرح کے سفر کے لیے عام ہو گیا. سنت اور تعامل سے معلوم ہو چکا ہے کہ قصر سے مقصود چار کی جگہ دو رکعت پڑھنا ہے، اگر نماز چار رکعت سے کم کی ہے تو اس میں قصر نہیں.

اگر جنگ کی حالت میں قصر نماز بھی بہ اطمینان نہیں =

لِلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ۙ ١٠٥ بتلا دیا هے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصله کرو . اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں نه جهگڑو (یعنی ایسا نه کرو که ان کی وکالت میں فریق ثانی سے جهگڑو) ١٠٥ .

---

١٠٥ تا ١١٢ اس آیت سے سلسلۂ بیان پهر اسی طرف کو لوٹ گیا هے جهاں سے جنگ کا ذکر چهڑ گیا تها ، یعنی رسول کی اطاعت ، منافقوں کی نافرمانی ، مقدمات و قضایا کا انفصال اور عدل و امانت کا قیام .

احادیث سے معلوم هوتا هے ایك مسلمان نے (جو دل میں منافق تها اور جس کا نام طعمه (٢١٢) یا بشیر تها ، چوری کرکے چوری کا مال ایك یهودی کے هاں گرو رکهه دیا تها . یهودی اپنے آپ کو بے قصور بتلاتا تها . طعمه کے گهرانے کے لوگ طعمه کی حمایت کرتے تهے اور کهتے تهے " یهودی کافر اور خبیث هے اس کی بات نهیں ماننی چاهیے ". ان لوگوں کی حمایت کا باعث یه تها که طعمه نے راتوں رات سازش کرکے ان سب کو اپنی حمایت پر ابهار لیا تها . اس پر یه آیات نازل هوئیں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے یهودی کو بری کردیا .
(ترمذی ، حاکم ، ابن سعد ، ابن جریر وغیرهم) (٢١٣) . =

ان پر یہ فوقیت ھے کہ) اللہ سے (کامیابی اور اجر کی) ایسی ایسی امیدیں رکھتے ھو جو انھیں میسر نہیں (کیونکہ تم اللہ کی راہ میں حق و انصاف کے لیے لڑ رھے ھو . وہ اپنی نفسانی خواھشوں کے لیے ظلم و فساد کی راہ میں لڑ رھے ھیں) . اور (یاد رکھو !) اللہ (تمام حال) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے ١٠٤ .

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ (اے پیغمبر !) ھم نے تم پر
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ ''الکتٰب'' سچائی کے ساتھ نازل
بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ کر دی ھے تا کہ جیسا کچھ خدا نے

١٠٤ ـ مقاصد کی راہ میں تکلیفیں اور محنتیں مومن کو بھی پیش آتی ھیں اور کافر کو بھی . لیکن مومن کے لیے ان کا جھیلنا سہل ھوتا ھے ، کیونکہ وہ اپنے سامنے ایسی امیدیں رکھتا ھے جو کافر کو میسر نہیں . وہ یقین رکھتا ھے کہ میں جو کچھ جھیل رھا ھوں حق کی راہ میں ھے اور میرے لیے دنیا میں بھی کامیابی ھے اور آخرت میں بھی . پھر افسوس اس مومن پر جو مقاصد حق کی راہ میں اتنا بھی نہ کر سکے جتنا ایک کافر ظلم و فساد کی راہ میں کرتا ھے .

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	(اس طرح کے لوگ) انسانوں
وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ	سے (اپنی خیانت) چھپاتے ھیں،
مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ	لیکن خدا سے نہیں چھپاتے ،
يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ	حالانکہ جب وہ راتوں کو
الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا	مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتوں
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۞ ١٠٨	کا مشورہ کرتے ھیں جو خدا

کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ھوتا ھے ، وہ جو کچھ کرتے ھیں اس کے احاطۂ علم سے باھر نہیں ١٠٨ .

هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ جٰدَلْتُمْ	دیکھو! (٢١٥) تم لوگ وہ ھو
عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف	کہ تم نے دنیا کی زندگانی میں
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ	تو ان (مجرموں) کی طرف سے

٤ - مسلمانوں کو نہیں چاھیے کہ ھم مذھب ھونے کی وجہ سے یا اپنے خاندان و قبیلے میں سے ھونے کی وجہ سے کسی مجرم کی حمایت کریں اور سازش کرکے جتھا بندی کرلیں . دنیا کی نگاھیں نہ دیکھتی ھوں ، لیکن خدا تو دیکھ رھا ھے کہ کون مجرم ھے ، کون نہیں ھے ١٠٨. =

وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ ١٠٦ اور الله سے مغفرت مانگو (که قضا کا معامله نهایت نازک هے) بلا شبه الله بخشنے والا رحمت رکھنے والا هے ١٠٦ .

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ۚ ١٠٧ اور جو لوگ اپنے اندر خیانت رکھتے هیں تم ان کی طرف سے نه جھگڑو . خدا ایسے لوگوں کو پسند نهیں کرتا جو خیانت اور معصیت میں ڈوبے هوئے هیں ١٠٧ .

= بهر حال ان آیات سے معلوم هوا که :

١ – مسلمان قاضی کو چاهیے هر حال میں حق و انصاف کے ساتھ فیصله کرے . اس خیال سے که ایک فریق مسلمان اور دوسرا غیر مسلم هے ، مسلمان کی طرف داری نهیں کرنی چاهیے ١٠٥ .

٢ – همیشه خدا سے مدد (٢١٤) مانگتا رهے ، کیونکه قضا کا معامله نهایت نازک هے . ایسا نه هو که طبیعت کے میلان سے کوئی لغزش هو جائے ١٠٦ .

٣ – قاضی کو کوئی ایسی بات نهیں کرنی چاهیے جس سے کسی فریق کی وکالت کی بو آئے ١٠٧ . =

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا	کے درمیان صلح صفائی کرادینا
عَظِيْمًا ۝۱۱۴	چاہے (اور اس میں پوشیدگی

ملحوظ رکھے تو البتہ یہ نیکی کی بات ہے) . اور جو کوئی خدا کی خوشنودی کی طلب میں اس طرح کے کام کرتا ہے تو ہم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ۱۱۴ .

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ	اور جس شخص پر "الہدیٰ"
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى	(یعنی ہدایت کی حقیقی راہ) کھل
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ	جائے اور اس پر بھی وہ اللہ
الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى	کے رسول سے مخالفت کرے
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ	اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر
۱۷ ع ۱۴ مَصِيْرًا ع ۝۱۱۵	دوسری راہ چلنے لگے تو ہم

اسے اسی طرف کو لے جائیں گے جس (طرف) کو جانا اس نے پسند کرلیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچا دیں گے . اور (جس کے پہنچنے کی جگہ دوزخ ہوئی تو) یہ پہنچنے کی کیا ہی بری جگہ ہے ۱۱۵ .

۱۱۵ - احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ مندرجہ صدر =

مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ۞ ١١٣

ایك جماعت نے تو پورا ارادہ کر لیا تھا که (اصل مجرم کی حمایت میں جتھا بندی کرکے) تمھیں غلط راستے پر ڈال دیں (اور تم بے گناہ آدمی کو مجرم سمجھ لو) . یه لوگ غلط راستے پر نہیں ڈال رہے ہیں مگر خود اپنی ہی جانوں کو (که حق کی حمایت کرنے کی جگه جھوٹے کی حمایت کر رہے ہیں). یه (اپنی چالاکیوں سے) تمھیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، کیونکه الله نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کردی ہے اور جو باتیں معلوم نه تھیں وہ تمھیں سکھادی ہیں اور تم پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے ١١٣ .

لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

ان لوگوں کے پوشیدہ مشوروں میں سے اکثر مشورے بھلائی کے لیے نہیں ہوتے، ہاں جو خیرات کے لیے یا کسی نیك کام کے لیے حکم دے یا لوگوں

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۞١١٦	جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے بخش دے . اور جس

کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریك ٹھہرایا تو وہ بھٹك کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ١١٦ .

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ۞١١٧ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ۞١١٨	(یہ مشرك خدا کے ساتھ کن کو شریك ٹھہراتے ہیں اور کن کو پکارتے ہیں؟) یہ نہیں پکارتے مگر دیبیوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان مردود کو١١٧ جس پر

وقف لازم

اللہ لعنت کر چکا ہے . اور شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں سے (گمراہی کا) ایك مقررہ حصہ لے کر رہوں گا اور ضرور انہیں بھکاؤں گا ١١٨ .

١١٦ - جو کوئی ہدایت سے بر گشتہ ہو کر مشرکوں کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ یاد رکھے اللہ تمام گناہ (بغیر توبہ کے بھی) بخش دے سکتا ہے، لیکن شرك کے لیے بخشایش نہیں .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ	الله یه بات بخشنے والا نہیں که
بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	اس کے ساتھ کسی کو شریك
لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ	ٹھیرایا جائے . اس کے سوا

= میں جب آنحضرت (صلعم) نے یہودی کو بری کردیا اور طعمه کے خلاف فیصله فرمایا تو وه مسلمانوں سے الگ ھوکر مشرکین مکه سے جا ملا (ترمذی، حاکم، ابن سعد).

جس شخص پر "الھدیٰ" یعنی دین حقیقی کی راه واضح ھو جائے اور پھر وه دیده و دانسته اس سے پھر جائے تو اس نے خود اپنی پسند سے سعادت کی راه چھوڑ کر شقاوت کی راه پسند کرلی اور جیسی کچھ راه اس نے پسند کی ضروری ھے که ویسا ھی نتیجه بھی اسے پیش آئے.

چنانچه فرمایا " ھم اسے اسی طرف لے جائیں گے جس طرف کو جانا اس نے پسند کر لیا ھے" یعنی ھم نے انسان کی سعادت و شقاوت کے لیے ایسا ھی قانون ٹھیرا دیا ھے که جو جیسی راه پسند کرتا ھے ویسا ھی نتیجه اسے پیش آتا ھے اور اسی نتیجے پر وه پہنچا دیا جاتا ھے. جس نے جنت کی راه اختیار کی اسے جنت میں داخل کیا جائے گا. جس نے دوزخ پسند کی اس کے لیے دوزخ ھو گی.

شیطان ان سے جو کچھ وعدے کرتا ھے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ھے ۱۲۰ .

أُولَـٰئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ز وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ ۱۲۱

یہی وہ لوگ ھیں جن کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ھوا اور یہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ۱۲۱ .

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام انجام دیے تو ھم انہیں

---

۱۱۷ تا ۱۲۰ - مشرکین عرب کے بعض عقائد و اعمال کا ذکر کیا ھے جو ان کی کوری و سفاھت کی واضح دلیل ھیں . پھر فرمایا: ''شیطان کی سب سے بڑی وسوسہ اندازی یہ ھے کہ طرح طرح کے وعدوں میں رکھتا اور آرزووں اور امیدوں میں ڈالتا ھے''. وعدوں میں رکھنے اور آرزووں میں ڈالنے سے مقصود یہ ھے کہ انسان حقیقت و عمل کی جگہ محض باطل آرزووں اور جھوٹی امیدوں کا بندہ ھو جاتا ھے . وہ نجات و سعادت کے لیے سعی و عمل کی راہ اختیار نہیں کرتا بلکہ اپنی جھوٹی امیدوں اور مغرورانہ آرزووں میں مگن رھنے لگتا ھے .

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؕ ۱۱۹

اور ضرور ایسا کروں گا کہ (حقیقت اور عمل کی جگہ جھوٹی) آرزووں میں انہیں مشغول رکھوں اور ضرور انہیں (مشرکانہ خرافات کا) حکم دوں گا، پس وہ جانوروں کے کان ضرور ہی چیریں گے (اور انہیں بتوں کے نام پر چھوڑ دیں گے)۔ اور میں البتہ انہیں حکم دوں گا پس وہ (میری ہدایت کے مطابق) خدا کی خلقت میں ضرور رد وبدل کردیا کریں گے (۲۱٦). (سو یہ مشرک اسی شیطان کی وسوسہ اندازیوں پر چلتے ھیں) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق و مددگار بناتا ھے تو یقینا وہ تباھی میں پڑ گیا، ایسی تباھی میں جو کھلی تباھی ھے ۱۱۹ .

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۲۰

شیطان ان سے وعدہ کرتا اور آرزووں میں ڈالتا ھے . اور

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	اور جو کوئی اچھے کام
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ	کرے گا خواہ مرد ہو خواہ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ	عورت ، اور وہ (خداپر) ایمان
الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ	بھی رکھتا ہوگا تو ایسے ہی لوگ
نَقِيْرًا ۝١٢٤ وَ مَنْ اَحْسَنُ	ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے
دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	اور رائی برابر بھی ان کے
وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ	ساتھ (جزائے عمل میں) بے
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ	انصافی ہونے والی نہیں ۱۲٤ .
اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝١٢٥	اور پھر (بتلاؤ!) اس آدمی سے

بہتر دین رکھنے والا کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہے اور اس نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی ہے جو (تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر) صرف خدا ہی کے لیے ہو رہا تھا (۲۱۸) . اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست مخلص بنالیا تھا ۱۲۵ .

---

۱۲۳ تا ۱۲۵ - پچھلی آیات میں انسانی گم راہی کی یہ =

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا (راحت اور سرور ابدی کے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ایسے) باغوں میں داخل کریں گے
اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ جن کے نیچے نہریں بہ رہی
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ ہوں گی (اور اس لیے وہ
قِيْلًا ۝۱۲۲ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ کبھی خشک ہونے والے نہیں).
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ وہ ہمیشہ انھیں باغوں میں
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ رہیں گے(۲۱۷). یہ الله کا وعدہ
وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حق ہے اور الله سے بڑھ کر بات
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۲۳ کہنے میں سچا اور کون

ہو سکتا ہے؟ ۱۲۲. (مسلمانو! نجات و سعادت) نہ تو تمھاری آرزووں پر (موقوف) ہے نہ اہل کتاب کی آرزووں پر (وہ تو ایمان و عمل پر موقوف ہے). جو کوئی برائی کرے گا (خواہ کوئی ہو) ضروری ہے کہ اس کا بدلا پائے اور پھر الله کے سوا نہ تو کوئی ایسے دوست ملے نہ مددگار ۱۲۳.

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ	اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ	عورتوں کے بارے میں فتویٰ
وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي	طلب کرتے ہیں (یعنی حکم
الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ	دریافت کرتے ہیں). تم کہہ دو
الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ	" اللہ تمہیں ان کے بارے میں
لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ	حکم دیتا ہے (جواب بیان کیا
تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	جائے گا). نیز وہ تمہیں یتیم
مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا	عورتوں کی نسبت بھی حکم

= اور اہل کتاب میں بحث چھڑ گئی. یہودیوں نے کہا: ہمارا دین سب سے بہتر ہے کہ نجات صرف ہمارے ہی لیے ہے. مسلمانوں نے کہا: ہمارا دین سب سے بہتر ہے کیونکہ سب کے بعد آیا اور تم سب کی نجات اسی پر موقوف ہے. اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر).

اس سے معلوم ہوا کہ محض اپنے طریقے کی بڑائی کرنے اور ڈینگیں مارنے سے کچھ نہیں ہوتا، اصلی شے ایمان و عمل ہے.

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ع ١٢٦

اور (یاد رکھو!) جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے (اس کے سوا کوئی نہیں) اور وہ (اپنے علم و قدرت سے) ھر چیز کا احاطہ کیے ھوے ھے ١٢٦ .

١٨ ع ١٥

= حالت بتلائی تھی کہ عمل و حقیقت کی جگہ باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں میں مگن ھو جاتا ھے . یہاں بتلایا کہ اسی گم راھی میں یہودی اور عیسائی مبتلا ھوگئے . عمل و حقیقت کی جگہ صرف آرزوئیں اور امیدیں ھی ان کا سرمایۂ دین ھیں . یہودی کہتے ھیں "ھم خدا کی خاص امت ھیں ، ھم پر آتش دوزخ حرام ھے". عیسائی کہتے ھیں "ھم کفارۂ مسیح پر ایمان رکھتے ھیں ، اس لیے ھمارے لیے نجات ھی نجات ھے". قرآن مسلمانوں کو متنبہ کرتا ھے کہ کہیں تم بھی اسی گم راھی میں مبتلا نہ ھو جانا . وہ کہتا ھے کہ نہ تو تمھاری آرزوؤں سے کچھ بننے والا ھے ، نہ اھل کتاب کی . خدا کا قانون تو یہ ھے کہ جس کسی کا عمل برا ھوگا وہ اس کی سزا ضرور پائے گا خواہ تم ھو ، خواہ یہودی ھوں ، خواہ عیسائی ھوں ، خواہ کوئی ھو .

احادیث سے معلوم ھوتا ھے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں =

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ	تو شوہر اور بیوی پر کچھ گناہ
وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ	نہ ہوگا اگر (مصالحت کی
الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا	کوئی بات آپس میں ٹھہرا کر)
وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا	صلح کرلیں. (نا اتفاق سے)
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٢٨	صلح (ہر حال میں) بہتر ہے.

اور (یاد رکھو کہ انسان کی طبیعت اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ) مال کا لالچ سبھی میں ہوتا ہے. (عورت چاہتی ہے اسے زیادہ سے زیادہ ملے، مرد چاہتا ہے کم سے کم خرچ کرے. پس ایسا نہ کرو کہ مال کی وجہ سے آپس میں مصالحت نہ ہو). اور اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) اچھا سلوک کرو اور (سخت گیری سے) بچو تو تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس کی خبر رکھنے والا ہے (٢٢٠) ١٢٨.

وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ	اور تم اپنی طرف سے کتنے
تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ	ہی خواہش مند ہو لیکن یہ
وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا	بات تمہاری طاقت سے باہر ہے
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا	کہ (ایک سے زیادہ) عورتوں

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝۱۲۷

دیتا ہے جو قرآن میں سنایا جارھا ھے (اور پہلے نازل ھوچکا ھے کہ ان کے ساتھ

ناانصافی نہ کرو). وہ یتیم عورتیں (جو تمھاری سرپرستی میں ہوتی ہیں اور) جنھیں تم ان کا حق جو (وراثت میں) ان کے لیے ٹھیرایا جا چکا ھے نہیں دیتے اور چاھتے ھو کہ (ان کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے) خود ان سے نکاح کرلو. نیز جو کچھ بے بس (یتیم) لڑکوں کی نسبت قرآن میں سنایا جارھا ھے (اور پہلے نازل ھوچکا ھے) تو اس بارے میں بھی خدا تمھیں حکم دیتا ھے (کہ ان کے حقوق تلف نہ کرو). اور وہ حکم دیتا ھے کہ یتیموں کے معاملے میں (خواہ لڑکیاں ھوں خواہ لڑکے ھوں اور تمھاری سرپرستی میں ھوں یا نہ ھوں، ھرحال میں) حق و انصاف کے ساتھ قائم رھو. اور (یاد رکھو!) تم بھلائی کی باتوں میں سے جو کچھ کرتے ھو خدا اس کا علم رکھنے والا ھے (۲۱۹) ۱۲۷.

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوھر کی طرف سے سرکشی اور کنارہ کشی کا اندیشہ ھو

اور اللہ بڑی وسعت والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۳۰ .

۱۲۷ تا ۱۳۰ – سلسلۂ بیان پھر قرابت داروں کے حقوق کی طرف پھر گیا ہے جس سے سورت کی ابتدا ہوئی تھی . روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت کی ابتدا میں یتیموں اور عورتوں کے بارے میں جو احکام نازل ہوے تھے ، ان کی نسبت بعض لوگوں نے مزید سوالات کیے ، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (ابن جریر) .

۱ – عرب جاهلیت میں دستور تھا کہ اگر یتیم لڑکی خوب صورت اور مال دار ہوتی تو اس کا سرپرست اس کے مال پر قبضہ کر لینے کے لیے خود نکاح کر لیتا . اگر خوب صورت نہ ہوتی تو دوسرے سے نکاح کرا دیتا ، مگر اس شرط پر کہ اس کے مال کا ایک حصہ اسے مل جائے یا اس کا مہر خود لے لے یا پھر یتیم لڑکیوں کا نکاح ہی نہ ہونے دیتے تاکہ شوہر کے یہاں جا کر اپنے مال کا مطالبہ نہ کر سکیں .

قرآن نے اس ظلم صریح سے سورت کی ابتدا میں بھی روکا تھا ، یہاں بھی مزید تاکید کی پیرایۂ بیان سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جس بات سے روکا گیا ہے وہ یتیم لڑکیوں =

كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَاِنْ میں (کامل طور پر) عدل
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ کرسکو (کیونکہ دل کا
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ ۱۲۹ قدرتی کھنچاؤ تمھارے بس کا
نہیں . کسی کی طرف زیادہ کھنچے گا ، کسی کی طرف کم) .
پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایك کی طرف جھك پڑو اور دوسری کو
(اس طرح) چھوڑ بیٹھو گویا '' معلّقه '' ھے (یعنی ایسی عورت
ھے کہ نہ تو بیوہ اور نہ طلاق دی ھوئی ھے کہ اپنا دوسرا انتظام
کرے . نہ شوھر ھی اس کا حق ادا کرتا ھے کہ شوھر والی
عورت کی طرح ھو ، بیچ میں پڑی لٹك رھی ھے). اور (دیکھو!)
اگر تم (عورتوں کے معاملے میں) درستگی پر رھو اور (بے انصافی
سے) بچو تو الله بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ھے (۲۲۱) ۱۲۹ .

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح
كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ کی کوئی صورت بن نہ پڑے
وَاسِعًا حَكِيْمًا ۞ ۱۳۰ اور ایك دوسرے سے) جدا
ھوجائیں تو الله اپنے (فضل کی) کشایش سے دونوں کو
بے نیاز کردے گا (یعنی ان میں سے ھر ایك کے لیے کوئی دوسرا
انتظام پیدا ھوجائے گا جو عجب نہیں پہلے سے بہتر ھو) .

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا	اور (مسلمانو! یاد رکھو)
فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا	آسمانوں میں اور زمین میں
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ	جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے
قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ	لیے ہے (اس کے سوا کوئی
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا	نہیں). ہم نے یقیناً ان
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ	لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ	کتاب دی گئی اور (اسی طرح)
غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝ ۱۳۱	خود تم کو بھی یہ حکم دیا کہ

اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو (اور احکام حق کی پیروی کرو).
اور اگر (اس کا حکم) نہ مانو گے سو (اس سے اس کی خدائی
کا تو کچھ نقصان ہونے والا نہیں، تم خود ہی نقصان اٹھاؤ گے).
آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے.
وہ بے نیاز ہے، (ساری ستایشوں سے) ستودہ ۱۳۱.

---

۱۳۱ – بیان احکام کے بعد پھر تذکیر و موعظت کے
پہلو پر زور دیا گیا کہ اصل شے احکام حق کی تعمیل
اور استقامت و اخلاص ہے. =

= کی حق تلفی ھے۔ اگر سرپرست کی نیت بخیر ھو تو اس کے لیے خود نکاح کر لینا ویسے ممنوع نہیں۔

۲ – پہلے بار بار اس بات سے روکا گیا تھا کہ بیوی کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے زبردستی نہ کرو۔ یہاں بتایا کہ اگر ایك عورت شوھر کو اپنے سے پھرا ھوا دیکھے اور اسے خوش کرنے کے لیے اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ دے اور میاں بیوی اس پر میل ملاپ کرلیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ جبراً مال لینا نہیں ھوا، باھمی رضامندی سے مصالحت کر لینا ھے۔

۳ – ایك سے زیادہ بیوی کرنے کی صورت میں عدل کی جو شرط لگائی گئی ھے تو اس کا مطلب یہ نہیں ھے کہ تمھاری طبیعت کا قدرتی میلان بھی سب کے ساتھ یکساں رھے، کیونکہ ایسا کرنا تمھاری طاقت سے باھر ھے۔ مقصود یہ ھے کہ جتنی باتیں تمھارے اختیار میں ھیں ان میں سب کے ساتھ یکساں سلوك کرو اور کسی ایك ھی کی طرف جھك نہ پڑو، مثلاً سب کو ایك طرح کا مکان دو، ایك طرح کا لباس پہناؤ، ایك ھی طرح کھانے پینے کا انتظام کرو، ایك ھی طرح پر رھو سھو اور شب باش ھو۔ اگر تمھیں اندیشہ ھو کہ ان باتوں میں عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایك سے زیادہ بیوی نہ کرو۔

وَ الْاٰخِرَةِ ط وَ كَانَ اللّٰهُ | كه) الله كے پاس دنيا اور

سَمِيْعًا م بَصِيْرًا ع ١٣٤ | آخرت دونوں كا ثواب ١٩ ع ١٦

موجود هے (اور وه دونوں كى بخشش ركهتا هے) . وه (سب

كچهـ) سننے والا اور ديكهنے والا هے ١٣٤ .

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا | مسلمانو! ايسے هو جاؤ كه

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ | انصاف پر پورى مضبوطى كے

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى | ساتهـ قائم رهنے والے اور الله

اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ | كے ليے (سچى) گواهى دينے

وَ الْاَقْرَبِيْنَ ع اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا | والے هو . اگر تمهيں خود اپنے

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف | خلاف يا اپنے ماں باپ اور

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى | قرابت داروں كے خلاف بهى

اَنْ تَعْدِلُوْا ع وَ اِنْ تَلْوٗٓا | گواهى دينى پڑے جب بهى نه

اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا | جهجكو . اگر كوئى مال‌دار هے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ١٣٥ | يا محتاج هے تو الله (تم سے)

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ ١٣٢

اور (بے شک) اللہ ھی کے لیے ھے جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے ۔ اور (جو کوئی اس کی فرماں برداری کرے تو) کارسازی کے لیے اس کا کارساز ھونا کفایت کرتا ھے ١٣٢ ۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝ ١٣٣

(لوگو!) اگر وہ چاھے تو تمہیں (اقبال و سعادت کے میدان سے) ھٹا دے اور (تمھاری جگہ) دوسروں کو لے آئے ۔ وہ بلا شبہ ایسا کرنے پر قادر ھے (٢٢٢) ١٣٣ ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

جو کوئی دنیا کا ثواب چاھتا ھے تو (اسے معلوم ھونا چاھیے

= تم سے پہلے کتنی ھی امتیں بد عملی و نافرمانی کی وجہ سے مٹ گئیں ۔ اگر خدا چاھے تو تمہیں بھی کام رانی و اقبال کے میدان سے ھٹا دے اور تمھاری جگہ دوسروں کو دے دے ۔ پس نافرمانی و بدعملی سے بچو اور راہ حق میں مستقیم ھو جاؤ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا	مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ، اللہ
بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ	کے رسول پر ایمان لاؤ اور
الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ	اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس
وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ	نے اپنے رسول پر نازل کی ھے.
مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ	نیز ان کتابوں پر جو اس سے
بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ	پہلے (دوسرے پیغمبروں پر)
وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ	نازل کی تھیں. اور (دیکھو!)
ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝١٣٦	جس کسی نے اللہ سے انکار

کیا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ١٣٦ .

اور جب گواھی دو تو صاف صاف بات کہو، گھما پھرا کر نہ کہو کہ حقیقت مشتبہ ھو جائے.

١٣٦ – ایمانی خصائل و اعمال پر زور دینے کے بعد یہ حقیقت واضح کی کہ یہ خصائل اور اعمال جبھی پیدا ھو سکتے ھیں کہ کامل اور سچی خدا پرستی دلوں میں رچ جائے. =

زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ہے (تمھیں ایسا نہیں کرنا چاھیے که مال دار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو) . (پس دیکھو!) ایسا نه هو که هوائے نفس کی پیروی تمھیں انصاف سے باز رکھے . اور اگر تم (گواهی دیتے هوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی صاف صاف نه کہنا چاهو گے) یا گواهی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے هو الله اس کی خبر رکھنے والا ہے ١٣٥ .

---

١٣٥ – مسلمانوں کو چاھیے که ”قوّامون بالقسط“ هوں یعنی حق و انصاف پر اس مضبوطی سے قائم رهنے والے که کوئی بات بھی ان کی جگه سے نه هلا سکے .

اور چاھیے که الله کے لیے گواهی دینے والے هوں . دنیا کی کوئی چیز انھیں سچ کہنے سے نه روك سکے . اگر کسی معاملے میں سچائی خود ان کی ذات کے خلاف هو یا ان کے ماں باپ اور عزیز و اقربا کے خلاف هو جب بھی انھیں سچی هی بات کہنی چاھیے . وہ صرف سچائی هی کے لیے دل و زبان رکھتے هیں .

سچی گواهی دینے میں نه تو کسی کی دولت کا پاس کرو، نه کسی کی محتاجی کا . اگر کسی معاملے میں گواهی دے سکتے هو تو اس سے پہلو تہی نه کرو .

الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ	(اے پیغمبر!) تم منافقوں کو
بًا اَلِيْمَا ۣ ۱۳۸	یہ خوش خبری سنا دو کہ
يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ	بلا شبہ ان کے لیے عذاب
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ	دردناک ہے ۱۳۸. (وہ منافق)
غُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ	جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
ـزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۱۳۹	حق کو اپنا رفیق منکرین اور

ـاتے ہیں (اور مسلمانوں کی دوستی پر مسلمانوں کے دشمنوں
ـں کو ترجیح دیتے ہیں). تو کیا وہ چاہتے ہیں ان کے پاس
ـڈھیں؟ (اگر ایسا ہی ہے) تو (یاد رکھیں!) عزت جتنی
ـب کی سب اللہ ہی کے لیے ہے (یعنی اسی کے اختیار میں ہے
ـ دے دے. دشمنان حق کے ہاتھ میں نہیں ہے، اگرچہ
ـت عارضی طور پر دنیوی عزت اور شوکت رکھتے ہیں
ـ حق بے سر و سامان اور کم زور ہیں) ۱۳۹ .

و ۱۳۸ – اس کے بعد منافقوں کی حالت بیان کی ہے کہ
انھوں نے بظاہر ایمان کی راہ اختیار کرلی تھی
الحقیقت ایمان سے محروم تھے، چنانچہ بار بار آئے
بار الٹے پاؤں پھر گئے. سو ایسا ایمان ایمان نہیں
ـے لوگوں کے لیے نہ تو خدا کی مغفرت ہوگی،
ـ پر سعادت و کام یابی کی راہ کھلے گی.

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ ١٣٧

جن لوگوں کا حال یہ ھے کہ وہ ایمان لائے، پھر کفر میں پڑ گئے، پھر ایمان لائے، پھر کفر میں پڑ گئے اور پھر برابر کفر میں بڑھتے ھی گئے تو (فی الحقیقت ان کا ایمان لانا ایمان لانا نہ تھا) اللہ انہیں بخشنے والا نہیں۔ اور ھرگز ایسا نہ ھو گا کہ (کام یابی کی) انہیں کوئی راہ دکھائے ١٣٧ .

= کامل اور سچی خدا پرستی یہ ھے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور خدا کی سچائی پر ایمان لاؤ . یہ سچائی پیغمبر اسلام پر بھی نازل ھوئی ھے اور پیغمبر اسلام سے پہلے تمام رسولوں پر بھی نازل ھو چکی ھے .

اس کے بعد ایمان کی تفصیل بیان کی کہ خدا پر، خدا کے فرشتوں پر، خدا کی کتابوں پر، خدا کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا کامل اور سچا ایمان ھے .

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ
وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ
٢٠ ع ١٧ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ ١٤١

ان (منافقوں) کا شیوہ یہ ھے کہ
وہ تمہاری حالت دیکھتے رھتے
اور (مآل کار کے) منتظر رھتے
ھیں. اگر تمھیں اللہ کی طرف سے
فتح ملتی ھے تو (اپنے کو تمہارا
ساتھی ظاھر کرتے ھیں اور)
کہتے ھیں "کیا ھم بھی تمہارے
ساتھ نہ تھے؟" اگر منکرین حق
کے لیے فتح مندی ھوتی ھے
تو (ان کی طرف دوڑے جاتے
ھیں اور اپنا احسان جتانے کے لیے) کہتے ھیں "کیا ھم نے ایسا
نہیں کیا کہ (جنگ میں) بالکل غالب آ گئے تھے پھر بھی تمھیں
مسلمانوں سے بچالیا" (۲۲۳). تو (یقین کرو!) اللہ قیامت کے دن تم
میں (کہ سچے مسلمان ھو) اور ان میں (کہ نفاق میں ڈوبے
ھوے ھیں) فیصلہ کردے گا. اور (یقین کرو یہ منافق کتنا ھی

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ ١٤٠ الَّذِيْنَ

اور (دیکھو!) اللہ اپنی کتاب میں تمہارے لیے یہ حکم نازل کرچکا ہے کہ جب تم دیکھو اور سنو خدا کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے (یعنی انہیں سرکشی اور شرارت سے جھٹلایا جارہا ہے) اور ان کی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو (تم اس مجلس سے اٹھ جاؤ اور) جب تک (اس طرح کی باتیں چھوڑ کر) کسی دوسری بات میں لوگ نہ لگ جائیں ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اگر بیٹھا کرو گے تو تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو!) خدا منافقوں کو (جو ایسی باتوں میں شریک ہوتے ہیں) اور منکرین حق کو (جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں) سب کو جہنم میں اکٹھا کر دینے والا ہے ۱۴۰.

کرتے (یعنی تلاوت نہیں کرتے) مگر برائے نام. کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں (کہ ادھر رہیں یا ادھر). نہ تو ان کی طرف ہیں، نہ ان کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں، نہ مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف). اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ ہی راہ گم کردے (یعنی اللہ کے ٹھیرائے ہوے قانون ہدایت و ضلالت کے بموجب راہ سعادت گم ہوجائے) تو پھر ممکن نہیں تم اس کے لیے کوئی راہ نکال سکو ۱۴۳.

---

۱۳۹ تا ۱۴۳ - آیت (۱۳۹) سے (۱۴۳) تک منافقوں کے اعمال و خصائل بتائے ہیں:

۱ - چوں کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اس لیے مسلمانوں کی کام یابی پر بھروسا نہیں رکھتے. وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کے دشمنوں کو اپنا دوست بناتے ہیں، تاکہ جب مسلمانوں کے دشمن فتح مند ہوں تو وہ عزت و کام رانی حاصل کریں.

۲ - وہ الگ تھلگ رہ کر واقعات کی رفتار دیکھتے رہتے ہیں. اگر مسلمان کو فتح ہوتی ہے تو فتح کے فائدوں میں حصہ دار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم بھی تمھارے ساتھ تھے". اگر دشمنوں کا پلہ بھاری رہتا ہے تو ان سے جاملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "اگر لڑائی میں ہم دل سے تمھارے ساتھ نہ ہوتے اور تمھیں نہ بچاتے تو=

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! ایسا نہ کرو کہ
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ	مسلمانوں کے سوا کافروں کو
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ	(جو تمھارے خلاف لڑ رہے
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ	ہیں اور تمھاری بربادی پر تلے
عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ ١٤٤	ہوے ہیں) اپنا رفیق و مددگار

بناؤ . کیا تم چاہتے ہو خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لے لو ؟ (٢٢٤) ١٤٤ .

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ	بلا شبہ منافقوں کے لیے یہی
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ	ہونا ہے کہ دوزخ کے سب سے
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ لا ١٤٥	نچلے درجے میں ڈالے جائیں

اور (اس دن) کسی کو بھی تم ان کا رفیق و مددگار نہ پاؤ . (پھر کیا تم چاہتے ہو ان کی سی روش تم بھی اختیار کرو؟) ١٤٥ .

---

١٤٤ - فرمایا : منافقوں کی سی چال اختیار نہ کرو جو اپنی قوم کو چھوڑ کر قوم کے دشمنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں اور قوم کی مصلحتوں پر اپنی منافقانہ غرضوں کو ترجیح دیتے ہیں .

= مسلمانوں نے تمہارا خاتمہ ھی کر دیا تھا ".

٣ – وہ نماز کے لیے کھڑے ھوں گے تو کاھلی کے ساتھ، گویا مارے باندھے کھڑے ھو گئے ھیں. دکھاوے کے لیے تھوڑی بہت قراءت جلد جلد کر لیں گے اور نماز پٹك کر الگ ھو جائیں گے. خشوع و خضوع اور دل کا لگاؤ ان کی نماز میں نہ ھو گا.

٤ – ان کی ساری باتیں ایسی ھوتی ھیں گویا ایك قدم کفر میں ھے، ایك ایمان میں. دونوں کے درمیان متردد کھڑے ھیں، نہ پوری طرح کفر ھی کا ساتھ دے سکتے ھیں، نہ پوری طرح ایمان کا.

آیت (١٤٣) میں فرمایا " خدا انھیں دھوکا دینے میں ھرا رھا ھے اور مغلوب کر رھا ھے". خدا کے ھرانے اور مغلوب کرنے کا مطلب یہ ھے کہ خدا نے دنیا میں اچھوں کی طرح بروں کو بھی مہلت عمل دے رکھی ھے. مگر یہ مہلت اس لیے نہیں ھے کہ خدا کا قانون ان کی طرف سے غافل ھے، بلکہ اس لیے ھے کہ ھر عمل کا نتیجہ اپنے مقررہ وقت ھی پر ظاھر ھوا کرتا ھے. لیکن شریر آدمی اس مہلت سے نڈر ھو جاتا ھے. وہ سمجھتا ھے میں جو کچھ بھی کیے جاؤں میرے لیے کچھ ھونے والا نہیں، حالانکہ اس کے لیے سب کچھ ھونے والا ھے مگر اپنے وقت مقررہ پر.

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۱۴۸

خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو، ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے)۔ اور (یاد رکھو!) خدا سننے والا، جاننے والا ہے (اس سے کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں) ۱۴۸.

= اشارہ کیا کہ عذاب و ثواب اس لیے نہیں ہے کہ خدا خوش ہوکر انعام دینے لگتا ہے اور جوش انتقام میں آکر عذاب میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ بت پرست اپنے دیوتاؤں کی نسبت خیال کرتے تھے اور یہودی اور عیسائی تصور میں بھی اس کی آمیزش ہو گئی تھی، بلکہ وہ انسانی عمل کا قدرتی خاصہ و نتیجہ ہے اور خدا کی حکمت نے ایسا ھی قانون ٹھیرا دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کی طرح انسان کے ہر عمل کا بھی ایک خاصہ اور بدلا ہو.

۱۴۸ - اس آیت میں فرمایا: اگر کسی انسان میں کوئی برائی ہو تو اسے مشہور کرنا اور پکارتے پھرنا جائز نہیں، ہاں! اگر کوئی مظلوم ہو تو وہ ظالم کے خلاف آواز بلند کرسکتا ہے. یہاں یہ حکم اس لیے بیان کیا گیا کہ منافقوں کی نسبت مسلمانوں کو تنبیہ کرنی تھی: =

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ أَصْلَحُوا وَ اعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَ أَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝١٤٦

ہاں ! (ان میں سے) جن لوگوں نے توبہ کرلی ، اپنی (عملی) حالت سنوار لی ، اللہ (کے حکم) پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے اور اپنے دین میں صرف اسی کے لیے ہوگئے تو (بلا شبہ) ایسے لوگ (منافقوں میں سے نہیں سمجھے جائیں گے) مومنوں کی صف میں ہوں گے . اور قریب ہے کہ اللہ مومنوں کو (ان کا) اجر عطا فرمائے ، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا ١٤٦ .

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ۖ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝١٤٧

(لوگو !) اگر تم شکر کرو (یعنی خدا کی نعمتوں کی قدر کرو اور انہیں ٹھیک ٹھیک کام میں لاؤ اور خدا پر ایمان رکھو) تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے ؟ (یعنی وہ کیوں تمہیں عذاب دے ؟) خدا تو (انسانی اعمال کا) قدر شناس (اور ان کی حالت کا) علم رکھنے والا ہے ١٤٧ .

---

١٤٧ - اس آیت میں اس اصل عظیم کی طرف =

سَبِيْلًا ۙ ۱۵۰ اُولٰٓئِكَ هُمُ — بعض کو نہیں مانتے" اور

الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا — اس طرح چاهتے هیں ایمان

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۱۵۱ — اور کفر کے درمیان کوئی

(تیسری) راہ اختیار کرلیں ۱۵۰ . تو ایسے لوگ یقیناً کافر هیں (ان کا بعض رسالتوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ انهیں مومن نہیں بنادے سکتا). اور کافروں کے لیے هم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا هے ۱۵۱ .

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ — اور جو لوگ الله اور اس کے

وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ — رسولوں پر ایمان لائے اور

۱۵۰ – جو لوگ "تفریق بین الرسل" کرتے هیں ، یعنی خدا کے کسی پیغمبر کو مانتے هیں ، کسی کو نہیں مانتے تو وہ چاهتے هیں ایمان اور کفر کے درمیان کوئی تیسری راہ ڈھونڈھ نکالیں ، حالانکه ایسی راہ کوئی نہیں . اگر مانتے هو تو سب کو مانو ، انکار کرتے هو تو کسی ایك کا انکار بھی سب کا انکار هوا ، کیوں که خدا کی سچائی ایك هی هے اور سب اسی سچائی کے پیام بر تھے . لوگوں نے دین کے بارے میں سب سے بڑی گم راهی یه کی که اس حقیقت کو بھول گئے اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگا .

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ	تم بھلائی کی کوئی بات ظاہر
اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ	طور پر کرو یا چھپا کر کرو
كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ ۱۴۹	یا کسی کی برائی سے درگذرو تو

(ہر حال میں تمہارے لیے نیکی و احسان کا اجر ہے . اور دیکھو!) اللہ بھی (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہوا (برائیوں سے) درگذر کرنے والا ہے ۱۴۹ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ اوراس کے رسول
وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ	سے برگشتہ ہیں اور چاہتے ہیں
يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	اللہ میں اور اس کے رسولوں
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	میں (تصدیق کےلحاظ سے) تفرقہ
وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ	کریں اور کہتے ہیں "ہم ان
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ	میں سے بعض کو مانتے ہیں ،

= ان لوگوں کی برائیاں روز بروز آشکارا ہو رہی ہیں ، لیکن تمھیں نہیں چاہیے کہ کسی خاص آدمی کے پیچھے پڑ جاؤ اور اسے منافق مشہور کرتے پھرو .

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ ١٥٣

بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کرچکے ھیں . انھوں نے (یعنی ان کے بزرگوں اور ھم مشربوں نے سینا کے میدان میں) کہا تھا "ھمیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو" (یعنی ھم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا تم سے کلام کر رھا ھے) تو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی (کی ھول ناکی) نے انھیں پکڑلیا تھا (اور اس پر بھی وہ نافرمانی اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے) . پھر باوجودیکہ دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح ھوچکی تھیں وہ (پوجا کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا ھوگئے). ھم نے اس سے بھی درگذر کی تھی اور موسیٰ کو (قیام حق و شریعت میں) ظاھر و واضح اختیار دے دیا تھا (٢٢٥) ١٥٣ .

١٥٣ ـ بیان کا رخ اب یہودیوں کی طرف پھر رھا ھے ، کیوں کہ مدینے کے منافقوں میں زیادہ تر یہودی ھی تھے . یہودی کہتے تھے : اگر پیغمبر اسلام سچے ھیں تو کیوں ان پر آسمان سے ایك کتاب اس طرح نازل نہیں ھوجاتی کہ ھم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ؟ فرمایا : اس سے بھی بڑی فرمایش یہ حضرت موسیٰ سے کرچکے ھیں کہ خود =

مِنْهُمْ أُولٰٓئِكَ سَوْفَ	ان میں سے کسی ایک کو بھی
يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ	دوسروں سے جدا نہیں کیا
اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۚ ١٥٢ ٢١ ع ١	(یعنی کسی ایک سے بھی انکار نہیں

کیا) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں اور)
عن قریب ہم انہیں ان کے اجر عطا فرمائیں گے اور اللہ بخشنے والا،
رحمت رکھنے والا ہے ۱۵۲ .

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ	(اے پیغمبر!) اہل کتاب
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ	(یعنی یہودی) تم سے درخواست
السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوا مُوسٰٓى	کرتے ہیں کہ آسمان سے کوئی
أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوٓا	کتاب ان پر نازل کرا دو
أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ	(تاکہ انہیں تصدیق ہو جائے
الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ	کہ تم خدا کے نبی ہو) تو (یہ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ	فرمایش انہوں نے تمہیں سے
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ	نہیں کی ہے) یہ اس سے بھی

داخل هو (٢٢٧) (اور فتح و کام یابی کے بعد ظلم و شرارت نه کرو).
اور هم نے حکم دیا که "سبت" کے دن (کا احترام کرو اور اس دن حکم شریعت سے) تجاوز نه کرجاؤ (٢٢٨) . هم نے ان سے ان تمام باتوں پر پکا عهد و میثاق لے لیا تها (٢٢٩) ١٥٤ .

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ	پس ان کے عهد (اطاعت)
وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	توڑنے کی وجه سے اور الله
وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ	کی آیتیں جهٹلانے کی وجه سے
حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا	اور اس وجه سے که خدا کے
غُلْفٌ ط بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا	نبیوں کو ناحق قتل کرتے رهے،
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	نیز (اس شقاوت کی وجه سے
اِلَّا قَلِيْلًا ۞ ص ١٥٥	که) انهوں نے کها "همارے

دلوں پر (ته در ته) غلاف چڑهے هوے هیں" (٢٣٠) . (ان میں قبولیت حق کی استعداد باقی هی نهیں رهی . ان کے دلوں پر غلاف چڑهے هوے نهیں هیں) بلکه ان کی کفر کی وجه سے ان کے دلوں پر خدا نے مهر لگادی هے . یهی وجه هے که معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم هیں ١٥٥ .

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ
بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا
فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم
مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ ١٥٤

اور پھر (دیکھو! احکام حق پر) عہد لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر (کوہ) طور بلند کردیا تھا (۲۲٦) (اور انھوں نے اتباع حق کا قول و قرار کیا تھا). اس کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (خدا کے آگے) جھکے ہوئے

= خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں. پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ جو طالب حق ہے وہ کبھی ایسی فرمایش نہیں کرے گا بلکہ یہ بات دیکھے گا کہ جو تعلیم دی جارہی ہے وہ کیسی ہے اور جو تعلیم دینے والا ہے اس کا حال کیا ہے.

اس کے بعد یہودیوں کی ان تاریخی شقاوتوں کی طرف اشارات کیے ہیں جن سے واضح ہوجاتا ہے کہ حق کے مقابلے میں انکار و شرارت کرنے والے برابر شرارت کرتے ہی رہے. اگر فرمایشی معجزے دکھا بھی دیے جائیں جب بھی جو ماننے والے نہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے.

اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ١٥٨ صورت حال ایسی هو گئی که انهوں نے سمجھا هم نے مسیح کو مصلوب کر دیا ، حالانکه نہیں کرسکے تھے) . اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے هیں : مسیح مصلوب هوے ، لیکن اس کے بعد زنده هو گئے) تو بلا شبه وه بھی شك و شبه میں پڑے هوے هیں . ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں . اور یقینا یهودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ١٥٧ . بلکه الله نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور الله سب پر غالب رهنے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا هے ١٥٨ .

---

١٥٦ و ١٥٧ - یهودیوں کی یه شقاوت که حضرت مسیح علیه السلام کی دعوت جھٹلائی اور حضرت مریم علیها السلام پر حضرت مسیح کی پیدایش کی نسبت بہتان باندھا . نیز یه شقاوت که وه کہتے هیں " هم نے حضرت مسیح کو سولی پر چڑھا کر هلاك کر دیا " حالانکه نه تو وه هلاك کرسکے ، نه مصلوب کر سکے ، بلکه حقیقت حال ان پر مشتبه هو گئی اور الله نے حضرت مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا . =

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى — اور (نیز) اس بات کی وجہ

مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ لا ١٥٦ — سے کہ انہوں نے کفر کیا

اور مریم کے خلاف ایسی بات کہی جو بڑے ہی بہتان کی بات تھی ١٥٦ .

وَّقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا — اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ

الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ — ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو

رَسُولَ اللّٰهِ ج وَمَا قَتَلُوهُ — جو خدا کے رسول (ہونے کا

وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ — دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر

لَهُمْ ط وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا — چڑھا کر) قتل کرڈالا ، حالانکہ

فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ط — (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا — نے قتل کیا اور نہ سولی پر

اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج وَمَا قَتَلُوهُ — چڑھا کر ھلاک کیا بلکہ حقیقت

يَقِينًا م ۝ لا ١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ — حال ان پر مشتبہ ہوگئی (یعنی

ضروری ہے (کیوں کہ مرنے کے وقت غفلت و شرارت کے تمام
پردے ہٹ جاتے ہیں اور حقیقت نمودار ہوتی ہے) اور قیامت
کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا ۱۵۹.

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ۱۶۰

الغرض یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایك) اچھی چیزیں ان پر حرام کردیں جو (پہلے) حلال تھیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سر تا سر روك ہوگئے تھے) ۱۶۰ .

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۶۱

نیز ان کی یہ بات کہ سود لینے لگے، حالانکہ اس سے روك دیے گئے تھے، اور یہ بات کہ ناجائز طریقے پر لوگوں کا مال کھانے لگے (حالانکہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دیانت دار ہونے کا حکم دیا گیا تھا).

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ۱۵۹

اور (دیکھو !) اهل کتاب میں سے (یعنی یهودیوں میں سے جنهوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نه هوگا جو اس کی موت سے پهلے (حقیقت حال پر مطلع نه هوجائے اور) اس پر (یعنی مسیح کی صداقت پر) یقین نه لے آئے . ایسا هونا

= آیت میں جس اشتباہ کا ذکر هے اس کے یه معنی بهی هوسکتے هیں که حضرت مسیح کی شخصیت مشتبه هوگئی اور ان کی جگه کسی دوسرے آدمی کو سولی پر چڑها دیا . اور یه معنی بهی هوسکتے هیں که حضرت مسیح کی موت مشتبه هوگئی ، وه زنده تهے مگر انهیں مرده سمجھ لیا .

حضرت مسیح علیه السلام کے ظهور نے بنی اسرائیل کی اصلاح و سعادت کا آخری موقع بهم پهنچایا تها جسے انهوں نے اپنی شقاوت سے کهودیا اور پهر گویا ان کی قسمت پر همیشه کے لیے مهر لگ گئی . یهاں اس واقعے کے ذکر سے یه بات دکهائی هے که جن لوگوں کی شقاوتوں کی ایسی روداد ره چکی هے اگر آج وه دعوت حق کا مقابله کررهے هیں تو یه کونسی انوکهی بات هے .

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ
الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ
٢٢ ع ٢ اَجْرًا عَظِيْمًا ع ١٦٢

اور مسلمان (ان کم راهیوں
سے اپنی راه الگ رکھتے
هیں . وه) اس کتاب پر بھی
ایمان رکھتے هیں جو تم پر
نازل هوئی هے اور ان تمام
کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے نازل هو چکی هیں. اور وه جو نماز قائم کرنے والے هیں، زکوٰة ادا کرنے والے هیں اور الله اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے هیں تو ایسے هی لوگ هیں جنهیں هم عن قریب ان کا اجر عطا فرمائیں گے، ایسا اجر جو بهت هی بڑا اجر هوگا ١٦٢.

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ
اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ
اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ

(اے پیغمبر!) هم نے تمهاری
طرف اسی طرح وحی بھیجی
جس طرح نوح پر اور ان نبیوں
پر جو نوح کے بعد هوے
بھیجی تھی، اور جس طرح
ابراهیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب،

اور (یاد رکھو !) ان میں جو لوگ (اس طرح احکام حق کے) منکر ہو گئے ہم نے ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناك عذاب تیار کر رکھا ہے ١٦١ .

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ	لیکن (اے پیغمبر !) ان میں
مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ	سے جو لوگ (کتاب اللہ کے)
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ	علم میں پکے ہیں تو وہ

١٦٠ و ١٦١ - جب کسی جماعت میں راست بازی اور پرهیز گاری باقی نہیں رہتی تو مباح اور جائز باتوں کا بھی استعمال اس طرح کرنے لگتی ہے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور اس وقت مصلح کے لیے ضروری ہوجاتا ہے کہ سدًّا للذریعہ ان جائز باتوں کو بھی عارضی طور پر روك دے . چنانچہ یہودیوں کی بے لگام طبیعت کا یہی حال تھا . نتیجہ یہ نکلا کہ کتنی ھی حلال چیزیں جن کے لیے پہلے کوئی روك ٹوك نہ تھی مصلحتاً روك دی گئیں . یہاں اسی معاملے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے .

اس کے بعد ان کی اس گم راهی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سود لینے سے انہیں روکا گیا تھا لیکن وہ باز نہ آئے اور بندگان خدا کا ناجائز طریقے پر مال کھانے لگے .

باقی نه رهے جو وہ خدا کے حضور پیش کرسکیں (یعنی یه عذر کرسکیں که همیں راہ حق کسی نے نهیں دکھلائی تھی) . اور خدا (اپنے کاموں میں) سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا هے ١٦٥ .

١٦٣ تا ١٦٥ - وحدت دین کی اصل عظیم کا اعلان که نوع انسانی کے لیے خدا کی سچائی ایك هی هے اور تمام رہ نماؤں نے اسی کی تعلیم دی هے . یه پیروان مذاهب کی گم راهی هے که گروہ بندیاں کر کے الگ الگ دین بنالیے اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگے .

اس آیت سے معلوم هوا که :

١ - قرآن نے بعض پیغمبروں کا ذکر کیا هے ، بعض کا نهیں کیا هے ، لیکن وہ سب کی تصدیق کرتا اور سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا هے .

٢ - کوئی عهد اور کوئی ملك ایسا نهیں جهاں خدا نے پیغمبر نه پیدا کیے هوں (٢٣١) .

٣ - اس سے پهلے آیت (١٦٢) میں فرمایا تھا " جو لوگ علم حق میں پکے هیں وہ قرآن پر بھی اسی طرح ایمان رکھتے هیں جس طرح پچھلی کتابوں پر رکھتے هیں " اس لیے اب یه حقیقت واضح کردی که خدا کا دین ایك هی هے اور جس طرح اب سے پهلے بے شمار پیغمبروں پر خدا کی سچائی نازل هوچکی هے اسی طرح پیغمبر اسلام پر بھی نازل هوئی هے . =

وَ يُونُسَ وَ هٰرُونَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ ١٦٣

اولاد یعقوب ، عیسیٰ ، ایوب ، یونس ، ھارون اور سلیمان پر بھیجی اور داود کو زبور عطا فرمائی ١٦٣ .

وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ ١٦٤

نیز خدا کے وہ رسول جن کا حال ھم (قرآن میں) پہلے سنا چکے ھیں اور وہ جن کا حال ھم نے تمھیں نہیں سنایا .

اور (اسی طرح) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا جیسا کہ واقعی طور پر کلام کرنا ھوتا ھے ١٦٤ .

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞ ١٦٥

یہ تمام رسول (خدا پرستی اور نیک عملی کے نتائج کی) خوش خبری دینے والے اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کرنے والے تھے (اور اس لیے بھیجے گئے تھے) کہ ان کے آنے (اور نیک و بد بتلانے) کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا
ضَلٰلًا ۢ بَعِيدًا ۝١٦٧ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا
لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝١٦٨ لا

جو لوگ (سچائی سے) منکر
ہوے اور خدا کی راہ سے
لوگوں کو روکا تو بلا شبہ وہ
(سیدھے راستے سے) بھٹك گئے
اور ایسے بھٹکے کہ دور دراز
راھوں میں گم ہو گئے ۱۶۷ .

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی بے باك ہو گئے اور
مرتے دم تك اسی حالت میں سرشار رھے) تو خدا انھیں کبھی
بخشنے والا نہیں ، نہ انھیں (کام یابی کی) کوئی راہ دکھائے گا ۱۶۸ .

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ
فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝١٦٩ يٰٓأَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا

بجز جہنم کی راہ کے جہاں وہ
ہمیشہ رھیں گے. اور اللہ کے لیے
ایسا کرنا بالکل سہل ھے (کوئی
نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں
رکاوٹ ڈال سکے) ۱۶۹ . اے

لٰـكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط ١٦٦	(اے پیغمبر! اگر یہ لوگ تمھاری سچائی سے انکار کرتے ھیں تو انکار کریں) لیکن اللہ نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے وہ

اسے نازل کر کے (تمھاری سچائی کی) گواھی دیتا ھے اور اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ھے، اور (خدا کے) فرشتے بھی اس کی گواھی دیتے ھیں. اور (جس بات پر اللہ گواھی دے تو) اللہ کی گواھی بس کرتی ھے ١٦٦ .

= ٤ - نیز یہودیوں کے اس گمرھانہ اعتراض کا بھی جواب ھوگیا کہ آسمان سے ایك لکھی لکھائی کتاب کیوں نہیں اتر آئی. فرمایا "یہ بے شمار نبی جو تورات کی مشہور شخصیتیں ھیں ان میں کسی پر بھی ایسی کتاب نازل نہیں ھوئی" کیوں کہ ایسا ھونا سنت الٰہی کے خلاف ھے. جس طرح خدا نے ھمیشہ نبیوں کو اپنی وحی سے مخاطب کیا ھے اور "وحی" اشارۂ مخفی کو کہتے ھیں، اسی طرح پیغمبر اسلام بھی وحی الٰہی سے مخاطب ھوے ھیں.

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ
اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ قف
وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۧ ١٧١
نصف الحزب ع ٢٣ ٣

اور کچھ نہ کہو۔ مریم کا
بیٹا عیسیٰ مسیح اس کے سوا
کچھ نہیں کہ اللہ کا رسول ہے
اور اس کے کلمۂ (بشارت)
کا ظہور ہے جو مریم پر القا
کیا گیا تھا، نیز ایک روح ہے
جو اس کی جانب سے بھیجی
گئی۔ پس چاہیے کہ اللہ پر
اور اس کے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور یہ بات نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ (دیکھو!) ایسی بات کہنے
سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہو۔ حقیقت اس کے سوا کچھ
نہیں ہے کہ اللہ ہی اکیلا معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں)۔
وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی بیٹا ہو۔ آسمانوں میں
اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے (وہ بھلا اپنے
کاموں کے لیے اس بات کا کیوں محتاج ہونے لگا کہ کسی کو

خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝١٧٠

افراد نسل انسانی ! بلا شبہ ''الرسول'' (یعنی پیغمبر اسلام) تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس سچائی کے ساتھ آ گیا ھے (اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹلائے جھٹلائی نہیں جاسکتی) . پس ایمان لاؤ کہ تمھارے لیے (اسی میں) بہتری ھے . اور (دیکھو!) اگر تم کفر کرو گے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے (۲۳۲) (تمھاری شقاوت خود تمھارے ھی آگے آئے گی) . اور (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے (۲۳۳) ۱۷۰ .

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اے اھل کتاب ! اپنے دین میں غلو نہ کرو (یعنی حقیقت و اعتدال سے گزر نہ جاؤ) اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝١٧٣

مقرب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے ۔ جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار سمجھے اور گھمنڈ کرے تو (وہ گھمنڈ کرکے جائے گا کہاں؟) وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا ۱۷۲۔ (اس دن) ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلا انہیں دے دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا ۔ لیکن جن لوگوں نے (خدا کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا

بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجے) . کار سازی کے لیے خدا کا کار ساز هونا بس هے ۱۷۱ .

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ مسیح کو هرگز اس بات میں

اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ

وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط سمجھا جائے اور نہ خدا کے

۱۷۱ - اهل کتاب کی ایك بہت بڑی گم راهی دین میں "غلو" هے یعنی حقیقت و اعتدال سے متجاوز هو کر بہت دور تك چلے جانا . اگر کسی کی محبت و تعظیم پر آئے تو اتنی تعظیم کی که اسے خدا کے درجے تك پہنچا دیا . مخالفت پر آئے تو اتنی مخالفت کی که اس کی صداقت سے هی انکار کر دیا . اگر زهد و عبادت کی راہ اختیار کی تو اتنی دور تك چلے گئے که رهبانیت تك پہنچ گئے . اگر دنیا کے پیچھے پڑے تو اتنے چھوٹ هو گئے که نیك و بد کی تمیز هی اٹھادی .

یہود و نصاریٰ اسی گم راهی کے شکار هوے . یہاں خطاب عیسائیوں سے هے که انھوں نے حضرت عیسی علیه السلام کی محبت و تعظیم میں اس قدر غلو کیا که انھیں خدا کا بیٹا بنا دیا اور ایك خدا کی جگه تین خداؤں کا اعتقاد پیدا کر لیا یعنی باپ ، بیٹا اور روح القدس .

يَسْتَفْتُونَكَ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانُوٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ع ١٧٦

٢٤ ع ٤

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے "کلالہ" کے بارے میں (یعنی ایسے آدمی کی میراث کے بارے میں جس کے نہ تو باپ ہو نہ اولاد) فتویٰ طلب کرتے ہیں. کہہ دو: اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں (حسب ذیل) حکم دیتا ہے: اگر کوئی ایسا مرد مرجائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا) اور اس کے بہن ہو تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ مرا ہے اس کا آدھا بہن کا حصہ ہوگا. اور بہن مرجائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس (کے سارے مال) کا وارث

عذاب دے گا جو دردناک عذاب ہوگا اور اس دن انہیں خدا کے
سوا نہ تو کوئی رفیق ملے گا نہ مددگار ١٧٣ .

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۞ ١٧٤ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۞ ١٧٥ ط

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے «برہان» (یعنی دلیل وحجت) آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی ١٧٤ . پس جو لوگ ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا تو وہ انہیں عن قریب اپنی رحمت کے سایے میں داخل کر دے گا اور ان پر اپنا فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دے گا، ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے ١٧٥ .

١٧٤ – دین حق ''برھان'' ھے یعنی سر تا سر دلیل و حجت ، اور قرآن '' نور مبین '' ھے یعنی واضح و آشکارا روشنی . برھان کے ساتھ جہل و گمان جمع نہیں ھو سکتا اور روشنی کے ساتھ تاریکی و کوری راہ نہیں پاسکتی .

المآئدة - ۵

مدنية و هی مائة و عشرون اية

مدنی، ۱۲۰ آیتیں

المنزل الثانی

بسم الله الرحمن الرحيم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ
لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا
مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ
مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ ۱

مسلمانو! اپنے معاهدے پورے کرو. تمهارے لیے مویشی جانور حلال کردیے گئے هیں (یعنی ان کا گوشت کهانا حلال کردیا گیا هے) مگر وه جن کی نسبت (آگے چل کر) حکم سنایا جائے گا. لیکن جب احرام کی حالت میں هو

وہ بھائی ہی ہوگا۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن (ملے جلے ہوں) کچھ مرد، کچھ عورتیں تو پھر (اسی قاعدے سے حصے تقسیم ہوں گے کہ) مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ۔ اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح کردیتا ہے تاکہ گمراہ نہ ہو اور اللہ تمام باتوں کا علم رکھنے والا ہے ١٧٦۔

---

١٧٦ - سورت کی ابتداء قرابت داروں کے حقوق واحکام سے ہوئی تھی، پھر درمیان میں بھی سلسلۂ بیان اسی طرف کو پھر گیا تھا۔ اب سورت کا خاتمہ بھی اسی پر ہے۔

"کلالہ" کی میراث کا حکم جو آیت ١٢ میں گزر چکا ہے تین صورتوں میں سے صرف ایك صورت کے لیے تھا۔ یہاں بقیہ دو صورتیں بھی بیان کردی ہیں یعنی اگر کلالہ کے وارث عینی بھائی بہن ہوں یا علاتی ہوں (باپ ایك، مائیں مختلف) تو ورثہ کی تقسیم بیان کردہ اصول پر کی جائے۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ	جو حرمت کے مہینے ہیں ، اور
وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ	نہ (حج کی) قربانی کی ، نہ ان
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	جانوروں کی جن کی گردنوں
اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ	میں (بطور علامت کے) پٹے
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ	ڈال دیتے ہیں (اور کعبے پر
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ	چڑھانے کے لیے دور دور
وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا	سے لائے جاتے ہیں) . نیز ان
عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ	لوگوں کی بھی بے حرمتی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	نہ کرو (یعنی ان کی راہ میں
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢	رکاوٹ نہ ڈالو اور انہیں

کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ) جو بیت حرام (یعنی کعبے) کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہیں (۲۳٤) . اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آجاؤ (یعنی حج اور عمرے سے فارغ ہوکر احرام اتار دو) تو پھر شکار کرسکتے ہو . اور (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ایک

تو شکار کرنا حلال نہ سمجھ لو ۔ بلا شبہ اللہ جیسا کچھ چاھتا ھے حکم دے دیتا ھے ۱ ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! خدا کے شعائر کی
لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ	(یعنی خدا پرستی کی مقرر کی
وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ	ھوئی نشانیوں اور آداب و رسوم
وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ	کی) بے حرمتی نہ کرو ۔ اور
الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ	نہ ان مہینوں کی بے حرمتی کرو

۱ ۔ مسلمانو! اپنے معاھدے پورے کرو یعنی احکام الٰہی کی اطاعت کا جو عہد کرچکے ھو اسے سچائی کے ساتھ پورا کرو ۔ سچائی کے ساتھ پورا کرنا یہ ھے کہ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا جائے کرو ، جن سے روك دیا جائے رك جاؤ ۔ چنانچہ اس کے بعد اوامر و نواھی کا بیان شروع ھوجاتا ھے اور پوری سورت میں جستہ جستہ حسب ضرورت و مناسبت جاری رھتا ھے :

(الف) چار پایوں کا گوشت حلال ھے بجز ان کے جو آگے چل کر مستثنی کردیے گئے ھیں ۔ یہاں " انعام " کا لفظ آیا ھے ۔ " انعام " کا زیادہ تر اطلاق اونٹ ، گائے اور بھیڑ بکری پر ھوتا ھے ۔

= نہ حاجیوں اور تاجروں کو نقصان پہنچاؤ جو خدا کی عبادت کے لیے اور کاروبار تجارت کے لیے مکے کا قصد کرتے ہیں . مقدس مقام کے جانے والوں کو نقصان پہنچانا اس مقام کی توہین کرنا ہے .

(و) مشرکین مکہ نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تو اب اس کے انتقام میں ایسا نہ کرو کہ ان کی جو جماعت حج کے لیے جارہی ہو اسے روک دو یا اس پر حملہ کردو . ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنے میں تمہارا دستور العمل یہ ہونا چاہیے کہ نیک کام میں مدد کرنا ، برائی میں نہ کرنا . وہ ظلم کریں تو یہ برائی ہے ، اس میں مدد نہ کرو ، لیکن اگر حج و زیارت کو جائیں تو یہ بھلائی کی بات ہے ، اس میں کیوں رکاوٹ ڈالو؟

اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ہے وہ مسلمانوں کے تمام کاموں کے لیے ایک عام دستور العمل ہے . جو کوئی نیک کام کرے اس کی مدد کرو اگرچہ مسلمان نہ ہو اور اگرچہ مخالف ہو . جو کوئی برائی کرے اس کی مدد نہ کرو اگرچہ مسلمان ہو اور اگرچہ تمہارا ساتھی ہو . نیز یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہے کہ اگر بت پرست بھی خدا کی تعظیم و عبادت کی کوئی بات کریں تو اس کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے ، کیوں کہ خدا کی تعظیم و عبادت بہر حال خدا ہی کی تعظیم و عبادت ہے .

گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو، کیوں کہ انھوں نے مسجد حرام سے تمھیں روك دیا تھا. (تمھارا دستور العمل تو یہ ہونا چاھیے کہ) نیکی اور پرھیزگاری کی ھر بات میں ایك دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو. اور (دیکھو!) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو. یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ھے ۲.

۲ – (ب) حج اور عمرے کے لیے جب احرام باندھ لیا تو یہ احرام کی حالت ھوئی. احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں.

(ج) خدا کے شعائر کی بے حرمتی جائز نہ رکھو، یعنی جو مقدس نشانیاں خدا پرستی کی ٹھیرا دی گئی ھیں اور جو رسوم و آداب بن چکے ھیں ان کی بے حرمتی نہ کرو.

(د) ازانجملہ حرمت کے مہینے ھیں یعنی ذی قعدہ، ذی الحج، محرم، رجب، انھیں مہینوں میں حاجیوں کی آمد و رفت رھتی ھے. پس ان میں جنگ نہ کرو اور حاجیوں کے جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ. البتہ اگر دشمنوں کی طرف سے حملہ ھوجائے تو تمھیں لڑنا پڑے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۹۰ میں حکم دیا جاچکا ھے.

(ہ) نہ تو قربانی اور خدا کی نیاز کے جانوروں کو لوٹو جو دور دور سے مکے میں لائے جاتے ھیں، =

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٣

(چڑھا کر) ذبح کیا جائے (یعنی ان مقاموں میں ذبح کیا جائے جو بت پرستوں نے نذر و نیاز چڑھانے کے لیے ٹھیرا رکھے ہیں) . اور یہ بات بھی کہ (کسی جانور کا گوشت یا کوئی اور چیز بطور جوے کے) تیروں کے پاسوں سے آپس میں تقسیم کرو (جیسا کہ مشرکین عرب کیا کرتے تھے) . یہ گناہ کی بات ہے . (مسلمانو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ آج تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہوگئے ہیں (کہ تم راہ حق کو چھوڑ کر ان کا طریقہ اختیار کرنے والے نہیں) . پس ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو (اور میرے حکم کی تعمیل کرو) (٢٣٦) . آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لیے پسند کرلیا کہ دین ''الاسلام'' ہو . پس (دیکھو!) جو کوئی بھوک سے بے بس ہوجائے ، یہ بات نہ ہو کہ (دانستہ) گناہ کرنا چاہے (اور کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ہے ٣ .

٣ - اس آیت میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے . =

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ
وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ
وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ
وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا
ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى
النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا
بِالْأَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ

(مسلمانو!) تم پر (یہ چیزیں)
حرام کردی گئی ھیں : مردار
جانور، خون، سور کا گوشت،
وہ (جانور) جو غیر خدا کے
نام پر پکارا جائے، گلا گھونٹ
کر مارا ھوا، چوٹ لگا کر
مارا ھوا، وہ جو بلندی سے
گر کر مرجائے، وہ جو کسی
جانور کے سینگ مارنے سے
مرجائے، وہ جسے درندہ پھاڑ
کھائے، مگر ھاں! وہ (حرام
نہیں) جسے تم (اس کے مرنے
سے پہلے) ذبح کرلو (۲۳۵)۔
وہ جانور جو کسی تھان پر

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(اے پیغمبر !) لوگ تم سے پوچھتے ھیں کیا کیا چیزیں ان کے لیے حلال ھیں ۔ تم کہو : جتنی اچھی چیزیں ھیں سب تم پر حلال کر دی گئی ھیں ۔ اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھا رکھے ھوں اور (شکار کا طریقہ) جیسا کچھ خدا نے تمھیں سکھا دیا ھے (یعنی خدا کی دی ھوئی عقل و ذھانت سے تم نے نکال لیا ھے) انھیں سکھا دو تو جو کچھ وہ (شکار پکڑلیں اور) تمھارے لیے بچائے رکھیں تم اسے (بے کھٹکے) کھاسکتے ھو ، مگر چاھیے کہ (شکاری جانور چھوڑتے ھوے) خدا کا نام لے لیا کرو (جس طرح ذبح کرتے ھوے لیا کرتے ھو) اور (ھر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رھو ۔ (یاد رکھو !) اللہ (اعمال کا) حساب لینے میں بہت تیز ھے ٤ ۔

---

٤ – چوں کہ لوگ پچھلی پابندیوں اور سختیوں کے =

= سورۂ بقرہ کی آیت ۱۲۸ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا نقل کی تھی کہ ان کی نسل میں " امت مسلمہ " پیدا ھوجائے . پھر آیت ۱۵۰ میں فرمایا تھا " خدا چاھتا ھے تم پر اپنی نعمت پوری کردے " . یہاں فرمایا " آج کے دن خدا نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور امت مسلمہ اپنے تمام مقاصد و خصائص کے ساتھ ظہور میں آگئی " .

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ھوئی تھی جو پیغمبر اسلام (صلعم) کا آخری حج تھا جس کے تقریبا تین ماہ بعد وہ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری عن عمر) (۲۳۷).

جانوروں کے حلال وحرام ھونے کے احکام میں تکمیل دین کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ اسلام سے پہلے کھانے پینے میں مذھبی عقائد نہایت درجہ سخت اور تنگ تھے . یہ اسلام کی خصوصیت ھے کہ اس نے بے جا قیدیں ھٹادیں اور وھم پرستی کے عنصر سے دین کو پاك کردیا . پس فرمایا " اب کہ دین کامل ھوگیا ھے تمھارے لیے بے جا سختیاں باقی نہیں رھیں . اگر کوئی آدمی بھوك سے مر رھا ھو اور حلال چیز میسر نہ آئے تو حرام چیز کھاکر اپنی جان بچاسکتا ھے " .

مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
ع ١ ٥ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ع ٥

اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ھے . نیز تمہارے لیے مسلمان بی بیاں اور ان لوگوں کی بی بیاں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ھے حلال ھیں . بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کرو اور مقصود قید نکاح میں لانا ھو . یہ بات نہ ھو کہ نفس پرستی کے لیے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بد چلنی کی جائے . اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایمان سے منکر ھوا تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ھوگی ٥ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

مسلمانو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ھو تو چاھیے کہ اپنا منہ اور ھاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو

٥ ـ اھل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ھے یعنی ان کا ذبح کیا ھوا جانور بھی تمہارے لیے حلال ھے .
ضمناً اس حکم کی بھی تصریح کردی کہ ان کی عورتوں سے نکاح کرنے کی بھی کوئی ممانعت نہیں .

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ	آج (کہ دین حق اپنے ظہور میں
وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	کامل ہوگیا ھے) تمام اچھی
حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ	چیزیں تم پر حلال کردی گئیں
لَّهُمْ ۚ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ	(جو بے جا قیدیں لوگوں نے
الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ	اپنے پیچھے لگا رکھی تھیں سب
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	دور ھوگئیں) . ان لوگوں کا
مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	کھانا جنھیں کتاب دی گئی
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ	ھے ، تمھارے لیے حلال ھے

= عادی رہ چکے تھے اس لیے بار بار پوچھتے تھے کہ ھمارے لیے کیا کیا چیزیں حلال ھیں . اس آیت میں فرمایا : تمام اچھی چیزیں حلال ھیں ، صرف انھیں چیزوں سے روک دیا گیا ھے جو اچھی نہیں ھیں .

سدھایا ھوا شکاری کتا یا پرند شکار پکڑلے اور خود نہ کھائے تمھارے پاس لے آئے تو اس میں بھی کوئی روک نہیں ، البتہ شکاری جانور چھوڑتے ھوے خدا کا نام لے لیا کرو جس طرح ذبح کے وقت لیا کرتے ھیں .

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٦

کی جگہ) پاک مٹی سے کام لو. اور (طریقہ اس کا یہ ہے کہ)

اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لو. اللہ نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے، بلکہ چاہتا ہے (اس طرح کے اعمال کے ذریعے) تمہیں پاک و صاف رکھے. نیز یہ کہ (تمہیں ایک شایستہ جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت (ھدایت) پوری کر دے، تا کہ تم شکر گزار ہو (یعنی نعمت الٰہی کے قدر شناس ہو) ٦.

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

اور (دیکھو!) اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اس کی یاد

---

٦ – وضو اور تیمم کا حکم. فرمایا "خدا نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے" یعنی وضو کا حکم اس لیے نہیں ہے کہ تمہارے پیچھے بے جا قیدیں لگا دی جائیں، بلکہ مقصود یہ ہے کہ تم میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو اور تمہیں پاکی اور شایستگی رکھنے والی جماعت بنا کر تم پر اپنی نعمت ھدایت پوری کر دے.

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

اور سر کا مسح کرلو ، نیز
اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک
دھو لو . اگر نہانے کی حاجت
ھو تو چاھیے (نہا کر) پاك
و صاف ھوجاؤ . اگر تم بیمار ھو
(اور پانی کا استعمال مضر ھو)
یا سفر میں ھو (اور پانی کی
جستجو دشوار ھو) یا ایسا ھو
کہ تم میں سے کوئی جائے ضرور
سے (ھو کر) آیا ھو یا تم نے
عورت کو چھوا ھو (۲۳۸)
اور پانی میسر نہ آئے تو اس
حالت میں چاھیے کہ (وضو

بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ٨

سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لیے گواہی دینے والے ہو۔ اور (دیکھو!) ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے ابھار دے کہ (اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو۔ (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقوے سے لگتی ہوئی بات ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ٨۔

٨ - اس آیت میں فرمایا "دین کی تکمیل اور نعمت کا اتمام چاہتا ہے کہ اپنی سیرت (کیرکٹر) میں سرتا سر حق و صداقت کا پیکر بن جاؤ۔ تمہیں "قوامون للہ" اور "شہدآء بالقسط" ہونا چاہیے یعنی مضبوطی کے ساتھ حق کے لیے کھڑے ہونے والے اور حق و انصاف کے لیے شہادت دینے والے۔ اپنا ہو یا پرایا، موافق ہو یا مخالف، دوست ہو یا دشمن، جس کے ساتھ معاملہ کرو انصاف کے ساتھ کرو اور جس کے حق میں کوئی بات کہو انصاف کی کہو۔

بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ٧

سے غافل نہ ہو اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھیرا چکا ہے، جب تم نے (دعوت ایمان قبول کرتے ہوے) کہا تھا ” (خدایا!) ہم نے تیرا فرمان سنا اور ہم نے اسے قبول کیا“ (تو خدا سے تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو! ہر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ (تمھارے) سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اسے پوری طرح جانتا ہے ۷۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ خدا (کی سچائی) کے لیے مضبوطی

---

۷ – سورت کے آغاز میں فرمایا تھا ” اپنے معاهدے پورے کرو“ یعنی احکام حق کی اطاعت کا عہد پورا کرو۔ یہاں پھر مسلمانوں کو ان کا عہد ایمان یاد دلایا ہے کہ دین کامل ظہور میں آ گیا، نعمت الٰہی پوری کر دی گئی۔ اب تمھارا فرض ہے کہ تذکیر نعمت سے غافل نہ ہو اور اطاعت حق میں اخلاص و استقامت کے ساتھ کوشاں ہو۔

اس کے هاتھ تمهارے خلاف بڑھنے سے رك گئے (اور تمهیں کسی
طرح کا گزند نه پهنچا) . اور الله سے ڈرتے رهو . الله هی هے
جس پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاهیے ۱۱ .

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ
اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ۱۲

اور (دیکھو !) یه واقعه هے که
الله نے بنی اسرائیل سے (بھی)
عهد (اطاعت) لیا تھا اور ان
میں بارہ سردار مقرر کردیے
تھے . الله نے فرمایا تھا :
(دیکھو !) میں تمهارے ساتھ
هوں (یعنی میری مدد تمهارے
ساتھ هے) . اگر تم نے نماز
قائم رکھی ، زکوٰۃ ادا کرتے
رهے ، میرے تمام رسولوں پر
(جو تمهاری هدایت کے لیے آتے
رهیں گے) ایمان لائے اور ان

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے اور نیک

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ٩ ہے کہ ان کے لیے مغفرت ہوگی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا اور بہت ہی بڑا اجر ہوگا ۹ .

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ لیکن جن لوگوں نے انکار کیا

الْجَحِيْمِ ۝ ١٠ اور ہماری آیتوں کو (سرکشی

وشرارت سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (انھوں نے مغفرت و اجر کی جگہ تباہی و عذاب کی راہ پسند کرلی) ۱۰ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کا وہ

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ احسان یاد کرو کہ جب ایک

قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ گروہ نے پورا ارادہ کرلیا تھا

اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ کہ (جنگ و ہلاکت کا) تم پر

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ ہاتھ بڑھائے تو خدا نے (اپنے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ١١ فضل و کرم سے) ایسا کیا کہ

مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ وہ رحمت سے محروم ہوجاتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳ اور اس کے دل کی اثر پذیری

باقی نہیں رہتی) . چنانچہ یہ لوگ (خدا کی کتاب میں) باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں (یعنی کلام میں تحریف کردیتے ہیں) . جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا ، اسے بالکل فراموش کر بیٹھے . اور تم (اب بھی) ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر (جو وہ کتاب اللہ میں تحریف کرتے ہوئے کرتے رہتے ہیں) اطلاع پاتے رہتے ہو اور بہت تھوڑے ہیں جو ایسا نہیں کرتے . پس (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے کہ ان کی (ان خیانتوں سے) در گذر کرو اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو . بلا شبہ اللہ انہیں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ۱۳ .

= اطاعت کی جگہ شقاوت کی راہ اختیار کی . ایسا نہ ہو کہ تم بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر بیٹھو .

۱۳ – یہودیوں کے علماء کی یہ شقاوت کہ کتاب اللہ کی اطاعت کرنے کی جگہ کتاب اللہ کو اپنی خواہشوں اور رایوں کے مطابق کام میں لانا چاہتے تھے . وہ اس کی آیتوں میں تحریف کردیتے یعنی یا تو کسی آیت کا مطلب اس طرح ٹھیراتے کہ بات کچھ سے کچھ ہوجاتی ، یا کتاب اللہ کی آیتیں سناتے ہوئے اپنی طرف سے =

کی مدد کی اور اللہ کو قرض نیك دیتے رهے (یعنی نیکی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رهے) تو میں ضرور تم پر سے تمہاری برائیاں محو کر دوں گا اور تمہیں ضرور (راحت و کام رانی کے) باغوں میں داخل کر دوں گا ، جن کے نیچے نہریں بہ رهی هوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی مرجھانے والی نہیں). پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے بعد (بھی) انکار حق کی راہ اختیار کی تو یقیناً اس نے (کام یابی کی) سیدھی راہ گم کر دی ۱۲ .

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۚ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا

پس اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے اپنا عہد اطاعت توڑ ڈالا ، هم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا (کیوں کہ قانون الٰہی یہی ھے کہ جو کوئی حق سے پھر جاتا ھے

۱۲ - یہاں سے سلسلہ بیان کا رخ اهل کتاب کی طرف متوجہ هوتا ھے تاکہ ان کے حالات سے مسلمان عبرت پکڑیں . فرمایا ''جس طرح اللہ نے تم سے ایمان و عمل کا عہد لیا ھے بنی اسرائیل سے بھی لیا تھا ، لیکن انھوں نے =

کے مطابق ان میں باھمی بغض وعناد کی آگ بھڑك اٹھی) . اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ھیں اللہ اس کی حقیقت انھیں بتادے ١٤ .

يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ	اے اھل کتاب! یہ واقعہ ھے
رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا	کہ ھمارا رسول تمھارے پاس
مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ	آچکا. کتاب الٰہی (یعنی تورات

١٤ – عیسائیوں نے بھی ایمان وعمل کا عہد فراموش کردیا اور راہ راست سے بھٹك گئے . وہ بہت سے فرقوں میں بٹ گئے ھیں اور ھر فرقہ دوسرے فرقے کی دشمنی میں سرگرم ھوگیا . یہ باھمی دشمنی یہاں تك بڑھ چکی ھے کہ قیامت تك دور ھونے والی نہیں .

چنانچہ عیسائیوں میں صدیوں تك مذھبی فرقہ آرائی قائم رھی اور جس فرقے کی بن پڑی اس نے دوسرے فرقے کو خاك وخون میں ملایا . اب سیاسی اور اقتصادی فرقہ آرائی ھے اور باھمی بغض وعداوت میں یہ فرقہ آرائی پچھلی فرقہ آرائی سے بھی زیادہ ھول ناك ھے .

اس ذکر سے مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو عبرت ھو اور فرقہ آرائی کی گم راھی سے اپنی نگہ داشت کریں ، لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اس گم راھی میں مبتلا ھوگئے.

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا	اور جو لوگ اپنے آپ کو
نَصٰرٰى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ	نصاریٰ (۲۳۹) کہتے ہیں (یعنی
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص	مسیحی) ان سے بھی ہم نے
فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ	(ایمان و عمل کا) عہد لیا تھا.
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ	(لیکن) پھر ایسا ہوا کہ جس
الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ	بات کی نصیحت کی گئی تھی
اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۞ ١٤	اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان

کے حصے میں نہ آیا ، اسے بالکل فراموش کر بیٹھے (اور ایک دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ بہت سی ٹولیوں میں بٹ گئے). پس ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی (یعنی جب وہ ہدایت سے برگشتہ ہوکر مختلف فرقوں میں بٹ گئے تو ہمارے مقررہ قانون

= گھٹا بڑھا دیتے کہ اصلی مطلب ظاہر نہ ہو اور جو بات بنانی چاہتے ہیں کسی نہ کسی طرح بن جائے.

خود پیغمبر اسلام کے زمانے میں بھی مدینے کے علمائے یہود کی ایسی خیانتیں بار بار پکڑی گئی تھیں (۲٤۰).

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ
مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧

یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا
جنھوں نے کہا "خدا مریم کا
بیٹا مسیح ہے"۔ (اے پیغمبر!)
تم ان لوگوں سے کہو: (یہ
کیسی بے عقلی کی بات ہے
جو تم کہتے ہو؟) اگر خدا
مسیح ابن مریم کو اور اس کی
ماں کو اور (اتنا ہی نہیں
بلکہ) روئے زمین پر جتنے
انسان بستے ہیں سب کو
ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل
دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟ آسمان کی اور زمین کی اور جو کچھ
ان میں ہے سب کی سلطانی اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ جو کچھ

= پس جو قرآن کا سچا پیرو ہے ضروری ہے کہ اس کی
راہ علم و بصیرت کی راہ ہو۔

مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ ۱۵

و انجیل) کی بہت سی باتیں جنھیں تم (ھوائے نفس سے) چھپاتے رھے ھو ، وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ھے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرجاتا ھے (کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں). اللہ کی طرف سے تمھارے پاس (حق کی) روشنی آچکی اور ایسی کتاب آچکی جو (اپنی ھدایتوں میں نہایت) روشن کتاب ھے ۱۵ .

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۶

خدا اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو (ھوائے نفس کی جگہ) خدا کی خوشنودیوں کے تابع ھوں سلامتی کی راہ کھول دیتا ھے اور اپنے حکم سے (یعنی اپنے مقررہ قانون کے مطابق) انھیں تاریکیوں سے نکالتا ، روشنی میں لاتا اور (کام یابی کی) سیدھی راہ پر لگادیتا ھے ۱٦ .

---

۱۵ و ۱٦ - قرآن اپنے پیرووں کو جہل و گم راھی کی تاریکیوں سے نکالتا اور علم و بصیرت کی روشنی میں لاتا ھے. =

عذاب دے . آسمانوں کی ، زمین کی اور اس سب کی جو ان کے درمیان هیں مالکی و سلطانی صرف اسی کے لیے ھے اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ھے ۱۸ .

۱۸ – یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گم راھی کہ کہتے هیں " هم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے هیں . هم جو کچھ بھی کریں همارے لیے نجات ھی نجات ھے " (دیکھو بقرہ ۸۰ و آل عمران ۲٤) .

حضرت مسیح علیه السلام نے یہودی تصور کی سختی و قہرمانی کی جگہ رحمت و شفقت کا تصور پیدا کرنے کے لیے خدا کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ شریعت کے ظواھر و رسوم کچھ سود مند نہیں اگر دل میں نیکی و محبت نہ ھو . عیسائیوں نے اس بات کو کچھ سے کچھ بنا لیا . وہ کہنے لگے : نجات کے لیے صرف یہی کافی ھے کہ کفارۂ مسیح پر ایمان لے آئیں اور سمجھ لیں کہ خدا همارا باپ ھے . وہ کبھی اپنے بیٹوں پر آسمان کی بادشاهت کا دروازہ بند نہیں کرے گا .

قرآن ان کے اسی زعم باطل کا جواب دیتا ھے . وہ =

چاهتا هے پیدا کرتا هے اور وہ هر چیز پر قدرت رکھنے والا هے۱۷.

وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰی	اور (دیکھو!) یهودی اور عیسائی
نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ	کهتے هیں " هم خدا کے بیٹے
قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ ؕ	اور اس کے پیارے هیں (هم
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ	جو کچھ بھی کریں همارے لیے
یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ	نجات هی نجات هے)" تم کهه دو
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ	" اگر ایسا هی هے تو پھر خدا
وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؗ	تمهاری بدعملیوں کی وجه سے
وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۞ ۱۸	تمهیں (وقتاً فوقتاً) عذاب کیوں

دیتا رها؟ (جس کا خود تمهیں بھی اعتراف هے اور تمهاری کتاب خدا کی سرزنشوں اور عذابوں کی سرگزشتوں سے بھری هوئی هے)." بلکه حقیقت یه هے که اس کے پیدا کیے هوے انسانوں مین سے تم بھی انسان هو اور (انسان کی بخشش و نجات کا سر رشته الله کے هاتھ هے) (٢٤١) ۰ وہ جسے چاهے بخش دے، جسے چاهے

۱۷ - عیسائیوں کی یه گمراهی که الوهیت مسیح کا باطل عقیده پیدا کر لیا ۰

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ
وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٢٠

اور (دیکھو! وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا "اے لوگو! اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو (کہ اس نے کیسی کیسی عزتوں سے تمہیں سرفراز کیا ھے!) اس نے تم میں نبی پیدا کیے، تمہیں پادشاہ بنایا اور تمہیں وہ بات عطا فرمائی جو دنیا میں کسی کو (اب تک) نہیں دی گئی (یعنی نبوت اور پادشاہت دونوں تم میں جمع ہو گئیں") ٢٠.

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ
لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا
عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ۝ ٢١

"لوگو! مقدس سرزمین میں جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ دیا ھے (یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ھے، عزم وھمت کے ساتھ) داخل ھو جاؤ اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ھٹو کہ (کام یاب ھونے کی جگہ) نقصان و تباھی میں پڑ جاؤ" ٢١.

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ	اے اهل کتاب ! ایسی حالت
رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى	میں که رسولوں کا ظهور
فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ	مدتوں سے بند تھا ، همارا رسول
تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ	(یعنی پیغمبر اسلام) تمهارے پاس
بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ	آیا ، وہ تم پر (احکام حق)
جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ط	واضح کر رها هے تاکه تم یه
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ع ١٩	نه کهو که هماری طرف کوئی

٣ ع ٧

رسول نہیں بهیجا گیا ، نه تو (هدایت کی) بشارت دینے والا ، نه (گم راهی سے) متنبه کرنے والا . تو اب (دیکهو !) بشارت دینے والا اور متنبه کرنے والا تمهارے پاس آ گیا هے (یعنی تمهارے لیے کوئی عذر باقی نہیں رها هے) اور الله هر بات پر قادر هے ١٩ .

= کهتا هے : خدا نے کسی خاص گروہ کو نجات کا پروانه لکھ کر نہیں دے دیا هے . تمام انسانوں کی طرح تم بهی انسان هو اور سر رشتۂ نجات الله کے هاتھ هے . وہ جسے چاهے گا بخش دے گا ، جسے چاهے گا عذاب دے گا .

ہو رہے ہو؟) ہمت کر کے ان لوگوں پر جا پڑو اور (شہر کے) دروازے میں جا داخل ہو۔ اگر تم (ایک مرتبہ) داخل ہو گئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لیے ہے۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسا کرو" ۲۳۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝٢٤

وہ بولے "اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی اس میں داخل ہونے والے نہیں۔ (اور اگر تم وہاں جانے پر ایسے ہی تل گئے ہو تو) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔ تم دونوں وہاں لڑتے رہنا" ۲۴۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٥

(یہ حالت دیکھ کر) موسیٰ نے کہا "خدایا! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں (اپنے حکم سے) فیصلہ کر دے" ۲۵۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ ٢٢

لوگوں نے (اس کے جواب میں) کہا "اے موسیٰ! اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ھیں جو بڑے ھی زبردست ھیں، (ھم میں ان کے مقابلے کی تاب نہیں). جب تك وہ لوگ وھاں موجود ھیں ھم اس سرزمین میں قدم رکھنے والے نہیں. ھاں! اگر وہ لوگ وھاں سے نکل گئے تو پھر ھم ضرور داخل ھوجائیں گے" ٢٢.

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٢٣

(اس پر) دو آدمیوں (٢٤٢) نے کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور خدا نے انھیں (ایمان کی) نعمت عطا فرمائی تھی، لوگوں سے کہا ("اس قدر بے طاقت اور بزدل کیوں

= تو کہنے لگے "وہاں بڑے طاقت ور لوگ رہتے ہیں ، ان کے مقابلے کی ہم میں طاقت نہیں . جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم قدم نہیں اٹھائیں گے". توراۃ میں ہے کہ بنی اسرائیل جنگ کی دہشت سے اس قدر بے طاقت ہوگئے کہ رو رو کر کہتے "خدایا! تو نے ہمیں مصر سے کیوں نکالا ؟ کیا اسی لیے کہ ہم کنعانیوں کی تلوار سے ختم ہوجائیں ؟ " انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ مصر واپس چلے جائیں اور حضرت موسیٰ کو چھوڑ دیں . (گنتی باب ١٤ – ٢) .

اس پر حکم الٰہی ہوا کہ چالیس سال تک یہ لوگ جزیرہ نمائے سینا کے میدانوں میں ہی پڑے رہیں گے . اس میں مصلحت یہ تھی کہ چالیس سال کے اندر پچھلی نسل ختم ہوجائے گی جسے مصر کی غلامانہ زندگی نے نکما کردیا ہے اور ایک نئی نسل پیدا ہوجائے گی جس نے بیابان کی آزادانہ آب و ہوا میں نشو و نما پائی ہوگی اور غلامانہ ذہنیت کی سمیت سے محفوظ ہوگی . چنانچہ جب چالیس سال گزر گئے اور ایک نئی نسل ظہور میں آ گئی تو وہ عزم و ہمت کے ساتھ بڑھی اور موعودہ سرزمین پر قابض ہو گئی .

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ‌ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ع ٢٦

ع ٤ ٨

اللہ کا حکم ہوا کہ (جب ان لوگوں کی محرومیوں کا یہ حال ہے تو) اب چالیس برس تک وہ سرزمین ان پر حرام کردی گئی (یعنی چالیس برس تک اس سے محروم کردیے گئے)، یہ اسی بیابان میں سرگرداں رہیں گے۔ سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو (وہ اپنی بدعملیوں سے اسی محرومی کے مستحق تھے) ۲٦۔

۲۰ تا ۲٦ - جب ایک قوم عرصے تک غلامی کی حالت میں رہتی ہے تو اس میں بلند مقاصد کے لیے جد و جہد کی استعداد باقی نہیں رہتی۔ وہ غلامی کا امن پسند کرنے لگتی ہے اگرچہ ذلت و نامرادی کے ساتھ ہو۔ اور مقاصد کی جد وجہد سے جی چرانے لگتی ہے اگرچہ اس کا نتیجہ کام رانی و اقبال ہو۔

یہی حال بنی اسرائیل کا تھا۔ مقاصد امور کے لیے ان میں عزم و ہمت نہ تھی۔ بزدلی و بےطاقتی نے قدم پکڑ لیے تھے۔ جب حضرت موسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سرزمین کنعان میں داخل ہو جو تمہاری موعودہ سرزمین ہے =

اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٨ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٩ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٣٠

کبھی هاتھ نہیں اٹھاؤں گا . میں الله سے ڈرتا هوں جو تمام دنیا کا پروردگار هے ۲۸ . میں چاهتا هوں که (زیادتی هو تو تیری طرف سے هو، میری طرف سے نه هو اور) تو میرا اور اپنا دونوں کا گناه سمیٹ لے اور پھر دوزخیوں میں سے هوجائے که ظلم کرنے والوں کو یہی بدلا ملنا هے" ۲۹ . پھر ایسا هوا که اس کے نفس نے (یعنی قابیل کے نفس نے) اسے اپنے بھائی کے قتل پر آماده کردیا . اس نے (هابیل کو) قتل کردیا . نتیجه یه نکلا که تباه کاروں میں سے هوگیا ۳۰ .

۲۷ تا ۳۰ - بنی اسرائیل کی یه شقاوت که قتل نفس میں بے باك هوگئے تھے اور اس سلسلے میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کا واقعه جن کا نام تورات میں هابل (Abel) اور قاین (Cain) بتلایا هے (پیدایش : ٤) اور عرب انھیں هابیل اور قابیل کھتے تھے . =

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ
اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا
قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ
اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ
مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط
قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ٢٧

النصف

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا حال سچائی کے ساتھ سنادو . جب ان دونوں نے (خدا کے حضور) قبولیت کے لیے قربانیاں چڑھائیں تو ان میں سے ایک کی قبول ہوگئی (یعنی ھابیل کی)، دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (یعنی قابیل کی. اس پر قابیل نے حسد سے جل کر ھابیل سے کہا) "میں یقیناً تجھے قتل کردوں گا". (ھابیل نے) کہا "اللہ صرف متقی آدمیوں ھی کی قربانی قبول کرتا ھے. (اگر اس نے تیری قربانی قبول نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور؟) ٢٧ .

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ
لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ
يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ھاتھ اٹھائے گا تو (اٹھالے)، پر میں تجھے قتل کرنے کے لیے

میں اس کوّے کی طرح بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش (زمین کھود کر) چھپا دیتا“. غرض کہ وہ (اپنی حالت پر) بہت ھی پشیمان ھوا ۳۱۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا
عَلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ اَنَّهٗ
مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ
اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا
قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ
وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ
اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى
الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝٣٢

اسی بنا پر ھم نے بنی اسرائیل کے
لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ ”جس
کسی نے سوا اس حالت کے
کہ قصاص لینا ھو یا ملك میں
لوٹ مار مچانے والوں کو سزا
دینی ھو کسی جان کو قتل
کر ڈالا تو گویا اس نے تمام
انسانوں کا خون کیا۔ اور جس
کسی نے کسی کی زندگی بچالی
تو گویا اس نے تمام انسانوں کو
زندگی دے دی“. اور (پھر) ان

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ
فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ
يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ
يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ
فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ
معانقة مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۛ ۚ لا ۳۱

اس کے بعد خدا نے ایک کوّا
بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا
تاکہ اسے بتادے کہ اپنے بھائی
کی لاش کیوں کر (زمین میں)
چھپانی چاہیے . (کوّے کو
زمین کریدتا ہوا دیکھ کر)
وہ بول اٹھا " افسوس مجھ پر !

= ھابیل نے جو متقی انسان تھا کہا کہ " اگر تو میرے قتل کے لیے ھاتھ بڑھاتا ھے تو بڑھا ، لیکن میرا ھاتھ تیرے قتل کے لیے اٹھنے والا نہیں ، کیوں کہ میں پروردگار عالم کی سرزنش سے ڈرتا ہوں " . اس پر بھی قابیل نے اسے قتل کر دیا .

ھابیل کی صدا میں تمام نوع انسانی کی راست بازی و نیک عملی بول رھی تھی اور قابیل کے عمل میں تمام ظالم انسانوں کی سرکشی و شقاوت کا ھاتھ تھا . اب انسان کے سامنے دو راھیں کھل گئیں : نیکی و راستی کبھی انسان کے خون سے ھاتھ نہیں رنگے گی ، ظالم کا ھاتھ ھمیشہ رنگیں رھے گا .

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	بلا شبه ان لوگوں کی جو الله
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي	اور اس کے رسول سے جنگ
الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا	کرتے هیں اور ملك میں خرابی
اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ	پهیلانے کے لیے دوڑتے پهرتے
اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ	هیں (یعنی رہ زن اور ڈاکو هیں)
خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ	یہی سزا هے که قتل کردیے جائیں،
الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ	یا سولی پر چڑهائے جائیں،
فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ	یا ان کے هاته پاؤں مخالف
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ۳۳	جهتوں سے کاٹ ڈالے جائیں،

یا انهیں جلا وطن کردیا جائے (یعنی جیسی کچه سزا ان کے لیے ضروری هو انهیں دی جائے). یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی هے اور آخرت میں بهی ان کے لیے عذاب عظیم هے ۳۳.

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ	مگر (هاں!) ان میں سے جو
اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ	لوگ قبل اس کے که تم ان پر

کے پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے) ، لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے ۳۲ .

---

۳۲ - قرآن کہتا ہے " اسی بنا پر خدا نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ایسا ہے گویا تمام نوع انسانی کو قتل کردیا . اور کسی انسان کو ہلاکت سے بچالینا ایسا ہے گویا تمام انسانوں کو بچالیا " کیوں کہ انسان کا ہر فرد دوسرے فرد سے وابستہ ہے اور جو انسان ایک انسان کے لیے رحم نہیں کرتا وہ تمام نوع انسانی کے لیے رحم نہیں رکھتا .

چنانچہ تالمود میں ہے " وہ جس نے ایک جان بچائی اس کی ایسی تحسین کی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کی حفاظت کی . اور وہ جس نے ایک جان ہلاک کی اسے ایسی سزا دی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کو ہلاک کیا ہو " . لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی . رسولوں پر رسول آتے رہے اور انہیں ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے ، لیکن ان کا ہاتھ اپنے بھائیوں کے خون سے ہمیشہ رنگین رہا .

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ	جن لوگوں نے کفر کی راہ
لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا	اختیار کی ھے (وہ کبھی باداش
وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا	عمل سے بچنے والے نہیں) اگر
بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ان کے قبضے میں وہ تمام (مال
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ	ومتاع) آجائے جو روے زمین
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ٣٦	میں موجود ھے اور اتنا ھی

اور بھی (کہیں سے) پالیں ، پھر یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیے میں دے دیں ، جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا . ان کے لیے عذاب دردناک ھے ٣٦ .

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ	وہ (کتنا ھی) چاھیں کے کہ

= کسی سخت طرز عمل کا حکم دیتا ھے مثلاً جنگ کا ، قصاص کا ، مجرموں کو سزا دینے کا ، طلاق کا تو اس کے بعد ھی خدا سے ڈرتے رھنے اور انصاف سے متجاوز نہ ھونے پر خصوصیت کے ساتھ زور دینے لگتا ھے تاکہ سختی میں آ کر لوگ ظلم و زیادتی نہ کر بیٹھیں . چنانچہ یہاں بھی سزا کے حکم کے بعد اس آیت میں تقوے اور اتباع حق پر زور دیا .

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	قابو پاؤ (یعنی گرفتار کرو)
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ٣٤	توبہ کرلیں تو (پھر ان سے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا	تعرض نہ کرو اور) جان لو کہ
اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ	اللہ بخشنے والا ۔ رحمت رکھنے
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ	والا ھے ٣٤ ۔ مسلمانو ! (ھر
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ٣٥	حال میں) اللہ (کی نافرمانی

ع ٥ ٩

کے نتائج) سے ڈرتے رھو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جد و جہد کرو تاکہ تمہیں کام یابی حاصل ھو ٣٥ .

٣٣ و ٣٤ - جو لوگ باغی ھوں یا رہ زن اور ڈاکو ھوں انہیں سزا دینے کا حکم .

اگر ان میں سے کوئی مجرم گرفتاری سے پہلے تائب ھو جائے تو اس سے تعرض نہ کرو .

پچھلی آیات میں بنی اسرائیل کو قتل نفس سے روکنے کا ذکر کیا تھا اور دو حالتیں مستثنیٰ کردی تھیں : قصاص کی اور لوٹ مار کرنے والوں کو سزا دینے کی . اب یہاں اس کی مزید تشریح کردی .

٣٥ - قرآن جہاں کہیں برائیوں کے انسداد کے لیے =

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اے انسان! تو خدا کی بخشش
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ	و رحمت پر متعجب نہ ہو)
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ	کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان
لِمَنْ يَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	و زمین کی ساری پادشاهت الله
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۰	هی کے لیے هے۔ وہ جسے

چاھے عذاب دے، جسے چاھے بخش دے اور وہ هر بات پر قادر هے۴۰۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ	(اے پیغمبر!) اس گروہ میں
الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ	سے جس نے زبان سے کہا:
مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا	"ایمان لائے" مگر ان کے دل
بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ	مومن نہیں ہوے، اور اس گروہ
قُلُوْبُهُمْۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ	میں سے جو یہودی ھے جو رکو
هَادُوْاۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ	لوگ کفر (کے شیوے) میں
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَۙ	تیز گام ہوے تو ان کی حالت

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ز وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً م بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٣٨

(دوزخ کی) آگ سے باهر نکل آئیں، لیکن اس سے باهر هونے والے نہیں. ان کے لیے قائم رهنے والا عذاب هے ۳۷. اور جو چور هو، خواه مرد هو یا عورت تو اس کے هاتھ کاٹ ڈالو. جو کچھ انهوں نے کیا هے، یه اس کی سزا هے اور الله کی طرف سے عبرت کی نشانی. الله (سب پر) غالب (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا هے ۳۸.

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٩

پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد) توبه کر لی اور اپنے کو سنوار لیا تو الله اس پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے گا. وه بخشنے والا، رحمت رکھنے والا هے ۳۹.

---

۳۸ – چوروں کے هاتھ کاٹنے کا حکم.

بے کار کو غم نہ کھاؤ) . جس کسی کے لیے اللہ ھی نے چاھا کہ آزمایش میں پڑے (اور اس کا کھوٹ کھل جائے) تو تم اس کے لیے خدا سے کچھ نہیں پاسکتے . (یقین کرو!) یہی لوگ ھیں کہ خدا ان کے دلوں کو پاك کرنا نہیں چاھتا (کیوں کہ اس کا قانون ھے کہ جو کوئی گناھوں کی آلودگی پسند کرلیتا ھے اس کے لیے پاکی و اصلاح کی راھیں بند ھوجاتی ھیں) . ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ھوئی اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب ٤١ .

٤١ – کسی بات کی ٹوہ میں رھنا ، جاسوسی کرنا ، ادھر کی بات ادھر لگانا ایسی خصلتیں ھیں جو ایمان و راستی کے ساتھ جمع نہیں ھوسکتیں .

مدینے کے علماے یہود منافقوں کو بھیجتے تھے کہ پیغمبر اسلام (صلعم) کی مجلسوں میں بیٹھیں اور انھیں خبریں پہنچائیں . نیز انھیں کہتے " معاملات و قضایا ان کے سامنے پیش کرو اور دیکھو کیا فیصلہ کرتے ھیں . اگر ھمارے حکم کے مطابق ھو تو مانو ، نہ ھو تو قبول نہ کرو " .

باوجودیکہ تورات کی آیتیں اپنے معانی و احکام میں ثابت و قطعی ھیں ، لیکن یہ لوگ بے دھڑك ان میں تحریف کردیتے ھیں اور ان کا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیتے ھیں .

لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ	تمہیں غمگین نہ کرے ۔ یہ لوگ
الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۚ	جھوٹ کے لیے کان لگانے والے
يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا	ہیں اور اس لیے کان لگانے
فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ	والے ہیں کہ ایک دوسرے
فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ	گروہ تک جو تمہارے پاس
فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ	نہیں آیا، خبریں پہنچائیں ۔ یہ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ	(تورات کے) کلموں کو
الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ	باوجودیکہ ان کا صحیح محل
يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي	ثابت ہو چکا ہے، صحیح محل
الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي	سے پھیر دیتے ہیں (اور ان کا
الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۞ ٤١	مطلب کچھ سے کچھ بنادیتے ہیں).

یہ (لوگوں سے) کہتے ہیں "(جو کچھ ہم نے تورات کا حکم بتلادیا) اگر یہی حکم دیا جائے تو قبول کرلو، نہ دیا جائے تو اس سے اجتناب کرو". (اے پیغمبر! جن لوگوں کی شقاوت اس حد تک پہنچ چکی ہے وہ کبھی ہدایت پانے والے نہیں ۔ تم ان کے لیے

حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۟ ع ٤٣

تورات ان کے پاس موجود ہے اور خدا کا حکم اس میں موجود ہے، (کیوں اس کے مطابق خود

٦ ع ١٠

فیصلہ نہیں کردیتے؟) (٢٤٤) . یہ تورات رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے ٤٣ .

---

٤٢ و ٤٣ – تورات میں زانی کے لیے سنگ سار کرنے کا اور قاتل کے لیے قتل کا حکم دیا گیا ہے . لیکن جب کسی بڑے آدمی سے یہ جرائم سرزد ہوجاتے تو یہودیوں کے دنیا پرست علماء انہیں سزا سے بچانے کے لیے دور از کار تاویلیں کرنے لگتے اور طرح طرح کے شرعی حیلے نکالتے . چنانچہ پیغمبر اسلام (صلعم) کے عہد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آ گیا . علمائے یہود نے خیال کیا کہ "انہیں تورات کے احکام کی خبر نہیں اور اگر خبر بھی ہو تو یہ ایک نئی دعوت لے کر آئے ہیں ، تورات والا حکم کیوں دینے لگے؟ پس بہتر ہے کہ معاملہ ان کے سامنے پیش کردیا جائے . مجرم سزا سے بھی بچ جائیں گے اور ذمہ داری بھی ہمارے سر نہ پڑے گی" . چنانچہ معاملہ =

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ	(اے پیغمبر!) یہ لوگ جھوٹ
لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ	کے لیے کان لگانے والے اور
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ	برے طریقوں سے مال کھانے
عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ	میں بے باک ہیں (۲۴۳) . پس
فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ؕ وَ اِنْ	اگر یہ تمہارے پاس آئیں
حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	(اور اپنے قضیے پیش کریں)
بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	تو (تمہیں اختیار ہے) ان کے
الْمُقْسِطِيْنَ ۝٤٢	درمیان فیصلہ کردو یا ان سے

کنارہ کش ہوجاؤ . اگر کنارہ کش ہوگئے تو یہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچاسکیں گے . اگر (کنارہ کش نہ ہو اور) فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو (اور ان کی شرارتوں کی کچھ پروا نہ کرو) . بلا شبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ٤٢ .

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ	اور پھر یہ لوگ کس طرح
وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا	تمہیں منصف بناتے ہیں جب

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ٤٤

یہودیوں کے علماء و مشایخ) بھی اسی پر کاربند رہے، کیوں کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھیرائے گئے تھے اور اس (کے حکموں اور ھدایتوں) پر گواہ تھے. پس (اے گروہ یہود! اتباع حق کی راہ میں) انسانوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیوی فائدے کے) سستے داموں فروخت نہ کرو. (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ھوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ھی لوگ ھیں جو کافر ھیں ٤٤.

وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ

اور ھم نے یہودیوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناك کے بدلے ناك، کان کے بدلے کان، دانت

إِنَّآ أَنزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا
هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا
النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا
لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبّٰنِيُّونَ
وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا
مِن كِتٰبِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ

بلا شبه ھم نے تورات نازل کی، اس میں ھدایت اور روشنی ھے۔ خدا کے نبی جو (احکام الٰہی کے) فرمان بردار تھے، اسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے رھے۔ نیز ربّی اور احبار (یعنی

= پیغمبر اسلام کے سامنے پیش ھوا، لیکن وحی الٰہی نے انھیں مطلع کردیا تھا، انھوں نے تورات کے حکم کا ان سے اقرار کرایا اور اسی کے مطابق فیصلہ کردیا۔

یہاں اسی معاملے کی طرف اشارہ کیا ھے۔ فرمایا "جب ان کے پاس تورات موجود ھے تو کیوں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور کیوں تمھارے پاس فیصلے کے لیے آتے ھیں؟ اس لیے کہ دولت مند مجرموں سے رشوت لے کر یا ان کی طاقت سے مرعوب ھو کر انھیں سزا سے بچانا چاھتے ھیں۔ پس معلوم ھوا کہ یہ لوگ کتاب الٰہی پر ایمان ھی نہیں رکھتے۔ اگر ایمان رکھتے تو راست بازی کے ساتھ اس کے حکموں کا اعلان کرتے"۔

التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾

میں ہدایت اور روشنی ہے اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (سر تا سر) تصدیق ہے، نیز متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی اور (یکسر) پند و نصیحت ٤٦ .

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور (اسی طرح) چاہیے کہ انجیل والے اسی کے مطابق حکم دیں جو کچھ انجیل میں خدا نے نازل کیا ہے۔ اور (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں ٤٧ .

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

اور (اے پیغمبر! اسی طرح) ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی، ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر

قِصَاصٌ ۖ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ — کے بدلے دانت اور زخموں کے

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۖ وَمَنْ — بدلے ویسے ھی زخم ۔ پھر جو

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ — کوئی بدلا لینا معاف کر دے تو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٥ — یہ اس کے لیے (گناھوں کا)

کفارہ ھوگا ۔ اور جو کوئی خدا کی نازل کی ھوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ھی لوگ ھیں جو ظلم کرنے والے ھیں ٤٥ ۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ — اور پھر (ان نبیوں کے پیچھے)

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا — انھیں کے نقش قدم پر ھم نے

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ — مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا

التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ — تورات کی تصدیق کرتا ھوا

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا — جو اس کے سامنے موجود تھی ۔

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ — اور ھم نے اسے انجیل دی جس

٤٥ - اس آیت میں تورات کے جس حکم کا ذکر کیا ھے وہ خروج ٢١ : ٢٤ اور استثنا ١٩ : ٢١ میں ھے ۔

کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ہے) ۔ تم سب کو بالآخر اللہ ھی کی طرف لوٹنا ہے ، پھر وہ تمہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باھم دگر اختلاف کرتے رہے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ٤٨ ۔

٤٨ - فرمایا " ھم نے پہلے تورات نازل کی ، پھر انجیل نازل کی اور اسی طرح اب قرآن نازل ھوا ہے ۔ انجیل تورات کی مصدق تھی اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان پر " نگہبان " ہے " ۔ " نگہبان " ہونے سے مقصود یہ ہے کہ ان کے مقاصد کی حفاظت کرنے والا ہے ۔ اگر وہ نازل نہ ھوتا تو تمام پچھلی صداقتیں تحریف و ضلالت کی تاریکیوں میں گم ھو گئی تھیں ۔

اگر تورات ، انجیل اور قرآن ایک ھی صداقت کی دعوت ھیں اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق ہے تو پھر شرائع و احکام میں اختلاف کیوں ھوا ؟ یعنی ایسا کیوں ھوا کہ عبادت کے طور طریقے (٢٤٥) سب نے ایک ھی طرح کے نہیں بتلائے اور مختلف وقتوں میں مختلف شریعتیں ظاہر ھوئیں ؟ =

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۗ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ ۴۸

نگہبان. سو چاهیے که خدا کی نازل کی هوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصله کرو اور جو سچائی تمهارے پاس آچکی هے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواهشوں کی پیروی نه کرو . تم میں سے هر ایک گروه کے لیے هم نے ایک ''شرع'' اور ''منهاج'' ٹھیرادی (یعنی مذهبی زندگی کا طور طریقه ٹھیرا دیا) . اگر خدا چاهتا تو تم سب کو ایك امت بنادیتا (یعنی ایك هی طرح کی استعداد اور حالت پر پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف هی پیدا نه هوتا) ، لیکن (تم دیکھ رهے هو که اس نے ایسا نهیں کیا. اور اس لیے نهیں کیا) تاکه جو کچھ (تمهاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتا فوقتا) تمهیں دیا گیا هے ، اس میں تمهیں آزمائے (اور تمهارے لیے طلب و ترقی کی راهیں پیدا هوں) . پس نیکی

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ	اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	حکم دیا کہ جو کچھ خدا نے تم پر
وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ	نازل کیا ہے اسی کے مطابق
عَنْ م بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو
اِلَيْكَ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ	اور ان کی خواہشوں کی پیروی
اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ	نہ کرو ۔ نیز ان کی طرف سے
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ط وَ اِنَّ	ہوشیار رہو ۔ کہیں ایسا نہ ہو
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے
لَفٰسِقُوْنَ ۝ ٤٩	اس کے کسی حکم (کی تعمیل

و نفاذ) میں تمھیں ڈگمگادیں (یعنی ایسی صورت حال پیدا کردیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آسکے) ۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں (اور حکم الٰہی نہ مانیں) تو جان لو خدا کو یہی منظور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان ہیں ٤٩ ۔

= قرآن نے یہاں اسی سوال کا جواب دیا ہے . وہ کہتا ہے : ایک چیز ''دین'' ہے اور ایک ''شرع'' اور ''منہاج'' ہے . '' دین '' اصل ہے اور وہ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون ہے . '' شرع '' اور ''منہاج'' دستور العمل اور طور طریقہ ہے جو اس اصل کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ٹھیرایا جاتا ہے . ''دین'' ایک ہی ہے اور سب نے اسی کی تعلیم دی ، لیکن ''شرع'' اور '' منہاج '' میں اختلاف ہوا ، کیوں کہ ہر عہد اور ہر ملک کے احوال و ظروف یکساں نہ تھے ، اس لیے ''شرع'' اور ''منہاج'' بھی یکساں نہیں ہوسکتی تھی . پیروان مذاہب کی گم راہی یہ ہے کہ انہوں نے دین کی وحدت بھلا دی ہے اور محض شرع و منہاج کے اختلاف پر گروہ بندیاں کرکے ایک دوسرے کو جھٹلا رہے ہیں .

قرآن کہتا ہے '' اگر خدا چاہتا تو تمام نوع انسانی کو ایک امت بنا دیتا ''. مگر تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں کیا . الگ الگ قومیں ہوئیں ، الگ الگ احوال ہوے ، الگ الگ ضرورتیں ہوئیں . پس ضروری تھا کہ فروع اور ظواہر کے طور اور ڈھنگ بھی الگ الگ ہوں. لیکن یہ اختلاف اصل کا اختلاف نہ ہوا جو ''دین'' ہے ، فرع کا اختلاف ہوا جو '' شرع ''اور ''منہاج''ہے .

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	پھر (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے
مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ	کہ جن کے دلوں میں (نفاق کا)
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ	روگ ھے وہ ان لوگوں کی
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ	طرف دوڑے جا رھے ھیں .
اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ	وہ کہتے ھیں "ھم ڈرتے ھیں
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى	(ان لوگوں سے الگ تھلگ
مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	رھنے کی وجہ سے) کسی
نٰدِمِيْنَ ؕ ۝ ٥٢	مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں"

تو (یقین کرو !) وہ وقت دور نہیں جب اللہ (تمھیں) فتح دے دے گا، یا اس کی طرف سے (کام یابی اور غلبے کی) کوئی اور بات ظاھر ھوجائے گی اور اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ھوں گے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ھے ٥٢ .

= مشرکین مکہ کی طرح تمھاری دشمنی میں سرگرم ھوگئے ھیں اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ. جو منافق ھیں وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی طرف دوڑے جا رھے ھیں ، لیکن قریب ھے کہ انھیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا .

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؏ ٥٠

ع ٧ ١١

پھر (جو لوگ احکام الٰہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے تو وہ کیا چاہتے ہیں؟) کیا جاہلیت(٢٤٦) کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں (جب علم و بصیرت سے لوگ محروم تھے اور اپنے اوہام و خرافات پر عمل کرتے تھے؟) اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہوسکتا ہے؟ ٥٠ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۱

وقف لازم

مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم ہوگئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ . وہ (تمہاری مخالفت میں) ایك دوسرے کے مددگار ہیں. اور (دیکھو! اب تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا . اللہ اس گروہ پر (کام یابی و سعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے ٥١ .

٥١ - اس آیت میں فرمایا کہ یہود و نصاری کو جو =

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٥٤

جنھیں خدا دوست رکھتا ھو اور وہ بھی خدا کو دوست رکھنے والے ھوں . مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ھوئے ، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت . اللہ کی راہ میں جان لڑادیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے . یہ اللہ کا فضل ھے جس گروہ کو چاھے عطا فرما دے اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ھی وسعت رکھنے والا (اور سب کا حال) جاننے والا ھے ٥٤ .

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ ٥٥

(مسلمانو!) تمھارا رفیق و مددگار اگر کوئی ھے تو اللہ ھے ، اس کا رسول ھے اور وہ لوگ ھیں جو ایمان والے ھیں ، جن لوگوں کا شیوہ یہ ھے کہ نماز قائم رکھتے ھیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ھیں اور (ھر حال میں) اللہ کے آگے جھکے ھوے ھیں ٥٥ .

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور (یاد رکھو!) جس کسی

وَ يَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ٥٣

اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ (حالانکہ تھے دشمنوں کے ساتھ). تو (دیکھو!) ان کے تمام کام (اس نفاق کی وجہ سے) اکارت گئے اور بالآخر تباہ و نامراد ہو کر رہ گئے ٥٣.

الثلثة

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے مومنوں کا) پیدا کر دے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ | تحقیر و تذلیل کے لیے اس کی
اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ | ہنسی اڑاتے رہتے ہیں) تم
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۵۷ | انہیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ

اور الله (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ہو ۵۷ .

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ | اور جب تم نماز کے لیے
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۭ | پکارتے ہو (یعنی اذان
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ | دیتے ہو) تو یہ اسے تماشہ بناتے
لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ ۵۸ . | اور اس کی ہنسی اڑاتے ہیں ،

اس لیے کہ یہ ایك ایسا گروہ ہے جو سمجھ بوجھ سے یك قلم بے بہرہ ہے ۵۸

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ | (اے پیغمبر ! یہودیوں سے)
تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ | کہو کہ اے اہل کتاب ! اس

۵۷ ـ یہود و نصاری اور مشرکین عرب مسلمانوں کے مذہبی اعمال کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ نے الله کو ، اس کے رسول کو
٨ ع ١٢ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۚ ع ٥٦ اور ایمان والوں کو اپنا رفیق
و مددگار بنایا تو (وہ الله کے گروہ میں سے ہوا اور) بلا شبہ الله
ھی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ھے ٥٦ .
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا کفار (مکہ) میں سے جن
دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ لوگوں نے تمہارے دین کو
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ھنسی کھیل بنا رکھا ھے (یعنی

٥٤ تا ٥٦ - ان آیتوں میں مسلمانوں کی یہ شان بتلائی کہ آپس میں ایك دوسرے کے ساتھ نرم اور منکسر، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں سخت ھوتے ھیں. الله کی سچائی کی راہ میں جان لڑا دینے والے اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے والے. نماز قائم کرتے ھیں، زکوٰۃ ادا کرتے ھیں اور خدا کی مددگاری پر بھروسا رکھتے ھیں. جو ایسے ھوں تو وہ "حزب الله" ھیں یعنی الله کا گروہ ھے اور جو الله کا گروہ ھو تو وہ کبھی انسانوں سے مغلوب ھونے والا نہیں . یہ گروہ جس کی خبر دی گئی تھی مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا .

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ	بد تر ہوا ؟ وہ لوگ جن پر خدا
وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ	نے لعنت کی اور اپنا غضب اتارا
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ	اور ان میں سے کتنوں ہی
عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ ٦٠	کو بندر اور سور کی طرح

کردیا اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے ۔ یہی لوگ ہیں جو سب سے بد تر درجے میں ہیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوے ٦٠ ۔

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا	اور (دیکھو !) جب یہ لوگ
وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ	تمھارے پاس آتے ہیں تو
قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ	کہتے ہیں " ہم ایمان لائے "
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝ ٦١	حالانکہ وہ کفر لیے ہوے

٦٠ ـ اس آیت میں یہودیوں کی ان شقاوتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جن کا خود یہودیوں کو بھی اعتراف ہے اور جو ان کے یہاں کی مسلمہ روایتیں ہیں ، مثلا احکام الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے ایک گروہ کا ملعون ہونا اور نبیوں کا ان پر لعنت کرنا اور سبت والوں کا معاملہ (٢٤٧)

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ	کے سوا ہمارا قصور کیا ہے
اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا	جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو
وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٥٩	کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور

اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے نازل ہوچکی ہیں اور یہ کہ (کہتے ہیں) تم میں سے اکثر آدمی (احکام تورات سے) نا فرمان ہوگئے ہیں ؟ ٥٩ ۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ	(اے پیغمبر ! تم) کہو : کیا
ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط مَنْ	میں تمہیں بتلاؤں اللہ کے حضور
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ	جزاء کے اعتبار سے کون زیادہ

٥٩ ـ اہل کتاب سے خطاب کہ جب قرآن تمام پچھلی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے اور کسی نئی اصل دینی کی طرف نہیں بلاتا تو پھر تم اس کی مخالفت پر کیوں کمربستہ ہوگئے ہو ؟ آخر پیروان قرآن کا قصور کیا ہے ؟ کیا یہی قصور ہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کی طرح تمہاری کتابوں کو بھی کلام الٰہی سمجھتے ہیں اور تم سے کہتے ہیں کہ اپنی کتابوں پر راست بازی کے ساتھ عمل کرو ؟

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوطَتٰنِ ۙ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ
وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم
مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ
وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ
كُلَّمَآ أَوْقَدُوا نَارًا
لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۙ
وَيَسْعَوْنَ فِى الْأَرْضِ فَسَادًا ؕ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ ٦٤

کا ھاتھ (بخشش سے) بندھ گیا
ھے (کہ نہ تو تورات کے بعد
کوئی دوسری کتاب بھیج
سکتا ھے نہ بنی اسرائیل کے
بعد کسی دوسری قوم کو
برکت دے سکتا ھے“
(حالانکہ حقیقت یہ ھے کہ)
انھیں کے ھاتھ بندھ گئے
ھیں اور جو کچھ انھوں
نے کہا اس کی وجہ سے ان پر
لعنت پڑی ھے. خدا کے تو
دونوں ھاتھ (بخشش و کرم میں) کھلے ھیں. وہ جس طرح
چاھتا ھے (اپنا فضل و کرم) خرچ کرتا ھے. اور (اسی لیے تم
دیکھو گے کہ) خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ھوا ھے
(بجائے اس کے کہ ان کے لیے ھدایت و نصیحت کا موجب ھو)

آئے تھے اور کفر لیے ہوئے واپس گئے . اور وہ جو کچھ اپنے
دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اسے بہتر جاننے والا ہے ٦١ .

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور تم ان میں سے بہتوں کو
يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ لَبِئْسَ اور مال حرام کھانے میں
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢ تیز گام ہیں . (افسوس ان کے
ادعاء ایمان پر !) کیا ہی برے کام ہیں جو (شب و روز)
کر رہے ہیں ! ٦٢ .

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ ان کے عالموں اور پیروں کو
وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ
الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ بولنے اور مال حرام کھانے
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣ سے روکتے نہیں؟ (افسوس
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ ان پر!) کیا ہی بری کار گزاری
مَغْلُوْلَةٌؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ ہے جو یہ کر رہے ہیں ٦٣ .
وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ اور یہودیوں نے کہا : ”خدا

وقف جبرئیل

عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَ لَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۞ ٦٥

ضرور ان پر سے ان کی خطائیں محو کر دیتے (یعنی خطاؤں کے اثرات محو کر دیتے) اور ضرور انہیں نعمت کی جنتوں میں داخل کر دیتے (مگر انہوں نے ایمان وعمل کی جگہ سرکشی و نافرمانی کی راہ اختیار کی، اس لیے خدا کی بخششوں سے محروم ہوگئے) ٦٥.

وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ لَاَكَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ ؕ مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ۞ ع ٦٦

اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر نازل ہوا ہے (سچائی کے ساتھ) قائم رکھتے تو ضرور ایسا ہوتا کہ ان کے اوپر سے بھی (کہ آسمان ہے) اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی (کہ زمین ہے) انہیں برکت ملتی (لیکن انہوں نے تورات و انجیل کی تعلیم ضائع کر دی). ان میں سے ایک گروہ ضرور میانہ رو ہے، لیکن زیادہ تر ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ کرتے ہیں برائی ہی برائی ہے ٦٦.

٩ ع ١٣

ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دے گا. اور (اسی سرکشی کا نتیجه ھے که) هم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینه ڈال دیا ھے (که) قیامت تك مٹنے والا نہیں. جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ھیں اللہ اسے بجھا دیتا ھے (یعنی اس کا فتنه تمام ملك میں پھیلنے نہیں پاتا). یه لوگ ملك میں خرابی پھیلانے کے لیے کوشش کرتے ھیں اور اللہ خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ٦٤.

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اور اگر اهل کتاب ایمان رکھتے

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا اور پرهیزگار هوتے تو هم

٦٤ - یہودی کہتے تھے: "تورات کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی اور نه بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت مل سکتی ھے. خدا کے خزانے میں تو سب کچھ ھے، لیکن اس کے ھاتھ بندھ گئے ھیں. وہ اب کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت نہیں دے سکتا".
یہاں ان کی اسی شقاوت کی طرف اشارہ کیا ھے.
عیسائیوں کی طرح یہودی بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئے ھیں اور مذھبی فرقه بندی نے همیشه کے لیے ان میں باھمی بغض و عناد کے جذبات پیدا کر دیے ھیں.

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۞ ٦٨

تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے قائم نہ کرو. اور (اے پیغمبر!

تم دیکھو گے کہ) جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (بجاے اس کے کہ ان کے لیے تنبہ اور نصیحت کا موجب ہو) اور زیادہ ان کی سرکشی اور انکار بڑھادے گا. و تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہو گیا ٦٨ .

---

٦٨ - اہل کتاب سے خطاب کہ تم دین کے بارے میں جو کچھ بحث و کلام کرتے ہو وہ جبھی قابل سماعت ہو سکتا ہے جب کہ تورات اور انجیل کی تعلیم پر قائم رہو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو، کیوں کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بتلاؤ تمھارے پاس کونسی جگہ باقی رہ جاتی ہے جس پر کھڑے ہو سکتے ہو اور دلیل و حجت کے ساتھ کلام کر سکتے ہو.

يَـٰٓأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ	اے پیغمبر! تمھارے پروردگار
أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ	کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل
وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا	ھوا ھے اسے (خدا کے بندوں
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ	تک) پہنچا دو (اور دشمنوں
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ	کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو).
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (پھر)
الْكَـٰفِرِينَ ۝ ٦٧	خدا کا پیغام نہیں پہنچایا

(یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاھی کی). اور اللہ تمھیں انسانوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا. وہ اس گروہ پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ھے٦٧.

قُلْ يَـٰٓأَهْلَ الْكِتَـٰبِ لَسْتُمْ	(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے
عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا	کہہ دو کہ اے اھل کتاب!
التَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَآ	تمھارے پاس ٹکنے کے لیے
أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ	کچھ بھی نہیں ھے جب تک کہ

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ق ۝۷۰

یه واقعه هے که هم نے (ایمان اور عمل کا عهد اطاعت) بنی اسرائیل سے لیا اور (اس پر قائم رکھنے کے لیے ایك کے بعد ایك) رسول بهیجے، مگر جب کبهی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواهشوں کے خلاف تها تو انهوں نے ان میں سے بعض کو تو جهٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا ۷۰.

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

اور وه سمجهے که کوئی آزمایش نهیں هوگی، اس لیے (گم راهی کے جوش میں) اندهے بهرے

= ایمان و عمل کا قانون هے اور اصل دین یهی هے جس کی سب نے تعلیم دی اور خود تم سے بهی اسی کا عهد لیا گیا تها. (تشریح اس کی بقره : ٦٢ میں گزر چکی هے).

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئُونَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ ٦٩

جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی اور صابی اور نصاری ہیں، کوئی ہو، لیکن (اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٦٩.

٦٩ — نیز اس اصل کا بھی اعلان کردیا کہ قرآن کا مطالبہ اہل کتاب سے یہ نہیں ہے کہ تورات اور انجیل کی صداقتوں سے بے پروا ہو جائیں، بلکہ تمام تر مطالبہ یہی ہے کہ ان پر سچائی کے ساتھ قائم ہوں، کیوں کہ وہ کہتا ہے ”تمام الہامی کتابوں کی حقیقی تعلیم ایک ہی ہے اور وہ خدا پرستی و نیک عملی کی دعوت ہے“. قرآن اسی پر تمام نوع انسانی کو جمع کردینا چاہتا ہے .

چنانچہ اس آیت میں فرمایا کہ نجات و سعادت کا دارو مدار تمہاری بنائی ہوئی گروہ بندیاں نہیں ہیں، بلکہ =

کسی دوسرے کو شریك ٹھیرایا تو اس پر الله نے جنت حرام کردی، اس کا ٹھکانا آتش دوزخ ھوا اور ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی نہیں جو مددگار ھوگا ۷۲.

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا	یقیناً وہ لوگ (حق سے)
اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م	منکر ھوے جنھوں نے کہا
وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط	"خدا تین میں کا ایك ھے" (یعنی
وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا	باپ، بیٹا اور روح القدس)
يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ	حالانکہ کوئی معبود نہیں
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ	مگر وھی معبود یگانہ! اور
اَلِيْمٌ ۞ ۷۳	(دیکھو!) جو کچھ یہ کہتے ھیں

وقف لازم

اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار حق کیا ھے انھیں عذاب دردناك پیش آئے گا ۷۳.

۷۲ – عیسائیوں کو بھی اسی اصل دینی کی تعلیم دی گئی تھی، یعنی ایمان و عمل کے قانون کی، لیکن وہ بھی اس سے منحرف ھوگئے اور الوھیت مسیح اور تثلیث کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا.

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١

ہو گئے. پھر ایسا ہوا تھا کہ خدا اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا تھا (یعنی ان کی توبہ قبول کرلی تھی) لیکن پھر ان میں سے بھتیرے (ازسرنو) اندھے بھرے ہو گئے اور (اب) جیسے کچھ ان کے کرتوت ہیں خدا انہیں دیکھ رہا ہے ۷۱ .

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

یقیناً وہ (حق سے) منکر ہوے جنھوں نے کہا "خدا تو یہی مسیح مریم کا بیٹا ہے". اور (خود مسیح کی تعلیم تو یہ تھی کہ) اس نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! خدا کی بندگی کرو جو میرا اور تمھارا (یعنی) سب کا پروردگار ہے. بلا شبہ جس کسی نے خدا کے ساتھ

دیکھو! کس طرح ہم ان لوگوں کے لیے دلیلیں واضح کر دیتے ہیں، اور پھر دیکھو! کس طرف کو یہ لوگ پھرے ہوئے جا رہے ہیں (کہ اتنی موٹی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے) ۷۵.

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ ۷۶

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کی بندگی کرتے ہو جن کے اختیار میں نہ تو تمہارا نقصان ہے نہ نفع، اور اللہ تو سننے والا، علم رکھنے والا ہے ۷۶.

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ع ۞ ۷۷

کہہ دو: اے اہل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو (یعنی حد سے نہ گزر جاؤ) اور اس گروہ کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

۱۰ ع ۱٤ جو تم سے پہلے گم راہ ہو چکا

اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللّٰهِ	انہیں کیا ہوگیا کہ اللہ کی
وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُورٌ	طرف نہیں لوٹتے اور اس سے
رَّحِيمٌ ۞ ٧٤	بخشش طلب نہیں کرتے حالانکہ

وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ھے ٧٤.

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا	مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا
رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ	کچھ نہیں ھے کہ اللہ کا ایک
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهُ	رسول ھے. اس سے پہلے بھی
صِدِّيقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ	کتنے رسول (اپنے اپنے
الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ	وقتوں میں) ھو چکے. اور
نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ	اس کی ماں (بھی اس کے سوا
انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۞ ٧٥	کچھ نہ تھی کہ) صدیقہ تھی

(یعنی بڑی ھی راست باز انسان تھی). یہ دونوں (تمام انسانوں کی طرح) کھاتے پیتے تھے (یعنی غذا کی احتیاج رکھتے تھے، اور یہ ظاھر ھے کہ جسے زندہ رھنے کے لیے غذا کی احتیاج ھو اس میں ماوراء بشریت کوئی بات کیوں کر ھو سکتی ھے).

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ
اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ ٨٠

(اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کفر کرنے والوں سے (یعنی مشرکین عرب سے) مدد و رفاقت کا رشتہ رکھتے ہیں. کیا ہی بری تیاری ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے مہیا کردی کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۸۰.

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٨١

اور (دیکھو!) اگر یہ لوگ اللہ پر اور اللہ کے نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہے اس پر (یعنی تورات پر) ایمان

=کسی گروہ کی ایسی حالت ہوجائے کہ برائیوں میں پڑکر پھر ان سے باز رہنے کا احساس و ولولہ پیدا نہ ہو اور اپنی حالت پر قانع ہوجائے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گمراہی و شقاوت کی انتہائی حالت پیدا ہوگئی.

ھے اور بہتوں کو گم راہ کر چکا ھے اور (حق کی) سیدھی راہ
اس پر گم ھوگئی تھی ٧٧ .

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ (چنانچه دیکھو!) بنی اسرائیل
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ میں سے جو لوگ (حق سے)
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ منکر ھوے تھے وہ (پہلے)
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا داود اور (پھر) مریم کے بیٹے
يَعْتَدُوْنَ ۝ ٧٨ عیسیٰ کی زبانی لعنت کیے گئے.

اور یہ اس لیے ھوا کہ نا فرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے
گزر گئے تھے ٧٨ .

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ وہ برائیوں میں (ایك مرتبه)
مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ پڑ جاتے تو پھر اس سے باز نہیں
مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ٧٩ آتے. البته یه بڑی ھی برائی تھی
جو وہ کیا کرتے تھے ٧٩ .

---

٧٩ - یہاں یہودیوں کی اس حالت کی طرف اشارہ کیا
کہ برائیوں میں پڑ کر پھر اس سے باز آجانے کا احساس ان
میں باقی نہیں رھا تھا . اس سے معلوم ھوا کہ جب کبھی =

= اور عرب کے مشرکوں کو پاؤ گے، اور دوستی میں سب سے زیادہ قریب عیسائی ثابت ہوں گے، کیوں کہ ان میں قسیس اور منك (Monk) ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اور اس لیے کہ ان میں انجیل کی تعلیم سے فروتنی اور عاجزی پیدا ہو گئی ہے.

چنانچہ اسلام کے ابتدائی عہد میں کہ دعوت حق کی غربت و بے چارگی کا زمانہ تھا نجاشی یعنی نیکوش (Negus) حبش کا مسیحی فرماں روا بغیر دیکھے ایمان لے آیا. مسلمانوں کی جو جماعت ہجرت کر کے حبش چلی گئی تھی نجاشی نے ان سے خواہش کی کہ اپنے پیغمبر کا کلام سناؤ. انھوں نے سورۂ مریم کی تلاوت کی نجاشی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے. وہ بول اٹھا: اس کلام میں وہی روح بول رہی ہے جو مسیح میں گویا ہوئی تھی!

نجاشی کے علاوہ خود عرب میں بھی عیسائیوں کی بڑی تعداد ایمان لے آئی. لیکن یہودیوں کے جمود میں جنبش نہ ہوئی، وہ برابر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر کے زمانے میں خیبر سے جلا وطن کیے گئے.

رکھنے والے ہوتے تو کبھی (پیروان توحید کے خلاف) مشرکوں کو مددگار و رفیق نہ بناتے، لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو سچائی کی حدوں سے باہر ہوگئے ہیں ۸۱.

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ۸۲	(اے پیغمبر!) تم ایمان والوں کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پاؤ گے، نیز (عرب کے) مشرکوں کو، اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" اس لیے

کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی عالم اور تارک دنیا فقیر ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لیے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے ۸۲.

---

۸۲ - پیغمبر اسلام سے خطاب کہ تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت اپنے عہد کے یہودیوں =

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا | تو (دیکھو!) خدا نے ان کے
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا | اس کہنے کے صلے میں انہیں
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ | (سرور ابدی کی) جنتیں عطا
وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۸۵ | فرمائیں جن کے نیچے نہریں

بہ رہی ہیں (اس لیے ان کی بہار کے لیے کبھی خزاں نہیں) وہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے۔ ایسا ہی بدلا ہے جو نیک کرداروں کے لیے ٹھہرا دیا گیا ہے ۸۵.

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا | لیکن جن لوگوں نے انکار کیا
بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ | اور ہماری آیتوں کو (جحود
الْجَحِیْمِ ۝ ع ۸۶ | وعناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی

ع ١١ ١

ہیں (ان کے لیے نعیم ابدی کی بخشایشوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا) ۸۶۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا | مسلمانو! خدا نے جو اچھی
لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ | چیزیں تم پر حلال کردی ہیں
اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ | انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝۸۷ | اور (روک ٹوک میں) حد سے

ربع
وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ۞ ٨٣

اور جب یہ (عیسائی) وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ کے رسول پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوش گریہ سے بہنے لگتی ہیں، کیوں کہ انھوں نے (اس کلام) کی سچائی پہچان لی ہے. وہ (بے اختیار) بول اٹھتے ہیں "خدایا! ہم (اس کلام پر) ایمان لائے، پس ہمیں بھی انھیں میں سے لکھ لے جو (تیری سچائی کی) گواہی دینے والے ہیں" ٨٣.

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ۞ ٨٤

اور (وہ کہتے ہیں) "ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے، ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ ہمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کردے" ٨٤.

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ
فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ
يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا
تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ
وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٨٩

تمہاری قسموں میں سے جو
قسمیں لغو (اور بے معنی ہوں)
ان پر خدا تم سے مؤاخذہ نہیں
کرے گا. ان پر کرے گا جنہیں
تم نے (سمجھ بوجھ کر) کھایا ہو.
تو (اگر کوئی قسم توڑنی پڑے
تو) اس کا کفارہ دس مسکینوں
کو کھانا کھلانا ہے، درمیانی
درجے کا کھانا جیسا تم اپنے
بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو
یا (دس مسکینوں کو کھلانے
کی جگہ) کپڑا پہنا دینا یا ایک
غلام آزاد کر دینا. اور اگر

نہ گزرو۔ اللہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۸۷ ۔

وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ ۸۸

اور جو کچھ خدا نے تمہیں رزق دے رکھا ھے اس میں سے اچھی اور حلال چیزیں (بلا تامل) کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رھو جس پر تم ایمان لائے ھو ۸۸ ۔

۸۷ و ۸۸ – سلسلۂ بیان اب پھر اوامر و نواھی کی طرف پھرتا ھے۔ پیروان مذاھب کی ایک بہت بڑی گمراھی یہ رھی ھے کہ انھوں نے ترک دنیا کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھ لیا ھے۔ چنانچہ عیسائیوں نے رھبانیت کا طریقہ نکالا اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ دنیا کی تمام جائز لذتیں اور راحتیں اپنے اوپر حرام کرلیں۔ چونکہ پچھلی آیات میں عیسائی راھبوں کی نرم دلی اور فروتنی کی تعریف کی گئی تھی، اس لیے ضروری تھا کہ ان کی اس گمراھی کی طرف بھی اشارہ کردیا جاتا۔ چنانچہ فرمایا کہ:

۱ – جو اچھی چیزیں خدا نے حلال کردی ھیں یعنی زندگی کی جائز لذتیں اور راحتیں، انھیں اپنے اوپر حرام نہ کرلو۔ ایسا کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ھے، بلکہ راہ عمل میں حد سے گزر جانا ھے۔

وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ۹۱

تمهارے درمیان عداوت اور کینه ڈلوا دے اور تمهیں خدا کے ذکر اور نماز سے باز رکھے (کیوں که ان دونوں چیزوں میں پڑنے کا لازمی نتیجه یهی هے) ۰ پهر (بتلاؤ! ایسی برائیوں سے بهی) تم باز رهنے والے هو یا نهیں ؟ ۹۱ ۰

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۹۲

اور (دیکهو!) الله کی اطاعت کرو اور الله کے رسول کی اطاعت کرو اور (برائیوں سے) بچتے رهو ۰ پهر اگر تم نے روگردانی کی تو جان رکهو همارے پیغمبر پر تو صرف پیغام پهنچا دینا هے (عمل کرنا یا نه کرنا تمهارا کام هے اور جیسا تمهارا عمل هوگا ویسا هی نتیجه بهی پاؤ گے) ۹۲ ۰

= سمجه بوجه کر کهائی هو اور توڑنی پڑے تو کفاره دو.
۹۰ و ۹۱ – ۳ – شراب، جوا، معبودان باطل کے نشان سب حرام هیں ۰

(یہ سب کچھ) میسر نہ آئے تو پھر تین دن تك (پے در پے) روزہ رکھنا چاهیے. یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ھے جب کہ (سمجھ بوجھ کر) کھا بیٹھو. اور چاهیے کہ اپنی قسموں کی نگہ داشت کرو (کہ کھا کر توڑنی نہ پڑیں). اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کر دیتا ھے تا کہ شکر گزار ھو ۸۹.

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا	مسلمانو! بلاشبہ شراب،
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	جوا، معبودان باطل کے نشان
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ	اور پانسے شیطانی کاموں
مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	کی گندگی ھے، تو ان سے
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ	اجتناب کرو تاکہ تم کام یاب
تُفْلِحُونَ ۝ ۹۰	ھو ۹۰.
إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ	شیطان تو یہی چاھتا ھے کہ
يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ	شراب اور جوے کے ذریعے

۸۹ - ۲ - لوگ اس طرح کی قسمیں کھا لیتے تھے کہ فلاں حلال چیز نہیں کھائیں گے اور فلاں راحت و لذت ھم پر حرام ھوگئی. فرمایا: لغو قسموں کا اعتبار نہیں، =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! شکار کے معاملے میں
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ	جس تك تمہارے هاتھ اور نیزے
مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ	(یعنی هتیار) پہنچیں خدا ضرور
وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ	تمہاری (فرمان برداری کی)
مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ	ایك حد تك آزمایش کرے گا ،
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ	تا که معلوم هو جائے کون

= آخری حکم جو اس بارے میں نازل هوا وہ اس سورت کی آیت ۹۱ هے . اس کے علاوہ حلت و حرمت کے اور تمام احکام بھی یکے بعد دیگرے نازل هوے تھے . قدرتی طور پر یه سوال پیدا هوتا تها که جن لوگوں نے حرمت سے پہلے ممنوعه اشیاء استعمال کی هیں ، کیا اس کے لیے بھی وہ جواب دہ هوں گے ؟ یہاں یه خدشه رفع کر دیا گیا . فرمایا : اس کے لیے کوئی مواخذہ نه هو گا . جن لوگوں کا یه شیوہ رها هے که یکے بعد دیگرے انهیں کسی بات سے روکا گیا اور هر مرتبه رك گئے اور ایمان و عمل میں پکے رهے تو ظاهر هے که ان سے اتباع حق میں کسی طرح کی کوتاهی نہیں هوئی ، ان سے مواخذہ کیوں هو ؟

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — جو لوگ ایمان لائے اور اچھے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ — کام کیے وہ جو کچھ (حرمت
فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا — کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے
وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — ہیں اس کے لیے ان پر کوئی
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ — گناہ نہیں، جب کہ وہ (آیندہ
اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ — کے لیے) پرہیز گار ہو گئے
۱۲ ع يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؏ ۹۳ — اور ایمان لے آئے اور اچھے
۲ کام کیے اور (جب انہیں کسی بات سے روکا گیا تو اس سے) رک
گئے اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے (اور اچھے کام کیے اور
اسی طرح) پھر (روکے گئے تو پھر بھی) پرہیز کیا اور (حکم
الٰہی پر ایمان لائے) اور اچھے کام کیے (تو یقینا ایسے لوگوں سے
ان کی سابقہ باتوں کے لیے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا. وہ نیک
کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے ۹۳.

۹۳-٤- سورۂ نساء (آیت : ٤٣) میں گزر چکا ہے کہ شراب کی عادت اہل عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، اس لیے بتدریج حکم حرمت کا اعلان کیا گیا.

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۞ ٩٥

کیاجائے اور مویشی کو تم میں سے دو منصف ٹھہرادیں ، یا کفارہ دے (اور وہ یہ ھے کہ) مسکینوں کو (اس کی قیمت کے لحاظ سے) کھانا کھلائے یا پھر مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تا کہ اپنے کیے کی جزاء (کا مزہ) چکھ لے . اس سے پہلے جو ہو چکا خدا نے اس سے درگذر کیا ، لیکن جو کوئی پھر کرے گا تو خدا اس سے (نا فرمانی کا) بدلا لے گا . اور اللہ (اپنے کاموں میں) غالب (اور ھر عمل کے لیے اس کی) جزاء رکھنے والا ھے ٩٥ .

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ

تمھارے لیے سمندر اور دریا کا شکار اور کھانے کی چیزیں

---

٩٤ و ٩٥ – ٥ – احرام کی حالت میں جو شکار سے روکا گیا ھے تو اسے ھلکی بات نہ سمجھو ، اس میں تمھارے لیے اتباع و اطاعت کی آزمایش ھے . اگر کوئی جان بوجھ کر شکار کر بیٹھے تو اسے اس کا بدلا یا کفارہ دینا چاھیے .

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ٩٤

خدا سے غائبانہ ڈرتا ہے (اور جنگلوں اور میدانوں کی تنہائی میں جہاں کسی انسان کی نگاہ دیکھنے والی نہیں اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے، اور کون ہے جو اس کے احکام سے بے پروا ہے) ۔ پھر (دیکھو!) اس (حکم) کے بعد (بھی) جو کوئی حد سے گزر جائے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے ٩٤ .

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کے جانور نہ مارو . اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے تو چاہیے کہ اس کا بدلا دے، (اور وہ یہ ہے کہ) جیسے جانور کو مارا ہے اس کے مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ٩٧

کے مہینوں کو اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی کے) ان جانوروں کو جن کی گردنوں میں (علامت کے لیے) پٹے ڈال دیتے ہیں (پس کعبے کی اور کعبے کے ان تمام رسوم و آداب کی حرمت قائم رکھو). یہ اس لیے کیا گیا تاکہ تم جان لو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ سب کا حال جانتا ہے اور وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے٩٧.

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٩٨

جان لو کہ اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے اور (ساتھ ہی) بخشنے والا، رحمت

٩٧ – ٧ – اللہ تعالی نے کعبے کو لوگوں کے لیے قیام امن و اجتماع کا ذریعہ ٹھیرا دیا ہے اور اس کے علم میں بے شمار مصلحتیں اور برکتیں ہیں جو تمھیں اس معاملے سے حاصل ہوں گی. پس اس کی حرمت کے شعائر و اعمال قائم رکھو اور ان میں کسی طرح کا فتور واقع نہ ہونے دو.

وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ۹۶

(جو بے شکار ھاتھ آجائیں مثلاً مچھلی جو پانی سے الگ ھو کر مر گئی ھو، احرام کی حالت میں بھی) حلال ھے، تا کہ ان سے خود تمھیں بھی فائدہ پہنچے اور اھل قافلہ بھی فائدہ اٹھائیں، لیکن خشکی کا شکار جب تك احرام کی حالت میں ھو تم پر حرام ھے . پس اللہ (کی نا فرمانی کے نتائج) سے ڈرو کہ اسی کی طرف تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے ۹۶ .

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا

اللہ نے کعبے کو کہ حرمت کا گھر ھے لوگوں کے لیے (امن و جمعیت کے) قیام کا ذریعہ ٹھیرایا ھے . نیز حرمت

---

۹۶ - ٦ - لیکن حالت احرام میں دریا اور سمندر کا شکار جائز ھے .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ١٠١

مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نه کرو که اگر تم پر ظاهر کردی جائیں تو تمهیں بری لگیں. اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کروگے جب که قرآن نازل هو رها هے تو (ظاهر هے که) تم پر ظاهر کردی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجه خود تمهارے لیے اچها نه هوگا. اور اب تو) خدا نے یه بات معاف کردی (لیکن آینده احتیاط کرو). اور الله بخشنے والا، (اور انسانوں کی خطاؤں

= اور مفید چیزیں هیں. گندی چیزیں کتنی هی زیاده ملیں اور اچهی چیزیں کتنی هی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نه کرو، کیوں که دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نهیں دیکهتا، ان کے نفع اور نقصان پر نظر رکهتا هے.

والا ہے ۹۸ .

مَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ ۹۹

خدا کے پیغمبر کے ذمے اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے). اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ۹۹ .

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۱۰۰ ع

۱۳
ع
۳

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہو سکتی، اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے. پس اے ارباب دانش ! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ ۱۰۰ .

۱۰۰–۸ – خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں، جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی =

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَإِن تَسْـَٔلُوا۟ عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ ٱلْقُرْءَانُ تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهَا ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۞ ١٠١

مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نه کرو که اگر تم پر ظاهر کردی جائیں تو تمهیں بری لگیں. اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کروگے جب که قرآن نازل هورها هے تو (ظاهر هے که) تم پر ظاهر کردی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجه خود تمهارے لیے اچها نه هوگا. اور اب تو) خدا نے یه بات معاف کردی (لیکن آینده احتیاط کرو). اور الله بخشنے والا، (اور انسانوں کی خطاؤں

= اور مفید چیزیں هیں. گندی چیزیں کتنی هی زیاده ملیں اور اچهی چیزیں کتنی هی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نه کرو، کیوں که دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نهیں دیکهتا، ان کے نفع اور نقصان پر نظر رکهتا هے.

والا ہے ۹۸ .

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ ٩٩

خدا کے پیغمبر کے ذمے اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے). اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں۹۹ .

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا
١٣ اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
ع تُفْلِحُوْنَ ۝ ١٠٠
٣

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہوسکتی، اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے . پس اے ارباب دانش ! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباهی کی جگہ) فلاح پاؤ۱۰۰ .

۱۰۰-۸ - خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں، جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی =

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ١٠٣

"بحیرہ" اور "سائبہ" اور "وصیلہ" اور "حام" میں سے کوئی چیز بھی خدا نے نہیں ٹھیرائی ھے، لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ کہہ کر افترا کرتے ھیں (٢٤٩) اور ان میں زیادہ تر ایسے ھی لوگ ھیں جو سمجھ بوجھ سے محروم ھیں١٠٣ .

١٠٣ - ١٠ - مشرکین عرب بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے اور انھیں مقدس سمجھتے اور طرح طرح کے توھم پرستانہ عقائد ان سے وابستہ ھو گئے تھے، چنانچہ یہاں ان جانوروں کا ذکر کیا ھے :

"بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کے کان علامت کے لیے شق کر دیے گئے ھوں اور بتوں کی نیاز میں چھوڑ دی گئی ھو . یہ وہ اونٹنی ھوتی تھی جس سے پانچ بچے پیدا ھو جاتے تھے .

"سائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے دیوتاؤں کے نام پر

کے لیے) بہت ھی بردبار ھے ۱۰۱ .

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۞ ۱۰۲

(دیکھو!) یہ واقعہ ھے کہ تم سے پہلے ایك گروہ نے (یعنی بنی اسرائیل نے) ایسی ھی باتیں (کرید کرید کر) پوچھی تھیں، پھر نتیجہ یہ نکلا کہ (سرے سے احکام الٰہی ھی کے) منکر ھو گئے ۱۰۲ .

۱۰۱ و ۱۰۲ - ۹ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت (دیکھو بقرۃ : ۱۰۸) .

فرمایا: دین حق یہ نہیں چاھتا کہ انسانی معیشت کے لیے سختیاں اور جکڑبندیاں پیدا کر دے اور تمہارے ھر عمل کو کسی نہ کسی پابندی سے ضرور ھی باندھ دے . جو کچھ ضروری تھا بتلادیا گیا، جو کچھ چھوڑ دیا ھے وہ معاف ھے . اب تم اپنے جی سے کاوشیں کر کے طرح طرح کے سوالات مت کرو. اگر کرو گے تو دین میں آسانی کی جگہ تنگی و مشقت پیدا ھو جائے گی. اور وھی حال ھوگا جو بنی اسرائیل کا ھوا. پہلے کاوشیں کر کے پابندیاں بڑھائیں، پھر جب دائرۂ عمل تنگ ھو گیا تو سرے سے عمل کرنا ھی چھوڑ دیا .

هم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ھے". (ان سے پوچھو کہ) اگر ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ھوں اور سیدھے رستے پر بھی نہ ھوں (تو کیا پھر بھی وہ انھیں کی اندھی تقلید کرتے رھیں گے) ۱۰۴.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝١٠٥

مسلمانو! (یاد رکھو!) تم پر فقط تمھاری جانوں کی ذمہ داری ھے (تم دوسروں کے کاموں کے لیے ذمہ دار نہیں ھو سکتے. اور نہ دوسرے تمھارے کاموں کے لیے ذمہ دار ھیں).

اگر تم سیدھے راستے پر قائم ھو تو کسی کا گم راہ ھونا تمھیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا. (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ھی کی طرف لوٹنا ھے. (اس دن) وہ بتادے گا کہ تمھارے کام کیسے کچھ رھے ھیں ۱۰۵.

= فرمایا: یہ سب خرافات اور توھم پرستی ھے. خدا نے ان باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ٹھیرایا ھے.

۱۰۵ – ۱۱ – اگر لوگ گم راہ ھو جائیں تو ان کی =

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا	اور جب ان سے کہا جاتا ہے :
اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى	’’(عقل و بصیرت کی) اس بات
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا	کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	کی ہے، نیز اللہ کے رسول کی
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ	طرف رجوع ہو‘‘ تو کہتے
لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا	ہیں ’’ہمارے لیے تو وہی
يَهْتَدُوْنَ ۝ ١٠٤	طریقہ بس کرتا ہے جس پر

= چھوڑ دیا ہو . نہ تو کوئی اس پر سوار ہو سکتا تھا، نہ اس کے بال کاٹ سکتا تھا ، نہ اس کا دودھ اپنے کام میں لا سکتا تھا .

’’وصیلہ‘‘ اس بکری کو کہتے تھے جس کے پہلوٹھے کے اوپر تلے دو بچے مادہ ہوتے تھے . اسے متبرک سمجھتے اور چھوڑ دیتے .

’’حام‘‘ اس اونٹ کو کہتے تھے جس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو گئے ہوں . اسے بھی چھوڑ دیتے تھے اور سمجھتے تھے اسے ذبح کرنا یا کام میں لانا جائز نہیں =

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ ١٠٦

تو مسلمان گواھوں کی جگہ غیر مسلم بھی ھو سکتے ھیں ۔ پھر اگر تمھیں ان (گواھوں) کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے تو انھیں نماز کے بعد (مسجد میں) روك لو ۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں "ھم نے اپنی قسم کسی معاوضے کے بدلے فروخت نہیں کی ھے ۔ ھمارا قریب و عزیز ھی کیوں نہ ھو (لیکن ھم ایسا کرنے والے نہیں) ۔ ھم اللہ کے لیے سچی گواھی کبھی نہیں چھپائیں گے ، اگر ایسا کریں تو ھم گناہ گاروں میں سے ھوں" ١٠٦ ۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

پھر اگر معلوم ھو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ھوے ھیں (یعنی ان کی گواھی سچی نہ تھی) تو ان کی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو! جب تم میں کسی کے
شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ	سامنے موت آ کھڑی ہو (اور
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ	وہ وصیت کرنی چاہے) تو
الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ	وصیت کے وقت گواہی کے لیے
مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ	تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ
اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي	ہونے چاہیں. اگر ایسا ہو کہ
الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ	تم سفر میں ہو اور موت کی
الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُوْنَهُمَا	مصیبت پیش آجائے (اور
مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ	مسلمان گواہ نہ مل سکیں)

= گم راہی تمہارے لیے دلیل و حجت نہیں ہو سکتی کہ تم
کہو: سب گم راہ ہو رہے ہیں تو اکیلی جان ہم کیا کریں.
ہر آدمی پر ذمہ داری خود اس کے نفس کی ہے، دوسروں
کے لیے وہ ذمہ دار نہیں. اگر ساری دنیا گم راہ ہو جائے
جب بھی تمہیں حق پر قائم رہنا چاہیے.

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے

الْفٰسِقِيْنَ ع ١٠٨ بعد رد نہ کر دی جائیں ۔ ١٤ ع ٤

(بہر حال) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور (یاد رکھو کہ) اللہ ظلم کرنے والوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں کھولتا ١٠٨ ۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ جمع کرے گا اور پھر پوچھے

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ گا "تمہیں (تمہاری امتوں کی

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ١٠٩ طرف سے دعوت حق کا) کیا

---

١٠٦ تا ١٠٨ - ١٢ - وصیت اور اس کی گواہی کا حکم۔ اصل یہ ہے کہ دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہییں۔ اگر ایسی حالت ہو کہ مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔

١٣ - گواہوں کو بحلف گواہی دینی چاہیے ۔

١٤ - نزاع کی صورت پیدا ہو جائے تو فریقین اپنے اپنے گواہ پیش کریں ۔

١٥ - جو انکار کرے اس پر قسم ہے ۔

الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ	جگہ دوسرے دو گواہ ان
لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ	لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَآ زصلی	جن کا حق (پچھلے) گواہوں میں
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞ ۱۰۷	سے ہر ایك نے دبانا چاہا تھا

اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو (فریق مظلوم سے) نزدیکی رکھنے والے ہوں . پھر یہ دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں ”ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے . ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں“ ۱۰۷ .

ذٰلِكَ اَدْنٰیٓ اَنْ یَّاْتُوْا	اس طرح کی قسم سے زیادہ
بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَآ	امید کی جا سکتی ہے کہ گواہ
اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ	ٹھیك ٹھیك گواہی دیں گے یا
بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ط وَاتَّقُوا	(کم از کم) اس بات کا انہیں
اللّٰهَ وَ اسْمَعُوْا ط وَاللّٰهُ	اندیشہ رہے گا کہ کہیں ہماری

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ
وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ وَ اِذْ
تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا
فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ
وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ
وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ١١٠

روح القدس (٢٥٠) سے تمھیں
قوت دی تھی. تم لوگوں سے کلام
کرتے تھے (چھوٹی عمر میں
بھی کہ) جھولے میں (جھولتے
تھے) اور بڑی عمر میں بھی (کہ
مجمعوں میں منادی کرتے تھے).
اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں
نے تمھیں کتاب اور حکمت اور
تورات اور انجیل سکھلا دی تھی.
اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم
میرے حکم سے مٹی لیتے اور
چڑیا کی شکل جیسی چیز بناتے، پھر اس میں پھونک مارتے
اور وہ میرے حکم سے ایك چڑیا ہو جاتی. اور جب ایسا ہوا تھا
کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے.
اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مردوں کو موت

جواب ملا؟ ’’ (یعنی انهوں نے کہاں تك اس پر عمل کیا؟) وہ کہیں گے ’’ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہ تو تیری ہی ہستی ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے‘‘ ۱۰۹۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ع وَاِذْ

اس دن اللہ کہے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر جو انعام کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے

وقف لازم

۱۰۹ – پچھلی آیت اس بات پر ختم ہوئی تھی کہ اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو۔ نیز یہ کہ اس کا قانون ہے ظلم کرنے والوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا۔ اب فرمایا کہ قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ جو احکام حق تم نے دیے تھے تمہیں ان کا کیا جواب ملا؟ یعنی جن قوموں کو دیے گئے تھے انہوں نے کہاں تك ان پر عمل کیا؟ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کیا ہے اور اس سے تذکیر و موعظت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۱۲

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تمہارا پروردگار ایسا کرسکتا ھے که آسمان سے هم پر ایک خوان اتار دے؟ (یعنی هماری غذا کے لیے آسمان سے غیبی سامان کر دے) عیسیٰ نے کہا: خدا سے ڈرو (اور ایسے فرمایشیں نه کرو) اگر تم ایمان رکھتے هو ۱۱۲ ۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۱۱۳

انهوں نے کہا: (مقصود اس سے قدرت الٰہی کا امتحان نہیں ھے، بلکه) هم چاھتے هیں (همیں غذا میسر آئے تو) اس میں سے کھائیں اور همارے دل آرام پائیں اور هم جان لیں که تو نے جو کچھ بتایا وه سچ تھا اور اس پر هم گواه هو جائیں ۱۱۳ ۔

(کی حالت) سے باھر لے آتے۔

اور جب ایسا ھوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمھارے خلاف کر رھے تھے روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (سچائی کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ بول اٹھے تھے" یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ آشکارا جادوگری ھے" ۱۱۰۔

وَ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ بِرَسُوْلِيْ ج قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۞ ۱۱۱

اور جب ایسا ھوا تھا کہ میں نے حواریوں پر (یعنی اس جماعت پر جو حضرت مسیح پر ایمان لائی تھی) الہام کیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (مسیح) پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے کہا تھا: "ھم ایمان لائے اور خدایا! تو گواہ رھیو کہ ھم مسلم (یعنی فرمان بردار) ھیں" ۱۱۱۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ

(اور دیکھو!) جب ایسا ھوا تھا کہ حواریوں نے کہا تھا:

عذاب دوں گا، ایسا عذاب کہ تمام دنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا ۱۱۵.

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى	اور (پھر) جب ایسا ہو گا کہ
ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ	اللہ کہے گا: اے مریم کے
لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ	بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ	سے یہ کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ	کر مجھے اور میری ماں کو
اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ق بِحَقٍّ ؕ	خدا بنا لو؟ عیسیٰ جواب میں
اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ	عرض کرے گا: تیرے لیے
عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ	پاکی ہو! بھلا مجھ سے یہ بات
نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ	کیسے ہو سکتی ہے کہ ایسی
نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ	بات کہوں جس کے کہنے کا
الْغُيُوْبِ ۝ ۱۱۶	مجھے حق نہیں. اگر میں نے

یہ کہا ہو گا تو ضرور مجھے معلوم ہو گیا ہو گا. تو میرے

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ١١٤

اس پر مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو. ہمیں روزی دے. تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ١١٤ .

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ١١٥ ع ١٥

اللہ نے فرمایا: میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا، لیکن جو شخص اس کے بعد بھی (راہ حق سے) انکار کرے گا تو میں اسے (پاداش عمل میں)

أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١١٨ (تجھے اختیار ھے) . اور اگر
انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں)
حکمت رکھنے والا ھے ۱۱۸ .

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ اللہ فرمائے گا : آج وہ دن
الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ ھے کہ سچے انسانوں کو ان کی
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا سچائی کام آئے گی ۔ ان کے لیے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ جنتیں ھیں جن کے تلے نہریں
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ بہہ رھی ھیں (اور اس لیے ان کی
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١١٩ شادابی کبھی متغیر ھونے والی
نہیں) وہ ھمیشہ ان میں رھنے والے ھیں ۔ اللہ ان سے رضامند ھوا
اور وہ اللہ سے رضامند ھوئے ۔ یہ ھے (انسان کے لیے) سب سے
بڑی کامیابی (جو وہ جزاء عمل میں حاصل کرسکتا ھے) ۱۱۹ ۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں کی اور زمین کی اور
وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي ان میں جو کچھ ھے سب کی
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع ١٢٠ بادشاھی اللہ ھی کے لیے ھے ، ١٦ ع ٦

دل کی بات جانتا ھے ۔ مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں ۔ تو ھی ھے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ھے ۱۱۶ ۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۱۱۷

میں نے تو ان سے صرف وھی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا "یعنی اللہ کی بندگی کرو ۔ میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وھی ھے" جب تک میں ان میں رھا ان کا نگران حال تھا ۔ جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ھی ان کا نگہبان تھا اور تو ھر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی نگہبانی کرنے والا ھے ۱۱۷ ۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ھیں ،

الانعام - ٦

مکیة و هی مائة وخمس و ستون اٰیة

مکی - ١٦٥ آیتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ۝ ١

ہر طرح کی ستایشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں اور اجالا نمودار کردیا ۔ اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہوگئے ہیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو خدا کے) برابر سمجھتے ہیں ١ ۔

---

١ - جس طرح پچھلی سورتوں میں زیادہ تر خطاب اہل کتاب سے تھا، اسی طرح اس میں زیادہ تر خطاب مکہ =

اس کی قدرت سے کوئی چیز باھر نہیں ۱۲۰ ۔

۱۱۰ تا ۱۲۰ - حضرت مسیح (علیه السلام) کا حواریوں کی درخواست پر دعا کرنا (۲٥۱) اور اس بارے میں فرمان الٰہی ۔

آیت (۱۱۰) و (۱۱۱) میں اللہ کا حضرت مسیح سے وہ مخاطبه ھے جس کی نسبت فرمایا تھا که قیامت کے دن تمام رسولوں سے سوال کرے گا۔ پھر چوں که آخری آیت میں حواریوں کے ایمان لانے کا ذکر کیا تھا اس لیے اس واقعه کی طرف بھی اشارہ کر دیا جو حواریوں میں اور حضرت مسیح میں نزول مائدہ کی نسبت پیش آیا تھا۔ پھر آیت (۱۱٦) سے بدستور مخاطبه کا مضمون جاری ھوگیا ۔ ماحصل یه ھوا که اللہ نے پہلے اپنی وہ نعمتیں یاد دلائیں جو حضرت مسیح کو عطا فرمائی تھیں ۔ پھر فرمایا : باوجود تعلیم حق کی ان تمام روشنیوں کے تیرے نام لیوا گم راھی میں پڑ گئے اور تجھے اور تیری ماں کو خدا بنا لیا (کیوں که لوتھر کی اصلاح سے پہلے حضرت مریم کی بھی پرستش کی جاتی تھی اور کیتھولک کلیسا اب تک کر رھا ھے)۔ اس پر حضرت مسیح عرض کریں گے : میں اس سے بری ھوں ۔

مقصود یه ھے که تمام داعیان حق نے خدا پرستی و توحید کی تعلیم دی تھی ، لیکن ان کے پیرووں نے انھیں کی پرستش شروع کر دی۔ اس گم راھی کے لیے پیرو ذمه دار ھیں ، جن کی پرستش کر رھے ھیں ان کا دامن اس سے پاک ھے ۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَهْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ۞ ۳

وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (اس کے سوا کوئی کار فرمائے عالم نہیں). تمہاری چھپی اور کھلی ہر طرح کی باتوں کا علم رکھتا ہے. تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۳ ۰

وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۞ ٤

اور (دیکھو!) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انھوں نے اس سے گردن نہ موڑلی ہو٤ ۰

= لیے دو'' اجلین'' یعنی دو میعادیں ٹھیرادیں . ایک زندگی و معیشت کی مہلت ہے ، دوسری روز قیامت کا مقررہ وقت . پہلی میعاد عمل کے لیے ، دوسری نتائج عمل کے فیصلے کے لیے .

٤ و ٥ ـ افسوس انسان کی غفلت پر! وہ ہمیشہ خدا کی نشانیاں جھٹلاتا رہتا ہے ، چنانچہ آج بھی سچائی کی جو دعوت =

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ	وهی (آسمان و زمین کا خالق)
طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ؕ	ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا
وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ	کیا (یعنی تمہاری اصل خلقت
اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ [۲]	مٹی سے ظہور پذیر ہوئی)،

پھر تمہارے لیے (زندگی و معیشت کی) ایک میعاد ٹھہرا دی (جو هر وجود کو مہلت عمل دیتی ہے) اور ایک دوسری میعاد بھی اس کے علم میں مقرر ہے (یعنی قیامت کا وقت جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شک کرتے ہو[۲].

= کے مشرکوں سے اور ان جماعتوں سے ہے جو الہامی کتابوں کی معتقد نہیں یا خدا اور آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتیں.

خدا نے کائنات ہستی پیدا کی اور روشنی نمودار کردی. تاریکی تاریکی ہے، روشنی روشنی ہے. دونوں کا فرق ہر آنکھ محسوس کرلیتی ہے، لیکن اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ہیں وہ دونوں میں امتیاز نہیں کرتے اور خدا کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک ٹھہراتے ہیں.

۲ – وهی خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے =

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦

میں جمادیا تھا کہ اس طرح تمہیں نہیں جمایا . هم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح بھیج دی تھی که پے در پے برستی رهتی اور ان کی آبادیوں کے نیچے نهریں چلادی تھیں (که همیشه جاری رهتی تھیں) ، لیکن پھر هم نے (اپنے مقرره قانون کے مطابق) ان کے گناهوں کی وجه سے انہیں هلاك کردیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دور پیدا کردیے ۶ .

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر!) اگر هم تم پر ایك کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اتار دیتے اور یه لوگ اسے

۶ - اس حقیقت کی طرف اشاره که گزشته قوموں کی سرگذشتوں میں تمهارے لیے درس عبرت هے اور اس اصل عظیم کی وضاحت که ایمان و هدایت کی راه نظر و بصیرت کی راه هے ، نه که تقلید کی یعنی بلا دلیل مان لینے کی .

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا	چنانچہ جب سچائی ان کے پاس
جَآءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ	آئی (یعنی قرآن کی دعوت
اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ	نمودار ہوئی) تو انھوں نے
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	اسے جھٹلا دیا. سو جس بات کی

یہ ھنسی اڑاتے رہے ھیں عن قریب اس کی حقیقت انہیں معلوم ھو کر رھے گی۰۰

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ	کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ان
قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي	سے پہلے قوموں کے کتنے ھی
الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ	دور رہ چکے ھیں جنھیں ھم نے
وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ	ھلاك كر دیا؟ یہ وہ قومیں تھیں
مِّدْرَارًا ص وَ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ	جنھیں ھم نے اس طرح (طاقت
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ	و تصرف کے ساتھ) ملکوں

= نمودار ھوئی منکرین حق اس سے گردن موڑے ھوے ھیں .

لَقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں
يُنْظَرُوْنَ ۝ ۸ اترتا (کہ ہم اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیں ؟) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا، پھر ان کے لیے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں) ۸ .
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ اور اگر ہم کسی فرشتے کو
رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ پیغمبر کرتے تو اسے بھی انسان
مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ ۹ ہی بناتے (کیوں کہ یہ قانون
الٰہی کے خلاف ہے کہ فرشتے اپنی ملکوتی حقیقت میں انسانوں کے سامنے آئیں) اور جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں ویسے ہی شبہوں میں اس وقت بھی انہیں ڈال دیتے (یعنی یہ کہتے: یہ تو دیکھنے میں ہمارے ہی طرح کا آدمی ہے) ۹ .
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ اور (اے پیغمبر !) یہ واقعہ
قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں

---

۹ - دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ فرشتے اتر کر انسانوں کے سامنے چلنے پھرنے لگیں . یہاں اگر فرشتے بھی آئیں گے تو انسان ہی ہوں گے .

كَفَرُوٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ٧ | ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے کہ سچ مچ کوئی کتاب ہے، پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ (کبھی ماننے والے نہ تھے۔ وہ) کہتے: یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صریح جادوگری ہے۷۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا | اور انھوں نے کہا: (اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے

۷ - جن لوگوں میں سچائی کی طلب ہے ان کے لیے سچائی کی ساری باتیں دلیلیں اور نشانیاں ہیں، لیکن جن کے دل سچائی سے پھر گئے ہیں ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں۔ ایسے لوگ سچائی کا معارضہ کرنے کے لیے کہنے لگتے ہیں کہ "عجیب و غریب باتیں ہمیں کیوں نہیں دکھلائی جاتیں"؟ لیکن یہ خدا کی سنت نہیں کہ اس طرح کی فرمایشیں پوری کرے۔ اگر اس طرح کی عجیب و غریب باتیں دکھلا بھی دی جائیں جب بھی یہ ماننے والے نہیں، کیوں کہ جو سچائی کو سچائی کے لیے قبول نہیں کرتا اسے کوئی بات بھی قبولیت حق پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ (دیکھو بقرة: ۱۱۸)۔

لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا میں جو کچھ ہے اس سے کیا پتا
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ چلتا ہے؟ یہ سب کچھ کس کے
لیے ہونا چاہیے؟) کہو: اللہ کے لیے۔ اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ رحمت فرمائے (اور یہ اس کی رحمت ہے جو تمام کائنات خلقت میں کام کر رہی ہے)۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا (کیوں کہ اس کی رحمت کا مقتضٰی یہی ہوا کہ دنیا میں سب کو مہلت دے اور جزاء عمل کا فیصلہ قیامت پر اٹھا رکھے) اس میں کوئی شک نہیں۔ (لیکن اے پیغمبر!) جو لوگ (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کر چکے ہیں وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۱۲۔

وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ اور(دیکھو!) اسی کے لیے ہے

۱۲ ـ برہان فضل و رحمت سے استدلال :

تمام کائنات خلقت اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ ایك خالق و صانع ہستی موجود ہے اور اس نے ضروری ٹھیرا لیا ہے کہ رحمت فرمائے، کیوں کہ اگر رحمت کا قانون یہاں نہ ہوتا تو کائنات خلقت میں نہ تو بناؤ اور جمال ہوتا نہ افادہ و فیضان، حالانکہ اس کا کوئی گوشہ نہیں جو اس حقیقت کا ثبوت نہ ہو۔

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ع ۱۰ | کی ہنسی اڑائی گئی (جیسی کہ آج تمہارے ساتھ تمسخر کیا

ع ۱ ۷

جا رہا ہے) تو جن لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی وہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے وھی بات ان پر آ پڑی (یعنی وہ اس بات کی کہ اعمال بد کا نتیجہ بد ہے ہنسی اڑاتے تھے تو وھی ان کے آگے آ گیا) ۱۰ .

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ۱۱ | (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: زمین میں پھرو (گزری ہوئی قوموں کے آثار و بقایا پر

نظر ڈالو) اور دیکھو جھٹلانے والوں کو کیسا انجام پیش آچکا ہے ۱۱ .

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ | (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) پوچھو: آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کے لیے ہے؟ (یعنی آسمان و زمین

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٥ نا فرمانی کروں ؟ میں تو اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (آنے والے دنوں میں) بہت بڑا دن ہے ١٥ .

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝١٦ اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے رحم کیا اور (انسان کے لیے) بڑی سے بڑی کام یابی یہی ہے ١٦ .

١٤ و ١٥ ـ خدا کی ھستی اور اس کی وحدانیت ، اس کی صفات اور آخرت کی نسبت کہ دین کے بنیادی عقائد ھیں، قرآن کا اسلوب بیان وہ نہیں ھے جو منطقی مقدمات و دلائل کا ھوتا ھے ، بلکہ وہ سیدھے سادے طریقے پر انسان کے فطری وجدان و ذوق کو مخاطب کرتا اور اس کے معنوی محسوسات کو بیدار کرنا چاھتا ھے ۰ وہ کہتا ھے : ایك خالق و پروردگار ھستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں موجود ھے . اگر وہ انکار کرتا ھے یا پرستش کی گم راھیوں میں مبتلا ھو گیا ھے تو یہ اس لیے ھے کہ اس کی وجدانی بصیرت پر غفلت طاری ھو گئی . پس چاھیے کہ اسے بیدار کر دیا جائے ۰ چنانچہ اس مقام پر نیز =

وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ۱۳

جو کچھ رات (کی اندھیری) اور دن (کے اجالے) میں ٹھہرا ہوا ہے (کیونکہ وقت انہیں دو حالتوں میں بٹا ہوا ہے) اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۳ .

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۴

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا (تم چاہتے ہو) میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے کسی دوسری ہستی کو کارساز بنا لوں؟ وہ سب کو روزی دیتا ہے، لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی دینے والا ہو (۲۵۲). تم کہو: مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ خدا کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے والا ہوں اور (مجھے کہا گیا ہے کہ) ایسا نہ کر کہ مشرکوں میں سے ہو جا ۱٤ .

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

تم کہو: میں کس طرح خدا کی

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً ؕ	(اے پیغمبر! تم ان سے) پوچھو:
قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ	کونسی چیز ہے جس کی گواہی
وَبَيْنَكُمْ ۚ وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا	سب سے بڑی گواہی ہوئی؟
الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ	تم کہہ دو (اللہ کی گواہی ہے)
بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ	اللہ میرے اور تمہارے درمیان
اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ	گواہ ہے۔ اس نے مجھ پر اس
قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ	قرآن کی وحی کی تا کہ اس کے
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ	ذریعے تمہیں اور انہیں جن تک
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ۱۹	اس کی تعلیم پہنچ جائے (انکار

وقف لازم

وبدعملی کے نتیجے سے) متنبہ کروں۔ (اب کہو تمہارا کہنا کیا ہے؟) کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی شریک ہیں؟ (اے پیغمبر!) تم کہو (اگر تمہاری گواہی یہی ہے تو سن رکھو!) میں اس کی گواہی نہیں دیتا۔ میری گواہی یہ ہے کہ صرف وہی معبود یگانہ ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم

= طرف سے گردن پھیرے ہوئے ہو اور اسے چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے آگے جھک رہے ہو۔

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۷	اور (اے انسان!) اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں ہے مگر اسی کی ذات . اور اگر وہ تجھے

بھلائی پہنچائے تو (اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے ؟) وہ ہر بات پر قادر ہے ۱۷ .

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱۸	اور وہی ہے جو اپنے تمام بندوں پر زور و غلبہ رکھنے والا ہے

اور وہی ہے حکمت رکھنے والا اور آگاہ ۱۸ .

= دوسرے مقامات میں جس قدر مخاطبات ہیں انہیں اسی اصل کی روشنی میں دیکھا جائے .

کون ہے جس نے یہ تمام کارخانۂ ہستی پیدا کیا ؟ کون ہے جس کی رحمت کا فیضان ہر طرف پھیلا ہوا ہے؟ کون ہے جو سب کو رزق دیتا ہے مگر خود کسی کا محتاج نہیں؟ تمہاری فطرت کہہ رہی ہے کہ ایک خالق و صانع ہستی کے سوا کوئی نہیں ہے . پھر یہ کیسی گمراہی ہے کہ اس کی =

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ٢١

اور (دیکھو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہوا جس نے اللہ پر جھوٹ بول کر افترا کیا ہو، اور اسی طرح اس سے بھی بڑھ کر کوئی نہ ہوا جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ (اور) بلا شبہ جو ظلم کرنے والے ہیں وہ کبھی کام یاب نہ ہوں گے ۲۱.

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ٢٢

اور (دیکھو! وہ دن جو آنے والا ہے) اس دن ہم ان سب کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کریں گے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا ہے ان سے کہیں گے: بتلاؤ! تمہارے (ٹھیرائے ہوئے) شریک کہاں گئے جن کی نسبت تم زعم باطل رکھتے تھے ۲۲۔

= کرتے ہیں تو حق اور باطل میں مقابلہ شروع ہوجاتا ہے، بالآخر حق کام یاب ہوتا ہے اور باطل پرست ناکام و خاسر ہوتے ہیں۔ یہی اللہ کی گواہی ہے جو اس معاملے کا فیصلہ کر دیتی ہے۔

شریک ٹھیراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں ۔ (پس اب ایک گواہی تمہاری ہوئی ، ایک میری اور فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے) ۱۹ ۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود اور نصاریٰ، وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہیں) ۔ وہ اس کی سچائی (یعنی پیغمبر اسلام کی سچائی) اسی طرح پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں (کہ کسی طرح کا بھی اس میں شک و شبہہ نہیں ہوتا ۔ لیکن) جن لوگوں نے (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کر لیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۲۰ ۔

ع ۲ ۸

۱۹ ۔ سب سے بڑی گواہی کس کی ہے ؟ اللہ کی ہے جو دعوت حق کو کامیاب کر کے اور معاندوں اور جاحدوں کو ناکام کر کے سچائی کے حق میں اپنی گواہی کا اعلان کر دیتا ہے ۔

یہاں خدا کی اس سنت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب کبھی اس کی طرف سے کوئی داعی حق آتا ہے اور لوگ عناد و شرارت کے ساتھ اسے جھٹلاتے اور اس کا مقابلہ =

يَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵

ڈال دیے ہیں کہ ان تک بات کی سمجھ نہیں پہنچتی اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے کہ سن نہیں سکتے (یعنی ان کی گم راہی کے جماؤ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل و دماغ کا یہ حال ہو گیا ہے اور ہمارا قانون یہی ہے کہ جو کوئی ضد اور تعصب میں مبتلا ہوتا ہے اس کا حال ایسا ہی ہو جاتا ہے). اگر یہ (سچائی کی) ہر ایک نشانی بھی (جو انسان کے لیے ہو سکتی ہے) دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں، یہاں تک کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں اور تم سے جھگڑتے ہیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کہنے لگتے ہیں: یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پچھلوں کی کہانیاں ہیں (جو ہم ہمیشہ سنتے آئے ہیں) ۲۵.

۲۵ - دنیا میں سچی بات نئی نہیں ہو سکتی. سچائی سے زیادہ یہاں کوئی پرانی بات نہیں. لیکن جو لوگ سچائی سے بھرے ہوئے ہیں انہیں جب سچائی کی باتیں سنائی جائیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو وہی پرانی کہانی ہے جو ہمیشہ سنتے آئے ہیں.

عرب میں یہودیوں اور عیسائیوں کی جماعتیں عرصے سے موجود تھیں، وہ تورات کے قصص و ایام سنایا کرتے تھے. =

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝٢٣

تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی شرارت نہیں کر سکیں گے کہ کہیں ''خدا کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے، ہم شرک کرنے والے نہ تھے'' ٢٣ .

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢٤

دیکھو! کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی گئیں ٢٤ .

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

اور (دیکھو!) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو (بظاہر کلام حق) سننے کے لیے تمھاری طرف کان لگاتے ہیں . اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷

اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتش دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے، اس وقت کہیں گے: اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں ۲۷۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸

(لیکن ان کی یہ حسرت سچے دل کی حسرت نہ ہوگی) بلکہ (اس لیے ہوگی کہ) جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (یعنی دل کا روگ) اس کا بدلا ان پر نمودار ہوگیا (اور اس سے

= کو بھی روکتے ہیں"۔ یعنی معاملہ حق اور ناحق کا نہیں رہا، بلکہ دشمنی اور کد ہوگئی ہے۔

وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ	اور (دیکھو! یہ لوگ قرآن
وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ	(کے سننے) سے دوسروں کو بھی
يُهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	روکتے ھیں اور خود بھی
وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾	دور بھاگتے ھیں۔ اور وہ ایسا

کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے، اپنے ھی کو ھلاکت میں ڈالتے ھیں اور (شقاوت کی انتہا یہ ھے کہ) اس کا شعور نہیں رکھتے[٢٦]۔

= جب قرآن نازل ھوا اور اس میں بھی پچھلی قوموں اور رسولوں کی سرگذشتیں آنے لگیں تو مشرکین عرب کہنے لگے: یہ تو وھی پچھلی قوموں کی پرانی داستان ھے۔

٢٦ - آیت ٢٥ میں فرمایا: "ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ھیں کہ ان تك بات کی سمجھ پہنچتی نہیں اور کانوں میں بوجھ کہ سن نہیں سکتے"۔ یہ انسانی گم راھی کی انتہائی حالت ھے۔ ضد اور تعصب میں آکر وہ ایسا اندھا بہرا بن جاتا ھے کہ نہ تو کسی بات کی حقیقت سمجھتا ھے نہ سمجھنے پر آمادہ ھوتا ھے۔ اسے امر حق سے ایك طرح کی کد ھو جاتی ھے۔ چنانچہ یہاں آیت ٢٦ میں فرمایا: "یہ لوگ خود بھی قرآن سننے سے بھاگتے ھیں اور دوسروں =

یہ کہیں گے: "ہاں! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم"! اس پر خدا فرمائے گا: تم جو (دنیا میں اس زندگی سے) انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو ۳۰ ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا	یقیناً وہ لوگ نقصان و تباہی
بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۖ حَتّٰى اِذَا	میں پڑے جنھوں نے (مرنے
جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً	کے بعد) خدا کی ملاقات ہونے
قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى	کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب
مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ	(آنے والی) گھڑی اچانک ان
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى	پر آجائے گی (یعنی موت کی
ظُهُوْرِهِمْ ۖ اَلَا سَآءَ	گھڑی) تو اس وقت کہیں گے:
مَا يَزِرُوْنَ ۝ ۳۱	"افسوس اس پر جو کچھ ہم

سے اس بارے میں تقصیر ہوئی"۔ وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے۔ سو دیکھو! کیا ہی برا بوجھ ہوا جو یہ (اپنی پیٹھوں پر) لاد رہے ہیں ۳۱ ۔

بچنے کے لیے اظہار ندامت کرنے لگے . اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹا دیے جائیں تو پھر (زندگی کی غفلتوں میں سرشار ہو کر) اسی بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا ہے ، اور کچھ شک نہیں کہ یہ (اظہار ندامت میں) جھوٹے ہوں گے[۲۸] .

وَ قَالُوٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِيْنَ ۝[۲۹]

اور انہوں نے کہا : زندگی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں (مر کر) پھر اٹھنا نہیں ۲۹ .

وَ لَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

٣ ع ٩ تَكْفُرُوْنَ ۝ ع [۳۰]

اور (اے انسان !) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے . اس وقت خدا ان سے پوچھے گا :

(تم مرنے کے بعد جی اٹھنے سے انکار کرتے تھے ، اب کہ مرنے کے بعد پھر جی اٹھے ہو ، بتلاؤ !) کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِیْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ ٣٣

(اے پیغمبر!) هم جانتے هیں که یه لوگ (انکار و تعصب کی) جیسی کچھ باتیں کہتے هیں وہ تمہارے لیے ملال خاطر کا موجب هوتی هیں ۔ یه در اصل تمهیں نہیں جھٹلاتے(۲۵۳) بلکه یه ظالم جان بوجھ کر الله کی آیتوں کو جھٹلا رهے هیں ۳۳ ۔

۳۳تا۳٦ - پیغمبر اسلام سے خطاب موعظت که معاندوں کی حق فراموشیوں پر دل گرفته نه هو ۔ تم داعی حق هو اور تمہیں مؤمنوں کی مستعدی اور منکروں کی محرومی دونوں دیکھنی پڑیں گی اور تمہیں دونوں باتوں کے لیے تیار رهنا چاهیے ۔ تم جوش عقیدت میں چاهتے هو سب کو سیدھے رستے پر دیکھ لو، لیکن تمہیں بھولنا نہیں چاهیے که ایسا نہیں هو سکتا ۔ اگر خدا چاهتا تو سب کو دین حق پر جمع کر دیتا ، لیکن اس کی مشیت کا فیصله یہی هوا که یہاں اپنی اپنی حالت ، اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ هو ۔ پس لوگوں کے انکار و جحود پر ملول نه هو ، اپنے کام میں لگے رهو ۔ =

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۳۲

اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ھے مگر (ایك طرح کا) کھیل اور تماشه. جو متقی ھیں ان کے لیے آخرت ھی کا گھر بہتر ھے. (افسوس تم پر!) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟ ۳۲.

۳۲ - آیت ۲۹ میں ان لوگوں کا قول نقل کیا ھے جو آخرت کے قائل نہیں. پھر آیت ۳۲ میں اس طرف اشارہ کیا ھے که عقل و بصیرت کبھی ایسا فیصله نہیں کر سکتی، کیوں که دنیا کی زندگی ایسی سریع و فانی ھے جیسے چار گھڑی کا کھیل تماشه ھو. پھر کیا یه تمام کارخانۂ ھستی اسی لیے بنایا گیا ھے که چند دنوں تك کھیلو کودو اور اس کے بعد سب کچھ ختم ھو جائے.

دنیا کی زندگی کو لہو و لعب اس لیے کہا که اس کی مہلت چشم زدن میں ختم ھوجاتی ھے. نیز اس لیے که اگر نتائج و ثمرات عمل کے لیے کوئی دوسری زندگی نه ھو تو جو کچھ ھے لہو و لعب سے زیادہ نہیں.

أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي
الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ
فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى
الْهُدٰى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
الْجٰهِلِينَ ۞ ٣٥

کٹھن گزرتی ھے (٢٥٤) تو (تم جو کچھ کر سکتے ہو کر دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں) اگر تم سے ھو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو، یا آسمان میں کوئی سیڑھی مل جائے (تو اس پر چڑھ جاؤ) اور اس طرح انھیں ایک نشانی لا دکھاؤ (لیکن پھر بھی وہ انکار ھی کریں گے). اگر خدا چاھتا تو ان سب کو دین حق پر جمع کر دیتا (اور سب ایک ھی راہ پر ھو جاتے، مگر تم دیکھ رھے ھو کہ ایسا نہیں ھوا). پس (دیکھو!) ان میں سے نہ ھو جاؤ جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ٣٥.

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ
يَسْمَعُونَ ۚ وَالْمَوْتٰى
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِلَيْهِ
يُرْجَعُونَ ۞ ٣٦

تمہاری دعوت کا وھی جواب دے سکتے ھیں جو تمہاری پکار سنتے ھیں، لیکن جو مردے ھیں (ان سے جواب

= تم آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین میں چلے جاؤ، وہ کبھی سچائی تبدیل کرنے والے نہیں.

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۳٤

اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی خدا کے رسول جھٹلائے گئے سو انھوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور دکھ دینے پر صبر کیا (اور اپنے کام میں لگے رہے) یہاں تک کہ (بالآخر) ہماری مدد آ پہنچی۔ اور (یاد رکھو! یہ اللہ کا ٹھیرایا ہوا قانون ہے) کوئی نہیں جو اس کی (ٹھیرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو۔ اور رسولوں کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں ۳٤ ۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

اور (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں کی روگردانی تم پر

= تمہاری صدائے حق کا جواب تو وہ دے سکتے ہیں جو زندہ ہوں۔ جن کے دل مردہ ہو چکے انہیں پکارنا بے سود ہے۔ کوئی دعوت، کوئی دلیل، کوئی نشانی، کوئی اچنبھا مردوں کو زندہ نہیں کر دے سکتا۔ =

سر و سامان کار نہ رکھتا ہو) . ہم نے نوشتے میں کوئی بات بھی فرو گذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لیے جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ سب کچھ اس کے لیے لکھ دیا ، کسی مخلوق کے لیے بھی فرو گذاشت نہیں ہوئی) . پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے) ۳۸ .

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۳۹

اور (دیکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (تو ان کا حال ایسا ہو گیا ہے گویا) بہرے گونگے تاریکیوں میں گم ہوں . خدا جس کسی پر چاہے راہ (کام یابی) گم کر دے ، جسے چاہے کام یابی کی سیدھی راہ پر لگا دے . (اس نے اس بارے میں جو قانون ٹھہرا دیا ہے تم اسے بدل نہیں سکتے) ۳۹ .

۳۷ تا ۳۹ - جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا : خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس نے نشانیاں دکھلا بھی دی ہیں ، لیکن بہت کم ہیں =

کی امید کیوں رکھیں؟) انہیں تو اللہ ھی (قبروں سے) اٹھائے گا،
پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے ۳٦.

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ	اور انہوں نے کہا: کیوں
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ	اس کے پروردگار کی طرف
قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً	سے کوئی نشانی اس پر نہیں
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ	اتاری گئی؟ (اے پیغمبر!)
لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ ۳٧	کہ دو: خدا یقینا اس پر

قادر ھے کہ ایک نشانی اتار دے، لیکن اکثر آدمی ایسے ھیں جو
(حقیقت حال) نہیں جانتے ۳٧.

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	اور (دیکھو!) زمین میں چلنے
وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ	والا کوئی حیوان اور ھوا میں
اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا	پروں سے اڑنے والا کوئی پرند
فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ	ایسا نہیں جو تمہاری ھی طرح
اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۞ ۳٨	امتیں نہ رکھتا ھو (یعنی تمہاری

طرح ان میں سے ھر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)
عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ	کہو: کیا تم نے اس بات پر بھی
اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ	غور کیا کہ اگر خدا کا عذاب
صٰدِقِيْنَ ۝٤٠	تم پر آجائے یا (موت کی) آنے

والی گھڑی سامنے آ کھڑی ہو تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے؟ (جواب دو) اگر تم سچے ہو ٤٠ .

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ	نہیں، اسی کو پکارو گے اور
مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ	اگر وہ چاہے گا تو تمہاری
وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝٤١ ع	مصیبت دور کر دے گا اور اس

٤ ع ١٠

وقت بھول جاؤ گے جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے ٤١ .

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ	اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ

=راہ دکھانے کے لیے پکارو تو سنے گا نہیں، خود پکارنا چاہے تو پکار سکتا نہیں. ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جبراً اٹھا کر روشنی میں لے آئے، تو ہدایت ایسی چیز نہیں جو جبراً کسی کے حلق میں ٹھونس دی جائے.

= جو انہیں سمجھتے ہوں ۔

اگر تم نشانیوں کی ڈھونڈھ میں ہو تو بتاؤ تمام کائنات خلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے ؟ تمام فضاے ہستی جن حیرت انگیز اچنبھوں سے بھری ہوئی ہے ان کے لیے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ہستی و صفات کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہے؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے پاس ہیں، ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں، کس طرح ہم نے تمہاری ہی طرح ان کی بھی امتیں بنادی ہیں۔ ہر امت اپنی پیدایش، اپنی معیشت اور اپنی ضروریات زندگی کے لیے ایك قانون حیات رکھتی ہے۔ پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں انہیں صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہوسکتی ۔

لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت تاراج کردی اور گونگے اور بہرے ہوکر تاریکیوں میں گم ہوگئے تو ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں، کیوں کہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکی میں کھویا گیا تو اسے کیوں کر راہ مل سکتی ہے۔ تم اسے =

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ ٤٤

پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اسے انہوں نے بھلادیا تو ہم نے (بظاہر) ان پر ہر طرح (کی خوش حالیوں) کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ (اپنی کامرانیوں پر) خوشیاں منانے لگے. لیکن جب ایسا ہوا تو اچانک (جزاے عمل کا قانون حرکت میں آ گیا اور) ہم نے انہیں پکڑ لیا، پس ناگہاں نا امید ہو کر رہ گئے ٤٤ .

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٤٥

تو (دیکھو!) اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستایشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ٤٥ .

= پر آمادہ نہیں کر سکتی.

٤٤ ـ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک قوم ظلم اور بد عملی میں مبتلا ہوتی ہے، اس پر بھی ہر طرح کی خوش حالیاں =

مِنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ ٤٢

جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف (اپنے رسول) بھیجے اور انہیں (اپنے ٹھیرائے ہوے قانون کے مطابق) سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں (بدعملیوں سے باز آجائیں اور اللہ کے حضور) عجز و نیاز کریں ٤٢ .

فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٤٣

پھر (غور کرو!) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو وہ (بدعملیوں سے توبہ کرلیتے اور ہمارے سامنے) گڑگڑاتے ، اس لیے کہ ان کے دل سخت پڑ گئے تھے اور جو کچھ بدعملیاں کر رہے تھے انہیں شیطان نے ان کی نظروں میں خوش نما کر دکھایا تھا ٤٣ .

---

٤٣ – آیت ٤٣ میں فرمایا کہ جب بدعملیوں کے امتداد سے کسی گروہ کے دل سخت پڑ جاتے ہیں اور برائیاں جم جاتی ہیں تو کوئی بات بھی اسے توبہ و اصلاح =

منہ پھیرے ہوئے ہیں ٤٦ ۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ٤٧

(ان سے) کہو: تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تم پر خدا کا عذاب اچانك آجائے یا (جتا کر) آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہوسکتا ہے جو ہلاك کیا جائے گا؟ (پھر تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ ظلم و شرارت سے باز نہیں آتے) ٤٧ ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ٤٨

اور (ہمارا قانون تو یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اسی لیے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوش خبری سنائیں اور (انکار و بد عملی کے نتائج سے) متنبہ کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٤٨ ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝٤٦

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: ’’تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر (یعنی عقلوں پر) مہر لگادے تو اس کے سوا کون معبود ھے جو تمہیں یہ (نعمتیں) واپس دلاسکتا ھے؟ دیکھو! ہم کس طرح گوناگوں طریقوں سے بیان کرتے ھیں، پھر بھی یہ لوگ ھیں کہ

= اسے ملتی رھتی ھیں، تب لوگ دھوکے میں پڑجاتے ھیں اور کہتے ھیں «ظلم و بدعملی کے نتائج کیا ھوئے»؟ لیکن یہ اس لیے نہیں ھوتا کہ جزاے عمل کا قانون موجود نہیں، بلکہ اس لیے کہ خدا نے ھر چیز کی طرح مفاسد کے نشوو نما اور بلوغ کے لیے بھی مقدار و اوقات کا قانون ٹھیرا دیا ھے. جب تک وہ وقت نہیں آتا نتائج آشکارا نہیں ھوتے.

چنانچہ اسی حقیقت کی طرف آیت ٤٤ میں اشارہ کیا ھے. قرآن نے اس حقیقت کو قانون’’ امہال‘‘ سے بھی تعبیر کیا ھے، یعنی مہلت اور ڈھیل دینے کا قانون.

برابر ہو سکتے ہیں ؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ ٥٠ .

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ	(اے پیغمبر!) تم (ان منکروں
اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ	کو جو ماننے والے نہیں چھوڑ
لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ	دو اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی
وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ	سنا کر (انکار حق کے نتائج سے)
يَتَّقُوْنَ ۝ ٥١	متنبہ کرو جو (آخرت کی زندگی

پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہوگا نہ سفارشی، عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں ٥١ .

٥٠- دین کے بارے میں انسان کی عالم گیر گم راہی یہ رہی ہے کہ ہمیشہ ماورائے فطرت عجائب و غرائب کا خواہش مند رہتا ہے اور اس کی عجائب پسند طبیعت اس پر قانع نہیں ہوتی کہ سچائی اپنی سیدھی سادی شکل میں نمایاں ہو جائے ۔ یہی گم راہی ہے جس نے پیروان مذہب کی راہ کو توہم پرستیوں کی راہ بنادیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنے داعیوں کو انسانیت کی سطح سے بلند کر کے الوہیت کے درجے تک پہنچادیا .

لیکن قرآن اس لیے آیا تھا کہ اس طرح کی =

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٤٩

مگر جن لوگوں نے هماری آیتیں جھٹلائیں تو اُن کی بد عملیوں کی وجه سے ضروری هے که همارے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں ٤٩ .

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ
خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ
ه قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ
ع ١١ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٥٠

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہه دو: " میں تم سے یه نهیں کهتا که میرے پاس خدا کے غیبی خزانے هیں ، نه یه کهتا هوں که غیب کا جاننے والا هوں ، نه میرا یه کهنا هے که میں (انسانیت سے ماوراء) فرشته هوں . میری حیثیت تو فقط یه هے که اسی بات پر چلتا هوں جس کی خدا نے مجھ پر وحی کر دی هے (اور اسی کی طرف تمھیں بھی بلاتا هوں" . پھر) ان سے پوچھو: کیا وه جو اندھا هے (اور حقیقت کے لیے کوئی علم و یقین نهیں رکھتا) اور جو بینا هے (که حقیقت کی روشنی دیکھ رها هے) دونوں

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝٥٣

اور (دیکھو!) اسی طرح ہم نے (دنیا میں اختلاف حالت سے) بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ہے کہ (جاہ ودولت کا گھمنڈ رکھنے والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں "کیا یہی لوگ ہیں جنھیں خدا نے اپنے انعام کے لیے ہم میں سے چن لیا ہے؟" (یعنی غریب و بےنوا مومنوں کو دیکھ کر از راہ تحقیر کہیں " کیا یہی ہیں جنھیں ایمان کی دولت ملی ہے؟" لیکن اے گھمنڈ کرنے والو!) کیا خدا (تم سے) بہتر جاننے والا نہیں کہ کون (اس کی نعمت کی) قدر کرنے والے ہیں؟٥٣

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اور (اے پیغمبر!) جب وہ لوگ تمھارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں تو تم (شفقت ومرحمت سے پیش آؤ اور) کہو" تم پر

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۲

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (دعوت حق پر ایمان رکھتے ھیں اور) صبح و شام خدا کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاھتے ھیں، اپنے پاس سے نہ نکالو۔ ان کے کاموں کی جواب دھی تمھارے ذمے نہیں، نہ تمھاری جواب دھی ان کے ذمے ھے کہ (اس ڈر سے) انھیں نکال دو، اگر ایسا کروگے تو زیادتی کرنے والوں میں سے ھو جاؤ گے ۵۲۔

= تمام گم راھیوں کی راہ بند کر دے۔ آیت ۵۰ میں پیغمبر اسلام (صلعم) کی حیثیت واضح کر دی ھے۔ فرمایا: میرا دعوی اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی نے راہ حق دکھلادی ھے۔ خود بھی اسی پر چلتا ھوں، دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا ھوں، اس سے زیادہ میں کچھ نہیں ھوں۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اور (دیکھو!) ہم اسی طرح
وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ کھول کھول کر اپنی آیتیں
٦ الْمُجْرِمِيْنَ ع ٥٥ بیان کرتے ہیں اور اس لیے
ع (بیان کرتے ہیں) تاکہ مجرموں کی راہ نمایاں ہو جائے (اور
١٢ راست بازوں کی راہ سے مشتبہ نہ ہو) ٥٥.

= ایمان لائے تھے اور ہمیشہ قبولیت حق میں سبقت کرنے والا یہی طبقہ ہوتا ہے. روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ میں سے بعض رئیسوں نے جنھیں اپنی دولت و شرافت کا گھمنڈ تھا، کہا "ہم چاہتے ہیں تمہاری باتیں سنیں، لیکن تمہارے پاس ادنی درجے کے لوگوں کا مجمع رہتا ہے، ان کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے". اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں، فرمایا: ان مغروروں کے کہنے سے تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے نہ نکالو جو خدا پرستی میں سرگرم ہیں اور جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیوی جاہ و حشمت نہیں رکھتے.

اس کے بعد آیت ٥٤ میں فرمایا: اگر اہل ایمان و استعداد سے کچھ بھول چوک بھی ہو جائے تو ان پر سختی نہ کرو بلکہ خدا کی رحمت کا پیام پہنچاؤ اور اس کی مغفرت کی بشارت سے ان کے دلوں کو تسکین دو.

تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥٤ سلام ھو . تمھارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم ٹھیرا لی ھے . تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کرلے اور اپنی حالت سنوار لے تو (خدا کی رحمت سے مایوس نہ ھو) وہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ھے ٥٥ .

---

٥١ تا ٥٤ - آیت ٥١ سے ٥٤ تك دعوت و اصلاح امت کے دو اھم اصول بیان کیے ھیں .

آیت ٥١ میں فرمایا : جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ھے ان کی ھدایت کی سعی میں وقت ضائع نہ کرو ، بلکہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ھو جاؤ جن کی ایمانی استعداد ظاھر ھوچکی ھے . یہ لوگ کتنے ھی حقیر و ذلیل ھوں لیکن اگر تربیت یافتہ ھو کر متقی ھوگئے تو تمھاری دعوت کے لیے یہی نتیجہ کفایت کرے گا .

اس سے معلوم ھوا کہ مصلح کو چاھیے اپنی قوت اصلاح مستعد طبیعتوں کی تربیت میں صرف کرے اگرچہ تھوڑے اور کم زور ھوں . ان لوگوں کے پیچھے وقت ضائع نہ کرے جن میں قبولیت کی استعداد نہیں رھی اگرچہ بظاھر طاقتور اور بہت سے ھوں .

ابتداے اسلام میں زیادہ تر مسکین و غریب آدمی =

جلدی مچا رہے ہو ، وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں ۔ حکم
تو بس اللہ ہی کے لیے ہے ۔ وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور
وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۵۷ ۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۵۸

(اے پیغمبر! تم) کہہ دو: جس بات کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو (یعنی از راہ شرارت کہہ رہے ہو کہ اگر خدا کی طرف سے فیصلہ ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا تو) اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا، (لیکن وہ تو اللہ کے ہاتھ ہے اور اس نے ہر بات کی طرح اس کے لیے بھی خاص وقت ٹھیرا دیا ہے) اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے (ان سے غافل نہیں) ۵۸ ۔

---

۵۷ و ۵۸ - آیت ۵۷ میں فرمایا "میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں". اسی طرح دوسرے مقامات میں بھی بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ وحی و نبوت کی راہ دلیل و یقین اور علم و بصیرت کی راہ ہے اور جو منکر ہیں ان کے پاس شک و گمان کے سوا کچھ نہیں ۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ ٥٦

(اے پیغمبر ! منکرین حق سے) کہو "مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو". (نیز) کہو "میں کبھی تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں. اگر میں ایسا کروں تو میں گم راہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں" ٥٦.

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ ٥٧

تم کہو : بلا شبہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں (یعنی اس نے حقیقت و یقین کی راہ مجھے دکھا دی ہے) اور تم نے اسے جھٹلایا ہے (پس اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے. باقی رہی یہ بات کہ کیوں اس کا فیصلہ فوراً ظاہر نہیں ہو جاتا) تو جس (فیصلے) کے لیے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ	ہیں (یعنی غیب کے ذخیروں کا
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا	مالك ہے) اسے اس کے سوا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا	کوئی نہیں جانتا . جو کچھ خشکی
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ	میں ہے اور جو سمندروں میں
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ	ہے سب کا وہ علم رکھتا ہے .
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ	درختوں سے کوئی پتا نہیں گرتا
مُّبِيْنٍ ۝ ٥٩	اور زمین کے اندر کی اندھیریوں

میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے . کوئی خشك اور تر پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ (علم الٰہی کے) واضح نوشتے میں مندرج ہے ٥٩ .

= اگر سچ مچ کو ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا ".
فرمایا : اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اسی آن فیصلہ کر دیتا ، لیکن وہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ، اس نے جو قانون مقرر کر دیا ہے اسی کے مطابق اس کا ظہور ہوگا . چنانچہ اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کام یابی کس فریق کے لیے ہونی تھی .

آیت ۵۰ میں گزر چکا ھے کہ کیا اندھے اور بینا کا حکم ایک ھو سکتا ھے؟

وہ کہتا ھے: یہاں راھیں دو ھوئیں، ایک شک و گمان کی، دوسری یقین و بصیرت کی. جو لوگ خدا اور آخرت کے منکر ھیں یا پرستش کی گم راھیوں میں پڑ گئے ھیں، ان کے پاس انکار کے لیے کوئی بصیرت نہیں. زیادہ سے زیادہ بات جو وہ کہہ سکتے ھیں یہی ھے کہ "لا ادری" ھم نہیں جانتے. ھمارے پاس کوئی ثبوت نہیں. ھم محسوسات کی سرحد سے آگے نہیں بڑھ سکتے. پس ان کی جگہ شک اور گمان کی ھوئی. لیکن جو انسان اعلان کرتا ھے کہ میں اس بارے میں علم و یقین رکھتا ھوں اور جانتا ھوں کہ حقیقت حال کیا ھے، اس کی جگہ یقین کی جگہ ھے، شک و گمان کی اس پر پرچھائیں بھی نہیں پڑی. اب سوال یہ ھے کہ تمھیں کس کی طرف جانا چاھیے؟ اس کی طرف جو زیادہ سے زیادہ یہ جانتا ھے کہ کچھ نہیں جانتا، یا اس کی طرف جس کی پکار کی پہلی بات ھی یہ ھے کہ میرے پاس سر تا سر دلیل و یقین ھے؟ فھل یستوی الاعمی و البصیر.

اسی آیت میں "استعجال بالعذاب" کا بھی ذکر کیا ھے. یعنی منکرین حق جو خدا کے احکام و سنن سے بے خبر ھیں کہتے ھیں "تم خدا کے جس فیصلے کا ذکر کرتے ھو =

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ ٦١

بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوے (فرشتے) اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ (ہمارے ٹھیرائے ہوے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں۔ اس میں) کسی طرح کا قصور نہیں کرتے ٦١۔

ثُمَّ رُدُّوٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ ٦٢

پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو! حکم اسی کا حکم ہے اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں ٦٢۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ٦٣

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں نجات دیتا ہے اور جس کی جناب میں کبھی

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُم بِالَّيْلِ اور (دیکھو!) وهی هے جو
وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ رات کے وقت تم پر موت
ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ طاری کردیتا ھے (یعنی سلادیتا
أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ ھے) اور جو کچھ تم نے دن
مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم (کی حرکت اور هوشیاری)
ع ۷ ۱۳ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ع ٦٠ میں کاوشیں کی تمھیں ان سے
بے خبر نہیں ھے. پھر (جب رات بھر سو لیتے ھو تو) دن کے وقت
تمھیں اٹھا کھڑا کرتا ھے، تا کہ (بدستور اپنی کوششوں میں
لگ جاؤ اور زندگی کی) ٹھیرائی میعاد پوری هو جائے. پھر
(اس میعاد کے بعد) تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور
جیسے کچھ تمھارے کام رھے ھیں اس کی حقیقت وہ تمھیں
بتادے گا ٦٠.

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ اور وهی اپنے بندوں پر زور
وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط اور غلبه رکھنے والا ھے اور
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تم پر حفاظت کرنے والی (قوتیں)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ ٦٥

(اے پیغمبر!) کہہ دو ”وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی فضاء آسمانی سے) کوئی عذاب بھیج دے، یا تمہارے پاؤں تلے سے (یعنی زمین هی سے) کوئی عذاب اٹھا دے، یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایک (گروہ) دوسرے (گروہ) کی شدت کا مزہ چکھے“. سو دیکھو! کس طرح ہم گونا گوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے هیں تاکہ وہ سمجھیں بوجھیں ٦٥.

---

٦٥ – آیت ٦٥ میں فرمایا ”یا ایسا ہو کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو“. اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ بھی ایک عذاب ہے کہ کوئی امت ایک طریقے پر جمع رہنے کی جگہ مختلف گروہ بندیوں میں بٹ جائے =

آہ وزاری کرتے ہوئے اور کبھی (دل ھی دل میں) پوشیدہ دعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو "اگر خدا ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے تو پھر ہم (کبھی اس کی طرف سے غافل نہ ہوں گے اور) ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے" ٦٣.

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ ٦٤

(اے پیغمبر!) تم کہو: اللہ ھی ھے جو تمھیں اس بلا سے اور ھر طرح کے دکھ سے نجات دیتا ھے، لیکن اس پر بھی تم ھو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھیراتے ھو ٦٤.

---

٦٣ و ٦٤ - فطرت انسانی کے احوال اور واردات سے استشہاد:

وہ کون ھے جس نے بیابانوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں تمھاری رہنمائی کا سامان کر دیا ھے اور جو تمھاری دعائیں سنتا اور تمھاری آہ و زاریوں کو قبول کر لیتا ھے؟ جب تم مصیبت میں پڑتے ھو تو اسے پکارتے ھو اور کہتے ھو "اگر اس مصیبت سے نجات پا جائیں تو پھر ھم شکر گزار بندوں کی سی زندگی بسر کریں گے". لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ھے تو پھر اسے بھلا دیتے ھیں اور بدستور گمراھیوں میں مبتلا ھو جاتے ھیں.

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى	(انکار وشرارت سے) کاوشیں
يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ؕ	کرتے ہیں تو (تم ان کے ساتھ
وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ	بحث کرنے میں وقت ضائع
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	نہ کرو اور) ان سے کنارہ کش
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦٨	ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی

دوسری بات میں غور وخوض کرنے لگیں ۔ اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمھیں (یہ بات) بھلا دے (یعنی تم سہو ونسیان میں پڑ کر ان سے بحث و نزاع کرنے لگو) تو چاہیے کہ یاد آجانے کے بعد ایسے گروہ (کی مجلسوں) میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں ٦٨ .

٦٨ - جن لوگوں میں حق کی طلب نہ ہو اور محض اپنی بات کی پچ کرنے کے لیے اور مطالب حق کو ردوکد کا مشغلہ بنانے کے لیے بحث و نزاع کریں تو راست باز انسان کو چاہیے ان سے کنارہ کش ہو جائے ، کیوں کہ جدل و نزاع کی راہ ہدایت کی راہ نہیں ہے اور جدل کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پا سکتے ۔ (دیکھو بقرۃ : ٢٥٨)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ	اور (اے پیغمبر!) تیری قوم
الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ	نے اسے جھٹلایا ہے ، حالانکہ
بِوَكِيْلٍ ۭ۝ ٦٦	وہ حق ہے (یعنی قرآن کو

جھٹلایا ہے اور وہ حق ہے تو ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے آگے آئے۔ بس) تم کہہ دو: (اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلاؤ) میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں (کہ تمہیں حق کے مان لینے پر مجبور کر دوں) ٦٦ ۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ	ہر خبر کے لیے ایک ٹھیرایا ہوا
تَعْلَمُوْنَ ۝ ٦٧	وقت ہے (کہ اس وقت اس کی

حقیقت معلوم ہو جاتی ہے) اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے ٦٧ ۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ	اور جب تم ایسے لوگوں کو
يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا	دیکھو جو ہماری آیتوں میں

= اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو اپنی شدت کا مزہ چکھانے لگے۔ افسوس کہ مسلمان بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوئے۔

اَلَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ج | ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ | کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ
وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا | دیا جائے (کیوں کہ اگر
٨ ع ١٤ يَكْفُرُوْنَ ۚ ٧٠ | چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا

کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہوگا یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچا لے گا. (بدعملیوں کے) جس قدر بدلے بھی ہوسکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو اس سے نہ لیا جائے (کہ بدعملی کے نتیجے سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا) . یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیے گئے . ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہوگا اور انکار حق کی جزا میں درد ناک عذاب ٧٠ .

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ | (اے پیغمبر !) ان لوگوں سے
مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا | پوچھو : کیا تم چاہتے ہو ہم
وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ | خدا کو چھوڑ کر انہیں پکاریں
اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى | جو (ہماری ہی طرح بے بس

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ٦٩

اور جو لوگ پرهیزگاری کی راہ چلنے والے هیں تو ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمه داری نہیں (که ان کی فکر میں پڑیں). جو کچھ ان کے ذمے هے وه تو یه هے که خود نصیحت پکڑیں تاکه (برائیوں سے) بچیں ٦٩ ·

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشه بنا لیا هے اور دنیا کی زندگی نے انهیں دھوکے میں ڈال رکھا هے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رهو، کہیں

وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ۚ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ٧٢

نیز ھمیں حکم دیا گیا ھے کہ نماز قائم کرو اور (ھر حال میں) خدا (کی نافرمانیوں کے نتائج) سے ڈرتے رھو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لے جائے جاؤ گے ۷۲.

وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَ لَهُ الْمُلْكُ

اور وھی ھے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو علم وحقیقت کے ساتھ پیدا کیا (یعنی مصلحت و حکمت کے ساتھ بنایا) اور

الثلثة

= و سرگرداں پھر رھا ھو. کبھی ایك طرف کو دوڑے، کبھی دوسری طرف کو، کوئی معین اور یقینی راہ اس کے سامنے نہ ھو.

ایمان اور کفر کی حقیقت سمجھنے کے لیے اس مثال پر غور کرو. جس قدر غور کرتے جاؤ گے حقیقت کی وضاحت بڑھتی جائے گی.

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لا ٧١

اور عاجز مخلوق هیں) نه تو همیں فائده پهنچا سکتے هیں نه نقصان ، اور باوجود یکه خدا همیں (خدا پرستی کی) سیدهی راه دکهاچکا هے ، لیکن هم (گم راهی کی طرف) الٹے پاؤں

پهر جائیں اور هماری مثال اس آدمی کی سی هو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گم راه کر دیا هو ، حیران و پریشان پهر رها هے اور اس کے ساتهی هیں جو اسے راه کی طرف بلا رهے هیں که تو کدهر کهویا گیا؟ ادهر آ . (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا کی هدایت تو وهی "الهدی" هے (یعنی هدایت کی حقیقی راه جو همیشه سے موجود هے) اور همیں حکم دیا گیا هے که تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر اطاعت جهکا دیں (٢٥٥) ٧١ .

٧١ - "مؤمن" وحی و نبوت کی هدایت اور علم و یقین کی روشنی اپنے سامنے رکهتا هے ، اس لیے فلاح و سعادت کی شاه راه سے کبهی نہیں بهٹك سکتا . لیکن منکر حق کے سامنے کوئی روشنی نہیں . اس کی مثال ایسی هے جیسے ایك آدمی بیابان میں کهویا گیا هو اور حیران =

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ٧٤

اور (دیکھو!) جب ایسا ھوا تھا کہ ابراھیم نے اپنے باپ آزر (۲۵۶) سے کہا تھا ''کیا تم (پتھر کے) بتوں کو معبود مانتے ھو؟ میرے نزدیك تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراھی میں مبتلا ھے'' ۷٤.

وَ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ ٧٥

اور اسی طرح ھم نے ابراھیم کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاھت کے جلوے دکھادیے، تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ھو جائے ۷٥.

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ ٧٦

پھر (دیکھو!) جب ایسا ھوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ھوا) دیکھا.

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ (اس كى قدرت كا يه حال هے
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ كه) جس دن وه كہه دے
وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ۷۳ "هو جا" تو (جيسا كچھ اس نے
چاها) ويسا هى هو جائے. اس كا قول حق هے (يعنى وه جو كچھ حكم
ديتا هے علم و حقيقت كے ساتھ ديتا هے). اور جس دن صور پهونكا
جائے گا (اور قيامت كے برپا هونے كا اعلان هوگا) تو اس دن اسى
كے ليے بادشاهى هوگى . وه غيب اور شهادت كا (يعنى جو كچھ
تمهارے ليے محسوس هے اور جو كچھ غير محسوس) جاننے والا هے
اور وه حكمت ركھنے والا اور آگاه هے ۷۳ .

۷۳ - آيت ۷۳ ميں "تخليق بالحق" كى طرف اشاره كيا
هے ، يعنى كائنات خلقت كى تمام باتيں يقين دلاتى هيں كه
يه كارخانه علم و حكمت كے ساتھ بنايا گيا هے اور كوئى بنانے
والا هے جو چاهتا تها كه ايك منظم ، مرتب ، كامل اور
حسن وخوبى ركھنے والا كارخانه وجود ميں آجائے.
(ديكھو آل عمران : ۱۹۰)

جن چيزوں كو هم اپنے پانچ حاسوں سے محسوس
كرسكتے هيں وه همارے ليے مشهود هيں ، جنهيں
محسوس نهيں كر سكتے وه پوشيده هيں . قرآن ان كے ليے
عالم شهادت اور عالم غيب كا لفظ بولتا هے .

لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا "اے میری قوم! تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو، میں اس سے بیزار ہوں ۷۸.

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ج ۷۹

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف اپنا رخ کر لیا ہے جو (کسی کی بنائی ہوئی نہیں، بلکہ) آسمان اور زمین کی بنانے والی ہے (اور جس کے حکم اور قانون پر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات چل رہی ہیں) اور میں ان میں سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھیرانے والے ہیں" ۷۹.

---

۷٤ تا ۸۱ – توحید الٰہی کی حجت جو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر القا کی گئی اور جو تمام رسولوں کی دعوت رہی ہے.

حضرت ابراہیم کا ظہور ایک ایسے عہد اور ملک میں ہوا جب بابل اور نینوئ کی عظیم الشان قومیں اجرام سماویہ کی پرستش میں مبتلا تھیں اور شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں زہرہ، چاند اور سورج کے مندر تھے =

اس نے کہا ''یہ میرا پروردگار ہے'' (کہ سب لوگ اس کی
پرستش کرتے ہیں). لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا ''نہیں، میں انہیں
پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانے والے ہیں'' (یعنی طلوع و غروب
ہوتے رہتے ہیں) ٧٦ ۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ ٧٧

پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا ''یہ میرا پروردگار ہے''. لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا ''اگر میرے پروردگار نے
مجھے راہ نہ دکھا دی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا
جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے ٧٧ ۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ٧٨

پھر جب (صبح ہوئی اور) سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا ''یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے''

= پھر پردۂ ظلمت چاك هوا اور چاند چمکتا هوا نکل آیا. وہ بولے "یہ پروردگار ھے" لیکن وہ بھی نہ ٹك سکا اور غروب ھو گیا.

اب صبح ھوئی اور مہر جہاں تاب درخشاں ھو گیا. یہ سب سے بڑا ھے کہ اس سے بڑا اجرام سماویہ میں کوئی نہیں. لیکن دیکھو! یہ بھی تو کسی کے حکم کے آگے جھکا ھوا ھے. اس کی روشنی کو بھی قرار نہیں. پہلے بڑھنے لگی، پھر ڈھلنے لگی، پھر رفتہ رفتہ چھپ گئی.

حضرت ابراھیم نے کہا: نہیں، ان میں سے کوئی بھی پروردگار نہیں ھو سکتا، کیوں کہ سب زبان حال سے کہہ رھے ھیں کہ ھم مختار نہیں مجبور ھیں، حاکم نہیں محکوم ھیں. ھم سے بھی ایك بالاتر ھستی ھے جس نے ھمیں اپنے حکموں اور قاعدوں کے آگے جھکا رکھا ھے. پس وہ جو ان سب سے بالاتر ھے اور ان سب کا بنانے والا ھے، میں صرف اسی کا ھو رھا، میری راہ شرك کرنے والوں کی راہ نہیں.

پھر جب ان کی قوم نے رد و کد کی تو انھوں نے کہا " تم مجھے اپنے معبودان باطل سے نہ ڈراؤ. دیکھو! ھم دو فریق ھیں: ایك میں ھوں کہ انھیں نہیں مانتا =

= جہاں صبح و شام پرستاری کے لیے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

لیکن حضرت ابراھیم کے قلب سلیم پر خدا پرستی کی صداقت کھول دی گئی۔ خدا نے ان پر اپنی بادشاھت اور کارفرمائی کے جلوے کچھ اس طرح روشن کر دیے کہ جہل و غفلت کا کوئی پردہ بھی ان کی معرفت میں حائل نہ ھو سکا۔

یہ حقیقت جب ان پر کھولی گئی تو علم و بصیرت کی کونسی حجت تھی جس نے ان کی رہ نمائی کی؟ قرآن نے ایک ایسے پیرایۂ بیان میں جو اس کی عجیب و غریب بلاغت کا مظہر ھے، یہاں اس کا مرقع ھمارے سامنے کھینچ دیا ھے۔

جب شام ھوئی تو زھرہ نمودار ھوئی اور اپنی ساری درخشانیوں کے ساتھ پردۂ شب سے جھانکنے لگی۔ حضرت ابراھیم نے اپنی قوم کا عقیدہ نقل کرتے ھوے کہا "یہ چمکتا ھوا ستارہ میرا پروردگار ھے، کیوں کہ اسی کی مورتی کی پوجا کی جاتی ھے"۔ لیکن جب کچھ دیر کے بعد وہ ڈوب گیا تو انھوں نے کہا "جو ھستیاں ڈوب جانے والی اور چھپ جانے والی ھیں، میں ان کا پرستار نہیں" کیوں کہ جو ھستی اپنے طلوع و غروب میں کسی ٹھیرائے ھوے قاعدے و حکم کی پابند ھوئی تو وہ پروردہ ھوئی، پروردگار نہیں ھو سکتی۔ =

شریک ٹھیرا لیا ہے ، میں ان سے نہیں ڈرتا . میں جانتا ہوں کہ جب تک میرا پروردگار مجھے نقصان پہنچانا نہ چاہے، مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا . میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کیے ہوے ہے(۲۵۷). پھر کیا تم (حقیقت کی اتنی وضاحت پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے ۸۰ .

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ ٨١

اور (دیکھو!) میں ان ہستیوں سے کیوں ڈروں جنہیں تم نے خدا کا شریک ٹھیرا لیا ہے ، جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراؤ جس کے لیے کوئی سند اور دلیل تم پر نہیں اتری؟ بتلاؤ! ہم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ہوئی، اگر تم علم و بصیرت رکھتے ہو؟ ۸۱

نصف الحزب

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

جن لوگوں نے خدا کو مانا اور اپنے ماننے کو ظلم سے (یعنی

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّیْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۸۰

اور (پھر) ابراهیم سے اس کی قوم نے رد وکد کی. ابراهیم نے کہا: کیا تم مجھ سے الله کے بارے میں رد وکد کرتے ہو، حالانکہ اس نے مجھے راہ حق دکھادی ہے (اور میں حق کی معرفت کے بعد جہل اور گمراہی اختیار کرنے والا نہیں. باقی رہی یہ بات کہ تم مجھے اپنے معبودان باطل کا ڈر دکھاتے ہو تو یاد رکھو!) جنہیں تم نے خدا کا

= جن کے ماننے کے لیے کوئی دلیل اور روشنی موجود نہیں. ایک تم ہو کہ ان سب کی پرستاری کرتے ہو جن کی پرستاری کے لیے کوئی دلیل و روشنی موجود نہیں. بتلاؤ! دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ہوئی؟

یہ حقیقت کہ پرستش اسی کی کرنی چاہیے جس کی پرستش کے لیے علم و بصیرت کی شہادت موجود ہو، اور بنیاد اس معاملے کی علم و حقیقت ہے نہ کہ رسم و تقلید، وہ حجت بالغہ ہے جو الله نے حضرت ابراهیم کے قلب پر کھول دی تھی. یہی بنیادی صداقت ہے جس سے خدا پرستی کی راہ کی تمام روشنیاں ظہور میں آئیں.

ایوب ، یوسف ، موسیٰ ، ہارون کو بھی (یہی راہ دکھائی). ہم اسی طرح نیک کرداروں کو (ان کی نیک کرداری کا) بدلا دیتے ہیں ۸۴۔

وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ ۸۵

اور زکریا ، یحیٰی ، عیسیٰ اور الیاس کو ، کہ یہ سب نیک انسانوں میں سے تھے - ۸۵۔

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۸۶

اور نیز اسماعیل ، الیسع ، یونس اور لوط کو ، کہ ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر برتری دی تھی ۸۶ .

وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷

اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی کتنوں ہی کو (ہم نے اسی راہ پر چلایا). ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا تھا اور (فلاح و سعادت کی) سیدھی راہ ان پر کھول دی تھی ۸۷ .

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ یہ اللہ کی ہدایت ہے ، اپنے

۹ ع الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۸۲ شرک سے) آلودہ نہیں کیا تو
۱۵ انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ٹھیک راستے پر ہوے ۸۲.

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اور (دیکھو!) یہ ہماری حجت
اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی
دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ قوم پر دی تھی . ہم جس کے
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۸۳ مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں
(اسے علم و دلیل کا عرفان دے کر) بلند کر دیتے ہیں . اور یقینا
تمہارا پروردگار حکمت دینے والا ، علم عطا کرنے والا ہے ۸۳ .

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور
كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا (اسحاق کا بیٹا) یعقوب دیا . ہم
مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ نے ان سب کو سیدھی راہ
وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ دکھائی اور ابراہیم سے پہلے نوح
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ کو دکھا چکے تھے . اور ابراہیم
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۸۴ کی نسل میں سے داود ، سلیمان،

لَآ اَسْـئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۹۰ ع ١٠ ع ١٦

پس تم بھی انھیں کی راہ کی پیروی کرو . تم کہہ دو: میں اس (رہ نمائی) پر تم سے کوئی بدلا نہیں مانگتا . یه اس کے سوا کچھ نہیں هے که تمام دنیا کے لیے نصیحت هے (اور جب نصیحت هے تو تم مجھے کتنا هی دکھ دو ، میں ادائے فرض سے باز آنے والا نہیں (۲۵۹) ۹۰ .

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ

اور (دیکھو!) جب ان لوگوں نے کہا "خدا نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری هے" (یعنی

---

۸۸ تا ۹۰ - حضرت ابراهیم (علیه السلام) اور ان کی نسل کی یه تمام شخصیتیں جن کا ذکر کیا گیا ، دین حق پر که توحید کی راه هے ، کار بند هوے اور خدا نے انہیں کتاب و نبوت کی برگزیدگی کے لیے چن لیا . پس اے پیغمبر! تم بهی انهیں کے نقش قدم پر چلو . عن قریب خدا ایك گروه سچے مؤمنوں کا پیدا کردے گا جو اس راه کی پیروی و حفاظت اپنے ذمه لے لے گا اور انکار کرنے کی جگه سچائی کا شناسا هو گا . چنانچه مهاجرین وانصار کا گروه پیدا هو گیا جس نے اس راه کی حفاظت اپنے ذمه لے لی .

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٨٨

بندوں میں سے جسے چاہے ، اس کی روشنی دکھا دے ۔ اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ کر) شرک کرتے تو (٢٥٨) ان کا سارا کیا دھرا اکارت جاتا ٨٨.

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ ٨٩

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ھیں جنھیں ھم نے کتاب اور حکومت اور نبوت (کی نعمت) عطا فرمائی۔ پھر اگر یہ (مشرکین عرب) اس نعمت سے انکار کرتے ھیں تو (انکار کریں ، ان کے انکار سے کچھ بگڑنے والا نہیں) ھم نے اس کی (پیروی و حفاظت) ایك ایسے گروہ کے حوالے کر دی ھے جو (ان لوگوں کی طرح) سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ھے (بلکہ اس کا قدر شناس ھے) ٨٩ .

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ھیں جنھیں خدا نے راہ حق دکھادی ،

وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹۲

کی طرح) نازل کیا، برکت والی اور جو (کتاب) اس سے پہلے (نازل ہوچکی) ہے اس کی تصدیق کرنے والی۔ اور (اس لیے نازل کی) تاکہ تم ام القریٰ (یعنی شہر مکہ) کے باشندوں کو اور ان کو جو اس کے چاروں طرف بستے ہیں (گمراہیوں کے نتیجوں سے) متنبہ کرو۔ سو جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور (ایمان لانے کے بعد ایسے ہوگئے ہیں کہ) اپنی نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے ۹۲۔

۹۱ و ۹۲ - یہاں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو وحی و کتاب کے نزول پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے: خدا کی طرف سے کوئی کتاب کسی انسان پر نازل نہیں ہوسکتی، یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

منکرین تنزیل میں دو طرح کے لوگ تھے: پہلا گروہ علماء اہل کتاب کا تھا۔ یہ لوگ اگرچہ وحی و تنزیل کے منکر نہ تھے، لیکن تعصب اور نفسانیت کی وجہ سے نزول قرآن پر اظہار تعجب کرتے اور کہتے "خدا کا کلام کبھی =

أَنزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِي جَآءَ بِهِ مُوسٰى نُورًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۚ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا أَنتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝ ٩١

وحی و تنزیل سے انکار کیا) تو خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاهیے، وہ انهوں نے نہیں کیا. (اے پیغمبر!) تم کهو: (اگر ایسا هی هے تو) کس نے وہ کتاب اتاری جسے موسی لایا تها، (وہ کتاب) جو لوگوں کے لیے روشنی اور هدایت هے اور جسے تم اوراق کا مجموعه بنا کر لوگوں کو دکهاتے هو اور (اس کے مطالب و احکام میں سے) بہت سی باتیں پوشیدہ رکهتے هو. نیز (جس کتاب کے ذریعے) تمهیں وہ وہ باتیں سکهائی گئیں جو پہلے نه تو تم جانتے تهے، نه تمهارے باپ دادا جانتے تهے. (اے پیغمبر!) تم کهو "الله نے" اور پهر انهیں ان کی کاوشوں (اور کج بحثیوں) میں چهوڑ دو که (اس بات کا کوئی معقول جواب نه پا کر اپنی هرزہ سرائیوں میں) کهیلتے رهیں ۹۱.

وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

اور (دیکهو!) یه (قرآن) کتاب هے جسے هم نے (تورات

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	اور اس سے بڑھ کر ظالم
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ	کرنے والا کون ھے جو خدا پر
اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ	جھوٹ بول کر افترا کرے یا کہے
وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ	"مجھ پر وحی کی گئی ھے"
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ	اور حقیقت میں اس پر کوئی
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وحی نہیں آئی ۔ اور اس سے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ج	بھی جو (خدا کی وحی کا مقابلہ
اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ	کرے اور) کہے "میں بھی
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا	ایسی ھی بات اتار دکھاؤں گا
كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ	جیسی خدا نے اتاری ھے"؟ اور
غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ	(اے پیغمبر!) تم تعجب کرو اگر
اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ٩٣	ظالموں کو اس حالت میں دیکھو

جب وہ جان کنی کی بے ھوشیوں میں (بے دم) پڑے ھوں گے
اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لیے) ھاتھ بڑھائے ھوں گے

= اس طرح نازل نہیں ہو سکتا ". چوں کہ عرب میں یہی لوگ پڑھے لکھے اور با خبر سمجھے جاتے تھے، اس لیے مشرک بھی ان کی باتوں سے حجت پکڑتے.

دوسرا گروہ منکرین وحی و نبوت کا تھا .

پس یہاں پہلے علماء اہل کتاب کو الزامی جواب دیا ہے . اگر خدا اپنا کلام نازل نہیں کرتا تو حضرت موسیٰ پر کس نے تورات نازل کی تھی جسے اوراق و صحائف میں لکھتے رہتے ہو اور جس کی صورت لوگوں پر ظاہر کرتے ہو، لیکن جس کے احکام ہواء نفس سے چھپاتے ہو .

پھر فرمایا : یہ کلام حق جو نازل ہوا ہے، باشندگان مکہ کو برائیوں سے روکتا ہے، نیکیوں کی دعوت دیتا ہے اور اپنی دعوت سے اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو عبادت الٰہی میں ثابت قدم ہے . کیا ممکن ہے کہ جو انسان ایک ایسے مبارک کلام کا حامل ہو وہ اللہ پر افترا کرنے والا ہو، جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی گنہگاری کا کام نہیں ہو سکتا .

اس کے بعد آیت (۹۵) سے (۹۹) تک منکرین تنزیل کو حقیقی جواب دیا گیا ہے .

باطل کے) سارے رشتے ٹوٹ گئے ، جو کچھ تم زعم رکھتے
تھے سب کے سب تم سے کھوئے گئے ۹٤ .

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ۚ (دیکھو!) یہ اللہ ھی کی کارفرمائی
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ھے کہ وہ (بیج کے) دانے اور
وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ کٹھلی کو (جو زمین میں ڈال
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٩٥ دی جاتی ھے یا خود بخود گر جاتی
ھے) شق کر دیتا ھے (اور ایك خشك دانے سے زندہ اور پھلنے
پھولنے والا درخت پیدا ھو جاتا ھے). وہ زندے کو مردے سے
نکالتا ھے اور وھی ھے جو مردے کو زندے سے نکالنے والا ھے .
وھی (پروردگار حکیم) خدا ھے ، پھر (افسوس تمھاری سمجھ پر !)
تم کدھر کو بہکے چلے جا رہے ھو؟ ۹۵ .

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ رات کا پردہ چاك کر کے صبح
الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ نمودار کرنے والا (اور رات
وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ کی اندھیری کو دن کے اجالے
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٩٦ میں بدل دینے والا)، اس نے

که ”اپنی جانیں (اپنے جسم سے) نکال باهر کرو. آج کا دن وه دن هے که جو کچھ تم خدا پر تہمتیں باندهتے تھے اور اس کی آیتوں کی تصدیق سے گھمنڈ کرتے تھے. اس کی پاداش میں تمهیں رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے“ ۹۳.

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى — اور (پھر خدا فرمائے گا)
كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ — ”دیکھو! بالآخر تم همارے حضور
وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ — اکیلی جان آ گئے، جس طرح
وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى — تمهیں پہلی مرتبه اکیلا پیدا کیا گیا
مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ — تھا، اور جو کچھ (ساز و سامان)
زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ — تمهیں (دنیا میں) دیا تھا، وه
شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ — سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے.
بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ — (آج) هم تمهارے ساتھ ان
مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۹۴ — هستیوں کو نہیں دیکھتے جنھیں ع ١١ ١٧

تم نے شفاعت کا وسیله سمجھا تھا اور جن کی نسبت تمهارا زعم تھا که تمهارے کاموں میں وه خدا کے شریک هیں. تمهارے (اعتماد

شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنی مرنے کی جگہ) .
بلا شبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں ، ان کے
لیے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں ۹۸ .

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ

اور (دیکھو !) وهی ہے جو آسمان سے (یعنی بلندی سے) پانی برساتا ہے ، پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی پیدا کرتا ہے ، پھر روئیدگی سے ہری ہری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں ، ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا . اور (اسی طرح) کھجور کے درخت سے (بھی پھل پیدا ہو جاتے ہیں) جس کی شاخوں

رات کو (تمھارے لیے) راحت و سکون کا سامان بنا دیا اور سورج اور چاند (کے طلوع و غروب کا ایسا ڈھنگ رکھا کہ) حساب کا معیار بن گئے (ممکن نہیں ایک پل کے لیے بھی کمی بیشی ہو جائے). یہ اس کا ٹھیرایا ہوا اندازہ ھے جو سب پر غالب ھے اور علم رکھنے والا ھے ۹٦ .

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷

اور وھی ھے جس نے تمھارے لیے ستارے بنا دیے کہ بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں ان کی علامتوں سے راہ پالو. بلا شبہ ھم نے ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ھیں اپنی (ربوبیت و رحمت کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ھیں ۹۷ .

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸

اور (پھر دیکھو!) وھی ھے جس نے تمھیں اکیلی جان سے نشو و نما دی، پھر تمھارے لیے قرار پانے کی جگہ ھے (یعنی

= کا سر وسامان مہیا کردیا اور کارخانۂ خلقت کی کوئی چیز نہیں جو فیضان و افادہ نہ رکھتی ہو، کیسے ممکن تھا کہ تمہارے جسم کی غذایت و پرورش کے لیے تو سب کچھ کر دیتا، مگر تمہاری روح کی ہدایت و پرورش کے لیے کچھ بھی نہ کرتا؟

روح کی ہدایت و پرورش کا یہی سر وسامان ہے جو وحی و تنزیل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے. اگر تم کہتے ہو کہ ایسا ہونا ضروری نہیں تو یقیناً تم نے خدا کی صنعتوں اور کاموں کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اسے اس منزلت سے گرا دینا چاہا جس کی تمام کائنات ہستی شہادت دے رہی ہے.

وہ جو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے، کیا تمہاری روح کی موت کو زندگی سے نہیں بدل دے گا؟ جو ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے، کیا تمہاری روح کو چھوڑ دے گا کہ بھٹکتی رہے اور اس کی رہنمائی کے لیے کوئی روشنی نہ ہو؟ تم اس بات پر تو کبھی متعجب نہیں ہوتے کہ کھیت لہلہا رہے ہیں اور آسمان سے باران رحمت برس رہی ہے، پھر اس پر کیوں متعجب ہوتے ہو کہ انسان کی روحانی پرورش کے لیے سامان زندگی مہیا ہے اور خدا کی وحی نازل ہو رہی ہے؟ افسوس تم پر! تم نے ایسا سمجھ کر خدا کی رحمت و ربوبیت کی بڑی ہی ناقدری کی.

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۹۹ میں کچھے جھکے پڑتے ھیں اور (اسی طرح) انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے، صورت شکل میں ایك دوسرے سے ملتے جلتے اور ایك دوسرے سے الگ الگ۔ ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ھے (کہ کیسے عجیب و غریب طریقے سے ٹہنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ھیں اور پھر ایك مقررہ انتظام کے ساتھ درجہ بدرجہ بڑھتے اور پختگی سے قریب ھوتے جاتے ھیں؟) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کہ پکنے کے بعد اپنے جرم، اپنی رنگت، اپنی خوشبو اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کرلیتے ھیں؟) بلا شبہ جو لوگ یقین رکھتے ھیں، ان کے لیے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ۹۹ ۔

---

۹۵ تا ۹۹ – منکرین وحی و تنزیل کا حقیقی جواب:

ان کا انکار نقل کرتے ھوے آیت (۹۱) میں فرمایا تھا ”خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاھیے تھا انھوں نے نہیں کیا“ یعنی خدا کے صفات و اعمال کی انھیں معرفت ھوتی تو کبھی ایسا خیال نہ کرتے۔ یہ مجمل جواب تھا، اب یہاں اس کی تشریح کردی ھے:

جس پروردگار عالم کی ربوبیت و رحمت کا یہ حال ھے کہ اس نے تمہاری زندگی و معیشت کے لیے ھرطرح =

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ١٠٢

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ سو دیکھو! اسی کی بندگی کرو، ہر چیز اسی کے حوالے ہے (۲۰۶) ۱۰۲.

۱۰۰ تا ۱۰۲ - پچھلی آیتوں میں ایک طرف تو منکرین وحی و تنزیل کو جواب دیا ہے، دوسری طرف کارخانۂ ہستی کے ''نظام ربوبیت'' سے خدائے واحد کی ہستی پر استدلال کیا ہے اور یہ قرآن کا عام اسلوب بیان ہے.

''نظام ربوبیت'' سے مقصود یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں تمام کائنات خلقت ہماری پرورش و کارسازی میں سرگرم ہے اور اس کی تمام باتیں کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے بڑی ہی حکمت اور دقیقہ سنجی کے ساتھ ہماری ہر طرح کی احتیاجات پرورش کا اندازہ کر لیا اور اس کے لیے ایک پورا کارخانہ جاری کر دیا ہے.

قرآن کہتا ہے'' اگر ایک پروردگار ہستی موجود نہیں تو پھر وہ کون ہے جس نے ربوبیت کا یہ پورا نظام قائم =

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ
بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ
١٢ ع ١٨ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ع ١٠٠

اور (دیکھو!) ان لوگوں نے خدا کے ساتھ جنوں کو (طاقت و تصرف میں) شریک ٹھیرالیا ھے، حالانکہ (یہ مانتے ھیں کہ تمام مخلوقات کی طرح) انھیں بھی خدا ھی نے پیدا کیا ھے. اور انھوں نے بغیر اس کے کہ علم کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتے ھوں، خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش لی ھیں. خدا کی پاکی ھو! اس کی ذات تو ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ھے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ھیں ١٠٠.

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ
تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ
كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ١٠١

وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ھے (یعنی بغیر کسی سابق مثال کے محض اپنے علم و قدرت سے بنانے والا ھے). یہ کیسے ھو سکتا ھے کہ کوئی اس کا بیٹا ھو جب کہ کوئی اس کی بیوی نہیں؟ اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے ١٠١.

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۞ ١٠٤

(دیکھو!) تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس علم و دلیل کی روشنیاں آ چکی ہیں (جہل و نادانی کا اب کوئی عذر باقی نہیں رہا) . پس اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو (اس کا فائدہ) خود اسی کے لیے ہے اور جو کوئی (اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور) اندھا ہو جائے تو اس کا وبال اسی کے سر آئے گا . اور (اے پیغمبر! تم کہہ دو) " میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ہوں (کہ جبرا تمھاری آنکھیں کھول دوں ") ١٠٤ .

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۞ ١٠٥

اور (دیکھو!) اسی طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں (تا کہ حجت تمام ہو جائے) اور تا کہ وہ بول اٹھیں " تم نے (بیان حق میں کوئی کمی نہیں کی ، سب کچھ) پڑھ سنایا " . نیز اس لیے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں ان کے لیے (دلائل حق) روشن کر دیں ١٠٥ .

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ

(اے پیغمبر!) تمھارے پروردگار

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ	اسے نگاهیں نهیں پاسکتیں، لیکن
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ	وه تمام نگاهوں کو پا رها هے.
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۞ ۱۰۳	وه بڑا هی باریك بیں اور آگاه هے ۱۰۳ .

= کو رکھا هے"؟

وه توحید پر بھی اسی سے استدلال کرتا هے . تم نے خدا کو چھوڑ کر جن هستیوں کو معبود بنا رکھا هے، ان میں سے کون هے جسے اس کارخانۂ ربوبیت کے بنانے یا چلانے میں کچھ بھی دخل هو؟

قرآن کا یه استدلال "برهان ربوبیت" کا استدلال هے.

آیت (۱۰۰) میں مشرکین عرب کے مشرکانه عقائد کا رد کیا هے . یه لوگ جنوں کی نسبت طرح طرح کے توهم پرستانه خیالات رکھتے تھے اور سمجھتے تھے وه جس انسان کو چاهیں مافوق فطرت طریقے پر نقصان پهنچادیں، جسے چاهیں عجیب عجیب طاقتیں دے دیں . نیز ان کا خیال تھا که پاك روحیں یعنی فرشتے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں هیں اور وه کارخانۂ عالم میں طرح طرح کے تصرفات کرسکتے هیں .

= دنیا میں اختلاف فکر و عمل ناگزیر ہے اور تم تمام انسانوں کو ایک فکر و رائے کا نہیں بنا دے سکتے ۔ پس جس بات کو تم حق سمجھتے ہو اس کی دعوت دو، لیکن اس کی کد نہ کرو کہ سب لوگ تمہاری بات ضرور ہی مان لیں ۔ جن کی سمجھ میں آئے گی مانیں گے ، جن کی سمجھ میں نہیں آئے گی نہیں مانیں گے ۔ تم لوگوں پر پاسبان نہیں بنادیے گئے ہو کہ ان کے ہر فکر و عمل کی پاسبانی کرو، نہ تم میں سے کسی پر اس کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کو ضرور ہی نیک بنا دے ۔

اگر خدا چاہتا تو انسان کو بھی حیوانات کی طرح بنا دیتا کہ سب اپنی حالت میں ایک ہی طرح کے ہوتے، لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں چاہا ۔ اس نے انسان کی طبیعت ہی ایسی بنائی کہ ہر گروہ اپنی اپنی سمجھ، اپنی اپنی رائے اور اپنی اپنی پسند رکھتا ہے اور ہر گروہ کی نظر میں وہی کام اچھا ہے جو وہ کر رہا ہے ۔ تمہاری نظروں میں اس کی راہ کتنی ہی بری ہو، لیکن اس کی نظروں میں تو ویسی ہی اچھی ہے جیسی تمہاری نظروں میں تمہاری راہ ۔ پس ضروری ہے کہ اس بارے میں برداشت اور رواداری سے کام لو ۔

رَبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰۶

کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے، تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات، اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو ۱۰۶ .

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۚ وَ مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ۱۰۷

اور اگر اللہ چاھتا تو (اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ سب ایک ہی راہ چلنے والے ہوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ہوا کہ ھر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ رکھے۔ پس تم جو کچھ کر سکتے ہو یہی ہے کہ سچائی کی راہ دکھا دو، انہیں جبرا اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے). ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے (کہ ان کی رائے اور عمل کی نگہبانی کرو) نہ تمہارے حوالے ان کی ذمہ داری ہے (کہ ان کے نہ ماننے کے لیے اپنے کو ذمہ دار سمجھو) ۱۰۷ .

---

۱۰۷ – یہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ =

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۰۹

اور یہ (منکرین حق) خدا کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں "اگر کوئی نشانی ان کے سامنے آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے". (اے پیغمبر!) تم کہہ دو" نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں (کسی بندے کے اختیار میں نہیں"). اور (مسلمانو!) تمھیں (ان لوگوں کا حال) کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں ۱۰۹ .

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ع ۱۱۰

ہم ان کے دلوں کو اور آنکھوں کو الٹ دیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے بموجب ان کی سمجھ اور ان کی نظر کام نہ دے، یہ نشانیاں دیکھ کر ۱۳ ع ۱۹

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ١٠٨

اور (مسلمانو!) جو لوگ خدا کے سوا دوسری هستیوں کو پکارتے هیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نه دو که پهر وہ بهی حد سے متجاوز هو کر بے سمجهے بوجهے خدا کو برا بهلا کهنے لگیں. هم نے اسی طرح هر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوش نما بنادیا (که هر قوم اپنی راہ رکهتی هے اور اپنی هی راہ اسے اچهی دکهائی دیتی هے). پهر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا هے، اس وقت وہ ان سب پر ان کے کاموں کی حقیقت کهول دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے رهے هیں ١٠٨.

١٠٨ - اس کے بعد فرمایا جو لوگ شرك و بت پرستی میں مبتلا هیں تم انهیں دعوت حق دو، مگر برا بهلا نه کهو. اگر تم ان کے بتوں کو برا بهلا کهو گے تو وہ بهی خدا کو برا بهلا کهیں گے. نتیجه یه نکلے گا که تم انهیں گالیاں دو گے، وہ تمهیں دیں گے. طلب حق کی بات نهیں رهے گی، آپس میں گالی گلوچ کرنا هو گا.

غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ کو دشمن ٹھیرا دیا جو آپس میں
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا ایک دوسرے کو دکھاوے کی
يَفْتَرُوْنَ ۞ ۱۱۲ خوش نما باتیں سکھاتے تا کہ

لوگوں کو فریب دیں۔ اور اگر تمہارا پرور دگار چاھتا تو (یقینا ایسا کرسکتا تھا کہ) وہ دشمنی نہ کرتے، (مگر اس کی حکمت کا فیصلہ بھی ھوا کہ یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی اور حق کے ساتھ باطل بھی اپنی نمود رکھے)۔ پس (ان کی مخالفت سے دل گرفتہ نہ ھو اور) انھیں ان کی افترا پردازیوں میں چھوڑ دو ۱۱۲ ۔

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ اور (خدا کے نبیوں کے یہ دشمن
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اس طرح کی باتیں اس لیے
وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا سکھاتے ھیں) تا کہ جو لوگ
مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۞ ۱۱۳ آخرت پر یقین نہیں رکھتے

ان کے دل (پر فریب باتیں سن کر) ان کی طرف جھک پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی کچھ بدکرداریاں وہ خود کرتے رھتے ھیں ویسی ھی وہ بھی کرنے لگیں ۱۱۳ ۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا (اے پیغمبر! ان لوگوں سے

بھی اسی طرح انکار کیے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآن سے انکار کیا اور ہم انہیں چھوڑ دیں کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں ۱۱۰ ۔

ولو اننا

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۱۱۱

اور (یقین کرو !) اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے (اٹھ کر) ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ہیں سب ان کے سامنے لا کھڑی کرتے جب بھی یہ ایسا کرنے والے نہیں کہ ایمان لے آئیں ، الا یہ کہ اللہ ہی کی مشیت ہو (۲٦١) لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو (یہ حقیقت) نہیں جانتے ۱۱۱ ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

اور (اے پیغمبر!) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے (جب اس کی دعوت کا ظہور ہوا) انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں

ھو گئی . اس کی باتوں کا (یعنی اس کے قانون کا) کوئی بدلنے والا نہیں . وہ (سب کچھ) سننے والا ، (سب کچھ) جاننے والا ھے ١١٥ .

وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۞ ١١٦

اور (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو جو آج روے زمین میں سب سے زیادہ ھیں تو وہ تمھیں خدا کی راہ سے بھٹکا دیں (کیونکہ وہ سب کے سب بھٹکے ھوے ھیں) . وہ پیروی نہیں کرتے مگر محض گمان کی . وہ اس کے سوا کچھ نہیں ھیں کہ شك اور گمان میں قیاس آرائیاں کرتے رھتے ھیں ١١٦ .

---

١١٦ - اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار نہیں ھو سکتی ، بلکہ حقیقت اور سچائی کے بنیادی اصولوں پر ھی فیصلہ کیا جا سکتا ھے . بسا اوقات گمراھی و حق فراموشی کے ایسے اوقات آجاتے ھیں کہ نوع انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ھو جاتی ھے . ایسا ھی دور نزول قرآن =

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ١١٤

پوچھو) ''کیا (تم یہ چاھتے ھو کہ) میں (اپنے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لیے) خدا کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈھوں؟ حالانکہ وھی ہے جس نے تم پر «الکتاب» نازل کر دی جو کھول کھول کے (باتیں) بیان کرنے والی ھے''. اور (دیکھو!) جن لوگوں کو (تم سے پہلے) ھم نے کتاب دی ھے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ھیں کہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ھوا ھے. پس ان لوگوں میں سے نہ ھو جاؤ جو فیصلۂ الٰہی کے بارے میں) شک کرنے والے ھیں ١١٤.

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ١١٥

اور (یاد رکھو!) تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ (پوری ھو کر رھے گی. یوں سمجھو کہ) پوری

خدا کا نام لیا گیا ھے اسے بلا تامل کھاو، اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ھو ۱۱۸ ۔

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا	اور تمھارے لیئے کونسی بات
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	روکنے والی ھے کہ جس (جانور)
وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ	پر (ذبح کرتے ھوے) خدا کا
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ	نام لیا گیا ھے اسے نہ کھاؤ
اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا	(اور مشرکوں کے اوھام
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ	و خرافات کا اثر قبول کرو)
عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ	حالانکہ جو کچھ تم پر حرام
بِالْمُعْتَدِيْنَ ۞ ۱۱۹	کیا گیا ھے، وہ خدا نے

کھول کر بیان کردیا ھے ۔ ھاں ! حالت کی مجبوری تمھیں جو کچھ کھلادے ، وہ اس سے مستثنیٰ ھے (یعنی حلال چیز میسر نہ ھو اور جان بچانے کے لیے حرام چیز کھالو تو اس کی تمھیں اجازت دے دی گئی ھے)۔ اور بہت سے لوگ ھیں جو بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواھشوں سے (طرح طرح کی باتیں نکال کر) لوگوں کو بھکاتے رھتے ھیں ۔ (تو اے پیغمبر! یقین رکھو) تمھارا پروردگار انھیں اچھی طرح جانتا ھے جو (حد سے گزر کر) زیادتی کرنے والے ھیں ۱۱۹ ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ۱۱۷	بلاشبہ تمھارا پروردگار ھی اس بات کو بہتر جاننے والا ھے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک رھا ھے اور کون ھیں جنھوں نے راہ پالی ۱۱۷ .
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۱۸	پس (گم راھوں کے وھم و گمان کی پیروی نہ کرو اور) جس (جانور) پر (ذبح کرتے ھوے)

= کے وقت بھی دنیا پر چھایا ھوا تھا. پس فرمایا: گم راھوں کی کثرت نہ دیکھو، یہ دیکھو کہ کونسی راہ یقین اور بصیرت کی راہ ھے اور کونسی جھل و گمان کی راہ ھے .

اس کے بعد مشرکین عرب کے ان خیالات کا رد کیا ھے جن کے لیے ان کے پاس اوھام و خرافات کے سوا علم و بصیرت کی کوئی روشنی نہ تھی. وہ کہتے تھے: جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا ھے وہ مقدس ھوگئے اور اگر ذبح کیا ھوا جانور حلال ھے تو بتوں کی نیاز چڑھایا ھوا جانور جو مختلف طریقوں سے مارا جاتا ھے کیوں حلال نہیں؟

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ	پھر کیا وہ آدمی کہ مردہ تھا
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ	اور ہم نے اسے زندہ کر دیا
فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ	اور اس کے لیے ایک نور ٹھیرا
فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ	دیا کہ اس کے اجالے میں
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ	لوگوں کے درمیان (بے کھٹکے)

۱۲۱ – مشرکین مکہ میں سے بعض اشخاص جو مخالفت میں پیش پیش تھے، احکام الٰہی کے خلاف کج بحثیاں کرتے اور طرح طرح کے شبہات پیدا کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے۔ مثلاً جب ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کہنے لگے کہ اگر تمہارا مارا ہوا جانور حلال ہے تو خدا کا مارا ہوا جانور یعنی مردار کیوں حرام ہو گیا؟

یہاں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جدل و نزاع کرنے والوں کی راہ طلب حق کی راہ نہیں ہے۔ شریعت نے جس چیز سے روکا اس میں حکمتیں ہیں اور چوں کہ ہر سمجھ مصالح اور حکم کا ادراک نہیں کر سکتی، اس لیے چاہیے کہ راست بازی کے ساتھ اطاعت کی جائے، کج بحثیاں نہ کی جائیں۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ	اور (دیکھو!) ظاہری گناہ ہو
وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ	یا چھپا گناہ ہو، ہر حال میں
الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا	گناہ کی باتیں ترک کر دو. جو
كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝ ١٢٠	لوگ گناہ کماتے ہیں وہ (انسانوں

کی نگاہ سے کتنا ہی چھپ کر گناہ کریں، لیکن) جو کچھ کرتے
رہے ہیں ضرور اس کا بدلا پائیں گے ١٢٠.

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ	اور جس جانور پر (ذبح کرتے
يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ	ہوئے) خدا کا نام نہیں لیا
لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ	گیا ہے اس کا گوشت نہ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ	کھاو. اس میں سے کھانا البتہ
لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ	نافرمانی کی بات ہوگی. اور
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ	(دیکھو!) شیطان تو اپنے
١٤ ع ١ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ع ١٢١	ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے

ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے کج بحثی کریں. اگر تم نے ان کا کہا
مان لیا تو پھر سمجھ رکھو تم بھی شرک کرنے والے ہوئے ١٢١.

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ۱۲۳ اس کے بدکردار آدمیوں کے

سردار بنا دیے، تا کہ وہاں مکر و فریب کے جال پھیلائیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق جمعیت بشری کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہر آبادی میں کوئی نہ کوئی مفسدوں کا سردار پیدا ہو جاتا ہے). اور فی الحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ (۲۶۳) لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے ۱۲۳ ۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا اور جب ان کے پاس (سچائی کی)
لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے
مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ ہیں. "ہم کبھی یقین کرنے وقف لازم

---

۱۲۳ - آیت (۱۲۳) میں فرمایا: جب کسی آبادی میں کوئی داعی حق کھڑا ہوتا ہے تو وہاں کے سردار محسوس کرتے ہیں کہ اگر دعوت حق کامیاب ہو گئی تو ان کے ظالمانہ اختیارات کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے انہیں ایک طرح کی ذاتی دشمنی اور کد ہو جاتی ہے اور وہ طرح طرح کی مکاریاں کرتے رہتے ہیں تا کہ لوگ دعوت حق قبول نہ کریں. از انجملہ سرداران مکہ کی ایک مکاری یہ تھی کہ =

مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٢٢ چلے پھرے، اس آدمی جیسا
ہوسکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ اندھیریوں میں گھرا ہوا ہے
اور ان سے باہر نکلنے والا نہیں؟ (کبھی نہیں. سو دیکھو! جس طرح
ایک شخص باوجود اندھیریوں میں گھرے ہونے کے اپنی حالت پر
قانع ہو جاتا ہے) اسی طرح کافروں کی نظروں میں وہی باتیں
خوش نما دکھائی دیتی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں (٢٦٢) ١٢٢.

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ اور (دیکھو! جس طرح آج
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا مکہ کے رئیس دعوت حق کی
لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا مخالفت میں سرگرم ہیں)

---

١٢٢ - پھر آیت (١٢٢) میں ایمان و کفر کی مثال بیان کی:
ایمان زندگی ہے اور علم و بصیرت کی روشنی ہے. کفر موت
ہے اور اوہام و ظنون کی تاریکی. پھر کیا وہ آدمی جس
کے سامنے روشنی ہو. اس جیسا ہو سکتا ہے جس کے
چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی ہو؟

پس مومن کے لیے جس کے تمام عقائد و اعمال علم
و یقین پر مبنی ہیں، کیوں کر جائز ہو سکتا ہے کہ کفر و شرک
کے اوہام و خرافات کا اثر قبول کرے؟

فِی السَّمَآءِؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝۱۲۵

اور جس کسی پر (کام یابی و سعادت کی) راہ گم کر دینی چاهتا ھے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا ھوا کر دیتا ھے گویا بلندی پر چڑھ رھا ھو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجه سے دم بھول گیا ھو . کتنی ھی کوشش کرے مگر بے دم ھو کر رہ جائے گا) . اسی طرح الله ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ھے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نہیں رکھتے۱۲۵ .

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًاؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ۝۱۲۶

اور یه (اسلام کی راہ) تمهارے پروردگار کی سیدھی راہ ھے . بلا شبه هم نے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرنے والے هیں (راہ حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی هیں ۱۲۶ .

---

۱۲۵ - آیت (۱۲۵) میں گم راهی کے جماؤ کی وہ حالت بتلائی که جب آدمی کی سمجھ ایسی ٹیڑھی پڑ جاتی ھے که کتنا ھی سوچے سیدھی بات سمجھ میں آتی نہیں . فرمایا : ایسے آدمی کی مثال ایسی ھے جیسے کوئی بلندی پر چڑھنا چاھے اور اس کا دم بھول جائے . کتنی ھی چڑھنے کی کوشش کرے لیکن اس کے قدم اٹھ نہیں سکیں گے .

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝ ١٢٤

والے نہیں جب تك همیں ویسی هی بات نہ ملے جیسی الله کے رسولوں کو مل چکی هے" (حالانکه) الله هی اس بات کو بهتر جاننے والا هے که کہاں

اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹهیرائے. جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب هوئے، عن قریب انهیں خدا کے حضور ذلت وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رهے هیں اس کی پاداش میں سخت عذاب ١٢٤.

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ

پس جس کسی کو خدا چاهتا هے (سعادت وکام رانی کی) راه دکها دے، اس کا سینه اسلام کے لیے کهول دیتا هے (٢٦٤) (اور وه اس کی سچائی پالیتا هے)۔

= کہتے "معجزے دکهاؤ". چنانچه بار بار ان کے اس حیلے کا رد کیا گیا.

فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۲۵

اور جس کسی پر (کام یابی و سعادت کی) راہ گم کر دینی چاهتا هے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا هوا کر دیتا هے گویا بلندی پر چڑھ رها هو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجه سے دم پھول گیا هو. کتنی هی کوشش کرے مگر بے دم هو کر ره جائے گا). اسی طرح الله ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا هے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نهیں رکھتے۱۲۵.

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ ۱۲۶

اور یه (اسلام کی راه) تمهارے پروردگار کی سیدھی راه هے. بلا شبه هم نے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت پکڑنے والے هیں (راه حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی هیں ۱۲۶.

---

۱۲۵ - آیت (۱۲۵) میں گم راهی کے جماؤ کی وه حالت بتلائی که جب آدمی کی سمجھ ایسی ٹیڑھی پڑ جاتی هے که کتنا هی سوچے سیدھی بات سمجھ میں آتی نهیں. فرمایا: ایسے آدمی کی مثال ایسی هے جیسے کوئی بلندی پر چڑھنا چاهے اور اس کا دم پھول جائے. کتنی هی چڑھنے کی کوشش کرے لیکن اس کے قدم اٹھ نهیں سکیں گے.

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ — والے نہیں جب تک ہمیں ویسی
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا — ھی بات نہ ملے جیسی اللہ کے
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ — رسولوں کو مل چکی ھے''
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا — (حالانکہ) اللہ ھی اس بات کو
يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤ — بہتر جاننے والا ھے کہ کہاں

اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹھیرائے. جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ھوے، عنقریب انہیں خدا کے حضور ذلت وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رھے ھیں اس کی پاداش میں سخت عذاب ۱۲۴.

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ — پس جس کسی کو خدا چاھتا ھے
يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ — (سعادت وکام رانی کی) راہ
وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ — دکھا دے، اس کا سینہ اسلام
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا — کے لیے کھول دیتا ھے (۲٦٤)
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ — (اور وہ اس کی سچائی پالیتا ھے)۔

= کہتے ''معجزے دکھاؤ''. چنانچہ بار بار ان کے اس حیلے کا رد کیا گیا.

رھے ھیں وہ (اعتراف حقیقت پر مجبور ھوکر) کہیں گے "اے
پروردگار! (دنیا میں) ھم ایک دوسرے سے (گم راھی وشقاوت
کے کاموں میں) فائدہ اٹھاتے رھے (یعنی گم راہ انسانوں نے شیطانوں
کا ھاتھ بٹایا اور شیطانوں نے انسانوں کا) اور (بالآخر) میعاد کی
اس منزل تک پہنچ گئے جو تو نے ھمارے لیے ٹھیرا دی تھی (اب
ھماری قسمتوں کا فیصلہ تیرے ھاتھ ھے"). خدا فرمائے گا "تمھارا
ٹھکانا آتش دوزخ ھے، اسی میں ھمیشہ رھو گے، بجز ان کے جنھیں
ھم نجات دینا چاھیں". (اے پیغمبر!) بلاشبہ تمھارا پروردگار (اپنے
کاموں میں) حکمت رکھنے والا (اور سب کچھ) جاننے
والا ھے ۱۲۸.

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ — اور (دیکھو!) اس طرح ھم
الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا — بعض ظالموں کو بعض ظالموں پر
۱۵ ع ۲ كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ع ۱۲۹ — مسلط کر دیتے ھیں، ان کی اس
کمائی کی وجہ سے جو وہ (اپنی بد عملیوں سے) حاصل کرتے
رھتے ھیں ۱۲۹.

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ — (نیز ھم اس دن پوچھیں گے کہ)
اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — "اے گروہ جن و انس! (تم جو

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٢٧

ان لوگوں کے لیے (جنھوں نے خدا کی سیدھی راہ پر قدم اٹھایا) ان کے پروردگار کے حضور سلامتی و عافیت کا گھر ہے اور جیسے کچھ ان کے (نیک) عمل رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان کا مددگار و رفیق ہے ١٢٧.

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ١٢٨

اور (دیکھو!) اس دن کیا ہو گا جب خدا ان سب کو (اپنے حضور) جمع کرے گا (اور فرمائے گا) "اے گروہ جن! (یعنی شیاطین) تم نے تو انسانوں میں سے بڑی تعداد (اپنی وسوسہ اندازیوں سے) اپنے ساتھ لے لی". اور انسانوں میں سے جو لوگ ان کے ساتھی

پروردگار کا یہ ڈھنگ نہیں کہ وہ نا انصافی سے بستیوں کو ھلاک کردے اور وھاں کے رھنے والے (راہ حق سے) بے خبر ھوں ۱۳۱.

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۲

اور (قانون الٰہی کی رو سے) سب کے (الگ الگ) درجے ھیں، ان کے کاموں کے مطابق (اور انھیں درجوں کے مطابق انھیں نتائج پیش آتے ھیں). اور جیسے کچھ انسان کے کام ھیں، تمھارا پروردگار ان سے غافل نہیں ۱۳۲ .

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ

اور (دیکھو!) تمھارا پروردگار

۱۳۱ و ۱۳۲ – انسانوں کی کوئی آبادی ایسی نہیں ھے جہاں خدا کے پیغمبر پیدا نہ ھوے ھوں اور انھوں نے راہ حق نہ دکھائی ھو. خدا کا یہ قانون نہیں کہ وہ کسی قوم اور ملک کو ھدایت وحی سے محروم رکھے اور پھر اس سے مواخذہ کرے .

ھر فرد اور ھر گروہ کے لیے اس کے اعمال کے مطابق مختلف درجے ھیں . اگر اچھے اعمال ھیں تو اچھائی کے درجے ھیں، برے ھیں تو برائی کے درجے ھیں اور انھیں کے مطابق نتائج و عواقب پیش آتے ھیں .

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ ۱۳۰

اپنی گمراهیوں کا آج اعتراف کر رهے هو تو) کیا تمهارے پاس همارے پیغمبر جو تمهیں میں سے تھے نهیں آئے تھے، انهوں نے هماری آیتیں تمهیں نهیں سنائی تھیں اور آج کے دن سے جو تمهیں پیش آیا هے نهیں ڈرایا تھا"؟ وه عرض کریں کے "خدایا! هم اپنے اوپر آپ گواهی دیتے هیں (که بلاشبه آئے تھے اور انهوں نے همیں سب کچھ بتایا تھا، پر هم نے ان کا کها نه مانا"). حقیقت یه هے که دنیا کی (چند روزه) زندگی نے انهیں فریب میں ڈال دیا تھا اور اب وه خود هی اپنے خلاف گواه هو گئے که بلا شبه سچائی سے انکار کرنے والے تھے ۱۳۰ .

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ ۱۳۱

(اے پیغمبر!) یه (پیغمبروں کا ظهور اور دعوت حق کا اعلان) اس لیے هوا که تمهارے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ١٣٥

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "اے میری قوم! (اگر تم جہل و انکار سے باز نہیں آتے تو میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں۔ عن قریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ہے۔ یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کام یاب نہیں ہوں گے ۱۳۵۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور (دیکھو!) جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی میں سے

---

۱۳۵ – آیت (۱۳۵) میں فرمایا کہ اعلان کر دو "اب میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ وہ ظالموں کو داعی حق کے مقابلے میں کام یابی نہیں دیتا۔ پس وہ ہم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو کام یاب کر کے بتلا دے گا کہ سچائی کس کے ساتھ تھی اور کون سچائی کو جھٹلانے والا تھا"۔ چنانچہ بالآخر ایسا ہی ہوا اور خدا کے فیصلے نے حقیقت آشکارا کر دی۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ ۱۳۳

بے نیاز اور رحمت والا ہے . (بے نیاز ہے ، اس لیے وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کا محتاج نہیں . رحمت والا ہے ، اس لیے اس کی رحمت کا مقتضٰی یہی ہے کہ دنیا میں بگاڑ اور فساد قائم نہ رہے). اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس (گروہ) کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے ، جس طرح ایک دوسرے گروہ کی نسل سے تمہیں اٹھا کھڑا کیا ہے ۱۳۳ .

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ ۱۳٤

جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقینا آنے والی ہے اور تمہارے بس میں نہیں کہ (خدا کو) مجبور کر دو ۱۳٤ .

---

۱۳۳ – مشرکین مکہ سے اتمام حجت کہ اگر وہ دعوت حق کی مخالفت سے باز نہیں آئیں گے تو خدا انہیں راہ سے ہٹا دے گا اور ان کی جگہ ایک دوسرا گروہ کھڑا کر دے گا. وہ اسی طرح پچھلی قوموں کو گراتا اور نئی قوموں کو اٹھاتا رہتا ہے .

وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۷

ان کی نظروں میں قتل اولاد (جیسا وحشیانہ فعل بھی) خوش نما کر دکھایا ہے، تا کہ

انھیں ھلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین کی راہ ان پر مشتبہ کر دیں . (اے پیغمبر!) اگر خدا چاھتا تو وہ یہ کام نہ کرتے (یعنی ان کی طاقت سلب کر لیتا، لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ھوا کہ یہاں ھر طرح کی راھیں اور ھر طرح کے اعمال ھوں) . پس انھیں اور ان کی افترا پردازیوں کو ان کے حال میں چھوڑ دو (٢٦٥) (وہ تمہارے کہنے سے ماننے والے نہیں) ١٣٧ .

وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

اور کہتے ھیں " یہ کھیت اور چار پائے ممنوع ھیں . انھیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جسے ھم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاھیں . (یعنی جن بتوں کی نیاز کر دیں

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۞ ١٣٦

پیدا کیا ھے، اس میں سے ایك حصه یه اپنے زعم باطل کے مطابق خدا کے لیے ٹھیرا تے ھیں اور کہتے ھیں ''یه الله کے لیے ھے. اور (ایك حصه بتوں کے لیے ٹھیرا کر کہتے ھیں) یه ان کے لیے جنھیں ھم نے خدا کا شریك ٹھیرایا ھے''. پس جو کچھ ان کے ٹھیرائے ھوے شریکوں کے لیے ھے، وہ تو خدا کی طرف پہنچتا نہیں (یعنی اس میں سے خدا کے لیے خرچ نہیں کر سکتے). لیکن جو کچھ خدا کے لیے ھے، وہ ان کے (ٹھیرائے ھوے) شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ھے (یعنی خدا کے ٹھیرائے ھوے حصے میں سے بتوں کے لیے خرچ ھو جائے تو کچھ مضائقه نہیں). کیا ھی برا فیصله ھے جو یه لوگ کرتے ھیں ۱۳٦ .

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

اور (دیکھو!) اسی طرح بہت سے مشرك ھیں که ان کے (ٹھیرائے ھوے) شریکوں نے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا	یقیناً وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا ۢ بِغَيْرِ	جنھوں نے جہالت سے اپنی
عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ	اولاد (اپنے ہاتھوں) مار ڈالی
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا	اور جو کچھ خدا نے ان کے لیے
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۧ ع ١٤٠	روزی پیدا کی ہے اسے خدا پر ١٦ ع ٣

افترا پردازی کر کے حرام ٹھیرایا۔ بلاشبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے ١٤٠ ۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ	اور (دیکھو!) وہ خدا ہی ہے
مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	جس نے (طرح طرح کے
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا	درختوں کے) باغ پیدا کر دیے،
اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے (جیسے
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ	انگور کی بیلیں) اور بغیر اس
كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ	کے (جیسے تناور تمام درخت
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ	ہوتے ہیں) اور کھجور کے

بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ١٣٨ صرف ان کے مجاور کھا سکتے هیں، دوسرے کے لیے جائز نہیں ")۔ اور (اسی طرح) کچھ جانور هیں که (ان کے خیال میں) ان کی پیٹھ (پر سوار هونا یا سامان لادنا) حرام هے۔ اور کچھ جانور ایسے هیں که (ذبح کرتے هوے) ان پر خدا کا نام نہیں لیتے، کیوں که خدا پر افترا کر کے انھوں نے یه طریقه نکال لیا هے۔ (سو) جیسی کچھ یه افترا پردازیاں کرتے رهتے هیں، قریب هے که خدا انہیں ان کی سزا دے ١٣٨ ۔

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝ ١٣٩

اور کہتے هیں " ان چارپایوں کے پیٹ میں سے جو زنده بچه نکلے وه صرف همارے مردوں کے لیے حلال هے، هماری عورتوں کے لیے حلال نہیں۔ اور اگر مرده هو تو پھر (اس کے کھانے میں مرد و عورت) سب شریك هیں"۔ (کیسی جہالت کی بات هے جو یه کہتے هیں) قریب هے که خدا انہیں ان کی ان (بے اصل تقسیموں کی سزا دے (جو اپنے جی سے انھوں نے گھڑ لی هیں)۔ بلاشبه وه حکمت والا (اور) جاننے والا هے (٢٦٦) ١٣٩ ۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ١٤٢

اور (دیکھو !) اسی خدا نے (تمھارے لیے) چار پایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے پیدا کر دیے (جیسے اونٹ اور گھوڑا) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (یعنی بلند قامت نہیں که سواری اور لادنے کے کام آئیں ، جیسے بھیڑ بکری) . سو جو کچھ خدا نے تمھاری روزی کے لیے پیدا کر دیا ہے اسے (بلا تامل) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نه چلو ، وہ بلا شبہه تمھارا آشکارا دشمن ہے ١٤٢ .

= ٣ - اپنی فصل اور مویشی کا ایک حصه بت خانوں کے لیے مخصوص کر دیتے اور کہتے " مجاوروں کے سوا اور کسی کو یه کھانا جائز نہیں " .

٤ - بتوں کے نام جانور چھوڑ دیتے اور سمجھتے که اب ان سے کام لینا جائز نہیں .

٥ - جو جانور بتوں کے لیے قربان کرتے ان پر خدا کا نام نه لیتے .

٦ - جانور ذبح کیا جاتا اور اس کے پیٹ سے بچه نکلتا تو اگر زنده ہوتا صرف مرد کھاتے ، عورتوں کے لیے جائز نه تھا ، مرده ہوتا تو عورتیں بھی کھا سکتی تھیں . =

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ۙ ١٤١ درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسموں کے ہوتے ہیں،

نیز زیتون اور انار کے درخت، صورت و شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوے اور ایک دوسرے سے الگ. سو (خدا کی اس پیدا وار کے) پھل شوق سے کھاؤ جب اس میں پھل لگ جائیں. اور چاہیے کہ جس دن فصل کاٹو تو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) بھی دے دیا کرو اور اسراف نہ کرو، خدا انھیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والے ہیں ١٤١.

---

١٣٦ تا ١٤١ - مشرکین عرب کے بعض اوھام و خرافات اور مشرکانہ اعمال:

١ - وہ منتیں مانتے کہ اپنی زراعت اور مویشی میں سے اتنا حصہ خدا کے لیے نکالیں گے اور اتنا بتوں کے لیے. خدا کا حصہ فقیروں کو دے دیتے اور بتوں کا ان کے مجاوروں کو. اگر خدا کے حصے میں سے کچھ کم و بیش ہو جاتا تو اس کی پروا نہ کرتے، لیکن بتوں کی نیاز کی بڑی نگہ داشت کرتے اور کہتے ”ان کے حصے میں سے کچھ کم نہ ہونا چاہیے“.

٢ - لڑکیوں کو قتل کر دیتے اور اسے بڑے فخر اور شرافت کی بات سمجھتے. ان کے کاھنوں اور بزرگوں نے انھیں حکم دیا تھا کہ ایسا کیا کریں. =

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ
اثْنَيْنِ ۚ قُلْ ءٰالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ
عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۖ اَمْ
كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ
بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
١٧ ع ٤ الظّٰلِمِيْنَ ع ١٤٤

اور (دیکھو! اسی طرح) اونٹ
میں سے دو قسمیں ھیں اور گائے
میں سے دو قسمیں (یعنی نر
و مادہ)۔ تم ان سے پوچھو: کیا
ان میں سے نر کو حرام کر دیا ھے
یا مادہ کو یا اس کو جو ان
دونوں کی مادہ اپنے پیٹ میں
لیے ھوتی ھے؟ (پھر تم جو
بغیر کسی علم و بنیاد کے خدا کی
حلال کی ھوئی چیزوں کو حرام
کہہ رھے ھو تو) کیا تم اس وقت خدا کے پاس حاضر تھے جب
اس نے تمھیں اس بارے میں حکم دیا تھا؟ پھر بتلاؤ اس آدمی سے
زیادہ ظلم کرنے والا کون ھوا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے
لیے خدا پر افترا پردازی کرے اور اس کے پاس (اس بارے میں)
کوئی علم نہ ھو؟ بلا شبہ خدا ان لوگوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں
کھولتا جو ظلم کرنے والے ھیں ١٤٤ ۔

ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاۡنِ اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡمَعۡزِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ نَبِّـُٔوۡنِىۡ بِعِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۙ ۱۴۳

(چارپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ھے) آٹھ قسمیں (پیدا کیں): بھیڑ میں سے دو قسم (یعنی نر اور مادہ) اور بکری کی دو قسمیں (نر اور مادہ. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) پوچھو " (تم نے اپنے وھم وخیال سے جو حلال وحرام کے قاعدے بنا رکھے ھیں تو بتاؤ) خدا نے ان میں سے کس جانور کو حرام کیا ھے؟ دونوں قسموں کے نروں کو یا مادہ کو یا پھر اس بچے کو جسے دونوں قسموں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ھوے ھے؟ اگر تم سچے ھو تو مجھے علم کے ساتھ اس کا جواب دو (یعنی اس کی کوئی اصل اور سند پیش کرو") ۱۴۳ء

= فرمایا یہ ساری باتیں انتہاے جہالت و وحشت کی ھیں. اصل یہ ھے کہ خدا نے نباتات وحیوانات میں جتنی اچھی چیزیں پیدا کی ھیں سب انسان کے استعمال کے لیے ھیں. کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو اور خدا کی راہ میں بھی خرچ کرو. یہی بات راستی و دانشمندی کی ھے، اس کے سوا جو کچھ ھے شیطانی وسوسہ ھے.

وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ١٤٦

اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان کی چربی بھی حرام کر دی تھی ، مگر وہ چربی نہیں جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں ہو یا ھڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو . یہ ہم نے انھیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی (یہ بات نہ تھی کہ یہ چیزیں فی نفسہ حرام ہوں) اور بلا شبہ ہم (بیان کرنے میں) سچے ہیں ١٤٦ .

---

١٤٥ و ١٤٦ - جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں اعلان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان میں سے صرف وہی چیزیں حرام ہیں جو بیان کر دی گئیں ، ان کے سوا سب اوہام و خرافات ہیں .

بلا شبہ یہودیوں کو ناخن والے جانوروں اور گائے بکری کی چربی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا . مگر اس لیے ==

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ | (اے پیغمبر!) تم کہہ دو" جو وحی
اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ | مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس
یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ | میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ
مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا | کھانے والے پر اس کا کھانا
اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ | حرام ہو، بجز اس کے کہ مردار ہو
رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ | یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا
لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ | گوشت ہو، کہ یہ چیزیں بلا شبہ
غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ | گندگی ہیں، یا پھر جو چیز گناہ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ١٤٥ | کا موجب ہو کہ غیر خدا کا

نام اس پر پکارا گیا (تو بلا شبہ وہ بھی حرام ہے)۔ اور اگر کوئی آدمی (حلال چیز نہ ملنے کی وجہ سے) مجبور ہو جائے اور مقصود نافرمانی نہ ہو، نہ حد ضرورت سے گزر جانا (اور وہ جان بچانے کے لیے ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھا لے) تو بلا شبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا، رحمت والا ہے ١٤٥ ۔

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ ۱۴۸

حرام ٹھیراتے''. سو (دیکھو!) اسی طرح ان لوگوں نے بھی (سچائی کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں

یہاں تک کہ (بالآخر) ہمارے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا. (اے پیغمبر!) تم کہو: کیا تمہارے پاس (اس بارے میں) کوئی علم کی روشنی ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکتے ہو؟ (اگر ہے تو پیش کرو). اصل یہ ہے کہ تم پیروی نہیں کر رہے مگر محض وہم اور اٹکل کی اور تم (اپنی باتوں میں) اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بے سمجھے بوجھے باتیں بنانے والے ہو ۱۴۸.

---

۱۴۸ – مشرکین عرب کہتے تھے: اگر ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا طریقہ گم راہی کا طریقہ ہے تو کیوں خدا نے ہمیں گم راہ ہونے دیا؟ کیوں اس نے ایسا نہ چاہا کہ ہم گم راہ نہ ہوتے؟ جب سب کچھ اس کی مشیت سے ہوتا ہے تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ بھی اسی کی مشیت سے ہے.

قرآن ان کے اس خیال کو جہل و کوری کا خیال قرار دیتا ہے اور کہتا ہے'' اس بارے میں ان کے سامنے کوئی روشنی نہیں''. =

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ	پھر اگر (اے پیغمبر!) یہ
ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ	لوگ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے
بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ	کہہ دو: تمہارا پروردگار بڑی ہی
الْمُجْرِمِينَ ۞ ١٤٧	وسیع رحمت رکھنے والا ہے

(اس لیے اس نے مہلتوں پر مہلتیں دے رکھی ہیں) (٢٦٧) مگر مجرموں پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں ١٤٧ .

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا	جن لوگوں نے شرک کا ڈھنگ
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا	اختیار کیا ہے وہ کہیں گے
آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ	"اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ	باپ دادا شرک نہ کرتے اور
قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ	نہ کسی چیز کو (اپنی رائے سے)

= نہیں کہ یہ چیزیں حرام ہیں، بلکہ اس لیے کہ یہودیوں کی بے قید اور ناہموار طبیعتوں کی زجر و توبیخ کے لیے ضروری تھا کہ عارضی طور پر بعض مباحات روک دی جائیں (دیکھو سورۂ نساء آیت ١٦٠).

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۞ ع ١٥٠

(اے پیغمبر! ان سے) کہو "(اگر تم اپنے گھڑے ہوئے قاعدوں سے ان جانوروں کو حرام ٹھیراتے ہو تو) اپنے گواہوں کو (یعنی حکم دینے والوں کو) بلاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ خدا نے (سچ مچ کو)

١٨ ع یہ چیز حرام کر دی ہے". پھر اگر (بالفرض) ان کے (جھوٹے گواہ) اس کی گواہی بھی دے دیں، جب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کا اعتراف نہ کرو (کیوں کہ یہ حقیقت کے صریح خلاف ہے). تم ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھیراتے ہیں ١٥٠.

١٥٠ – جن چیزوں کو تم نے اپنے اوہام و خرافات سے حرام سمجھ رکھا ہے فی الحقیقت وہ حرام نہیں ہیں. حرام تو وہ اعمال و اشیاء ہیں جو حقیقت اور راستی کے =

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ١٥١ اور بے حیائی کی باتوں کے

قریب بھی نہ جاؤ. کھلے طور پر ہوں یاچھپی ہوں. اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے خدا نے حرام ٹھیرا دیا ہے ، ہاں یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کرنا پڑے (جیسے قصاص میں) . یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمھیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو ١٥١ .

وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ	اور (اسی طرح) یتیموں کے
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى	مال کی طرف نہ بڑھو (یعنی اس
يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا	میں تصرف کرنے کا ارادہ بھی
الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ	نہ کرو) الا یہ کہ اچھے طریقے
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ	پر ہو (یعنی ان کے فائدے اور
وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا	نگہداشت کے لیے نگہبانی کرنی
وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ بِعَهْدِ	چاہو،) یہ بھی اس وقت تک کہ
اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ	یتیم اپنی عمر کو پہنچ جائیں .
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ ١٥٢	اور انصاف و دیانت کے ساتھ

ماپ تول پورا کرو . ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ	(اے پیغمبر! ان سے) کہو" آؤ!
رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا	میں تمہیں (کلام الٰہی میں)
بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ	پڑھ کر سنادوں جو کچھ تمہارے
وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ	پروردگار نے تم پر حرام کردیا
مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ	ھے: خدا کے ساتھ کسی چیز کو
وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا	شریك نه ٹھیراؤ ۰ ماں باپ کے
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا	ساتھ نیك سلوك کرو ۰ اپنی
وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا	اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا	نه کرو. هم تمهیں روزی دیتے
بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ	هیں اور انهیں بهی دیں گے."

= خلاف هیں اور جن سے خدا کے تمام پیغمبروں نے متفقه طور پر نوع انسانی کو روکا ھے.

اس کے بعد ان برائیوں کا ذکر کیا ھے جو انسانی شقاوت کی بنیادی برائیاں هیں اور ان اچھائیوں کی دعوت دی ھے جو راست بازی کی بنیادی سچائیاں هیں.

تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ کتاب دی که جو کوئی نیک
وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ عمل هو اس پر اپنی نعمت پوری
وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ کردیں اور هر بات کو کھول
١٩ ع ٦ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ع ١٥٤ کھول کر بیان کردیں اور
لوگوں کے لیے هدایت اور رحمت هو، تا که اپنے پروردگار کی
ملاقات پر ایمان لائیں ١٥٤ .

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ اور (اسی طرح) یه کتاب هے
فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ جسے هم نے نازل کیا هے،
تُرْحَمُوْنَ لا ١٥٥ برکت والی (یعنی اپنے پیرووں
پُر برکت کی راه کھولنے والی) . پس چاهیے که اس کی پیروی
کرو اور پرهیزگاری کا ڈهنگ اختیار کرو، تا که تم پر رحم
کیا جائے (٢٦٩) ١٥٥ .

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ (اے عرب کے بسنے والو!)
الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ هم نے یه کتاب اس لیے نازل کی

نہیں ڈالتے (پس جہاں تك تمہارے بس میں ھے انصاف و دیانت
کی کوشش کرو) . اور جب کبھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو ،
اگر چہ معاملہ اپنے قرابت دار ھی کا کیوں نہ ھو . اور اللہ کے
ساتھ جو عہد و پیمان کیا ھے اسے پورا کرو . یہ باتیں ھیں جن کا
خدا نے تمہیں حکم دیا ھے تاکہ نصیحت پکڑو ۱۵۲ .

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا — اور اس نے بتلایا کہ (خدا پرستی
فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا — اور نیك عملی کی) یہی راہ میری
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ — (ٹھیرائی ھوئی) سیدھی راہ ھے ،
سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ — سو اسی پر چلو اور (دوسری)
بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۵۳ — راھوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ

سے بھٹکا کر تمہیں تتر بتر کر دیں . یہ بات ھے جس کا خدا نے تمہیں
حکم دیا ھے تا کہ تم پرھیز گار ھو جاؤ ۱۵۳ .

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ — پھر (دیکھو!) ھم نے موسیٰ کو

---

۱۵۳ - سچائی اور حقیقت کی سیدھی راہ ایك ھی ھے ، ایك
سے زیادہ راھیں سچائی کی نہیں ھو سکتیں . پس ایك ھی
راہ پر چلو ، بہت سی راھوں میں متفرق ھو کر بھٹك نہ جاؤ .

جو لوگ ہماری نشانیوں سے گردن موڑتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں عن قریب سخت عذاب دینے والے ہیں (یعنی نامرادی کا عذاب جو بالآخر مشرکین مکہ کو پیش آیا) ۱۵۷ ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۱۵۸

پھر یہ لوگ (جو سچائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے باز نہیں آتے تو) کس بات کے انتظار میں ہیں؟ اس بات کے انتظار میں کہ (آسمان سے) فرشتے ان کے پاس آجائیں، یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آکھڑا ہو، یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں (یعنی قیامت کے آثار نمودار ہو جائیں؟) تو (اگر یہ لوگ اسی بات کی راہ تک رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی، اس دن کسی انسان کو

مِنْ قَبْلِنَا ص وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۙ ١٥٦

کہ تم یہ نہ کہو کہ "خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) ھی پر کتاب نازل کی جو ہم سے پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی" ١٥٦ .

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ

یا کہو "اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان جماعتوں سے (جن پر کتاب نازل ہوئی) زیادہ ھدایت والے ہوتے".

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۞ ١٥٧

سو دیکھو! تمہارے پاس بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل، ھدایت اور رحمت آگئی. پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم انسان کون ھے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے گردن موڑے. (یاد رکھو!)

جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ھی سزا پائے گا جتنی برائی کی ھوگی (یعنی نیکی کے اجر میں زیادتی ھے مگر برائی کی سزا میں زیادتی نہیں) اور ایسا نہ ھوگا کہ (جزاے عمل میں) لوگوں کے ساتھ نا انصافی کی جائے ۱۶۰ .

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ۱۶۱

کہہ دو " مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ھے ، وھی درست اور صحیح دین ھے ، ابراھیم کا طریقہ کہ ایك خدا ھی کے لیے ھو جانا ، اور ابراھیم ھرگز مشرکوں میں سے نہ تھا " ۱۶۱ .

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لا ۱۶۲

کہہ دو "میری نماز، میرا حج ، میرا جینا ، میرا مرنا ، سب کچھ اللہ ھی کے لیے ھے جو تمام جہان کا پروردگار ھے ۱۶۲ .

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ ۱۶۳

اس کا کوئی شریك نہیں ، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ھے

جو پہلے سے ایمان نہ لاچکا ہو یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیکی نہ کما لی ہو، ایمان لانا سود مند نہ ہوگا۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (اگر تمہیں انتظار ہی کرنا ہے تو) انتظار کرتے رہو، ہم بھی (فیصلۂ حق و باطل کا) انتظار کرتے ہیں ۱۵۸۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ	(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے
وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ	اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور
فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ	الگ الگ گروہ بن گئے،
ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا	تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں
يَفْعَلُونَ ۝ ۱۵۹	(تمہاری راہ دین حقیقی کی راہ

ہے، نہ کہ لوگوں کی بنائی ہوئی گروہ بندیوں کی)۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں، اس کی حقیقت کیا تھی ۱۵۹۔

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ	(یاد رکھو!) جو کوئی (اللہ کے
عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ	حضور) نیکی لائے گا تو اس
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا	کے لیے اس کے عمل نیک سے
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ ۱۶۰	دس گنا زیادہ ثواب ہوگا۔ اور

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ | (ایک دوسرے کا) زمین میں
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ | جانشین بنایا اور تم میں سے
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ | بعض کو بعض (پر اعمال کے
مَآ اٰتٰكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ | لحاظ سے) مرتبے دیے، تاکہ
سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ ز وَاِنَّهٗ | جو کچھ (اختیار) تمھیں دیا گیا
۲۰ ع ۷ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ ع ۱۶۵ | ھے اس میں تمھیں آزمائے

(اور طلب اور کوشش کا موقع دے۔ اے پیغمبر!) بلاشبہ تمھارا پروردگار (بدعملیوں کی) جلد سزا دینے والا ھے اور بلا شبہ وہ بخشنے والا، رحمت والا ھے ۱۶۵.

---

۱۵۹ تا ۱۶۵ - پیروان مذاھب کی سب سے بڑی گم راھی یہ ھے کہ انھوں نے دین میں تفرقہ ڈال کر الگ الگ گروہ بندیاں اور باھم دگر مخالف جتھے بنا لیے، نتیجہ یہ نکلا کہ نجات و سعادت کا دارومدار ایمان وعمل پر نہ رھا، گروہ بندیوں پر آ ٹھیرا. پس فرمایا: جن لوگوں کا شیوہ یہ رھا ھے تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ تم ان کی جس بات کی تصدیق کرتے ھو وہ اصل دین ھے، نہ کہ ان کی بنائی ھوئی گروہ بندیاں۔

اور میں مسلموں میں (یعنی خدا کے فرمان برداروں میں) پہلا
فرمان بردار ہوں ۱٦۳ .

قُلْ اَغَيْرَ اللهِ اَبْغِىْ رَبًّا تم ان لوگوں سے پوچھو
وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ”کیا (تم یہ چاھتے ھو کہ) میں
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا خدا کے سوا کوئی دوسرا
عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ پروردگار ڈھونڈھوں، حالانکہ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وھی ھر چیز کا پرورش کرنے
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ والا ھے؟“ اور (دیکھو!)
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ ھر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا
تَخْتَلِفُوْنَ ۝ ۱٦٤ ھے وہ اسی کے ذمے ھوتا ھے۔

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (۲۷۰). پھر (بالآخر) تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ھے اور (جب اس کے سامنے حاضر ھوگے تو) وہ بتلائے گا کہ جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ۱٦٤ .

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ اور وھی ھے جس نے تمھیں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱	۱	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: یہ کتاب الٰہی ھے (ص ۱۷۷) م.
۲	۳	"وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ" کا ترجمہ کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م).
۳	٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (انھوں نے روشنی کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ھیں اور اللہ کا قانون یہ ھے کہ جو آنکھیں بند کر لیتا ھے اس کے لیے تاریکی ھی تاریکی ھوتی ھے. پس اس صورت‌حال کا نتیجہ یہ ھے کہ) ص۱۷۷ (م).
٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کوئی بات کتنی ھی سچی ھو سمجھ نہیں سکتے، کوئی آواز کتنی ھی اونچی ھو سن نہیں سکتے، کوئی چیز کتنی ھی روشن ھو دیکھ نہیں سکتے) ص ۱۷۷ (م).
۵	۱۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اپنی مفسدانہ روش سے باز آجاؤ اور راست بازی کے ساتھ) ص ۱۷۸ (م).

= چوں که پچھلی آیتوں میں تورات و انجیل کا ذکر کیا تھا اور اهل عرب سے کہا تھا که نزول قرآن کے بعد تم کتب سماوی سے بے خبر رهنے کا عذر نہیں کرسکتے، اس لیے یہاں یه حقیقت واضح کردی که اصل دین سب کے لیے ایك هی تھا اور قرآن کی دعوت بھی اسی اصل کے لیے هے (۲۷۱).

اس کے بعد فرمایا " یه اصل دین حضرت ابراهیم کا طریقه هے. اس وقت نه تو یہودی گروه بندی پیدا هوئی تھی، نه مسیحی گروه بندی. ایك خدا کی پرستش کرو، اس کے حکموں کے آگے جھك جاؤ. اور هر انسان کے لیے وهی هوتا هے جیسا کچھ اس کا عمل هوگا". یہی ملت ابراهیمی هے اور یہی صراط مستقیم هے.

سورت کے خاتمه میں اس طرف اشاره هے که جس طرح پچھلے عہدوں میں مختلف قومیں ایك دوسرے کی جانشین هوتی رهیں، وقت آگیا هے که اسی طرح پیروان قرآن پچھلی قوموں کے جانشین هوں گے.

* * * * *

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		درماندہ، دل خوف سے لرزاں! تمام دنیا باران رحمت کی برکتوں سے فیض یاب ہو رہی ہے، لیکن ان نامرادوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے وہ صرف یہی ہے) ص ۱۸۰ (م).
۱۰	۱٤	پہلے ادیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے اور نگاہوں کے خیرہ ہونے کی ضرورت ہی نہ رہے) ص ۱۸۰ (م).
۱۱	۱۸	"اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ" کا ترجمہ کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م).
۱۲	۲۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (سو حقیقت یہ ہے کہ تعلیم و نصیحت کی تمام باتوں کی طرح مثال بھی ایک بات ہے. جو کوئی راست بازی کے ساتھ غور کرے گا ہدایت پائے گا، جو کج فہمی سے انکار کرے گا گم راہ ہو گا) ص ۱۸۲ (م).
۱۳	۲٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: لیکن جس زندگی سے وہ نکل چکا تھا دوبارہ نہیں مل سکتی تھی، پس) ص ۱۸٤ (م).
۱٤	۲۷	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (کام یابی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٦	۱۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: اپنے دینوی سودوزیاں کی کچھ پروا نہ کی اور (ص ۱۷۸) م .
۷	۱۲	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (سو یہی حال ان لوگوں کا ھے . انھوں نے دین الٰہی کی روشنی حاصل کی تھی ، لیکن کچھ سود مند نہ ہوئی اور پھر گم راہی میں پڑ کر سراسیمہ و سرگرداں ھوگئے . کانوں سے) بہرے (منہ سے) گونگے (آنکھوں سے) اندھے (ص ۱۷۹) م .
۸	۱۳	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (جب پانی برسنے کو ھوتا ھے تو طرح طرح کی ھول ناك حالتیں پیش آتی ھیں) کالی گھٹاؤں سے، تاریکی (پھیل جاتی ھے) بادلوں کی گرج (سے زمین کانپ اٹھتی ھے) بجلی کی چمك (سے نگاھیں خیرہ ھونے لگتی ھیں (ص ۱۷۹) م .
۹	۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کانوں میں مارے دھشت کے انگلیاں ٹھنسی ھوئیں ، آنکھوں تلے اندھیرا چھایا ھوا ، پاوں چلنے سے

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		اور افزایش کی راه کهول دی) ص ۱۸۷ (م) .
۲۱	۳٤	''منّ'' درخت کا شیره هے جو گوند کی طرح جم جاتا هے اور خوش ذائقه و مقوی هوتا هے. ''سلویٰ'' ایك پرند هے . یه دونوں چیزیں کوه طور کےاطراف وجوانب میں بکثرت هوتی هیں . ''منّ'' کا حلوه میں نے خود کهایا هے جو فلسطین کے یهودی بنایا کرتے هیں .
۲۲	۳۵	پهلے اڈیشن میں یه جمله زیاده هے : (ساتھ هی یه بات بهی یاد رکهو که ایك مدت کے انتظار کے بعد فتح و کام رانی کا دروازه تم پر کهلا هے پس چاهیے که) ص ۱۸۸ (م) .
۲۳	۳۷	پهلے اڈیشن میں یه جمله زیاده هے : اس بے آب و گیاه بیابان میں تمهارے لیے زندگی کی تمام ضرورتیں مهیا هو گئی هیں . پس) ص۱۸۹ (م) .
۲٤	»	پهلے ایڈیشن میں ترجمه اس طرح هے : اور ایسا نه کرو که ملك میں فتنه و فساد پهیلاؤ (یعنی ضروریات معیشت کے لیے لڑائی جهگڑا کرو ، یاهر طرف لوٹ مار مچاتے پهرو) ص۱۸۹ (م) .
۲۵	»	پهلےاڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (یعنی صرف

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اور سعادت ہوگی) کسی طرح کا کھٹکا نہیں، ص ۱۸٤ (م).
۱۵	۲۸	”ولا تشتروا - قلیلا“ کا ترجمہ چھوٹ گیا تھا جو قوسین میں لکھ دیا گیا (م).
۱٦	۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پھر کیا خدا کی کتاب کے علم و تلاوت کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے کہ خود تلاوت کرنے والا تو اس پر عمل نہ کرے، لیکن دوسروں کو عمل کرنے کا حکم دے) ص ۱۸۵ (م).
۱۷	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (نفس کی برائیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوگئی ہوں لیکن صبر اور نماز کی روح انہیں مغلوب کرلے گی) ص ۱۸۵ (م).
۱۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ تو اس میں سر تا سر لذت و راحت محسوس کرتے ہیں) ص ۱۸٦ (م).
۱۹	۳۲	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے: (اور اس گمراہی کے نتائج سے تمہیں بچالیا) ص ۱۸۷ (م).
۲۰	۳٤	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے: (اور تم پر زندگی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		ان ایام و وقائع کے بعد تم پر وہ وقت آیا جب بد اعمالیوں اور شقاوتوں کے امتداد سے) ص ۱۹۳ (م) .
۳۲	٤٧	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (لیکن تمہارے دلوں کی بے حسی کا تو یہ حال ھوگیا کہ کتاب الہی کی کوئی تنبیہ اور خدا کے رسولوں کی کوئی تخویف بھی انہیں نہ ھلا سکی، اور حوادث و وقائع کا کوئی سیلاب بھی ان میں راہ نہ پا سکا (ص ۱۹۳) م .
۳۳	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ : (وہ تمہارے ایک ایک عمل پر نگاہ رکھتا ھے اور ضروری ھے کہ جیسا جس کا عمل ھو اسی کے مطابق نتائج بھی پیش آئیں) ص ۱۹۳ (م) .
۳٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اے پیروان دعوت حق ! جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ھے ان سے قبولیت حق کی کیا امید ھوسکتی ھے ؟) ص ۱۹٤ (م) .
۳۵	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : تا کہ اپنے ذاتی اغراض پورے کرنے یا اپنے خیالات اور

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		منّ اور سلوٰی پر قناعت کرلیں) ص ۱۸۹ (م) ۔
۲۶	۳۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اگرچہ غلامی کی ذلت و نامرادی کے ساتھ ملیں گی) ص ۱۹۰ (م) ۔
۲۷	۳۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (دراصل اس بارے میں خدا کا ٹھیرایا ہوا قانون تو یہ ہے کہ فلاح و سعادت ایمان و عمل سے حاصل ہوتی ہے ، نہ کہ نسل و خاندان یا مذہبی گروہ بندیوں سے) ص ۱۹۰ (م) ۔
۲۸	٤۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور احکام شریعت کی خلاف ورزی شروع کردی) ص ۱۹۱ (م) ۔
۲۹	٤۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : جب انہوں نے ایسا کیا تو انسانیت کے درجہ سے گر گئے (ص ۱۹۱) م ۔
۳۰	"	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: پہلے) کہا (بھلا کیوں کر ممکن ہے کہ خدا نے ایسی بات کا حکم دیا ہو) ص ۱۹۲ (م) ۔
۳۱	٤٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (دیکھو!

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٤٠	٦٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور یہ لوگ جو آج دعوت حق کی مخالفت کر رہے ھیں تو غور کرو اس سے پہلے ان لوگوں کی روش کیسی رہ چکی ھے) ص ۲۰۱ (م) ۔
٤١	٦٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (کہ کس طرح اپنے ھاتھوں اپنے آپ کو برباد کر رھے ھیں) ص ۲۰۲ (م) ۔
٤٢	٧٠	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے : (لیکن وہ دنیا کے موھوم فائدے کے لیے آخرت کی نجات سے دست بردار ھوگئے) کاش وہ سمجھیں (اور عقل و بصیرت سے کام لیں) ص ۲۰۳ (م)۔
٤٣	٧٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یاد رکھو! وحی و تنزیل کے بارے میں ھمارا مقررہ قانون یہ ھے کہ) ص ۲۰۳ (م) ۔
٤٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ھے : اس آیت میں نسخ آیات سے مقصود پچھلی شریعتوں کا نسخ ھے یا خود قرآن کے بعض احکام و آیات کا؟ اس بارے میں مفسرین کے دونوں قول موجود ھیں ۔ ھم نے پہلی صورت اختیار کی ،

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		آراء کے مطابق اسے ڈھال لے۔ سو جن لوگوں کی گم راہی اس حد تک پہنچ چکی ہو تم ان سے اتباع حق کی کیا امید کر سکتے ہو؟) ص ۱۹٤ (م) .
۳٦	٤۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: غور کرو! اگر ان کے دل میں خدا کی کتاب پر سچا ایمان ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ محض اپنی ہار جیت کے لیے یہ اس کی تعلیم دوسروں سے چھپانا چاہتے، اور یہ جاننے پر بھی کہ اس کی تعلیم ان کے خلاف حجت ہے اپنی گم راہیوں کا اقرار نہ کرتے. (ص ۱۹٤) م .
۳۷	٤۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یہ حال تو ان کے علماء کا ہے جو مقدس نوشتوں کا علم رکھتے ہیں، لیکن) ص ۱۹۵ (م) .
۳۸	۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور ان کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرو) ص ۱۹۷ (م) .
۳۹	۵٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی بیک وقت کتاب الہی کے ماننے والے بھی ہو اور جھٹلانے والے بھی ہو) ص ۱۹۷ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٤٧	٧٩	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (یه لوگ اسی طرح ایك دوسرے کو جھٹلاتے رهیں) ص ٢٠٦ (م).
٤٨	٨٠	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اور ظلم و شرارت کی جرأت هی ان میں باقی نه رهے) ص ٢٠٧ (م).
٤٩	٨٣	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اور وہ ان سے ایمان و معرفت کی روشنی حاصل کر رهے هیں) ص ٢٠٨ (م).
٥٠	٨٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: کیا کسی انسان کے سچے ہونے کے لیے یه کافی نہیں که اس کی تمام باتیں صرف سچائی هی کے لیے هوں. لیکن اگر اس پر بھی یه لوگ انکار اور سرکشی سے باز نہیں آتے تو انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنا کام کیے جاؤ) ص ٢٠٩ (م).
٥١	٩٢	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (جو بد بخت نعمت کی راہ چھوڑ کر عذاب کی راہ اختیار کرے تو کیا هی بری اس کی راہ هے) ص ٢١٢ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کیوں که همارے خیال میں یه سیاق و سباق سے زیاده مربوط ھے. لیکن جن حضرات کے نزدیك ترجیح دوسری صورت کو هو وه اسی کو اختیار کریں، "وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ".
		اس صورت میں انهیں یه سطر قلم زد کر دینی چاهیے اور اس کی جگه حسب ذیل عبارت مطالعے میں رکھنی چاهیے :
		(پس اگر کسی پچھلے حکم کی جگه کوئی دوسرا حکم نازل هوا ھے تو یه کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی هو) ص ۲۰۴ (م) .
٤٥	٧٥	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده ھے: (تا که تمهاری معنوی قوت نشو و نما پائے اور راه ایمان میں استوار هو جاؤ) ص ۲۰۵ (م) .
٤٦	٧٩	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده ھے: اور (دیکھو! یه کیسی گمراهی ھے که هر گروه دوسرے گروه کو جھٹلاتا ھے اور سچائی کا صرف اپنے هی کو ٹھیکے دار سمجھتا ھے) ص۲۰۶ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		عرب میں اس کی اولاد مبتلاء شرک ھوگئی) ص ۲۱٤ (م) .
۵۷	۹۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور سب کی بتلائی ھوئی مشترکہ تعلیم پر کار بند ھو . (ص ۲۱٤) م .
۵۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: تاکہ تورات کی دعوت تازہ کردوں (ص ۲۱۰) م .
۵۹	۱۰۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اگر تم جہل و نادانی کی ایسی بات کہہ سکتے ھو تو افسوس تمہاری عقلوں پر !) ص ۲۱٦ (م) .
٦۰	۱۰۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اس بات کی حقیقت نہیں پاسکتے کہ کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا ھے) ص۲۱٦ (م).
٦۱	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : جب بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے تو وہ بھی اللہ کے لیے تھی اور اب کعبے کی طرف متوجہ ھوتے ھیں تو یہ بھی اللہ ھی کے لیے ھے ، البتہ ایک خاص جہت قرار دینے میں مصلحت ھے . اور) ص ۲۱۷ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٥٢	٩٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (تم کہتے ھو : "نجات اور سعادت صرف انہیں لوگوں کے لیے ھے جو یہودیت یا مسیحیت کی گروہ بندی میں داخل ہوں". اچھا بتلاؤ! ابراھیم کس گروہ بندی میں داخل تھا؟ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسرائیل یعنی یعقوب کا طریقہ کیا تھا جس کی طرف تمہاری نسل منسوب ھے) ص ٢١٣ (م) .
٥٣	٩٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (نہ تو اس کی نیک عملی تمہاری بدعملیوں کا کفارہ ہوسکتی ھے ، نہ اس کی بدعملی کے لیے تم جواب دہ ہوگے) ص ٢١٤ (م) .
٥٤	»	یہ فقرہ پہلے اڈیشن میں نہیں ھے : " انسان کے لیے قدامت پرستی ---- تمہارے لیے ھیں" (ص ٢١٤) م .
٥٥	٩٧	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور (دیکھو! یہود اور نصاری دونوں کا دعوی یہ ھے کہ ھدایت صرف انہیں کے حصے میں آئی ھے) ص ٢١٤ (م) .
٥٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اگرچہ

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		حکمتوں سے بے خبر ہیں) ص ۲۱۷ (م).
٦٦	۱۰۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (لیکن گروہ پرستی کا تعصب اجازت نہیں دیتا کہ سچائی کا اقرار کریں تو تم ان کی مخالفتوں کی کچھ پروا نہ کرو) ص ۲۱۸ (م).
٦٧	۱۰۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یہودیوں کا قبلہ الگ ہے، عیسائیوں کا قبلہ الگ ہے. پس جب صورت حال ایسی ہے تو ظاہر ہے یہ اختلاف بحث و دلائل سے دور نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے لوگوں کے ساتھ کوئی متفقہ راہ عمل پیدا ہو سکتی ہے) ص ۲۱۹ (م).
٦٨	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یہ دیدہ و دانستہ ہدایت سے انحراف ہوگا اور) ص ۲۱۹ (م).
٦٩	۱۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اس کا اعتراف نہیں کرتا. پس جن لوگوں کی حق فراموشیوں کا یہ حال ہو ان سے اعتراف حق کی کیا امید ہو سکتی ہے) ص ۲۱۹ (م).
۷۰	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اس کا حق ہونا ہی اس کے لیے سب سے بڑی دلیل ہے،

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٦٢	١٠٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: جب تک بنی اسرائیل کا دور ہدایت قائم رہا مرکز ہدایت بیت المقدس تھا اور اس لیے عبادت کے وقت سب کا رخ بھی اسی کی طرف رہتا تھا. لیکن جب دعوت حق کا مرکز مکہ کا معبد قرار پایا تو ناگزیر ہوا کہ وہی قبلہ بھی قرار پائے اور اقوام عالم کے رخ اسی کی طرف پھر جائیں (ص ٢١٧) م.
٦٣	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اب مرکز امم خانۂ کعبہ ہے (ص ٢١٧) م.
٦٤	١٠٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی تم اللہ کے رسول سے دعوت حق کا پیغام حاصل کرو اور دنیا کی تمام نسلیں اور قومیں تم سے حاصل کریں) ص ٢١٧ (م).
٦٥	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اے پیغمبر! یہ جو منکرین حق اعتراض کرتے ہیں کہ "اگر خانۂ کعبہ ہی کو قبلہ ہونا تھا تو اتنے دنوں تک کیوں بیت المقدس کی طرف تمہارا رخ رہا" تو یہ اس لیے ہے کہ کارو بار حق کی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ص ۲۲۱ (م) .
۷۵	۱۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یہی دو قوتیں ھیں جن کے ذریعے تم راہ عمل کی مشکلوں اور آزمایشوں سے عہدہ برآ ھو سکتے ھو) ص ۲۲۲ (م) .
۷٦	۱۱٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: جس راہ میں تم نے قدم اٹھایا ھے نا گزیر ھے کہ اس کی آزمایشوں سے گزرنا پڑے) ص ۲۲۲ (م) .
۷۷	۱۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ یقین کرے اس کی نیکی رایگاں جانے والی نہیں) ص ۲۲۳ (م) .
۷۸	۱۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: لوگوں نے اپنے اعتقاد و پرستش کے کتنے ھی معبود بنا لیے ھوں ، مگر) ص ۲۲٤ (م) .
۷۹	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (خدا کی دی ھوئی عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے اور) خدا کو چھوڑ کر دوسری ھستیوں کے پیچھے اس طرح پڑ جاتے ھیں کہ انہیں اس کا ھم پلہ بنالیتے ھیں (ص ۲۲٤) م .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کیوں که حق کا خاصه قیام و ثبات هے اور باطل کا خاصه شکست و زوال هے. جو بات حق هوگی (ص ۲۱۹) م.
۷۱	۱۱۱	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (پس ایك نئے قبله کی عالم گیر قبولیت تمهیں کتنی هی دشوار نظر آتی هو، لیکن اس کی کام یابی قطعی اور اٹل هے. اس میں کسی طرح کا شك و شبه نه کرو) ص ۲۲۰ (م).
۷۲	»	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (اس کا قانون مجازات تمهارے ایك ایك عمل حق کی نگرانی کر رها هے) ص ۲۲۰ (م).
۷۳	۱۱۳	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (تو اسی طرح هم چاهتے هیں اپنی نعمت تم پر پوری کر دیں اور تم اس مرکز هدایت سے وابسته هو کر نیك ترین امت هونے کا مقام حاصل کرلو) ص ۲۲۱ (م).
۷۴	»	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: که تمهارے ظهور و قیام کا یه تمام سرو سامان مهیا هوگیا هے، چاهیے که سرگرم عمل هو جاؤ اور)

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		سن کر ان کے پیچھے دوڑنے لگیں گے، لیکن سوچنے سمجھنے کی ان سے امید نہ رکھو) ص ۲۲۷ (م).
۸۵	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ خدا کے دیے ہوئے ہوش و حواس سے کام نہیں لیتے) ص ۲۲۷ (م).
۸۶	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: ان پابندیوں کی کچھ پروا نہ کرو جو یہود اور نصاری نے اپنے پیشواؤں کی کورانہ تقلید میں یا مشرکین عرب نے اپنے وہم پرستانہ رسوم کی بناء پر اختیار کر رکھی ہیں) ص ۲۲۷ (م).
۸۷	۱۲۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تو بلا شبہ ان چیزوں کا کھانا تمھارے لیے جائز نہیں) ص ۲۲۷ (م).
۸۸	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کی مجبوری واقعی ہو) ص ۲۲۸ (م).
۸۹	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی طمع دنیوی سے کتاب اللہ کے احکام میں تحریف کرتے ہیں یا انہیں ظاہر نہیں کرتے) ص ۲۲۸ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۸۰	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اور خدا کو چھوڑ کر یه دوسروں کو اس کا ھم پله نه بناتے) ص ۲۲۵ (م) .
۸۱	۱۲۶	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (یعنی حلال و حرام ، نیک و بد اور عذاب و ثواب کے بارے میں اپنے ظن و خیال سے ایسے احکام بناؤ جن کے لیے خدا کا کوئی حکم موجود نہیں) ص ۲۲۶ (م) .
۸۲	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (اور خدا کی دی ھوئی عقل و بصیرت سے کام لو) ص۲۲۶ (م).
۸۳	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (الله کی دی ھوئی عقل و تمیز کھو کر) ص ۲۲۷ (م) .
۸٤	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (یعنی جس طرح چرواھا اپنی بکریوں کو بلانے کے لیے چیختا ھے اور وہ اس کی آواز سنتی اور تعمیل کرتی ھیں، لیکن اگر اور کوئی بات کہی جائے تو نه تو سنے گی نه سمجھے گی . سو یہی حال ان اندھی تقلید کرنے والوں کا ھے. یه چارپایوں کی طرح اپنے چرواھوں کی آواز

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کسی مدت کی تحدید کے عام طور پر حکم دے دیا گیا ہو) ص ۲۳۲ (م) .
۹٦	۱٤۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (جیسا کہ پہلے حکم دیا جاچکا ہے . یاد رکھو! دین حق کی راہ تنگی اور سختی کی راہ نہیں ہے) ص ۲۳۳ (م).
۹۷	۱٤۲	پہلے اڈیشن یہ عبارت زیادہ ہے : اس سے دور نہیں ہوں کہ مجھ تك پہنچنے کے لیے کسی طرح کی محنت و مشقت برداشت کرنی پڑے. میں) ص ۲۳٤ (م) .
۹۸	۱٤۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتیں، تم ان کے بغیر نہیں رہ سکتے، البتہ جو کچھ کرو ٹھیك طور پر سمجھ بوجھ کے کرو. ایسا نہ کرو کہ ایك بات کی طرف سے تمہارے دلوں میں شك و شبہ ہو، مگر اسے صاف کیے بغیر کیسے جاؤ اور پھر اسے اپنی کمزوری سمجھ کر چھپانے لگو) ص ۲۳٤ (م).
۹۹	۱٤۷	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اس طرح کے طریقوں سے بھی مقصود دوسروں کا مال ناجائز طریقوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۹۰	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : حق فروشی کی کمائی سے نہیں بلکہ (ص ۲۲۸) م .
۹۱	۱۳۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی یہود اور نصاری اس حالت میں اس لیے مبتلا ھوے) ص ۲۲۹ (م) .
۹۲	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (باوجودیکہ اس کے واضح اور قطعی احکام میں اختلاف کی کوئی گنجایش نہ تھی) ص ۲۲۹ (م) .
۹۳	۱۳۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس نہ تو یہ ھو سکتا ھے کہ کسی مظلوم کی فریاد سے وہ بے خبر رہ جائے اور نہ یہ ممکن ھے کہ کوئی انسان اپنی خیانت اس سے چھپا سکے) ص ۲۳۲ (م) .
۹٤	۱۳۹	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے : تا کہ تم برائیوں سے بچو (یعنی برائیوں سے بچنے اور پرھیزگار ھونے کی تم میں صلاحیت پیدا ھو) ص ۲۳۲ (م) .
۹۵	۱٤۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور ناقابل برداشت مدت نہیں ھے اور نہ ایسا ھے کہ بغیر

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		تو تم بھی لڑو، نہیں لڑتا ہے تو تمہاری طرف سے بھی لڑائی نہیں ہونی چاہیے) ص ۲۳۸ (م) ۔
۱۰۵	۱۵۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیوں کہ اگر تم نے اس کام کے لیے خدا کا دیا ہوا مال خرچ نہیں کیا جس میں تمہارے لیے ظلم و فساد سے نجات اور فتح و کامرانی کا حصول تھا تو یہ دیدہ و دانستہ قومی زندگی کی جگہ ہلاکت کو پسند کرنا ہوگا) ص ۲۳۹ (م) ۔
۱۰۶	۱۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی جنگ کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے کسی طرح کی رکاوٹ نہ ہو) ص ۲۳۹ (م)۔
۱۰۷	۱۵۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : البتہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ کاروبار دنیوی کے انہماک کی وجہ سے حج کے اوقات و اعمال سے بے پروا ہو جاؤ جیسا کہ جاہلیت کے لوگوں کا شیوہ ہوگیا تھا) ص ۲٤۰ (م) ۔
۱۰۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی اعمال و اذکار کا صحیح طریقہ فراموش کر کے طرح طرح کی گم راہیوں میں مبتلا ہو گئے تھے)

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پر کھا لینا ہے اور رشوت خور حاکم کے فیصلے سے ناجائز بات جائز نہیں ہو جا سکتی) ص ۲۳۶ (م) .
۱۰۰	۱۴۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور جو مقام ان کے لیے مرکز ہدایت قرار پایا تھا وہی ان کے دست رس سے باہر تھا . (ص ۲۳۷) م .
۱۰۱	۱۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس طرح تمھیں قتل و خون ریزی کا جواب قتل و خون ریزی سے دینا پڑے گا اور قتل و خون ریزی بجائے خود ایک برائی ہے ، لیکن) ص ۲۳۷ (م) .
۱۰۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (انسانی ظلم و استبداد کی مداخلت اس میں باقی نہ رہے) ص ۲۳۸ (م) .
۱۰۳	۱۵۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (باقی رہا ان مہینوں کا معاملہ جن کا عرب میں احترام کیا جاتا ہے اور ان میں لڑائی بند کردی جاتی ہے تو اس بارے میں تمھارا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ) ص ۲۳۸ (م) .
۱۰۴	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (لڑتا ہے

صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
	ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ زبان سے اسلام کا اقرار کرلو بلکہ چاہیے کہ) ص ۲٤۳ (م).
١٦٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر ان لوگوں کے ایمان و یقین کے لیے وہ سب کچھ کافی نہیں جو اس وقت تک ان کے سامنے آچکا ہے تو) ص ۲٤٤ (م).
١٦٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اے پیغمبر! چاہیے کہ یہ لوگ پچھلی امتوں کی سرگذشتوں سے عبرت پکڑیں) ص ۲٤٤ (م).
»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور کس طرح فلاح و سعادت کی تمام راہیں ان پر کھول دیں، لیکن اس پر بھی راہ ہدایت پر قائم نہ رہے اور نعمت الٰہی کی قدر شناسی نہ کی) ص ۲٤٤ (م).
١٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (عزت کی اصلی چیز دنیوی مال و جاہ نہیں ہے، ایمان و عمل کی دولت ہے) ص ۲٤٥ (م).
«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور یہ خاک مذلت پر لوٹ رہے ہوں گے) ص ۲٤٥ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ص ۲٤۱ (م) ۔
۱۰۹	۱۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی ایسا نہ کرو جیسا ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے کہ حدود حرم تک جا کر لوٹ آتے تھے، باہر کے حاجیوں کی طرح عرفات تک نہیں جاتے تھے) ص ۲٤۱ (م) ۔
۱۱۰	"	حج کے اعمال میں سے ایک عمل عرفات جا کر ٹھیرنا اور وہاں سے لوٹنا ہے ۔ لیکن باشندگان مکہ نے یہ طریقہ اختیار کرلیا تھا کہ حدود حرم تک جا کر لوٹ آتے اور کہتے: "ہم تو اسی مقام کے باشندے ہیں، ہمارے لیے حدود حرم سے باہر جانا ضروری نہیں" یہ کچھ تو اس لیے تھا کہ باشندۂ مکہ ہونے کا غرور باطل تھا؛ اور زیادہ تر اس لیے کہ دنیوی کاروبار کے انہماك سے اعمال حج کی مشغولیت ان پر شاق گزرتی تھی ۔ چاہتے تھے کہ باہر کے حاجی حج میں مشغول رہیں، ہم موسم سے تجارت کا فائدہ اٹھائیں ۔
۱۱۱	۱٦٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (مسلم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۲۲	۱۷۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پس اپنے نفس کی پسندیدگی اور نا پسندیدگی کی بناء پر اعمال کی اچھائی برائی کا فیصلہ نہ کردو) ص ۲٤۷ (م) ۔
۱۲۳	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ تمہارے لیے کس نا گواری میں خوش گواری اور کس پسندیدگی میں ناپسندیدگی ہے) ص ۲٤۷ (م) ۔
۱۲٤	»	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے : جہاد کا حکم (ص ۲٤۷) م ۔
۱۲۵	۱۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پھر بتلاؤ! ان برائیوں کا انسداد ضروری ہے یا ایک مہینے کی حرمت کے پیچھے لگے رہنا جس کی حرمت کا خود دشمنوں نے بھی لحاظ نہیں رکھا ہے) ص ۲٤۸ (م) ۔
۱۲٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کیوں کہ تم میں اور ان میں کوئی اور وجہ مخاصمت تو ہے نہیں ۔ سارا جھگڑا اسی بات کا ہے کہ کیوں تم نے دین حق قبول کرلیا ہے ۔ پھر کیا تم تیار ہو کہ جس بات کو حق سمجھتے ہو محض لوگوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۱۷	۱٦۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور ان میں تفرقہ و اختلاف کی گنجایش نہ تھی) ص ۲٤٦ (م)۔
۱۱۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور دین کی ایك راہ پر مجتمع رہنے کی جگہ الگ الگ گروہ بندیوں میں بٹ جاتے تھے) ص ۲٤٦ (م)۔
۱۱۹	۱٦۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: ہر عہد میں خدا کی ہدایت نمایاں ہوئی، لیکن ہمیشہ لوگوں نے ہدایت کے بعد گمراہی کی راہ اختیار کی اور اسی لیے یکے بعد دیگرے تجدید ہدایت ضروری ہوئی (ص ۲٤٦) م۔
۱۲۰	۱۷۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور مؤمن ہونے کے لیے سعی و عمل کی آزمایشوں میں کامیاب ہونا ضروری نہیں) ص ۲٤٦ (م)۔
۱۲۱	۱۷۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کا قانون مکافات یہ ہے کہ ہر نیکی اپنا بدلا اور ہر نیکی کرنے والا اپنا اجر رکھتا ہے۔ اور) ص ۲٤۷ (م)۔

صفحه نمبر	عبارت حاشیه
	حقوق و واجبات ادا کر سکیں گے اور محبت و سازگاری کے ساتھ رھیں گے ھر حال میں اصل مقصود نکاح و طلاق سے یہی ھے) ص ٢٠٥ (م).
٢	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (اور ان کے نکاح کر لینے کا برا نه مانو) ص ٢٠٦ (م).
	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (کہ تمہارے لیے بہتری کی راہ کونسی ھے) ص ٢٠٧ (م).
٢	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (کہ یہی دودھ پلانے کی پوری مدت ھے) ص ٢٠٧ (م).
٢	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (دونوں کے حقوق اور احساسات کی رعایت کرنی چاھیے) ص ٢٠٧ (م).
،	صلوٰۃ و سطیٰ کی ایک تفسیر تو یه ھے جو ھم نے اختیار کی ھے. دوسری تفسیر یه ھے که یہاں وسطیٰ سے مقصود درمیانی چیز ھے اور اس لیے پانچ وقت کی نمازوں میں سے کسی خاص درمیانی نماز کی طرف اشارہ کیا گیا ھے. جن مفسروں نے یه تفسیر اختیار کی ھے وہ بخاری و مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ھیں که جب جنگ

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کے ظلم کی وجہ سے اسے چھوڑ دو۔ اگر تیار نہیں ہو تو ظاہر ہے کہ جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں) ص ۲٤۸ (م).
۱۲۷	۱۷٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی زکوٰۃ کی طرح کوئی خاص مقدار معین نہیں کردی گئی ہے. جو کچھ تمھاری ضروریات معیشت سے زیادہ ہو کر بچ رہے اس میں سے خرچ کرو) ص ۲٤۹ (م).
۱۲۸	۱۸۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر تم نے ناحق ناروا اپنی بیوی کو الگ کردیا تو یہ اللہ کے علم و سماعت سے پوشیدہ نہیں رہے گا) ص ۲۵۲ (م).
۱۲۹	۱۸٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس چاہیے ہر فریق دوسرے فریق کے حقوق کا لحاظ رکھے. ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ تم صرف اپنے ہی حقوق کا مطالبہ کرو، دوسرے فریق کے حقوق جو تم پر ہیں انہیں فراموش کرجاؤ) ص ۲۵۳ (م).
۱۳۰	۱۹۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۴۰	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کے فضل و بخشش کی قدر شناسی کرنے کی جگہ) ص ۲۶۱ (م).
۱۴۱	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس نہ تو تمہارے دلوں کا کھوٹ اس سے پوشیدہ رہ سکتا ہے، نہ وہ مظلوموں کی فریاد سے غافل ہو سکتا ہے) ص ۲۶۱ (م).
۱۴۲	۲۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ جانتا ہے کہ کون عزم و عمل کے دعووں میں سچے ہیں اور کن کے دل ایمان و حق پرستی کی روح سے خالی ہیں) ص ۲۶۲ (م).
۱۴۳	۲۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: جب سرداروں نے یہ بات سنی تو بجائے اس کے کہ اپنی فرماں برداری سے استعداد کار کا ثبوت دیتے لگے طالوت کے انتخاب پر طرح طرح کے اعتراض کرنے) ص ۲۶۳ (م).
۱۴۴	۲۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (حکمرانی کی اہلیت کا جو معیار تم نے سمجھ رکھا ہے یہ تمہارے جہل و خود پرستی کا گھڑا ہوا معیار

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		احزاب میں عصر کا وقت نکل گیا تو آنحضرت (صلعم) نے فرمایا "شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ حتی غابت الشمس" دشمنوں نے ہمیں صلوٰة وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا . پس صلوٰة وسطیٰ سے مقصود عصر کی نماز ہے .
۱۳۶	۲۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ تمہاری معاشرتی زندگی کی فلاح و سعادت احکام الٰہی کی ٹھیک ٹھیک تعمیل پر موقوف ہے) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۷	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی باوجود کثرت تعداد کے انہوں نے حملہ آور دشمن کا مقابلہ نہیں کیا تھا اور اپنا گھر بار چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی تھی . جب ان بزدلوں نے ایسا کیا) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۸	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور زندگی اور کام رانی سے محروم ہوگئے) ص ۲٦۱ (م).
۱۳۹	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ بڑی سے بڑی گم راہی کے بعد بھی اصلاح حال کا دروازہ ان پر بند نہیں ہوتا) ص ۲٦۱ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کہ بڑی مدت ان پر گزر چکی ہے) ص ۲۷۰ (م).
۱۵۰	۲۳۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی اگر وحشی اور بے عقل پرند چند دنوں کے انس و تربیت سے ایسا ہو جا سکتا ہے کہ تمہاری آواز پہچاننے لگے اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے تو کیا دعوت حق سے انسانوں میں یہ تبدیلی نہیں ہو جا سکتی کہ تربیت یافتہ ہو جائیں اور تمہاری تعلیم قبول کر لیں) ص ۲۷۱ (م).
۱۵۱	۲٤۰	اس واقعے میں دو باتیں غور طلب ہیں: اولاً یہ کہ "کیف تحی الموتی" میں موت وحیات سے مقصود کیا ہے؟ مجاز ہے جیسا کہ "انی یحی ھذہ اللہ بعد موتھا" (۲: ۲۵۹) اور "استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم" (۸: ۲٤) وغیرہ آیات میں ہے، یا حقیقت ہے؟ مفسروں نے عام طور پر اسے حقیقت پر محمول کیا ہے. وہ کہتے ہیں "حضرت ابراھیم کا سوال حشر اجساد کے بارے میں تھا" یعنی قیامت کے دن مردے کیوں کر زندہ ہو جائیں گے. ثانیاً یہ کہ پرندوں کے معاملے سے مقصود کیا ہے؟ اکثر مفسر اس طرف

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ہے، اللہ کا ٹھیرایا ہوا معیار نہیں ہے) ص۲٦۳ (م)
۱٤٥	۲۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی دماغی اور جسمانی دونوں طرح کی فضیلت رکھتا ہے. اور یہی دو فضیلتیں قائد وحکمران کے لیے اصلی فضیلتیں ہیں، نہ کہ مال و جاہ اور نسل و خاندان کے امتیازات) ص ۲٦۳ (م).
۱٤٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: یہ تو اسی کو ملتی ہے جسے اللہ نے اس کی صلاحیت دے دی ہو) ص ۲٦۳ (م).
۱٤٧	۲۲٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اس طرح ایک گروہ قلیل کے صبر و ثبات اور خدا پرستی نے بنی اسرائیل کو ان کی گرتی ہوئی حالت سے نکال کر عظمت و اقبال کے عروج پر پہنچادیا) ص ۲٦٥ (م).
۱٤٨	۲۳۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اس کی شفاعت مجرموں کو پاداش عمل سے بچا لے) ص ۲٦٧ (م).
۱٤۹	۲۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی ان میں کوئی ایسا تغیر نہیں ہوا ہے جس سے معلوم ہو

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۵۲	۲۴۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی بے انتہا وسعت رکھنے والا ہے، اس لیے بخشش میں کمی نہیں ہو سکتی۔ ہر حالت کا جاننے والا ہے: اس لیے کوئی مستحق اس کے التفات سے محروم نہیں رہ سکتا) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۵۳	۲۴۲	(الف) اور (ب) تفسیری نوٹ پہلے اڈیشن میں ہیں، دوسرے میں نہیں ہیں، غالباً کاتب سے چھوٹ گئے (م)۔
۱۵۴	۲۴۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (لیکن یاد رہے سچی خیرات وہی ہے جو دل کے اخلاص اور نیکی کے ساتھ ہو، پس) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۵۵	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (راہ حق میں خرچ کرنے کی نیکی انہیں کی نیکی ہے۔ یقیناً) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۵۶	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی وہ بے نیاز ہے، اس لیے تمہاری نیکیوں کی اسے احتیاج نہیں۔ لیکن وہ حلیم بھی ہے، اس لیے پسند کرتا ہے کہ تم میں بھی حلم و عفو و درگذر ہو) ص ۲۷۲ (م)۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		گئے ھیں که مقصود یه تھا که پرندوں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے یا قیمه قیمه کردیا جائے، پھر ان کے چار حصے چار پہاڑوں پر رکھ دیے جائیں، پھر انھیں بلایا جائے، قدرت الٰہی سے زندہ ھو کر دوڑ نے لگیں گے اس تفصیل کی رو سے سوال و جواب میں مطابقت یوں ھے که سوال مردوں کے زندہ ھو جانے کی نسبت تھا. جواب میں قدرت الٰہی کا معجزہ دکھا دیا گیا که جس طرح یه پرند اپنے بلانے والے کی آواز پر زندہ ھوگئے اسی طرح قیامت کے دن حکم الٰہی سے مردے زندہ ھو جائیں گے. لیکن اس تفسیر کے لیے ضروری ھے که پرندوں کو مارنے اور ٹکڑے ٹکڑے کردینے کا مضمون محذوف تسلیم کر لیا جائے، کیوں که قرآن کے الفاظ میں اس کی کوئی صراحت نہیں ھے اور ترجمه یوں کیا جائے "پرندوں میں سے چار جانور لو اور انھیں اپنے ساتھ ھلالو (پھر انھیں ذبح کر کے ٹکڑے کر ڈالو) پھر ان کا ایك ایك حصه چار پہاڑوں پر رکھ دو".

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اپنے محتاج بھائیوں کو دینا کیوں کر گوارا کر لیتے ہو) ص ۲۷٤ (م).
۱٦۲	۲۵۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس شیطانی وسوسوں پر کاربند نہ ہو، خدا کی بتلائی ہوئی راہ اختیار کرو) ص ۲۷٤ (م).
۱٦۳	۲۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ سب کچھ جانتا اور سب کچھ دیکھ رہا ہے. پس جو کوئی اپنی نذر ادا نہ کرے گا یا ناجائز طریقوں پر کاربند ہوگا تو اس کی راہ معصیت کی راہ ہوگی) ص ۲۷٤ (م).
۱٦٤	۲۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (سو اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہو تو ممکن نہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارا ہاتھ رک جائے) ص ۲۷۵ (م).
۱٦۵	«	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا (یعنی تمہاری حق تلفی نہ ہوگی. مکافات الٰہی کی بخشش اور ماپ تول میں کبھی کمی بیشی یا غفلت نہیں ہوسکتی) ص ۲۷۵ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۵۷	۲۴۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ جو کچھ کرے اللہ کے لیے کرے، انسانوں کو دکھانے کے لیے نہ کرے) ص ۲۷۲ (م).
۱۵۸	۲۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: اور اس بارش کی طرح جو چٹان کو سرسبز نہ کر سکی، یہ دکھاوے کی نیکیاں بھی کچھ سود مند نہ ہوں گی (ص ۲۷۳) م.
۱۵۹	۲۴۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کیونکہ اس میں سرسبزی اور شادابی کی استعداد موجود ھے) ص ۲۷۳ (م).
۱۶۰	۲۴۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (سو یہی حال اس آدمی کا ھے جو عمر بھر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رھتا ھے اور سمجھتا ھے آخرت میں اس کے کام آئیں گی. لیکن جب آخرت کا دن آئے گا تو دیکھے گا کہ ساری عمر کی کمائی ضائع گئی اور اس کی کوئی نیکی خدا کے حضور مقبول نہ ھوئی) ص ۲۷۳ (م).
۱۶۱	۲۴۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (پھر جو چیز خود اپنے نفس کے لیے پسند نہیں کر سکتے

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۷۱	۲٦۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تم اپنے دلوں کا گناہ دنیا کی نظروں سے چھپالے سکتے ہو، لیکن خدا کے محاسبے سے نہیں بچ سکتے) ص ۲۷۹ (م).
۱۷۲	۲۷۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (جس کی قدرت و حکمت کی یہ کارفرمائی ہے)ص ۲۸۱ (م).
۱۷۳	۲۷٦	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے: مثلاً خدا کی صفات (ص ۲۸۱) م.
۱۷٤	۲۸۰	اهل مکه کے مظالم سے مجبور ہو کر پیغمبر اسلام نے ہجرت کی اور مدینه آبسے، لیکن قریش مکه نے یہاں بھی چین سے بیٹھنے نه دیا. ہجرت کے دوسرے سال ایک لشکر تیار ہوا اور مدینه پر حمله آور ہوگیا. مسلمان بھی مدینه سے نکلے اور بدر نامی ایک کنویں کے پاس لڑائی ہوئی. جنگ بدر سے مقصود یہی لڑائی ہے. مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور دشمن ان سے تین گنا زیادہ تھے، لیکن نصرت الٰہی نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور دشمنوں کو نہایت ذلت بخش شکست ہوئی.

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
١٦٦	٢٥٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا) ص ٢٧٦ (م) .
١٦٧	٢٥٨	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی سود خواری کو مٹانا چاہتا ہے، جس کا مقصد حاجت مند کو برباد کرکے خود فائدہ اٹھانا ہے . اور خیرات کے جذبے کو بڑھانا چاہتا ہے ، جس کا مقصد حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی جگہ ، فائدہ پہنچانا ہے) ص ٢٧٦ (م) .
١٦٨	٢٥٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ممانعت کے بعد بھی سود کے پیچھے پڑے رہے) ص ٢٧٧ (م) .
١٦٩	٢٦٣	دونوں اڈیشن میں ترجمہ اسی طرح لکھا ہے. کاتب کی لغزش قلم معلوم ہوتی ہے ، ورنہ "فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ" کا ترجمہ یوں ہونا چاهیے : "تو ایک مرد اور دو عورتیں" (م) .
١٧٠	"	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : گریز نہ کریں (ص ٢٧٨) م .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		عیسائیوں کے عالم گیر اعتقاد باطل کے مقابلے میں اس دعوے کی کامیابی کتنی ھی تعجب انگیز دکھائی دیتی ھو لیکن بالآخر کام یابی اسی کے لیے ھے) ص ۲۹۲ (م) .
۱۸۱	۳۱۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (ان لوگوں کے دلوں کا کھوٹ اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں) ص ۲۹۲ (م) .
۱۸۲	۳۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (کچھ نہیں، یہ سب جہل و تعصب کی باتیں ھیں) ص ۲۹۳ (م).
۱۸۳	۳۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : خواہ کسی گروہ و نسل سے تعلق رکھتا ھو) ص ۲۹٤ (م) .
۱۸٤	۳۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں) ص ۲۹۵ (م) .
۱۸۵	۳۲۲	یہ "یلون السنتہم بالکتب" کا ترجمہ ھے عربی میں لیّ اللسان بالکتاب کے معنی کلام کے الٹ پھیر کرنے اور اس کے معانی میں تحریف کرنے کے ھیں نہ کہ محض زبان مروڑنے کے . چنانچہ سورۂ نساء میں یہی لیّ لسان تحریف کلام کے

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۷۵	۲۸۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی خدا نے انسان کی طبیعت اور اس کی حالت ایسی بنائی ھے کہ زندگی کی خوش حالی و زینت میں اس کا دل اٹکا ھوا ھے (ص ۲۸۳) م ۔
۱۷۶	۲۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی اگر دنیا میں انھوں نے اپنے آپ کو مبتلاء فریب کر رکھا ھے تو کر لیں، قیامت کے دن دیکھ لیں گے کہ نجات کا تمام تر دار و مدار عمل پر ھے، نہ کہ گروہ بندی اور نسلی و خاندان پر) ص ۲۸٦ (م)۔
۱۷۷	۲۹۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یہ ڈرانا بھی اس کی شفقت و مہربانی ھی کی وجہ سے ھے، کیوں کہ) ص ۲۸۷ (م) ۔
۱۷۸	۲۹٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اطاعت الٰہی سے روگرداں ھونا شیوۂ کفر ھے اور) ص ۲۸۷ (م) ۔
۱۷۹	۳۰۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یاد رکھو! خدا کے کاموں میں بےانصافی نہیں ھو سکتی) ص ۲۹۱ (م) ۔
۱۸۰	۳۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (پس

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۸۸	۳۵۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور اس کی ساری محنت مشقت اکارت جائے. سو یہی حال ایسے لوگوں کا ہے . یہ کتنا ہی مال و متاع لٹائیں لیکن کچھ سود مند نہ ہوگا . اس ہوا کی طرح جس کے ساتھ ہلاکت کا پالا ہو ان کے اعمال میں بھی کفر و بد عملی کا روگ لگا ہوا ہے. ایسی ہوا جتنی زیادہ چلے گی اتنا ہی زیادہ بربادی کا باعث ہوگی) ص ۳۰۵ (م) .
۱۸۹	۳۵۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : تمہارے بغض و عناد سے کلمۂ حق کی شوکت و کامرانی رکنے والی نہیں) ص ۳۰۶ (م) .
۱۹۰	۳۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (چنانچہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی تدبیروں میں برابر لگے رہتے ہیں) ص ۳۰۶ (م) .
۱۹۱	۳۵٤	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے : احکام حق کی نا فرمانی نہ کی جائے (ص ۳۰٦) م .
۱۹۲	۳۵٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ان کی کثرت و طاقت تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی) ص ۳۰۷ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		معنی میں آیا ہے ''من الذین هادوا یحرفون الکلم عن مواضعه و یقولون سمعنا وعصینا و اسمع غیر مسمع و راعنالیا بالسنتهم وطعنا فی الدین (٤ : ٤٦)
۱۸٦	۳۲۵	اس آیت میں ''میثاق النبیین'' کے دو معنی ہو سکتے هیں : ایك یه که نبیوں کے بارے میں میثاق ، دوسرا یه که وہ میثاق جو نبیوں سے لیا گیا تھا . بعض مفسروں نے پہلا مطلب اختیار کیا ہے اور ان میں شاہ ولی اللہ رحمة الله علیه بھی هیں ، اور بعضوں نے دوسرا . هم نے پہلے کو ترجیح دی ہے . لیکن جو حضرات چاهیں دوسرا مطلب بھی اختیار کر سکتے هیں . اس صورت میں مقام کا ماحصل یه هوگا که الله نے نبیوں میں سے هر ایك نبی سے یه عهد لیا تھا که اگر کوئی دوسرا رسول اس کے عهد میں مبعوث هو تو اس کا فرض ہے که اس کی تصدیق کرے اور اس کا ساتھ دے .
۱۸۷	۳۳۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اس میں کہاں لکھا ہے که یه چیزیں اصلا حرام هیں) ص ۲۹۹ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۹۸	۴۱۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور جو جماعت عزم و ھمت سے کام لیتی ھے تو آخر کی فتح مندی اسی کے حصے میں آتی ھے) ص ۳۲۴ (م) ۔
۱۹۹	۴۲۲	اس آیت کی ایك تفسیر تو یہ ھے جو ھم نے اختیار کی ھے ، دوسری یہ ھے کہ "نفس واحدۃ" سے مقصود حضرت آدم ھیں اور "خلق منھا زوجھا" سے حواء . ھم نے تفسیر مندرجہ متن کو اس لیے ترجیح دی کہ آگے چل کر تنکیر کے ساتھ فرمایا ھے "وبث منھما رجالا کثیرا و نساء" حالانکہ اگر مقصود حضرت آدم ھوتے تو ھونا چاھیے تھا : "وبث منھما جمیع الرجال والنساء" . بھرحال جن حضرات کے نزدیك دوسری تفسیر مرجح ھو وہ عبارت مندرجۂ متن کی جگہ حسب ذیل عبارت مطالعہ میں رکھیں : وہ پروردگار جس نے تمھیں اکیلی جان سے پیدا کیا (یعنی آدم سے) اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کردیا (یعنی حواء پیدا کردی گئی) ۔

حواشی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۹۳	۳۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یا انسان کی مغفرت و تعذیب میں دخل رکھتا ہو) ص ۳۰۸ (م)۔
۱۹٤	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے) ص ۳۰۸ (م)۔
۱۹۵	۳۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس نہ تو ان کے اندر خدا پرستی کی سچی روح ہے، نہ کوئی ایسا عقیدہ ہے جس کے لیے برہان و دلیل کی روشنی موجود ہو اور اس لیے ممکن نہیں کہ وہ ان لوگوں کو جن کے دل ایمان و یقین کی روح سے معمور ہیں اپنی طاقت و شوکت سے مرعوب کرسکیں) ص ۳۱۳ (م)۔
۱۹٦	۳۷۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اس لغزش کے اثرات سے تمہارے دل پاک و صاف ہوگئے) ص ۳۱٤ (م)۔
۱۹۷	٤۰۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی تمہیں ڈرا نہ سکے گی) ص ۳۲۱ (م)۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۰۳	٤٥٦	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: مرد عورتوں کے سربراہ اور کار فرما ہیں (ص ۳٤۰) م.
۲۰٤	٤٦٩	"سمعنا و اطعنا" کے معنی ہیں: ہم نے حکم سنا اور ہم نے اطاعت کی یہودی از راہ شرارت اسے اس طرح ادا کرتے کہ "اطعنا" "عصینا" ہو جاتا یعنی ہم نے حکم سنا اور خلاف ورزی کی. "اسمع" کے معنی ہیں: ہماری بات سنیے، اور وہ اس کے ساتھ "غیر مسمع" بھی بڑھا دیتے جس کے معنی ایك تو یہ ہیں کہ خدا تمہیں بری بات نہ سنوائے، دوسرے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بہرے ہو جاؤ. اسی طرح "راعنا" بولتے جس کے ایك معنی تو یہ ہیں کہ ہماری طرف التفات کیجیے، دوسرے معنی یہ ہیں کہ اے چرواہے. عربی میں کہتے ہیں "راعی الحمار الحمر - اذا رعی معها".
۲۰۵	٤٧۰	سبت والوں سے مقصود یہودیوں کی وہ جماعت ہے جنہیں سبت کے دن کے احترام کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن شکار کھیلنے سے روك

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۰۰	٤۳٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (احادیث سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جس آدمی کے وارث موجود ہیں وہ اپنے ترکے کے ایک تہائی حصے تک کے لیے وصیت کر سکتا ہے ، اس سے زیادہ میں وصیت واجب التعمیل نہ ہوگی)ص ۳۳۱ (م).
۲۰۱	٤۳۹	مفسروں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں جس برائی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مقصود زنا ہے اور جس سزا کا حکم دیا گیا ہے وہ اوائل اسلام میں دی جاتی تھی . بعد کو جب سورۂ نور نازل ہوئی تو زنا کی حد مقرر ہو گئی اور یہ سزا باقی نہیں رہی لیکن ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں اور سورۂ نور میں ایک ہی جرم کی سزائیں نہیں بیان کی گئی ہیں ، بلکہ دو مختلف جرائم کا ذکر کیا گیا ہے. یہاں جس بد چلنی کا ذکر کیا ہے اس سے مقصود وہ بدچلنی ہے جو دو عورتیں اور دو مرد آپس میں کریں اور سورۂ نور میں زنا کا ذکر ہے. پس دونوں احکام اپنی اپنی جگہ باقی ہیں .
۲۰۲	٤٤٦	احادیث سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا بھی جائز نہیں .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲۱۰	٥١٥	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (که ان کے اعمال دوسرے لوگوں کے اعمال سے فائق ھیں) ص ۳٥۸ (م) .
۲۱۱	٥۲۳	بخاری ، کتاب المغازی ، غزوۂ خندق (م) .
۲۱۲	٥۲٥	دونوں اڈیشن میں "اطعمه" غلط چھپا ھے "طعمه" صحیح ھے (ابن جریر ، جزء ٥ ، ص ۱٥۷) م .
۲۱۳	«	ابن جریر، جزء ٥،ص۱٥۷ ،مطبع میمنیه، مصر(م).
۲۱٤	٥۲٦	پہلے اڈیشن میں "معاق" ھے (ص ۳٦۱) م .
۲۱٥	٥۲۷	اس آیت میں خطاب اس گروہ سے ھے جو طعمه کی حمایت میں جتھا بندی کرکے فریق ثانی سے جھگڑتا تھا اور طعمه کو الزام سے بچانا چاھتا تھا . احادیث سے معلوم ھوتا ھے که یه بنو ابیرق تھے .
۲۱٦	٥۳٤	اس سے معلوم ھوا که خدا کی خلقت کو بدلنا قرآن کے نزدیك بڑی ھی معصیت کی بات ھے ، مثلاً مردوں کو خوجه بنانے کی رسم جو پہلے رومیوں نے شروع کی تھی اور پھر تمام دنیا میں پھیل گئی تھی، اس آیت کی رو سے شیطانی فعل تھا .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		دیے گئے تھے لیکن انھوں نے حیلے بہانے نکال کر اس حکم کی نافرمانی کی اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوے. سورۂ بقرہ کی آیت ٦٥ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ھے، اور تفصیل سورۂ اعراف میں ملتی ھے (۷: ١٦٣) .
۲۰٦	٤٧٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (ان کی سوزش اور اذیت ختم نه ہونے پائے اور) ص ٣٤٦ (م) .
۲۰۷	٤٧٨	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (که ساری باتوں کی بھلائی اور خوبی عدل ھی کے قیام سے مل سکتی ھے) ص ٣٤٦ (م) .
۲۰۸	٤٧٩	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (کیوں که اختلاف و نزاع کے ابھرنے کا موقع باقی نہیں رھتا اور فتنوں اور فسادوں کا دروازہ بند ہو جاتا ھے) ص ٣٤٧ (م) .
۲۰۹	٥٠٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (انھیں بھی انھیں لوگوں میں سے سمجھو جو تمھارے خلاف جنگ و پیکار میں سرگرم ھیں) ص ٣٥٥ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۲۳	۵۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور مغلوب ہونے نہیں دیا) ص ۳۷۱ (م).
۲۲٤	۵۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (جو اس بات سے تمھیں روک رہا ہے اور اسے منافقوں کی سب سے بڑی بد عملی قرار دے رہا ہے) ص ۳۷۲ (م).
۲۲۵	۵٦۳	سورۂ بقرہ میں ان واقعات کی تفصیل گزر چکی ہے: آیت ٤۷ تا ۵۲.
۲۲٦	۵٦٤	سورۂ بقرہ آیت ٦۳.
۲۲۷	۵٦۵	سورۂ بقرہ آیت ۵۸.
۲۲۸	»	سورۂ بقرہ آیت ٦۵.
۲۲۹	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (مگر انہوں نے ان دونوں حکموں سے بھی نافرمانی کی) ص ۳۷٤ (م).
۲۳۰	»	سورۂبقرہ آیت ۸۸، یعنی یہودی اپنی گمراہی کے جماؤ کو استقامت و ثبات حق سمجھتے تھے اور کہتے تھے: ہمارے دلوں پر تہ در تہ غلاف چڑھے ہوئے ہیں، ان تک کسی نئی بات کا اثر پہنچ ہی نہیں سکتا. قرآن کہتا ہے: یہ حالت

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۱۷	۵۳۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (ان کی راحت و سرور کے لیے کبھی زوال نہ ہوگا) ص ۳۶۵ (م)۔
۲۱۸	۵۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور جس کا طریقہ یہودی اور مسیحی گروہ بندیوں کا نہیں تھا، بلکہ صرف ایمان و عمل کا تھا) ص ۳۶۰ (م)۔
۲۱۹	۵۴۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ تمھاری نیکی کبھی رایگاں جانے نہ دے گا) ص ۳۶۷ (م)۔
۲۲۰	۵۴۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ ضرور تمھیں اس کا اجر نیک عطا فرمائے گا) ص ۳۶۷ (م)۔
۲۲۱	۵۴۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ تمھیں اس بات کے لیے جواب دہ نہیں ٹھیرائے گا جو تمھارے بس کی نہیں ہے) ص ۳۶۷ (م)
۲۲۲	۵۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کوئی نہیں جو اس کے احکام و قوانین کا نفاذ روک سکے) ص ۳۶۸ (م)۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیے ہوے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں ۔ لیکن ان کے علاوہ جنھیں حرام بتلایا گیا ہے اگر وہ ایسی حالت میں ہوں کہ مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں ۔
۲۳۶	۵۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اگر تم مجھ سے ڈرتے رہے تو پھر کوئی نہیں جو تمھیں اپنی طاقت سے خوف زدہ کر سکے گا) ص ۳۸۳ (م).
۲۳۷	۵۹۰	بخاری، کتاب التفسیر (م) .
۲۳۸	۵۹٤	یعنی زناشوئی کا معاملہ کیا ہو .
۲۳۹	٦۰۲	روم میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کو Nazarene یعنی نصرانی کہتے تھے . عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاری کہا کرتے تھے، چنانچہ قرآن حکیم بھی انھیں اسی نام سے یاد کرتا ہے .
۲٤۰	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : از انجملہ ان کی یہ خیانت تھی کہ پیغمبر اسلام کے ظہور کی پیش گوئیاں چھپانی چاھتے تھے (ص ۳۸۷) م .
۲٤۱	٦۰٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اس نے کسی خاص گروہ کو اپنا پیارا بنا کر نجات کا

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ان کے کفر کی وجہ سے ہے اور جو دل کفر پر جم جاتا ہے خدا کا قانون ہے کہ اس پر مہر لگ جاتی ہے اور وہ سچائی کے لیے بھی نہیں کھلتا .
۲۳۱	۵۷۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو حجت تمام نہ ہوتی. لوگ یہ عذر کر سکتے کہ ہم تک ہدایت نہ پہنچی (ص ۳۷۷) م .
۲۳۲	۵۷٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ بے نیاز تمھاری کسی بات کا محتاج نہیں (ص ۳۷۸) م .
۲۳۳	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہاری حالت سے غافل ہو اور اچھائی کے لیے اچھا اور برائی کے لیے برا نتیجہ پیش نہ آئے) ص ۳۷۸ (م) .
۲۳٤	۵۸۵	قرآن کا اسلوب بیان یہ ہے کہ وہ مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا ہے ، اس لیے یہاں فضل سے مقصود کاروبار تجارت اور اس کا فائدہ ہے .
۲۳۵	۵۸۸	یعنی مردار ، سور اور غیر خدا کے نام پر ذبح

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیے ہوے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں ۔ لیکن ان کے علاوہ جنہیں حرام بتلایا گیا ہے اگر وہ ایسی حالت میں ہوں کہ مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں ۔
۲۳۶	۵۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اگر تم مجھ سے ڈرتے رہے تو پھر کوئی نہیں جو تمہیں اپنی طاقت سے خوف زدہ کر سکے گا) ص ۳۸۳ (م).
۲۳۷	۵۹۰	بخاری، کتاب التفسیر (م) .
۲۳۸	۵۹٤	یعنی زناشوئی کا معاملہ کیا ہو .
۲۳۹	٦۰۲	روم میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کو Nazarene یعنی نصرانی کہتے تھے . عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاری کہا کرتے تھے، چنانچہ قرآن حکیم بھی انہیں اسی نام سے یاد کرتا ہے .
۲٤۰	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : از انجملہ ان کی یہ خیانت تھی کہ پیغبر اسلام کے ظہور کی پیش گوئیاں چھپانی چاہتے تھے (ص ۳۸۷) م ۔
۲٤۱	٦۰٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اس نے کسی خاص گروہ کو اپنا پیارا بنا کر نجات کا

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ان کے کفر کی وجہ سے ہے اور جو دل کفر پر جم جاتا ہے خدا کا قانون ہے کہ اس پر مہر لگ جاتی ہے اور وہ سچائی کے لیے بھی نہیں کھلتا ۔
۲۳۱	۵۷۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو حجت تمام نہ ہوتی ۔ لوگ یہ عذر کرسکتے کہ ہم تك ہدایت نہ پہنچی (ص ۳۷۷) م ۔
۲۳۲	۵۷٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ بے نیاز تمہاری کسی بات کا محتاج نہیں (ص ۳۷۸) م ۔
۲۳۳	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہاری حالت سے غافل ہو اور اچھائی کے لیے اچھا اور برائی کے لیے برا نتیجہ پیش نہ آئے) ص ۳۷۸ (م) ۔
۲۳٤	۵۸۵	قرآن کا اسلوب بیان یہ ہے کہ وہ مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا ہے ، اس لیے یہاں فضل سے مقصود کاروبار تجارت اور اس کا فائدہ ہے ۔
۲۳۵	۵۸۸	یعنی مردار ، سور اور غیر خدا کے نام پر ذبح

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٤۹	٦۷٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ کہتے ھیں: ان جانوروں کا احترام کرنا اور انھیں چھوڑ رکھنا ضروری ھے) ص ٤١٠ (م) ۔
۲٥۰	٦٨٣	یعنی خدا کے مقدس فرشتے سے یا اس پاک روحانیت سے جو تمھارے اندر پیدا کردی گئی تھی ۔
۲٥١	٦۹۰	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے: اور ان کے لیے کھانے کا غیبی سامان ھونا. اس معاملے کی نسبت انجیل یوحنا باب ٦ میں اشارہ موجود ھے کہ عید فصح کے موقعے پر پیش آیا تھا. (ص ٤١٢) م ۔
۲٥۲	۷۰۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کیوں کہ اسے روزی کی احتیاج نہیں، پھر اس کے سوا کون ھے جو معبود ھوسکتا ھے) ص ٤١٧ (م)
۲٥۳	۷۱۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی تمھیں جھوٹا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتے، کیوں کہ تمھاری راست گوئی سب کو معلوم ھے). ص ٤٢١ (م) ۔
۲٥٤	۷۱٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور تم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پروانہ نہیں دے دیا) ص ۳۸۹ (م) .
۲۴۲	٦١٠	تورات میں ھے کہ یہ دو آدمی یوشع اور کالب تھے (گنتی باب ١٤. ٦) .
۲۴۳	٦٢٦	مثلاً رشوت اور نذرانہ لے کر فتوی دیتے ھیں اور احکام شرع کے خرید و فروخت کی دکان لگا رکھی ھے .
۲۴۴	٦٢٧	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور تمہارے سامنے معاملہ لاتے ھیں) ص ۳۹٦ (م).
۲۴۵	٦٣٣	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور حلال و حرام کے احکام (ص ۳۹۷) م .
۲۴٦	٦٣٦	اسلام کے ظہور سے پہلے عرب میں جو حالت رہ چکی ھے اسے ”جاھلیت“ سے تعبیر کیا گیا، کیوں کہ لوگ اوھام و خرافات میں مبتلا تھے اور علم و بصیرت کی کوئی روشنی موجود نہ تھی .
۲۴۷	٦٤٣	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے : اور سبت والوں کا مسخ ھو جانا (ص ٤٠٠) م .
۲۴۸	٦٤٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتے (ص ٤٠١) م .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۶۰	۷۶۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور پروردگاری اسی کی پروردگاری تو پھر اس کے سوا کون ہے جو تمہاری بندگی اور نیاز کا مستحق ہوسکتا ہے) ص ۴۳۹ (م).
۲۶۱	۷۷۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تو اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں، مگر اس نے ہر بات کے لیے ایک قاعدہ مقرر کر رکھا ہے) ص ۴۴۱ (م).
۲۶۲	۷۸۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (خواہ حقیقت میں وہ کتنی ہی برائی کی باتیں ہوں) ص ۴۴۳ (م).
۲۶۳	۷۸۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کیوں کہ کاروبار حق کو تو کچھ نقصان پہنچا سکتے نہیں، اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں) ص ۴۴۴ (م).
۲۶۴	۷۸۴	"جس کسی کو خدا چاہتا ہے راہ دکھا دے" یعنی خدا کے ٹھہرائے ہوئے قانون سعادت و شقاوت کے مطابق جس کسی کو راہ کام یابی ملنے والی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		سے یہ بات برداشت نہیں ہوتی کہ لوگ ہدایت سے محروم رہیں) ص ۴۲۲ (م) ۔
۲۰۵	۷۴۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اس کے سوا کوئی نہیں جو بندگی اور نیاز کا مستحق ہو) ص ۴۳۱ (م) ۔
۲۰۶	۷۴۵	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ہے : آزر حضرت ابراهیم کا چچا تھا. چوں کہ اسی نے انہیں پرورش کیا تھا اس لیے اسے باپ کہا . عربی میں چچا کے لیے بھی ”اب“ کا لفظ بولا جاتا ہے (ص ۴۳۱) م ۔
۲۰۷	۷۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اگر مجھے نقصان پہنچنا ہے تو اس کے حکم و علم ہی سے پہنچے گا) ص ۴۳۳ (م) ۔
۲۰۸	۷۵۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یقین کرو کبھی فلاح و سعادت کی راہ نہ پاتے اور) ص ۴۳۴ (م) ۔
۲۰۹	۷۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : میں تمہیں پند و نصیحت کرتا ہی رہوں گا) ص ۴۳۵ (م) ۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٦۸	۸۰٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : ایمان و بصیرت کی بات نہیں ہے (ص ٤٠٠) م .
۲٦۹	۸۰۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اور برکت وسعادت کی راہ تم پر کھل جائے) ص٤٠٢ (م).
۲۷۰	۸۱٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (ہر شخص کے کاندھے پر اسی کے عمل کا بوجھ ہے) ص ٤٠٤ (م).
۲۷۱	۸۱٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : یہودیوں اور عیسائیوں کی گروہ بندیوں کے لیے نہیں ہے (ص ٤٠٤) م .

☆ ☆ ☆ ☆

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ہے اس کا دل اسلام کے لیے کھل جاتا ہے . قرآن کا اسلوب بیان یہ ہے کہ دنیا میں خدا کے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق جو نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ انہیں براہ راست خدا کی طرف نسبت دیتا ہے ، کیوں کہ اسی کے ٹھیرائے ہوئے قوانین ہیں . ”جس کسی پر راہ گم کردینی چاہتا ہے “ یعنی جس کسی پر اس کے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق راہ کام یابی گم ہوجانے والی ہوتی ہے.
۲٦۵	۷۹۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ خدا کے نام پر جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں اس کا نتیجہ خود ان کے آگے آئے گا (ص ٤٤٨) م .
۲٦٦	۷۹٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اس لیے ایسے لغو اور بے معنی احکام اس کے ٹھیرائے ہوئے احکام نہیں ہوسکتے) ص ٤٤٨ (م).
۲٦۷	۸۰۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : لیکن ساتھ ہی جزا و سزا کا قانون بھی رکھتا ہے) ص ٤٥٠ (م) .

ابی بن کعب : ۲

احد : ۳۵۳ ، ۳۵۴ ، ۳۵۵ ، ۳۵۸ ، ۳۵۹ ، ۳۶۰ ، ۳۶۴ ، ۳۶۶ ، ۳۷۰ ،
۳۷۷ ، ۳۸۲ ، ۳۹۲ ، ۳۹۳ ، ۴۰۵

ارتخششت : ۲۳۸

اسحاق : ۹۶ ، ۹۹ ، ۱۰۲ ، ۳۲۸ ، ۵۷۱ ، ۷۵۲

اسرائیل : ۹۴ ، ۳۳۳ ، ۳۳۴ ، ۸۲۸

اسماعیل : ۹۰ ، ۹۲ ، ۹۶ ، ۹۹ ، ۱۰۲ ، ۳۲۸ ، ۵۷۱ ، ۷۵۳

اطعمہ = طعمہ

الیاس : ۷۵۳

الیسع : ۷۵۳

ام القریٰ : ۷۵۷

انجیل : ۸ ، ۹۸ ، ۲۷۲ ، ۳۰۳ ، ۳۱۴ ، ۶۰۴ ، ۶۳۱ ، ۶۳۳ ، ۶۴۷ ، ۶۴۹
۶۵۰ ، ۶۵۹ ، ۶۸۳ ، ۸۷۱

اُور : ۷۴۷

اہل کتاب : ۷۱ ، ۷۴ ، ۸۶ ، ۱۰۷ ، ۱۰۹ ، ۱۲۹ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵ ، ۳۱۲ ،
۳۱۴ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۲۰ ، ۳۲۲ ، ۳۲۳ ، ۳۳۷ ، ۳۳۸ ،
۳۴۰ ، ۳۴۷ ، ۳۴۸ ، ۳۵۱ ، ۴۰۵ ، ۴۰۹ ، ۴۱۰ ، ۴۱۱ ،
۴۱۲ ، ۴۱۹ ، ۴۲۰ ، ۴۶۷ ، ۴۷۲ ، ۴۷۳ ، ۴۷۹ ، ۵۳۹ ،
۵۶۲ ، ۵۶۸ ، ۵۷۶ ، ۵۷۸ ، ۵۹۳ ، ۶۰۰ ، ۶۰۳ ، ۶۰۸ ،

اشاریہ

ترجمان القرآن ج - ۲

آدم : ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۶ ، ۱۸۸ ، ۲۹۵ ، ۳۰۹ ، ۶۱۴ ، ۶۱۵ ، ۸۶۱

آزر : ۷۴۵ ، ۸۷۲

آل ابراہیم : ۲۹۵ ، ۴۷۵

آل عمران : ۲۹۵

آل فرعون : ۳۰ ، ۳۱ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹

آل موسیٰ : ۲۲۰

آل ہارون : ۲۲۰

آنحضرت = محمد

ابراہیم : ۸۸ ، ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۱ ، ۹۲ ، ۹۳ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۸ ،
۹۹ ، ۱۰۲ ، ۱۰۴ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۳۱۳ ،
۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۲۸ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵ ، ۵۷۱ ، ۵۹۰ ، ۷۴۵ ، ۷۴۶ ،
۷۴۷ ، ۷۴۸ ، ۷۴۹ ، ۷۵۰ ، ۷۵۲ ، ۷۵۵ ، ۸۱۶ ، ۸۲۸ ، ۸۴۹ ،
۸۷۲

ابن جریر : ۵۲۵ ، ۵۳۹ ، ۵۴۳ ، ۸۶۵

ابن سعد : ۵۲۵ ، ۵۳۲

تالمود: ۶۱۸
ترمذی: ۵۲۵، ۵۳۲
تورات: ۸، ۳۲، ۴۸، ۵۹، ۶۱، ۹۸، ۱۳۱، ۲۷۲، ۲۸۸، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۱۴، ۳۳۳، ۳۳۴، ۴۰۸، ۵۷۴، ۶۰۳، ۶۱۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۸۳، ۷۰۷، ۷۵۸، ۸۲۹، ۸۷۰
جالوت: ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴
جبریل: ۶۵
حاکم: ۵۲۵، ۵۳۲
حبش: ۶۵۹
حجة الوداع: ۵۹۰
حجی: ۲۳۸
حمراء الاسد: ۳۷۹
حواء: ۸۶۱
دارا: ۲۳۸
دارالحرب: ۵۱۸
دارالهجرت: ۵۱۸
دانیال: ۲۳۸
داود: ۲۲۴، ۵۷۲، ۷۵۲
راهب: ۴۷۱

۶۴۱، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۵، ۶۹۱، ۷۵۸،
۷۷۶
ایران: ۳۴۶
ایوب: ۷۵۳
بابل: ۶۸، ۷۴۷
بخاری: ۵۹۰، ۸۴۵، ۸۶۵، ۸۶۹
بدر: ۲۸۰، ۳۴، ۳۶۶، ۳۸۲، ۳۸۳، ۸۵۵
بشیر: ۵۲۵
بنو ابیرق: ۸۶۵
بنی اسحاق: ۸۹
بنی اسماعیل: ۸۹
بنی اسرائیل: ۲۷، ۳۰، ۳۱، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۶، ۴۷،
۵۳، ۵۷، ۶۴، ۶۹، ۷۱، ۷۴، ۸۷، ۱۶۶، ۱۹۶، ۲۱۶،
۲۱۷، ۲۱۸، ۲۳۷، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۲۵، ۳۳۳، ۳۳۴،
۵۹۹، ۶۰۰، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۲۰،
۶۴۶، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۶، ۶۷۴، ۶۸۴، ۸۴۸
بیت الحرام: ۵۸۵، ۶۷۰
بیت المقدس: ۱۰۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۳۳۴، ۸۲۹، ۸۳۰
پُران: ۹۷
پوپ: ۴۷۱

عمر : ٢ ، ٥٩٠ ، ٦٥٩
عیسیٰ فصیح : ٨٧١
عیسیٰ مسیح : ٥٧ ، ٦٧ ، ٨١ ، ٨٢ ، ٩٩ ، ٢٢٨ ، ٢٩٥ ، ٢٩٨ ، ٣٠٢ ،
٣٠٤ ، ٣٠٥ ، ٣٠٦ ، ٣٠٧ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ، ٣١١ ، ٣١٣ ،
٣٢٨ ، ٥٦٦ ، ٥٦٧ ، ٥٦٨ ، ٥٧٧ ، ٥٧٨ ، ٦٠٥ ، ٦٠٦ ،
٦٠٧ ، ٦٣٠ ، ٦٣٦ ، ٦٥٢ ، ٦٥٦ ، ٦٥٩ ، ٦٨٢ ، ٦٨٤ ،
٦٨٥ ، ٦٨٦ ، ٦٨٧ ، ٦٩٠ ، ٧٥٣
غزوۂ خیبر : ٥٢٣ ، ٨٦٥
فلسطین : ٨٢١
فلسطینی : ٢١٨ ، ٢٢٢
قابیل : ٦١٤ ، ٦١٥ ، ٦١٦
قریش : ١٥٠ ، ٢٣٢ ، ٣٥١
کالب : ٨٧٠
کعبہ : ٩٠ ، ٩٢ ، ١٠٥ ، ١٠٧ ، ١١٧ ، ٣٣٤ ، ٥٨٥ ، ٦٦٨ ، ٦٧٠ ،
٦٧١ ، ٨٢٩ ، ٨٣٠
لوط : ٧٥٣
ماروت : ٦٨
محمدؐ : ٥ ، ١٧ ، ٣٩ ، ٦٦ ، ٧٠ ، ٩٣ ، ١٠٤ ، ١٠٥ ، ١٠٦ ، ١٠٩ ، ١١٣ ،
٢٩٤ ، ٣٠٠ ، ٣١١ ، ٣٢٥ ، ٣٢٩ ، ٣٥٩ ، ٣٦١ ، ٣٦٨ ، ٣٧٠ ، ٣٧٨ ،
٣٧٩ ، ٣٨٧ ، ٣٩٠ ، ٤٣٧ ، ٤٣٨ ، ٤٦٩ ، ٤٧٨ ، ٤٨١ ، ٤٨٢ ،

ربّی : ٦٢٨

رسول الله = محمد

روح القدس : ٥٧ ، ٢٢٨ ، ٥٧٨ ، ٦٥٣ ، ٦٨٢

روم : ٣٤٦ ، ٨٦٩

رومی : ١٨٧ ، ٣٤٧ ، ٨٦٥

زکریا : ٢٩٧ ، ٢٩٨ ، ٢٩٩ ، ٧٥٣

سائرس : ٢٣٨

ساؤل : ٢١٧

سلیمان : ٦٧ ، ٦٨ ، ٥٧٢ ، ٧٥٢

سیناء : ٣٤ ، ٣٥ ، ٣٧ ، ٥٦٣

شاه ولی الله : ٨٥٨

صابی : ٣٩ ، ٦٥٠

صفا : ١١٦

طالوت : ٢١٧ ، ٢١٨ ، ٢٢٠ ، ٢٢٢ ، ٨٤٧

طعمه : ٥٢٥ ، ٥٣٢

طور : ٤٠ ، ٦٢ ، ٥٦٤

عائشه : ١٩٤

عثمان : ١٩٤

عرفات : ٥٧ ، ٨٤٠

عُزیر : ٢٣٨

نجاشی: ۶۵۹
نجران: ۳۱۱
نصاریٰ: ۸، ۳۹، ۸۴، ۸۹، ۹۷، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۰۸، ۲۸۴، ۲۸۶، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۳۹، ۳۴۶، ۳۴۸، ۴۶۷، ۴۷۱، ۵۷۸، ۶۰۲، ۶۳۶، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۵۰، ۶۵۸، ۷۰۴، ۷۷۶، ۸۶۹
نصرانی: ۸۶۹
نوح: ۲۹۵، ۵۷۱، ۷۵۲
نیگوش: ۶۵۹
نینویٰ: ۷۴۷
ہابیل: ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶
ہاروت: ۶۸
ہارون: ۵۷۲، ۷۵۳
ہندو: ۹۷
یحییٰ: ۲۹۵، ۲۹۸، ۲۹۹، ۷۵۳
یعقوب: ۹۴، ۹۵، ۹۹، ۱۰۲، ۳۲۸، ۵۷۱، ۷۵۲، ۸۲۸
یوحنا: ۸۷۱
یورپ: ۱۹۳، ۱۹۴
یوسف: ۷۵۳
یوشع: ۸۷۰
یونس: ۵۷۲، ۷۵۳

۴۸۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۸، ۵۰۱، ۵۱۸، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۳۲،
۵۴۹، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۹۰، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۲۷، ۶۲۸،
۶۳۹، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۵۸، ۶۶۰، ۶۶۵، ۶۷۲، ۷۰۴، ۷۱۳،
۷۲۶، ۸۴۶، ۸۵۵

مدینہ: ۳۷۹، ۴۰۷، ۴۷۰، ۴۷۴، ۵۱۸، ۵۶۳، ۶۲۵، ۸۵۵

مروہ: ۱۱۶

مریم: ۵۷، ۲۲۸، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳،
۵۶۶، ۵۶۷، ۵۷۷، ۶۳۰، ۶۵۲، ۶۸۲، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷

مزدلفہ: ۱۵۷

مسجد الحرام: ۱۰۷، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۷۴، ۵۸۶، ۵۸۷، ۶۰۵، ۸۴۰

مسیح = عیسیٰ

مصر: ۳۱، ۳۸، ۶۱۳، ۸۶۵

مکہ: ۹۰، ۱۰۴، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۸، ۱۷۴، ۲۳۲، ۳۳۶، ۳۵۱،
۴۹۱، ۵۰۶، ۵۱۸، ۵۱۹، ۶۴۰، ۷۵۷، ۸۳۰، ۸۴۰، ۸۵۵۔

منو: ۱۸۷

موسیٰ: ۳۲، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۵۶، ۶۱،
۷۴، ۹۹، ۲۱۶، ۲۷۹، ۳۱۳، ۳۲۸، ۳۳۴، ۵۶۳، ۶۰۹،
۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۷۵۳، ۷۵۸، ۸۰۸، ۸۶۹

مہابھارت: ۹۷

میکال: ۶۵

یہود: ٨، ٣٩، ٤٠، ٥٠، ٥١، ٥٣، ٧٦، ٧٨، ٧٩، ٨٤، ٨٦، ٨٩، ٩٧، ٩٨، ١٠٢، ١٠٧، ١٠٨، ١٤٥، ١٨٧، ١٨٨، ٢٣٧، ٢٨٤، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣١١، ٣١٣، ٣١٥، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٩، ٣٤٤، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٤، ٤٩٥، ٥٢٥، ٥٣٢، ٥٣٨، ٥٥٩، ٥٦٢، ٥٦٣، ٥٦٤، ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩، ٥٧٠، ٥٧٤، ٥٧٨، ٦٠١، ٦٠٦، ٦٠٧، ٦٢٣، ٦٢٥، ٦٢٩، ٦٣٦، ٦٤٠، ٦٤١، ٦٤٣، ٦٥٠، ٦٥٨، ٦٥٩، ٧٠٤، ٧٠٧، ٧٧٦، ٨٠١، ٨٠٢، ٨١٠، ٨١٦، ٨٦٦، ٨٦٧، ٨٧٥

✡ ✡ ✡ ✡ ✡

ترجمان القرآن

از

مولانا ابو الکلام آزاد

جلد دوم

ساھتیہ اکادمی

نئی دلی